اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

الحمد للہ کہ یہ کتاب دافع ریب و ارتیاب کاشف حق و صواب کا [illegible]

الدلائل [illegible]

ملقب بہ

شواہد الاثبات

تالیف لطیف دقیق البیان متکلم فائق البرہان [illegible] مولانا محمد عبد الحلیم [illegible] الکریم

اصح المطابع لکھنؤ میں طبع ہوئی

جلد دوم دلائل الخلافت

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

فصل نہم اسمین ہی کہ بغیر ملانے کسی امر غیر قطعی کے متعدد آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے تو حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہی حضرات اہل لعنت کیون انکار کرتے ہین

حضرات اہل لعنت کا بیان ہی کہ تمام موافقون کو معلوم ہو کر مخالفون کو معلوم ہونے کے خوف سے حضرت علی و دیگر ائمہ بعض باتین موافقون سے بھی تقیہ کرتے تھے یعنے جسطرح مخالفون سے جھوٹ بولتے تھے اسیطرح موافقون سے بھی جھوٹ بولتے تھے پس حضرات اہل لعنت دیگر صحابہ کے جو معائب بیان کرتے ہین وہ معائب صحابہ اور حضرت علی کا یہ تقیہ اگر واقعی ہون تو حضرت علی و دیگر کل صحابہ کا بہت سے جھوٹ پر اتفاق کر لینا ثابت ہوگا کہ آنحضرت علیہ التحیۃ کے دعوی نبوت کرنے اور معجزات سے منکرون کو عاجز کرنے اور اس قرآن کا حفاظت و صحت کاملہ کے ساتھ آنحضرت سے منقول ہونے کا یقین صحابہ کی شہادت سے ہرگز نہوسکیگا پس غیر صحابہ مین تا قیامت رسول خدا پر کسیکا ایمان ہوگا نہ کتاب خدا پر پس مسلمان اور مومن کہلانے والا کوئی رہے یا نہ رہے بہرصورت ایمان کسی مین نہوگا اسلام بالکل نہ باقی رہیگا یہی اصل غرض ہی حضرات اہل لعنت کی محض اسی غرض سے بغیر ملانے کسی امر قطعی کے متعدد آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے جو حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بے شبہہ ثابت ہی اُس سے انکار کرتے ہین اور اسمین عمداً ایسے بے بنیاد مناقشات پیدا کرتے ہین کہ علمای اہل لعنت کے زمرہ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین شک نہین رہ سکتا ہی چنانچہ اس فصل مین روشن مثل شمع انجمن ہو جائے گا لیکن بوجہ خوف طوالت جملہ دلائل قرآنیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے صرف دس دلیلون پر اکتفا کیا گیا۔

دلیل اول۔ حق سبحانہ وتعالی شانہ وتجلی برہانہ سورہ نور مین ارشاد فرماتا ہی۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	وعدہ دیا اللہ نے اُن لوگون کو جو ایمان لا چکے تم مین سے اور نیک کام کر چکے
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ	بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا ان لوگون کو زمین مین جیسے خلیفہ کیا تھا اگلون کو

مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ — اور بیشک ضرور قوی اور غالب کر دیگا ان لوگوں کے واسطے ان لوگوں کے دین کو

لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا — جو پسند کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کے واسطے اور بیشک ضرور بدل دیگا ان لوگوں کے خوف کو

يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ — امن سے وہ لوگ اسکی عبادت کرینگے اور نہ شریک کرینگے ساتھ اللہ کے کسی شی کو

بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔ — اور جو لوگ کفر کرین بعد اسکے وہ لوگ بڑے سرکش ہین۔

اس آیۂ کریمہ کو آیۂ استخلاف کہتے ہین بازمانہ خلافت مین اور دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر ایک خلیفہ کا امام برحق خلیفہ راشد ہونا اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونا اور بزمان نزول آیۂ کریمہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونا اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنا اور دنیا سے بہ مومن صالح جانا اور انکے زمانۂ خلافت مین جیسا مومن صالح تھا اس سے خوف دشمن دور ہونا اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اسکا مومن صالح نہونا پایا جاتا ہے نیز ہر ایک خلیفہ کو زمانۂ خلافت مین بعد دشمنون پر غلبہ ہونے کے بعد جو لوگ ان سب باتون کا اقرار نہین کرتے ہین انکو فاسق کہا گیا ہے ایسی قطعی الدلالت ہے کہ جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہے وہ ہرگز انکار نہین کر سکتا ہے مگر کسی بلا کی بیخوفی خالق و بیشرمی خلائق ہے کہ حضرات اہل العنت کسیطرح انکار سے باز نہین آتے ہین کبھی علی العموم انکار ہی سے منکر ہوکے کبھی قطعی و یقینی بات سے آنکھ بند کرکے ایسے بے سروپا مناقشات پیدا کرتے ہین کہ درحقیقت ان حضرات کے زمرہ یکتمون الحق وهم يعلمون سے ہونے مین کسیطرح شک نہین ہو سکتا ہے ایسے مناقشات ہرگز لائق التفات ارباب تحقیقات نہین ہو سکتے ہین لیکن کسی اہل سنت کو اگر یہ خیال ہو کہ ان مناقشات کا جواب نہو سکتا تو کہین نہو کہ اس اہل سنت کا ایمان باقی نرہیگا وہ مسلمان نہیگا صرف اسوجہ سے وہ مناقشات مع جوابات حوالۂ قلم کیے جاتے ہین۔

مناقشۂ یکم اس آیت مین ثلثہ سے کسیکے خلیفہ برحق ہونے پر دلالت ہے نہ مومن صالح ہونے پر اہل سنت کا یہ استدلال محض بیجا ہے۔

جواب علمائے کرام اہل سنت خیر الانام کا یہ استدلال ہرگز بیوجہ نہین ہے بلکہ بوجوہ شتی ہے بخوف طوالت صرف چند وجوہ اختصاراً کیجاتی ہین

وجہ اول پہلے چند امرون کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہے تاکہ مقصود روشن مثل روز روشن ہو جائے **امر اول** الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام قبل نزول آیۂ مذکورہ سے تھے اور بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور اسکے پیشتر سے مشرف باسلام ہوکر کامل ایمان رکھتے تھے اور نیک اعمال کرتے تھے چنانچہ لفظ منکم سے عیان غیر محتاج بیان ہونے کے علاوہ بجواب مناقشۂ دوم قطعی دلیلون سے بھی واضح ہوگا **امر دوم** حضرات اہل العنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم کی تفسیر ہے ہر آئینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشانرا در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنانرا کہ بودند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل

کہ زمین مصر و شام بدیشان داد" بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا اُن لوگون کو زمین مین کا فراعنہ عرب و عجم کے جیسے خلیفہ کیا تھا انکے گلو نکو
یعنی بنی اسرائیل کو زمین مصر و شام اُنکو دی" اور حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی " مثل ادم و داؤد
وسلیمن علیہم السلام " مثل آدم و داؤد و سلیمان علیہم السلام کے " ان دونون عبارتون سے عیان و آشکار ہی کہ کما استخلف
الذین من قبلھم سے حضرت آدم اور خلفا بنی اسرائیل مراد ہین مثل حضرت داؤد و حضرت سلیمان کے جو کہ بادشاہان و پیغمبران بنی اسرائیل سے
تھے اور مثل یوشع بن نون و کالب بن یوقنا کے جو کہ اصحاب حضرت موسیٰ سے تھے اور بعد حضرت موسیٰ کے بعد دیگر زمین مصر و شام
مین خلیفہ و بادشاہ ہوکر بہت شہرون کو فتح کرکے بنی اسرائیل سے خوف دشمن کو دور کردیا تھا اور مثل حضرت طالوت کے جو کہ اصحاب حضرت
شمویل نبی سے تھے اور اپنے نبی کی حیات مین خلیفہ بالفعل تھے اور ان خلفا بنی اسرائیل کی خلافتین بے شبہہ حقہ راشدہ
تھین پس عیان مثل آفتاب تابان ہو گیا کہ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم سے مراد یہ ہی کہ خداوند کریم
نے جسطرح ان بنی اسرائیل کو زمین مین بادشاہ و امام بحق خلیفہ راشد کیا تھا اسیطرح اُن مومنین صالحین کو زمین مین بادشاہ امام بحق
و خلیفہ راشد کریگا **امر سوم** حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کی تفسیر یہ ہی
" ہر آینہ ثابت سازد و باقوت گرداند برای آن مومنان صالح دین ایشان را آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برای ایشان یعنی دین اسلام
مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند" ضرور پائدار و قوت دار کریگا واسطے انھین نیک مومنون کے انکے دین کو وہ دین کہ
اللہ نے پسندیدہ اور برگزیدہ کیا ہی واسطے انھین کے یعنے دین اسلام مراد یہ ہی کہ دین اسلام کو سب دینون پر غالب کریگا" اور
حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی " وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ " اور تمکین دین اسلام
یہ ہی کہ غالب کردے اُسکو سب دینون پر" ان دونون عبارتون سے صاف ظاہر ہی کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی
لھم سے مراد یہ ہی کہ اُنھین نیک مومنون کے واسطے جو موعود بخلافت ہین زمانہ خلافت موعودہ مین دین
اسلام کو تمام باطل دینون پر ایسا غالب کر دیگا کہ باطل دینون سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر
نہ باقی رہیگا **امر چہارم** حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی
یہ تفسیر ہی " ہر آینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان " ضرور بدل دیگا انھین نیک مومنون کو
بعد ڈر نے انھین کے دشمنون سے بدلے اُنھین دشمنون سے " اور حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی
ای لینصرنھم الخ بیشک ضرور اللہ نصرت دیگا انھین نیک مومنون کو " ان دونون عبارتون سے صاف صحیح ہی

کہ ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا سے مراد یہ ہے کہ خداوند کریم انھین نیک مومنون کو جو موعود بخلافت ہین بزمانہ خلافت موعودہ
مین دشمنون پر ایسی نصرت اور غلبہ دیگا کہ انسے خوف دشمن دور ہوجائے گا **امر پنجم** حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان
مین لکھا ہے تمکینہ باعزاز اهلہ واذلال اهل الشرک وتمکین اهلہ من اظهارہ یعنی غالب کردینا دین کا اہل دین
کو غالب کردینے اور اہل شرک کو ذلیل کردینے کے ساتھ ہے **ف** سبب یہ ہے کہ غلبہ دین غلبہ اہل دین دونون لازم ملزوم ہین جب
ایک غالب ہوتا ہے دوسرا بھی ضرور غالب ہوتا ہے پس ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم زمانہ خلافت موعودہ مین ان مومنین
صالحین کے واسطے جو موعود بخلافت ہین دین اسلام کو سب دینون پر غالب یعنی قوت و شوکت مین سب دینون سے زیادہ کردینے کا
وعدہ ہے صراحتاً اور دشمنون پر غلبہ دیکے ان مومنین صالحین سے خوف دشمن کو دور کردینے کا وعدہ ہے کنایۃً اور ولیبدلنهم من بعد
خوفهم امنا بالعکس یعنی زمانہ خلافت موعودہ مین دشمنون پر غلبہ دیکے ان نیک مومنون سے خوف دشمن کو دور کردینے کا وعدہ ہے صراحتاً اور
دین اسلام کو تمام باطل دینون پر غالب یعنی قوت و شوکت مین سب دینون سے زیادہ کردینے کا وعدہ ہے کنایۃً **امر ششم** حضرات اہل لعنت کی
معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا کی یہ تفسیر ہے "یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت
و توحید باز ندارد" مراد یہ ہے کہ خلافت اور حکومت اور حشمت ان مومنین صالحین کو عبادت اور توحید سے باز رکھینگے شاہد حضرات اہل لعنت
کی تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے "هذا استیناف فی کلام الثناء علیهم ومعناه لا یخافون غیری" یہ بھی مدح و ثنا ہے ان
مومنین صالحین کی اور معنے اسکے یہ ہین کہ وہ مومنین صالحین غیر خدا سے نہین ڈرینگے" ان دونون عبارتون سے صاف ظاہر ہے کہ یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین صالحین جو موعود بخلافت ہین بدستور ماضی و حال آیندہ بھی خدا کی حمد و عبادت
پر قائم رہین گے یعنے کامل ایمان و نیک اعمال پر دائم رہینگے خلافت و ثروت سے دگرگون نہو جائینگے بلکہ کامل ایمان و نیک اعمال
کے ساتھ دنیا سے جائینگے فرق یہ ہے کہ حال مین مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہے خوف دشمن بھی زمانہ خلافت موعودہ مین بعد حصول
غلبہ معہودہ کے خوف دشمن دور ہوجائیگا خوف خدا بدستور قائم رہیگا **امر ہفتم** حضرات اہل لعنت کی تفسیر خلاصۃ المنہج مین ومن
کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون کی یہ تفسیر ہے "و ہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد درین نعمت بعد ازین وعدہ یعنی
پس از راست شدن آن پس آن گروہ مرتدان یا کافران نعمت ایشانند فاسقان کاملان در فسق بجہت مرتد شدن یا کفران ورزیدن درین
نعمت عظیمہ بعد از وضوح این آیات" اور جو لوگ مرتد ہون یا کفران کرین اس نعمت مین بعد اس وعدے کے یعنے بعد درست ہونے
اس وعدے کے پس وہ گروہ مرتدون یا کفران نعمت کرنے والون کا وہی سرکش لوگ کامل ہین سرکشی مین بسبب مرتد ہونے یا کفران کرنیکے

اس نعمت عظیمہ مین بعد ظاہر ہونے ان علامات کے **ف** یہ عبارت بر ملا ندا دے رہی ہے کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے مراد یہ ہے کہ وعدۂ مذکورہ کے پورا ہونے کی علامت ظاہر ہونے کے بعد جو لوگ کفر یا کفران کرین یعنی اقرار نکرین وہ لوگ فسق مین یعنی سرکشی مین کامل ہین اور یہ عیان غیر محتاج بیان ہے کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمرۂ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ایک یا یکے بعد دیگر چند شخصون کا زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین تمام دشمنون پر غالب ہونا وعدۂ مذکورہ کے پورا ہونے کی علامت ہے جس سے عیان مثل آفتاب تابان ہے کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو لوگ زمین مین خلیفہ اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ ہوئے ہین حصول غلبہ کے بیشتر سے اُن لوگون کے ائمہ برحق وخلفائے راشدین ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور بعد نزول آیۂ مذکورہ کے بیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور اُن کے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دشمن دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نکرین وہ لوگ فسق مین یعنی سرکشی مین کامل ہین یعنی کافر ہین کیونکہ کمال سرکشی کفر ہی ہے پس آیۂ مذکورہ کے ہر ہر جملے کا یقینی صحیح مطلب واضح ہو کر روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو گیا کہ یقینی مراد اور قطعی مفاد آیۂ مذکورہ کا یہ ہے کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو حق تعالیٰ وعدہ اور بشارت دیتا ہے کہ بیشک ضرور اللہ اُن مومنین صالحین کو زمین مین بادشاہ وامام برحق وخلیفہ راشد کریگا جیسے اگلون کو کیا تھا مثل طالوت وداود وسلیمان وکالب بن یوقنا ویوشع بن نون علیہم السلام کے جنکی خلافتین بے شبہہ حقہ راشدہ تھین پس تشبیہ محض حقیت وراشدیت مین ہے اور اُسی خلافت مین اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو روز بروز ایسا غلبہ دیگا کہ کوئی باطل دین قوت وشوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے گا اور اُن مومنین صالحین کو روز بروز دشمنون پر ایسا غلبہ دیگا کہ اُن سے خوف دشمن دور ہو جائیگا خوف خدا بدستور قائم رہے گا یعنے حال مین مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہے خوف دشمن بھی زمانۂ خلافت موعودہ مین بعد حصول غلبۂ معہودہ کے خوف دشمن دور ہو جائیگا خوف خدا بدستور قائم رہے گا اور وہ مومنین صالحین مثل گذشتہ وموجودہ کے آئندہ بھی اللہ کی وحدت اور عبادت پر قائم رہین گے شرک وریا سے بالکل پاک رہین گے یعنے کامل ایمان اور نیک اعمال پر دائم رہین گے خلافت وثروت سے دگرگون نہو جائینگے بلکہ کامل ایمان اور نیک اعمال ہی کے ساتھ دنیا سے

جائین گے اور اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے
کے بعد حصول غلبہ کے بیشتر سے اُن مومنین صالحین کے ائمۂ بحق و خلفاے راشدین ہونے اور باستخلاف
الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے
اور دنیا سے مومنین صالحین جانے اور اُن کے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف
دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ
فسق مین یعنی سرکشی مین کامل ہین یعنی کافر ہین کیونکہ کمال سرکشی کفر ہی ہے یہ ہی قطعی مراد اور یقینی مفاد آیہ
مذکورہ کا اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون
پر غالب ہونا یہ دونون امر زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ
عنہم کے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے جس سے عیان مثل آفتاب تابان ہو گیا کہ جن کو زمین مین خلیفہ
اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ کر کے خداوند کریم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہی وہ خلفاے ثلثہ
رضی اللہ عنہم ہین پس کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے کی وجہ سے زمین مین خلیفہ
زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ ہونے کے بعد سے نہ اُس کے قبل سے حصول غلبہ کے پیشتر
سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ
کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور
اُن کے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دشمن دور ہونے اور جس سے خوف
دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین فسق مین یعنے سرکشی
مین کامل ہونا یعنے کافر ہونا اُن لوگون کا بوجہ کفر ہونے کمال سرکشی کے آیہ مذکورہ سے ایسا ہی
آشکار کہ ہرگز نہین ہو سکتا ہی انکار جسکی تمثیل یہ ہی کہ باتفاق فریقین بطریق صحیح مروی ہی کہ جنگ خیبر
مین دوسرے روز ہنگام شام سرور انبیاے کرام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہی لاعطین
الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا
غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور ہم نشان دین گے کل کے روز

خدا ورسول کے محبوب ومحب مرد کرار غیر فرار کو اللہ فتح دیگا اُسکے دونون ہاتھون پر فقط اس حدیث کو حدیث رایت
کہتے ہین اورحدیث لوا بھی کہتے ہین جنکے معنے نشان کے ہین بعد صدور اس حدیث کے باوصف بہت غور وفکر
کرنے اور ادھر اُدھر بہت خیال دوڑانے کل مجاہدین خیبر کے کسی طور سے کسی کو نہ معلوم ہوا کہ زمرہ رجال مین وہ محبوب
ومحب خدا ورسول کون ہین جنکی نسبت اس حدیث مین رسول کریم نے فرمایا ہی کہ کل کے روز ہم اُسکو نشان دین گے
خداوند کریم اُسکو فتح دیگا جب دوسرے روز رسول خدا سے نشان جنگ فضل خدا سے فتح جنگ دونون جناب امیر
مین مجتمع ہوئے پھر اُسی دن زمرہ رجال سے اور کسی مین یہ دونون مجتمع نہوئے تب یکبارگی سب کو عین الیقین سے
علم الیقین علم الیقین سے حق الیقین ہوگیا کہ وہ مرد محبوب ومحب خدا ورسول جناب امیر ہین جنکی نسبت اس حدیث
مین رسول کریم نے فرمایا ہی کہ مین کل کے روز اُسکو نشان دونگا خداوند کریم اُسکو فتح دیگا پس بوجہ ہونے آنجناب کے
زمرہ رجال سے صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز رسول خدا سے نشان جنگ فضل خدا سے فتح جنگ دونون
آنجناب مین مجتمع ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے آنجناب کا محبوب ومحب خدا
ورسول ہونا اور پھر ہمیشہ محبوب ومحب خدا ورسول رہنا حدیث مذکور سے ایسا ہی آشکار کہ خوارج ونواصب کا انکار
ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار اسی طور سے بعد نزول آیہ مذکورہ کے چند سال تک کسی کو معلوم نہ تھا کہ زمرہ
کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ مین وہ مومنین صالحین کون ہین جنکو اس آیت مین خداوند کریم نے زمین مین
خلیفہ کرنے اور زمانہ خلافت مین برابر غالب براہل کینہ کرنے کا وعدہ فرمایا ہی بعد چند سال کے جب کہ بعد دیگر
زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر غالب براہل کینہ ہونا یہ دونون ہر سہ خلیفہ مین مجتمع ہوئے پھر
زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے اور کسی مین یہ دونون نہین مجتمع ہوئے تب عین الیقین سے
علم الیقین علم الیقین سے حق الیقین ہوگیا کہ وہ مومنین صالحین زمرہ مذکورہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین جنکی نسبت
اس آیت مین وعدہ ہی کہ خداوند کریم انکو مثل اگلون کے زمین مین پادشاہ وامام بحق وخلیفہ راشد کریگا اور زمانہ خلافت
مین برابر ایسا غالب براہل کینہ کریگا کہ خوف دشمن اُنسے دور ہوجائے گا پس بوجہ ہونے زمرہ کلمہ گویان اسلام از
قبل نزول آیہ مذکورہ سے زمین مین خلیفہ زمانہ خلافت مین برابر غالب براہل کینہ ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل
سے حصول غلبہ کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے اور بحسب استخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے

پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانۂ خلافت مین
جو مومن صالح تھا اسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اسکے مومن صالح نہونے کا
اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کو زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل کینہ ہونے کے بعد ان لوگون کا فسق مین یعنے
سرکشی مین کامل یعنی کافر ہونا آیۂ مذکورہ سے ایسا ہی آشکار کہ روافض ولواعن کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل
اعتبار ہے تقریر دیگر یہ کہ زمرۂ رجال سے ہونا اور صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز سرور عالم سے نشان جنگ
پانا اور اسکے بعد اسی دن جنگ مین فتح پانا یہ تینون امر بجز جناب امیر کے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے اسی وجہ
سے صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول
رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہے کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار اسی طور سے زمرۂ
کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت
مین برابر دشمنون پر غالب ہونا یہ تینون امر بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے اسی وجہ
زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام الحق و خلیفۂ راشد ہونے اور خلیفۂ
الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے
مومن صالح جانے اور انکے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو
امن حاصل نہین ہوا اسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کے زمانۂ خلافت مین برابر
دشمنون پر غالب ہونے کے بعد ان لوگون کے کافر ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہے کہ کسی منکر کا انکار
ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار مخفی نرہے کہ حدیث مذکور کی دلالت مذکورہ بے شبہہ ایسی قطعی ہے کہ تاویل
کسیطرح ممکن نہین ہے اور جناب امیر کا زمرۂ رجال سے ہونا بھی بے شبہہ ایسی قطعی ہے کہ کسیکا انکار کبھی
نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار لیکن نہ حدیث مذکور قطعی ہے نہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز آنجناب کو
نشان و فتح ملنا قطعی بوجہ غیر قطعی ہونے ان تینون باتون کے یہ دلیل غیر قطعی ہے اور غیر قطعی دلیل شرعی سے
جو بات ثابت ہوتی ہے اسکا منکر کافر نہین ہوتا ہے اور آیۂ مذکورہ کی دلالت مذکورہ بھی ایسی قطعی ہے کہ تاویل
کسیطرح ممکن نہین ہے اور آیۂ مذکورہ کا مثل دیگر آیات قرآنیہ کے بے شبہہ قطعی ہونے سے کون انکار کرسکتا ہے

اور ہر سہ خلیفہ کا کلمہ گویا اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور چند سال بعد نزول آیہ مذکور کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا بھی ایسی قطعی ہین کہ کسیکا انکار کبھی نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار بوجہ قطعی ہونے ان سب باتون کے یہ دلیل بے شبہہ قطعی ہی اور قطعی دلیل شرعی سے جو بات ثابت ہوتی ہی اُسکا منکر کافر ہی لہذا زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے یا باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے یا نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے یا پھر ہمیشہ ومن صالح رہنے یا دنیا سے مومن صالح جانے یا انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے یا جسکو امن حاصل نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کا زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے بعد اُن لوگون کے کافر ہونے مین کوئی شک نہین رہ سکتا ہی جب ہی تو خداوند کریم نے اُن لوگون کے حق مین ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون فرمایا ہی جسکی تفسیر مین حضرات اہل لعنت کے معتبر مفسر صاحب خلاصۃ المنہج نے ”ایشانند فاسقان کاملان در فسق“ لکھا ہی کیونکہ کمال فسق بے شبہہ کفر ہی اور یہ بھی مخفی نرہے کہ جو حصہ قرآن کا بعد ہجرت نازل ہوا ہی اُسکو مدنی کہتے ہین اور سورۂ نور کے جسمین آیہ مذکورہ ہی مدنی ہونے پر جمیع علماے فریقین کا اتفاق ہونا اور قرآن پاک مین اُسکا مدنی لکھا ہونا آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے پر ایک دلیل برابر ہزار دلیل کے ہی اور واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو عنقریب وجہ نہم مین منقول ہوگا جسکو مفسرین فریقین سے بلا خلاف و اختلاف نقل کرکے اور آیت کے ساتھ ربط دیکے صحیح ظاہر کر دیا ہی وہ بھی صریح ہی آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے مین اور حسنین علیہما السلام کے چند سال بعد ہجرت پیدا ہونے مین تو کلام ہو نہین سکتا ہی باوصف این مجتہد صاحب کا بوارق مین رقم طراز ہونا کہ حسنین علیہما السلام بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے صریح ہی آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے مین اور آیہ مذکورہ کے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعی الدلالت ہونے مین حضرات اہل لعنت نے جیسے مناقشات کیے ہین آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے سے انکار کرکے بھی ویسا ایک مناقشہ کیا جا سکتا ہی تاہم آجتک کسی اہل لعنت کو آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی اسکا سبب سواے اسکے کیا ہو سکتا ہی کہ بعد ہجرت آیہ مذکورہ کے نازل ہونے سے یا قبل ہجرت ہر سہ خلیفہ کے کلمہ گویان اسلام مین

داخل ہونے سے کسیطرح انکار نہین ہوسکتا ہی لہذا جسطرح چند سال بعد نزول آیہ مذکورہ کے ہر سہ خلیفہ کے زمین
مین خلیفہ ہونے اور زمانہ خلافت برابر دشمنون پر غالب ہونے سے کسیکا انکار کبھی نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار اسیطرح
ہر سہ خلیفہ کے منجملہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ ہونے سے بھی کسیکا انکار کبھی نہین ہوسکتا ہی
قابل اعتبار غرض کہ مقدمہ خلفاے ثلثہ مین جن واقعات کو ملاکے آیہ مذکورہ سے اہل سنت نے استدلال کیا ہی
اُن واقعات مین کسی واقعہ سے انکار کرنے کی جرأت کسی اہل لعنت کو ابھی تک نہین ہوئی نہ کبھی ہوگی کیونکہ
یہ آیت خدا کی خاص حجت ہی اور مثل روایات شان نزول آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ کے جن حکایات و روایات
کو ملاکے مقدمہ علی مرتضی مین حضرات اہل لعنت نے استدلال کیا ہی اُن روایات و حکایات سے برابر انکار ون کا
پھیلا ہوتا آیا ہی اور ہوتا جائے گا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا : ایسی حالت مین بعض آیات قرآنیہ
سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بلکہ مذہب اہل سنت ثابت ہونے کا اقرار نکرنا بلکہ انکار کرنا اور بعض آیات قرآنیہ
سے بلافصل خلافت علی مرتضی بلکہ مذہب اہل لعنت ثابت ہونے کے دعوی سے باز نہ آنا بلکہ اُسپر اصرار کرنا بجز فی
خالق و بے شرمی خلائق نہین ہی تو کیا ہی اور یہ بھی مخفی نرہے کہ جناب مولوی ولدار علی صاحب نے حسام مین
اگرچہ بہت زور و شور سے دعوی فرمایا ہی کہ بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے بعض آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے
بلافصل خلافت حضرت علی ثابت ہی لیکن ثابت کرکے نہین دکھایا نہ تا قیامت کوئی اہل لعنت دکھا سکتا ہی اور
ہم نے بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت
ہونا اس وجہ مین دکھادیا اور بھی کئی وجہون مین دکھادینگے بلکہ اسیطرح دس آیتون سے دکھادینگے پس
اگرچہ اس وجہ مین ہوگیا طول لیکن بہت ہی اسمین حصول۔

وجہ دوم۔ اولاً یہ کہ تفاسیر فریقین مین یہ تصریح ہی کہ بعد نبی کے خلیفہ کرنا مراد ہی چنانچہ حضرات اہل لعنت
کی معتبر تفسیر صافی کی عبارت یہ ہی لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم یعنی بیشک
ضرور اللہ خلیفہ کریگا اُن مومنین صالحین کو بعد نبی اُنھین کے **ثانیاً** یہ کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ
مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی
اور حیات سرور کائنات مین نہ سرور کائنات پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی نہ کسی کلمہ گوے اسلام پر **ثالثاً** یہ کہ

لغت مین ہی الخلیفة السلطان الاعظم پس معلوم ہوا کہ خلافت سلطنت عظیمہ کو کہتے ہین اور حیات سرورکائنات
مین سلطنت اسلام عظیمہ نہ تھی **رابعاً** یہ کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین دین اسلام کو تمام باطل دینون سے اور
مومنین صالحین کو تمام باطل دین والون سے قوت و شوکت مین زیادہ کرنے کا وعدہ ہی اور حیات سرور کائنات مین
سلطنت قیصر و کسری کی وجہ سے دین مجوسی و دین نصرانی اور مجوسیون و نصرانیون کی قوت و شوکت کے مقابلے
مین دین اسلام و مومنین صالحین کی قوت و شوکت قابل شمار نہ تھی۔ **خامساً** یہ کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین مومنین
صالحین سے دشمنون کے خوف کو ایسا دور کر دینے کا وعدہ ہی کہ سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ باقی رہے اور حسب
بیان حضرات اہل لعنت تا وفات سرور کائنات مومنین صالحین و سید المرسلین کو دشمنون کا خوف ایسا غالب تھا کہ
مرض موت مین سرور بریت نے چاہا کہ لڑائی کے بہانے سے سب دشمنون کو اسامہ کے ساتھ مدینہ سے باہر
کر دین جب دشمنون سے مدینہ خالی ہو جائے تب علی کو خلیفہ کر دین مگر دشمن لوگ کسی طرح مدینہ سے باہر نہ گئے
علی کو خلیفہ کر دینے کی آرزو نبی دل کی دل ہی مین رہگئی **سادساً** یہ کہ لیستخلفنھم فی الارض
کی تفسیر مین حضرات اہل لعنت کے معتبر ترین مفسر صاحب مجمع البیان نے لکھا ای ارض الکفار من العرب
والعجم اور صاحب منہج الصادقین نے لکھا ہی در زمین کفار از عرب و عجم انتہی ان دونون تفسیرون کی دونون
عبارت بالکل صریح ہی اسبات مین کہ عرب اور عجم کی زمین مین خلیفہ کرنا مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ تا وفات سرور کائنات
زمین عجم مین اہل اسلام کی خلافت نہین ہوئی تھی ان وجوہات ستہ سے صاف واضح ہو گیا کہ یہ ہرگز نہین کہا
جا سکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا ہوا ہی اور زمانۂ خلافت موعودہ مین روز بروز غلبہ دیکے
مومنین صالحین کو تمام دشمنون سے اور دین سید المرسلین کو تمام باطل دینون سے قوت و شوکت مین زیادہ
کر دینے کا وعدہ ہی جس سے خوف دشمن دور ہو جائے اور حضرت علی کی خلافت مین اسکے خلاف واقع ہوا
یعنے روز بروز غلبہ زائل ہوتا رہا خوف دشمن بڑھتا رہا اور بوارق مین مجتہد کی عبارت مناقشہ سی وہ بھی صریح ہی
اسمین کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت و شوکت کا وعدہ ہی مطابق اسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا اور
حضرت علی اپنی خلافت مین دشمنون کے خوف سے کبھی حق بات زبان سے نہین نکال سکتے تھے
پس واقعی طور سے بھی مجتہد اہل لعنت کے اقرار سے بھی جلوہ افروز مثل مہر نیمروز ہو گیا کہ یہ بھی ہرگز نہین کہا جا سکتا ہی

کہ یہ وعدہ حضرت علی کی خلافت مین پورا ہوا ہی اور چونکہ وعدہ اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا ہی کہ جو کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے اور بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور بعد حضرت علی کے جن کلمہ گویان اسلام کو سلطنت ہوئی ہی اور قیامت تک ہوگی وہ سب کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خارج ہین لہذا یہ بھی ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ بعد حضرت علی کے فلان وقت پورا ہوا ہی یا ابھی تک پورا نہین ہوا ہی آیندہ کسی وقت یا فلان وقت پورا ہوگا یہ تو معلوم تھا کہ وعدۂ خدا خلاف نہین ہوسکتا ہی اب یہ معلوم ہوگیا کہ زمانۂ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے قبل مین یا بعد مین کوئی زمانہ ایسا نہین ہی کہ جسمین اِس وعدے کا پورا ہونا ممکن ہو جس سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین اِس وعدے کا پورا ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہوکر ہرسہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے اور مستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہرسہ خلیفہ کو زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ ہونے کے بعد فسق مین یعنی سرکشی اُن لوگون کے کامل یقینے کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین ہی یاد رکھو یہ وجہ بھی کسی امر غیر قطعی پر موقوف نہین ہی۔

وجہ سوم۔ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو قوت و شوکت مین تمام باطل دینون سے ایسا زیادہ کردینے کا وعدہ ہی کہ کوئی باطل دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے اور یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا چنانچہ ابھی وجہ دوم مین چھ وجہون سے معلوم ہوچکا اور بجواب مناقشۂ چہل و دوم دس وجہون سے معلوم ہوگا لہذا بعد وفات سرور کائنات زمانۂ صحابہ مین اِس وعدے کا پورا ہونا ضروری ہی کیونکہ وعدہ ان مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر کامل ایمان رکھتے تھے اور نیک اعمال کرتے تھے جنکے منجملہ صحابہ ہونے سے کوئی بھی انکار نہین کرسکتا ہی اور اِس سے بھی کوئی انکار نہین کرسکتا ہی کہ بعد وفات سرور کائنات زمانۂ صحابہ مین جو مذہب قوت و شوکت مین سب مذہبون سے زیادہ ہوا ہی وہ مذہب اہل سنت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور زمانۂ صحابہ مین جو مذہب سب سے زیادہ کمزور

اور صندوق تقیہ مین مستور ہوکے رہا ہی وہ مذہب اہل لعنت ہی نہ مذہب اہل سنت جس سے مذہب اہل سنت کا دین اسلام پسندیدہ خالق انام ہونا اور مذہب اہل لعنت کا دین اسلام سے بالکل خارج ہونا آفتاب بے سحاب سے تابان تر ہو کے آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا چودھوین شب کے ماہتاب بے سحاب سے درخشان تر ہو کے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین دین اسلام مذہب اہل سنت خیر الانام کو زمانہ صحابہ مین غلبہ حاصل ہونے کے بعد اُن لوگون کے فسق مین یعنی سرکشی مین کامل یعنی کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین ہی جیسا کہ بروز فتح خیبر جناب امیر کو نشان و فتح ملنے کے بعد اُسکے پیشتر سے آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث رایت ایسی قطعی الدلالت ہی کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین ہی یاد رکھو یہ بھی کسی امر غیر قطعی پر موقوف نہین ہی

وجہ چہارم - ابھی وجہ دوم مین چھ وجہون سے معلوم ہو چکا اور بجواب مناقشہ پہل دوم دس وجہون سے معلوم ہوگا کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا اور بجواب مناقشہ دوم آٹھ وجہون سے معلوم ہوگا کہ اس وعدہ مین تخصیص ہی اُن مومنین صالحین کی جو کہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے بلکہ مہاجرین سے تھے جنکے منجملہ صحابہ ہونے سے کسی طرح انکار نہین ہو سکتا ہی لہذا دیکھنا چاہیے کہ خلفائے صحابہ سے کسکی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی پس واضح رہے کہ بعد حضرت امیر معاویہ کے زمرۂ صحابہ سے کوئی خلیفہ نہین ہوا اور حضرت امیر معاویہ نہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے نہ مہاجرین سے چنانچہ بجواب مناقشہ سوم معلوم ہوگا لہذا امارت حضرت امیر معاویہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتی ہی اور خلافت علی مرتضی و حسن مجتبی مین روز بروز مومنین صالحین کو دشمنون پر غلبہ نہین ہوا نہ خوف دشمن زائل ہوا بلکہ روز بروز مومنین صالحین کا غلبہ زائل ہوتا رہا اور خوف دشمن زائد ہوتا رہا لہذا نیز نہ خلافت حسن مجتبی مراد ہو سکتی ہی نہ خلافت علی مرتضی پس خلفائے صحابہ کے چھ خلافتون سے اخیر تین خلافتین خارج ہو گئین پس چونکہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا ہی اور اسمین صحابہ کی تخصیص ہی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی اور حقیقت صیغۂ جمع بغیر تین کے درست نہین ہو سکتی ہی لہذا خلفائے صحابہ کی چھ خلافتون سے

اخیر تین خلافتون کے خارج ہونے سے اول تین خلافتون کا یعنی خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو کر زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور بہ استخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین فسق مین یعنی سرکشی مین اُن لوگون کے کامل یعنی کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہے کہ تاویل اسی طرح ممکن نہین جیسا کہ حدیث رایت مین تخصیص ہے اُس مرد کی جسکو بروز فتح خیبر نشان جنگ و فتح جنگ دونون حاصل ہوئے تھے لہذا روز فتح خیبر سے پہلے اور پیچھے جو نشانات و فتوحات بحیات سرور کائنات اہل اسلام کو حاصل ہوئے ہین وہ سب حدیث مذکور سے خارج ہو گئے اور اُن سب کے خارج ہونے سے بروز فتح خیبر حضرت علی کو جو حاصل ہوئے تھے اُس فتح و نشان کا حدیث مذکور سے مراد ہونا روز روشن سے زیادہ روشن ہو کر صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے حضرت علی کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہے کہ تاویل کسیطرح ممکن نہین۔

یاد رکھو کہ یہ وجہ بھی کسی امر غیر قطعی پر موقوف نہین ہے --

وجہ پنجم حضرات اہل لعنت کی مستند تفسیر صافی مین لکھا ہے " وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم کما استخلف الذین من قبلہم یعنی اوصیاء الانبیاء بعدہم " وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون سے جو ایمان لا چکے تم مین سے اور نیک کام کیے بیشک ضرور خلیفہ کرے گا انھین زمین مین یعنی بیشک ضرور انھین خلیفہ کریگا بعد نبی انھین کے جیسا کہ خلیفہ کیا اگلون کو یعنی اوصیاء انبیا کو بعد انبیا کے " اس بنا پر کہ وعدہ اُن مومنین صالحین سے ہے جو کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے یہ عبارت تفسیر صافی برملا ندا دے رہی ہے کہ اللہ جل جلالہ نے جسطرح انبیاے سابقین کے بعد اُنکے اوصیا کو زمین مین امام بحق و خلیفہ راشد کیا تھا اُسیطرح نبی آخر الزمان کے بعد مومنین صالحین مذکورین کو زمین مین امام بحق و خلیفہ راشد کریگا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر ایسا غلبہ دیگا کہ اُن سے خوف دشمن دور ہو جائے گا اور بعد نبی آخر الزمان کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر

غالب ہونا یہ دونوں امر زمرۂ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین مجتمع نہین ہوئے لہذا بجز خلافت و ثروتِ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت و ثروت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتے ہین جیساکہ صدورِ حدیث رایت کے دوسرے روز یعنی فتح خیبر کے روز نشان و فتح دونوں بجز جناب امیر کے زمرۂ رجال سے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے لہذا بروز فتح خیبر جناب امیر کو جو حاصل ہوئے اُس فتح و نشان کے سوائے اور کوئی فتح و نشان حدیث مذکور سے نہین مراد ہو سکتے ہین بنابراسکے صدورِ حدیث مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہی کہ کسی کا انکار کبھی نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اسیطرح بجز خلافت و ثروت خلفاے ثلثہ کے اور کوئی خلافت و ثروت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتے ہین بنابراسکے زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور استخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دشمن دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین اُن لوگون کے فاسق کامل یعنی کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ کسی کا انکار کبھی نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار۔

وجہ ششم ۔ اہل لغت کے معتمد مفسر کاشانی نے وعدہ آیہ مذکورہ کی نسبت لکھا ہی "و در اندک زمانی حق تعالے بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ" اور تھوڑے زمانے مین حق تعالے نے ساتھ مومنون کے وعدہ پورا کر دیا کہ تمام ملک عرب اور ملک فارس اور ملک روم انکو دیے "حیات سرور کائنات مین صرف تھوڑے حصے پر ملک عرب کے اہل اسلام کا قبضہ ہوا تھا پھر ابتداے خلافت صدیقیہ سے انتہاے فتوحات فی النوریہ تک تئیس برس کے زمانے مین تمام ملک عرب اور ملک فارس اور ملک روم پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی پس بعد نزول آیہ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملکہاے مذکورہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی وہ خلفاے ثلثہ کی خلافت ہی اور یہ عبارت تفسیر مذکور اسمین صریح ہی کہ بعد نزول آیہ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملکہاے مذکورہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی وہی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی لہذا سوائے خلافت اور زمانۂ خلفاے

ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت و زمانہ مراد و موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہو سکتا ہی **بعنوان دیگر** چونکہ موعودین بالخلافت کو زمانۂ خلافت موعودہ مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ صریح ہی بنظر اسکے عبارت مذکورہ بدلالت قطعیہ علانیہ مذاکر رہی ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جن خلفا کے زمانۂ خلافت مین اہل اسلام ملک عرب و ملک روم و ملک ایران پر قابض اور برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین اُن خلفا کی خلافت و زمانے کے سوائے اور کوئی خلافت و زمانہ مصداق و موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہو سکتا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جن خلفا کے زمانۂ خلافت مین اہل اسلام ملک عرب و ملک روم و ملک ایران پر قابض اور برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہ خلفا حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین بنا بر اسکے عبارت مذکورہ بصد اے مرفوعہ کر رہی افادہ کہ بجز خلافت و زمانۂ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت و زمانہ مقصود و موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہو سکتا ہی بدین وجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار—

وجہ ہفتم معتبر ترین تفسیر مجمع البیان اہل لعنت مین بذیل لیستخلفنهم فی الارض مرقوم ہی والمعنی لیورثنهم ارض الكفار من العرب والعجم فیجعلهم سكانها وملوكها اور معنے یہ ہین کہ ہر آئینہ ضرور وارث کریگا اُنکو زمین کفار کا عرب اور عجم سے پس کریگا انکو سکونت اور حکومت کرنے والے زمین عرب اور عجم کے اور تفسیر کاشانی مین لکھا ہی لیستخلفنهم فی الارض ہر آئینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم انتہی چونکہ موعودین بخلافت و ثروت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا لابدی ہی لہذا تفسیرین مذکورین کی مسطورہ دونون عبارتون سے عیان مثل روز روشان ہی کہ اراضی عرب و عجم قبضۂ کفار سے نکل کے زمرۂ مذکورہ سے جن خلفا کے قبضہ مین آئے ہین

اور وہ خلفا زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہی خلفا آیۂ مذکورہ سے مراد ہین اور
یہ معلوم ہی کہ اراضی عرب وعجم قبضۂ کفار سے نکل کر جن خلفاے زمرۂ مذکورہ کے قبضہ مین آئے ہین اور
وہ خلفا زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین جس سے
مثل آفتاب بے سحاب کے آشکارا اور مثل کامل ماہتاب بے حجاب کے نمودار ہو گیا کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ
اور اُنکی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد ہین بدین وجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے اور نزول
آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا
جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت
ہی کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار۔

وجہ ہشتم تفسیر مجمع البیان مین بذیل ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم مرقوم ہی
وتمکینه ان یظهره علی الدین کله اور تمکین دین اسلام یہ ہی کہ غالب کرے اُسکو کل ادیان پر اور
تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی ولیمکنن وہر آئینہ ثابت سازد وباقوت گرداند لهم برای مومنان صالح
دینهم دین ایشان را الذی ارتضی لهم آن دینے کہ پسندیدہ وبرگزیدہ است برای ایشان یعنی
دین اسلام مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی نیز تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی
و در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ الخ ان دونون تفسیرون کی ان تینون عبارتون سے
آشکار غیر محتاج اظہار ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانیکے اندر جس زمانے مین جو دین ترقی کرتے
کرتے دیگر کل ادیان پر غالب ہوا ہی یعنے قوت وشوکت مین دیگر سب دینون سے زیادہ ہوا ہی حتی کہ
کوئی دین قوت وشوکت مین ہم پلہ نہین رہا ہی وہی دین۔ دین اسلام ہی اور وہی زمانہ آیۂ مذکورہ سے
مراد ہی اور اُسی زمانہ مین وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہوا ہی اور اُسی زمانے مین جن لوگون نے خلافت کی ہی اور
برابر دشمنون پر غلبہ حاصل کیا ہی وہی لوگ اور اُنھین لوگون کی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہین اور یہ
معلوم ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانیکے اندر جس زمانے مین جو دین ترقی کرتے کرتے دیگر کل ادیان
پر غالب یعنی دیگر سب دینون سے قوت وشوکت مین زیادہ ہوا ہی حتی کہ دوسرا کوئی دین قوت وشوکت مین

برابر نہین رہا ہے وہ دین مذہب اہل سنت ہے نہ مذہب اہل لعنت اور اُس زمانے مین زمرۂ کلمہ گویان اسلام سے جن لوگون نے زمین مین خلافت کی ہے اور برابر دشمنون پر غلبہ حاصل کیا ہے وہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین نہ غیر اُنکے جس سے مذہب اہل لعنت کا ادیان باطلہ اور مذاہب عاطلہ سے ہونا اور مذہب اہل سنت خیر البریت کا حق اور دین اسلام پسندیدۂ خالق انام ہونا اور خلافت و زمانۂ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونا کالشمس فی النہار آشکار زامجال انکار ہے بدینوجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار۔

وجہ نہم حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر کاشانی مین لکھا ہے کہ از ابی بن کعب مرویست کہ چون فقراے مہاجرین بعد از ہجرت بمدینہ در منازل انصار جای گرفتند و قریش با اکثر قبائل عرب کہ در مکہ و یثرب بودند محاربۂ ایشان اتفاق نمودند شب و روز پیاپی ہاے تہدید آمیز و سخنان فتنہ انگیز میفرستادند مہاجرین اکثر اوقات سلاح باخود داشتندے و روزگار بہول و ہراس گذرانیدندے و بایکدیگر گفتندے آیا بر ما زمانے در آید کہ خود را ایمن و بفراغت خاطر بنیم آیت آمد وعد اللہ الذین امنوا منکم الآیہ فریقین کی جس تفسیر بلکہ جس کتاب مین آیۂ مذکورہ کا واقعہ نزول مذکور ہے یہی مذکور ہے اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین مذکور نہین ہے اور یہ واقعہ مذہب اہل لعنت کے حق مین زہر قاتل ہے چنانچہ ابھی واضح ہوگا تاہم آجتک کسی اہل لعنت کو اس واقعہ کی واقعیت سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی بلکہ مفسرون نے ان کے بھی آیت کے ساتھ ربط دینے کے صحت اور واقعیت کا اظہار کردیا ہے اس واقعہ سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہے کہ آیۂ مذکورہ مین مومنین صالحین سے مہاجرین مراد ہین جس سے یہ آشکار زامجال انکار ہوگیا کہ زمرۂ مہاجرین سے ہونا اور زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع جن کلمہ گویان اسلام مین ہوا ہے وہی کلمہ گویان اسلام اور اُنکی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد ہین اور یہ معلوم ہے کہ کلمہ گویان اسلام سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین ان تینون امرون کا اجتماع نہین ہوا جسکا بدیہی لابدی نتیجہ یہ ہے کہ بجز خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم

اور کوئی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہی اور تمثال بیان بدین عنوان ہی کہ زمرۂ رجال سے ہونا اور صدور حدیث رایت کے دوسرے روز دست خیر البشر سے نشان جنگ پانا پھر اُسکے بعد اُسی دن فضل خالق اکبر سے جنگ مین فتح پانا ان تینون امرون کا اجتماع بجز جناب امیر کے اور کسی مین نہین ہوا جسکا بدیہی لابدی نتیجہ یہ ہی کہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز حضرت حبیب خدا نے حضرت شیر خدا کو جو عطاے نشان جنگ سے سرفراز فرمایا تھا بجز اُسکے اور کوئی عطاے نشان جنگ حدیث مذکور سے مراد نہین ہوسکتا ہی پس جس طور سے بجز اُسکے اور کوئی عطاے نشان جنگ مراد حدیث مذکور نہو سکنے کی وجہ سے جناب امیر کا صدور حدیث مذکور کے قبل سے محبوب و محب خدا و رسول ہونا اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ منکرون کا زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین کوئی عاقل خائف خدا یا صاحب حیا چون و چرا نہین کرسکتا ہی اسی طور سے بجز خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد نہو سکنے کی وجہ سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق اور خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے دردنیا سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ کوئی خائف خدا یا صاحب حیا ماہر اصول اسلام ہرگز چون و چرا نہین کرسکتا ہی۔

وجہ دہم نہج البلاغت مین جسکو علامہ رضی اہل لعنت نے جناب امیر کے کلامون کو جمع کرنے کے واسطے مدون کیا ہی اور حضرات اہل لعنت کے نزدیک بتمامہ متواتر ہی مرقوم ہی ومن کلام لہ علیہ السلام وقد استشارہ عمر بن الخطاب فی الشخوص لقتال الفارس بنفسہ ان ھذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ وجندہ الذی اعدہ وامدہ حتی بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ ومکان القیم بالامر مکان النظام من الخرز یجمعہ ویضمہ فان انقطع النظام تفرق وذھب ثم لم یجتمع بحذافیرہ ابدا والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فھم کثیرون بالاسلام عزیزون بالاجتماع فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلھم دونک نار الحرب انک

بقدر الحاجۃ (نہج البلاغۃ مطبوعۂ مصر جزو اول صفحہ ۲۰۴) اور کلام سے جناب امیر علیہ السلام کے دران حالیکہ مشورہ چاہا آن جناب سے عمر بن خطاب نے قتال فارس کیواسطے خود جانے کے بابت کہ بیشک اس امر کی فتح و شکست نہین ہی بسبب کثرت و قلت کے یہ دین ہی اللہ کا غالب کرتا ہی اسکو اللہ اور لشکر ہی اللہ کا مستعد کرتا ہی اور مدد دیتا ہی اسکو اللہ حتی کہ پہونچا جہانتک پہونچا اور چمکا جہانتک چمکا اور ہم لوگ اللہ کے وعدے پر ہین اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہی اور اپنے لشکر کو مدد دینے والا اور قائم بالامارت بجائے ڈورے دانون کے ہی کہ جمع اور یکجا رکھتا ہی دانون کو جب ٹوٹ جاتا ہی ڈورا بکھر جاتے ہین دانے اور جاتے رہتے ہین پھر سب جمع نہین ہوتے ہین کبھی اور عرب اسوقت اگرچہ قلیل ہین لیکن بسبب اسلام کے کثیر اور بسبب اتفاق کے غالب ہین بس ہو جا تو قطب اور چلا چکی عرب سے اور ڈال اُن کو آتش جنگ مین نہ اپنے کو یعنے خود نہ جا مجاہدین عرب کو بھیج دے **ف** کمال الدین ابن میثم بحرانی اثنا عشری اپنی شرح نہج البلاغت مین لکھتے ہین وقولہ ان ھذا الامر الی قولہ بالاجتماع صدر الکلام یعنی علیہ الرای جناب امیر کا قول ان ھذا الامر سے بالاجتماع تک صدر ہی واسطے کلام کے یعنے تمہید کلام ہی تاکہ رائے اُسپر قائم کیجاے پس جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو رائے دی ہی کہ قتال فارس مین تم خود نہ جاؤ مجاہدین عرب کو بھیجدو اُسکو قائم و متفرع کرنے کے واسطے جو تمہید کی ہی اُسمین آنجناب نے نحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ فرمایا ہی لہذا رائے مذکور سے اُسکو ایسا ربط و ارتباط ہونا چاہیے کہ رائے مذکور اُسپر قائم و متفرع ہو جاے والا تمہید کلام مخبوط عن المرام ہو جائیگی جسکو کلام داماد خیر الانام مین کوئی غیر متعصب تجویز نکریگا اور جناب امیر کا زمرۂ فاروق اعظم مین داخل نہونے کی صورت مین بھی اور جو زمرہ موعود مذکور پر مین فاروق اعظم کا اُسمین معدود نہونیکی صورت مین بھی اور زمانہ موعود مذکور زمانہ خلافت فاروق اعظم کو شامل نہونے کی صورت مین بھی اور فتح فارس موعود مذکور سے نہونے کی صورت مین بھی ایسا ربط و ارتباط اور اقامت و تفریع رائے غیر ممکن ہی لہذا اسمین و متیقن ہو گیا کہ جناب امیر نے اپنے کو زمرۂ فاروق اعظم مین اور فاروق اعظم کو زمرۂ موعود مذکور مین داخل اور زمانہ خلافت فاروقیہ کو زمانہ موعود مذکور مین شامل اور فتح فارس کو موعود مذکور مین

داخل کرکے نحن علی موعود من الله والله منجز وعدہ فرمایا ہی جسکی شرح مین ابن میثم بحرانی لکھتے ہین وهو النصرة والغلبة والاستخلاف فی الارض کما قال وعد الله الذین امنوا منکم الخ جس سے عیان مثل روز شان ہی کہ موعود مذکورہ خلافت درزمین وغلبہ بر اہل کین ہی جو آیہ مذکورہ سے مراد ہی پس واضح ولائح ہوگیا کہ فاروق اعظم زمرۂ آیۂ مذکورہ مین داخل اور زمانہ آیہ مذکورہ زمانۂ خلافت فاروقیہ کو شامل اور فتح فارس فاروق موعود مذکور مین مندرج ہی چونکہ ہر سہ خلیفہ زمرۂ واحدہ سے ہین لہذا فاروق اعظم کا زمرۂ آیہ مذکورہ مین داخل اور زمانۂ خلافت فاروقیہ کو زمانۂ آیۂ مذکورہ شامل اور فتوحات فاروقیہ پر مشتمل ہونا جب ثابت ہوگیا ہر سہ خلیفہ کا زمرۂ آیہ مذکورہ مین داخل اور زمانۂ آیۂ مذکورہ کا زمانہ وفتوحات ہر سہ خلیفہ کو شامل ہونا بالبداہۃ ثابت ہوگیا نیز نہج البلاغت مین ہی ومن کلام له علیه السلام وقد شاوره عمر فی الخروج الی غزوة الروم بنفسه وقد توکل الله لاهل هذا الدین باعزاز الحوزة وستر العورة والذی نصرهم وهم قلیل لاینتصرون ومنعهم وهم قلیل لایمتنعون حی لایموت انک متی تسیر الی هذا العدو بنفسك فتلقهم فتنکب لاتکن للمسلمین کانفة دون اقصی بلادهم فلیس مرجع یرجعون الیه فابعث الیهم مجربا واحفز معهم اهل البلاء والنصیحة فان اظهر الله فذاك ما تحب وان تکن الاخری کنت ردأ للناس ومثابة للمسلمین انتهی (نہج البلاغة مطبوعہ مصر جزو اول صفحہ ۲۷۱) اور کلام سے جناب امیر علیہ السلام کے دران حالیکہ مشورہ کیا آنجناب سے عمر نے غزوۂ روم مین خود جانیکی بابت کہ بیشک ضامن ہوا ہی اللہ اس دین والونکی جماعت کو عزت اور غلبہ دینے کا وہ اللہ کہ مدد کی ہی اس دین والون کی جبکہ تھوڑے تھے کسی سے مدد نہین پاتے تھے وہ اللہ زندہ رہنے والا ہی نہ مرنے والا بیشک جب تو خود جائے گا طرف ان دشمنون کے اور سامنا ہوگا تیرا ان سے پس اگر صدمہ پہونچ جائے تجھکو تو نہوگی مسلمانون کے واسطے کوئی پناہ آخر ملک اسلام تک پھر نہین ہی کوئی جگہ کہ ادھر مسلمان لوگ رجوع کرین پس ان دشمنون کی طرف کسی مرد جنگ آزمودہ کو بھیجدے اور تجربہ کار ونصیحت شعار لوگون کو اسکے ساتھ کردے پس اللہ نے

اگر فتح دی تو یہی مقصود ہی اگر ہوئی دوسری صورت تو ہوگا تو مددگار و جاے پناہ مسلمانونکی **ف**
ابن میثم بحرانی اس کلام کی شرح مین لکھتے ہین قوله وقد توکل الله الی قوله لا یموت صدر
هذه النصیحة والرای نبه علی وجوه التوکل علی الله والاستناد الیه وخلاصتها انه
ضمن اقامة دینه واعزاز حوزة اهله الخ قول جناب امیر کا وقد توکل الله سے لا یموت
تک صدر ہی یعنے تمہید ہی اس رائے اور نصیحت کی آگاہ فرمایا توکل علی اللہ اور استناد الی اللہ کی وجہون سے
اور خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ بیشک ضامن ہوا ہی اللہ جل جلالہ اس دین کو قائم رکھنے اور اس دین والونکی جماعت
کو عزت اور غلبہ دینے کا **ف** پس جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو راے دی ہی کہ قتال روم مین اگر
تم خود گئے اور خدانخواستہ تمکو صدمہ پہونچا یعنے تم شہید ہوگئے تو پھر مسلمانون کو کہین پناہ نملیگی پس
تم خود نہ جاؤ کسی تجربہ کار شخص کو بھیجدو اور تجربہ کار و نصیحت شعار لوگون کو اُسکے ساتھ کردو اُسکی تمہید
مین آنجناب نے قد توکل الله لاجل هذا الدین باعزاز الحوزة وستر العورة فرمایا ہی
جسکا مفاد حسب تصریح ابن میثم بحرانی یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ اس دین والون کی جماعت کو عزت و غلبہ
دینے کا ضامن ہوا ہی لہذا راے مذکور سے اسکو ایسا ربط اور مناسبت ہونا لابدی ہی جیسا کہ مرام کلام
اور تمہید مقام مین ہوا کرتا ہی اور اللہ جل جلالہ جس جماعت کو جو عزت و غلبہ دینے کا ضامن ہوا ہی اُس
جماعت مین فاروق اعظم داخل اور زمانہ اُس عزت و غلبہ کا زمانہ خلافت فاروقیہ کو شامل نہونے کی
صورت مین ایسا ربط و مناسبت غیر ممکن ہی لہذا متعین و متیقن ہوگیا کہ فاروق اعظم اُس جماعت
مین داخل اور زمانہ اُس عزت و غلبہ کا زمانہ خلافت فاروقیہ کو شامل ہی پھر ابن میثم بحرانی نے بفاصلہ
کلمات چند لکھا ہی وهذا الحکم من قوله تعالی وعد الله الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت
لیستخلفنهم فی الارض الخ اور یہ حکم یعنے جماعت مذکورہ کو عزت و غلبہ دینے کی ضمانت یعنی وعدہ
ماخوذ ہی اللہ تعالی کا قول وعد الله الذین اٰمنوا الخ سے **ف** پس حسب تصریح ابن میثم بحرانی
اثنا عشری شہادت علویہ مرتضویہ سے واشگاف ہوگیا کہ اللہ جل جلالہ نے آیۂ مذکورہ مین جس جماعت
مومنین صالحین کو عزت و غلبہ دینے کا وعدہ کیا ہی اُس جماعت مومنین مین فاروق اعظم داخل

اور زمانہ اُسکا زمانۂ خلافت فاروقیہ کو شامل ہی چونکہ ہر سہ خلیفہ جماعت واحدہ اور ملت متحدہ سے ہین
لہذا خلیفۂ ثانی کا اُس جماعت مین داخل اور زمانہ اُسکا زمانۂ خلافت فاروقیہ کو شامل ہونا جب
ثابت ہوگیا ہر سہ خلیفہ کا اُس جماعت مین داخل اور زمانہ اُسکا زمانۂ ہر سہ خلافت کو شامل ہونا البداھۃ
ثابت ہوگیا پس بنا بر تصریح ابن میثم بحرانی اثنا عشری ہر دو کلام مذکور جناب امیر سے واضح ولائح ہوگیا
کہ جناب امیر نے وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی کہ آیۂ مذکورہ مین جس جماعت مومنین صالحین کو
زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ جماعت مومنین
صالحین جماعت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہی جس مین آنجناب نے اپنا داخل ہونا بھی ظاہر کردیا ہی
بدینوجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح
ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین
اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی جیسا کہ جناب امیر کے محبوب
ومحب خدا و رسول ہونے پر حدیث رایت قطعیت الدلالت ہی فرق اتنا ہی کہ آیۂ مذکورہ کی دلالت مذکورہ بھی
قطعیہ ہی ثبوت بھی قطعی لہذا جو لوگ حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت کا اقرار نہین کرتے ہین بحکم آیۂ مذکورہ
اُن لوگون کے کافر ہونے مین کوئی مخالف خدا یا صاحب حیا ماہر اصول ایمان وکفر ہرگز شک نہین کر سکتا ہی
اور حدیث مذکور کی دلالت مذکورہ قطعیہ ہی مگر ثبوت قطعی نہین ہی لہذا جو لوگ جناب امیر کے محبوب ومحب خدا
ورسول ہونے کا منکر ہین وہ لوگ بحکم حدیث مذکور کافر نہین قرار پا سکتے ہین پس بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ
کاملہ مناقشۂ مذکورۂ اہل لعنت ہباءً منثوراً وکان لم یکن شیئاً مذکوراً ہوگیا اور استدلال مذکور اہل سنت محکم
مثل پایۂ عرش اعظم ومنور مثل نیر اکبر ہوگیا۔

مناقشۂ دوم اہل سنت کا یہ استدلال موقوف ہی آیۂ مذکورہ مین لفظ الذین اٰمنوا منکم
وعملوا الصّٰلحٰت سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہونے پر جو کہ بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود
تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے حالانکہ
اگر ایسا ہوگا تو کل آیات قرآنیہ وجملہ احکام فرقانیہ مین مومنین زمانۂ نزول کی تخصیص ہوجائیگی جسطرح

ممکن نہین ہے بلکہ کل آیات قرآنیہ مین یہ ہے کہ بعض لوگ مخاطب ہوتے ہین سب لوگ مراد ہوتے ہین
چنانچہ آیہ ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم
فی الدنیا والاخرۃ مین مومنین وقت نزول مخاطب ہین اور مومنین وقت نزول بعد نزول
سب مراد ہین والا مومنین بعد نزول سے جو مرتد ہوکے ارتداد مین مریگا وہ کافر نہوگا حالانکہ اُسکا کافر
ہونا ضروری ہے علی ہذا آیۂ استخلاف مین مومنین وقت نزول مخاطب ہین اور جمیع مومنین وقت
نزول و بعد نزول مراد ہین صرف مومنین زمانۂ نزول مراد نہین ہین اور تخصیص مومنین زمانۂ نزول اقوال مفسرین
و روایات اہل سنت کے بھی خلاف ہے بیضاوی مین ہے الخطاب للرسول وللامۃ اولہ ولمن
معہ اور کشاف مین ہے الخطاب لرسول اللہ ولمن معہ اور مجاہد و ابن عباس سے روایت
ہے ان الایۃ عامۃ فی امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ مناقشہ بوارق و دفع المغالطہ
و تحفۃ الاثنا عشریہ سے ماخوذ ہے۔

جواب خود مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ کے صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی مین
لکھا ہے کہ خطاب در آیہ ومن یرتدد منکم عن دینہ مخصوص ست بمہاجرین و انصار و بس انتہی
پس اگر کسی آیت قرآنیہ مین کسی گروہ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہے تو آیہ ومن یرتدد منکم عن
دینہ مین گروہ مہاجرین و انصار کی تخصیص کیونکر ہوگئی اور اگر کسی آیت مین کسی گروہ کی تخصیص
ہونے سے کل آیات قرآنیہ و جملہ احکام فرقانیہ مین اُس گروہ کی تخصیص لازم آتی ہے تو آیہ ومن یرتدد
منکم عن دینہ کی تخصیص بمہاجرین و انصار سے کل آیات قرآنیہ جملہ احکام فرقانیہ مین تخصیص بمہاجرین انصار کیون نہین
لازم آتی ہے نیز اگر کسی آیت قرآنیہ مین کسی گروہ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہے تو حضرات اہل لعنت بعض آیات قرآنیہ مین اپنے مزعومی اہلبیت
کی تخصیص کیون کرتے ہین اور اس سے کل آیات قرآنیہ و جملہ احکام فرقانیہ مین اہل لعنت کے مزعومی
اہلبیت کی تخصیص کیون نہین لازم آتی ہے بجز اسکے کیا کہا جاسے کہ فقدان حافظہ کی خرابی یا بغرض
ابلہ فریبی حضرات اہل لعنت سے یہ مناقشہ سرزد ہوا ہے اور کل آیات قرآنیہ مین یہ ہونا کہ مخاطب ہون
بعض لوگ مراد ہون سب لوگ ایسا بہتان صریح و افترا فضیح ہے کہ بیان مین نہین آسکتا ہے کسی فریق کے

کسی کتاب مین ہرگز اسکا کوئی نام ونشان نہین ہی اگر ایسا ہوتا تو بعض آیتون کی تفسیر مین تخصیص خطاب
اور بعض آیتون کی تفسیر مین تعمیم خطاب نہ تی حالانکہ یہ تعمیم وتخصیص ناظرین تفاسیر فریقین پر مخفی نہین ہی
نیز اگر ایسا ہوگا تو خطاب آیہ تطہیر مین جو تخصیص اہل بیت ہی اُس سے بھی کل اشخاص امت مراد ہونگے
حالانکہ اسکی ہوا کان مین لگ جاے تو حضرات اہل لعنت اپنے جامے سے باہر ہوجاینگے در آیہ کریمہ ومن یرتد
منکم الخ مین صرف مومنین زمانہ نزول کا مخاطب ہونا صحیح ہی لیکن مومنین بعد نزول کا بدون مخاطب
ہونے کے مراد ہونا ہذیان محض وبہتان بحت ہی کسی فریق کی کسی کتاب مین اسکی کچھ اصل ہی نہ کچھ اثر اور
مطلب آیت کا یہ ہو کہ تم مومنین موجودین زمانہ ہذا سے جو لوگ مرتد ہوکر ارتداد مین مرین گے اُن سبھون مین کفر اور خسران
عقبیٰ وخسران دنیا تینون صفتون کا اجتماع ہوگا اس سے یہ نہین لازم آتا ہی کہ بعد والون سے جو لوگ مرتد ہوکر ارتداد مین
مرین اُن سبھون مین کفر اور خسران عقبیٰ دو صفتون کا اجتماع بھی نہو الہذا ان سبھون سے کیسکا عدم کفر لازم آئیگا نہ عدم
خسران عقبیٰ بدینوجہ بھی سوا اسکے کچھ نہین کہا جاسکتا ہی کہ فقدان حافظہ کی خرابی یا بالغرض بلا فریبی
حضرات اہل لعنت سے یہ مناقشہ سرزد ہوا ہی اور عبارت بیضاوی وکشاف سے جو اس مقام مین
تمسک کیا گیا ہی وہ ایسا ہی کہ فضلا تو فضلا عقلاے غیر فضلا کو اُس سے شرم کرنا چاہیے مگر اسکا
کیا علاج کہ فضلاے اہل لعنت کی کل باتین ایسی ہین عبارت مذکورہ بیضاوی کا مطلب یہ ہی کہ آیہ
مذکورہ مین دو احتمال ہین **ایک** یہ کہ مخاطب ہون نبی اور امت جو عبارت ہی زمانہ نزول و
از منہ بعد نزول کے جمیع مومنین سے **دوسرے** یہ کہ مخاطب ہون نبی اور مومنین زمانہ نزول
آیت فقط اور عبارت مذکورہ کشاف کا مطلب یہ ہی کہ مخاطب ہین نبی اور مومنین زمانہ نزول آیت
فقط پس بیضاوی نے صرف دو احتمالون کا ذکر کردیا ہی کون احتمال مرتفع ہی کون احتمال متعین
اُسکا کوئی ذکر نہین کیا اور صاحب کشاف نے نبی اور مومنین زمانہ نزول آیت فقط مخاطب ہونا
معین کرکے احتمال دیگر کو مرتفع وکان لم یکن شیئا مذکورا کردیا ہی باوصف این بحوالہ بیضاوی وکشاف
یہ کہنا کہ تخصیص مومنین زمانہ نزول آیت خلاف مفسرین اہل سنت ہی ایسی کورچشمی یا کور چشمون کی
راہ زنی ہی کہ انتہا نہین پھر ایک بے سر وپا روایت کو مجاہد وابن عباس کیطرف منسوب کرکے یہ کہنا کہ تخصیص مذکور

روایات اہل سنت کے بھی خلاف ہی ایسی بیحیائی و بے شرمی ہی کہ بیان مین نہین آسکتی ہی اولاً اسلیے کہ صاحب بوارق مجتہد فائق نے بیان نہین کیا کہ یہ روایت کس کتاب مین ہی ایسی مجہول المقام والکلام روایت سے شکنجہ حجت حقہ سے حامی ملت باطلہ کی گلو خلاصی غیر ممکن ہی ثانیاً اسلیے کہ خود مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین بار بار اصرار فرمایا ہی کہ روایت ہر قسم در کتب فریقین مندرج شد پس باید فن تنقید را پیش نظر داشتن و بعد از اثبات صحت در محل استدلال آوردن انتہی ملخصاً یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ کتب علما مین روایت کا موجود ہونا مستلزم صحت نہین ہی لہذا بعد اثبات صحت روایت کو محل استدلال مین لانا چاہیے پس اپنے خصم کو یہ ہدایت کرنا کہ بعد اثبات صحت روایت کو محل استدلال مین لانا چاہیے پھر خود بدون اثبات صحت بصرف روایت مجہول المقام والکلام سے استدلال کرنا بیحیائی و بیشرمی نہین ہی تو کیا ہی ثالثاً اسلیے کہ نیز تشئید المبانی مین مجتہد صاحب کا ارشاد ہی کہ استدلال بروایتے باشد کہ از ثقات بہم رسد و سندش را ارباب تنقید قبول کنند انتہی ذرا اولیای اجتہاد مآب ارشاد تو فرماوین کہ اس بصرفہ روایت کی سند کہان ہی اور مجاہد و ابن عباس سے کن ثقات نے بہم پہونچائی اور کن ارباب تنقید نے قبول کیا ہی سبحان اللہ اپنے خصم کو تو کہا جاے کہ استدلال ایسی روایت سے ہوتا ہی کہ ثقات سے بہم پہونچی ہو اور اسکی سند مقبول ارباب تنقید ہو اور خود ایسی روایت سے استدلال کرین جو بالکل بصرفہ و بے پتہ ہو یہ بیحیائی و بے شرمی نہین ہی تو کیا ہی۔ رابعاً اسلیے کہ نیز تشئید المبانی مین بجواب حدیث سمع و بصر صدوق اہل لعنت مجتہد صاحب کا ارشاد ہی کہ اکثر روایات مطروحہ و ماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ و علما آن را تلقی بقبول نکردہ اندالخ یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ کتب علما مین مندرج ہونا روایت کا متلقی بقبول علما ہونیکی دلیل نہین ہی اور بدون متلقی بقبول علما ہونیکے حدیث محل اعتماد نہین ہوتی پس حضرات اہل لعنت سے پوچھا تو جاے کہ روایت ان الایۃ عامۃ کس کتاب مین ہی اور کن علما نے متلقی بقبول کیا ہی بھلا خصم کو ایسی ہدایت کرنا پھر ایسی روایت سے حجت لانا بیحیائی و بیشرمی نہین ہی تو کیا ہی خامساً اسلیے کہ والد ماجد مجتہد منتقد صوارم مین ارشاد فرماتے ہین

کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل یا اول دران مذہب بنا شد الخ پس بفرض محال
اگر اہل سنت خیر البریت کی کسی کتاب مین روایت ان الایۃ عامۃ ہی تو محض بے اصل ہوگی
اس سے احتجاج کرنا جہل یا تجاہل سے خالی نہین ہو سکتا ہی سادساً اسیلیے کہ شیخ طوسی اثناعشری
اپنی کتاب مسمی بتہذیب مین فرماتے ہین کہ قال محمد بن الحسن ما یتضمن ھذا الخبر
من قولہ ان اوصی بہ کلہ فھو جائز وھم من الراوی حاصل اسکا یہ ہی کہ اس خبر مین جو
بیان جواز وصیت کل ہی وہ راوی کا وہم ہی پھر شیخ موصوف کتاب وقف مین فرماتے ہین قال
محمد بن الحسن ما تضمن ھذا الخبر الی ما قال فانہ غلط من الراوی حاصل یہ ہی کہ
جو اس خبر کے ضمن مین ہی وہ راوی کی غلطی ہی پس روایت ان الایۃ عامۃ بفرض محال اگر اہلسنت
خیر البریت کی کسی کتاب مین ہی تو ضرور وہم راوی و غلطی حاکی ہی اسواسطے کہ یہ چشم دید ہی کہ مومن
صالح کی خلافت و قوت و شوکت و غلبہ بر اہل عداوت جو آیۂ مذکورہ مین موعود ہی ہر زمانۂ امت مین
نہین ہی لہذا آیہ مذکورہ کا عام فی الامت ہونا خلاف چشم دید ہی اور جو روایت امر چشم دید کے خلاف
ہوتی ہی وہ اتہام یا وہم راوی ہوتی ہی پس روایت ان الایۃ عامۃ ضرور وہم یا اتہام راوی ہی ایسی
روایت سے مقام احقاق حق مین تمسک کرنا ضرور ابلہی یا ابلہ فریبی ہی اور مناقشہ بست و ہفتم مین
معلوم ہوگا کہ بوارق مین خود مجتہد صاحب کی تصریح ہی کہ اسپر امامیہ کا اجماع ہی کہ آیۂ مذکورہ سے زمانۂ
امام مہدی مراد ہی اور مفسرین و متکلمین اہل سنت کی تصریح ہی کہ آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہی
بنا براسکے روایت ان الایۃ عامۃ مردود فریقین ہوگئی ایسی روایت سے تشبث کرنا جو مردود
فریقین ہی مصداق الغریق یتشبث بکل حشیش ہونیکا اظہار کرنا ہی بالجملہ عیان مثل روز روشن ہوگیا
کہ کسی آیت مین کسی گروہ کی تخصیص ہونے سے کل آیات قرآنیہ و جملہ احکام فرقانیہ مین اس گروہ
کی تخصیص نہین لازم آتی ہی بلکہ بعض آیات قرآنیہ مین بعض اقوام کی تخصیص ہونا غیر ممکن الاخفا امر ہی
اور مومنین زمانۂ نزول کی تخصیص آیۂ مذکورہ نہ خلاف اقوال مفسرین اہل سنت ہی نہ خلاف روایات
اہل صداقت بلکہ موافق تصریح متکلمین و مفسرین اہل رشادت ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی ہباءً منثورا

وکان لم یکن شیئاً مذکوراً ہوگیا اور حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت پر آیۂ مذکورہ جیسی قطعیت الدلالت تھی
ویسی قطعیت الدلالت رہی اور ہمیشہ ویسی قطعیت الدلالت رہیگی اگر کہا جاوے کہ اگر کسی آیت مین
کسی گروہ کی تخصیص ہوتی ہی تو اُسکی کوئی وجہ ہوتی ہی آیۂ مذکورہ یعنی آیۂ استخلاف مین اگر مومنین
زمانۂ نزول کی تخصیص ہی تو اُسکی وجہ کیا ہی تو جواب یہ کہ اُسکے وجوہ بسیار آشکارا مجال انکار ہی۔

وجہ اول۔ رسالۂ روشنی جلد پنجم صفحہ ۳۲۔ مین لکھا ہی بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون
سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے
پہلے دولت اسلام سے مشرف ہوکر عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ پھر صفحہ ۴۲۔ مین لکھا ہی
اس سے ہمکو انکار نہین کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود
تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کرتے تھے انتہی ایضاً بلفظہ یہ دونون عبارتین
صریح ہین مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص آیۂ مذکورہ مین۔

وجہ دوم۔ مفسرین اہل لغت سے صاحب تفسیر عمدۃ البیان آیۂ مذکورہ کی تفسیر مین لکھتے
ہین کہ اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کی طرف جو کہ اُس زمانے مین تھے انتہی بلفظہ اسمین
شک نہین ہوسکتا ہی کہ اس عبارت مین لفظ اُس زمانے سے زمانۂ نزول آیۂ مذکورہ مراد ہی اسی سے
یہ عبارت نص صریح ہی آیۂ مذکورہ مین مومنین صالحین موجودین وقت نزول کے تخصیص ہونے پر۔

وجہ سوم۔ مولوی حکیم علی اظہر صاحب اپنی کتاب مسمی بذوالفقار حیدری مین لکھتے ہین یا ایہا
الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ کاشف ہی کہ مرتدین صحابہ مخاطبین سے ہون
جیسا کہ مقتضا ہے لفظ منکم ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد پھر صفحہ بھر کے بعد لکھتے ہین یا ایہا الذین
امنوا من یرتد منکم عن دینہ کا صاف صاف مقتضا یہ ہی کہ صحابہ موجودین حاضرین مخاطبین
سے کچھ لوگ مرتد ہون انتہی بقدر الحاجت آیۂ مرقومہ کو آیۂ قتال مرتدین کہتے ہین اور اسمین شک
نہین ہی کہ صحابہ موجودین مخاطبین عبارت ہی مومنین موجودین وقت نزول آیۂ مرقومہ سے
بدینوجہ ہر دو عبارت مذکورہ سے عیان مثل روز روشن ہی کہ بوجہ لفظ منکم کے آیۂ مرقومہ کا صریح

مقتضا یہ ہے کہ مومنین موجودین وقت نزول آیۂ مرقومہ سے کچھ لوگ مرتد ہوں اسی طور سے بوجہ لفظ منکم کے آیۂ استخلاف کا صریح مقتضا یہ ہے کہ مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیۂ مذکورہ سے کچھ لوگوں کو زمین میں خلافت اور زمانۂ خلافت میں برابر دشمنوں پر غلبہ ہو یہی مراد ہے تخصیص مومنین صالحین زمانۂ نزول سے۔

وجہ چہارم متکلمین معتمدین اہل لعنت سے جناب مولوی عمار علی صاحب مجتہد دہلوی دفع المغالطہ صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں خدا تعالی در آیۂ استخلاف وعدۂ مالکیت و وراثت زمین و تمکین دین و زوال خوف کہ بمہاجرین کردہ بود تا آنچہ گفتہ کہ مقید کردن مہاجرین را با ولین نہایت بیجاست بلکہ این آیہ در شان مہاجرین مطلق ست یعنے جمیع مہاجرین انتہی بلفظہ جواب مناقشہ نمبر کی وجہ نہم میں معتبر تفسیر کاشانی اثنا عشری سے واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو نقل کیا گیا ہے وہ اور یہ عبارت مجتہد دہلوی دونوں صریح ہیں اسمیں کہ آیۂ مذکورہ میں مومنین صالحین سے خاص مہاجرین مراد ہیں جس میں غیر مومنین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے کوئی داخل نہیں ہے یہی مراد ہے تخصیص مومنین زمانۂ نزول سے۔

وجہ پنجم مجتہد لکھنوی سلطان العلماء اثنا عشری بوارق میں فرماتے ہیں کہ اصل حمل لفظ عربی بر معنائے لغویست ما دامی کہ نقل آن از معنای اصلی بمعنای اصطلاحی ثابت نشود الخ یہ عبارت صریحۃ الدلالت ہے اسپر کہ جو لفظ عربی منقول اصطلاحی نہیں ہے وہ لفظ عربی معنای اصلی لغوی پر محمول ہوتا ہے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ لفظ کم لغت میں حاضرین موجودین وقت خطاب کیواسطے موضوع ہے اور منقول از معنی لغوی بھی نہیں ہے بضمیمہ اسکے عبارت مذکورۂ بوارق سے خوب واضح ہو گیا کہ بوجہ لفظ کم کے آیۂ مذکورہ میں تخصیص مومنین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ لابدی ہے۔

وجہ ششم معالم الاصول میں جو کہ حضرات اہل لعنت کی کتب معتبرۂ اصول فقہ سے ہے لکھا ہے وما وضع لخطاب المشافهة نحو يا ايها الناس و يا ايها الذين امنوا لا يعم بصيغته من تاخر عن زمن الخطاب وانما يثبت حكمه لهم بدليل آخر انتهى

نقلا عن هدایات الرشید جو لفظ موضوع ہی خطاب مشافہ کیواسطے جیسا کہ یا ایہا الناس اور
یا ایہا الذین آمنوا وہ لفظ موضوع بصیغۂ خود نہین شامل ہوتا ہی زمانۂ خطاب کے بعد والون کو اور
نہین شامل ہوتا ہی حکم اُسکا زمانۂ خطاب کے بعد والون کو مگر دوسری دلیل سے **ف** یہ عبارت
نص جلی ہی اسپر کہ جو لفظ خطاب مشافہ کیواسطے موضوع ہی آیات قرآنیہ مین بھی وہ لفظ زمانۂ نزول
خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ درصورت نہونے کسی دلیل خارجی کے اسکا حکم بھی
زمانۂ خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ لفظ اور حکم دونون زمانۂ خطاب والون کے ساتھ
خاص ہوتے ہین اور لفظ کم بے شبہ خطاب مشافہ کے واسطے موضوع ہی اور آیہ مذکورہ کا زمانۂ خطاب
کے بعد والون کو شامل ہونے کی کوئی دلیل نہین ہی لہذا آیہ مذکورہ مین لفظ اور حکم دونون زمانۂ نزول
خطاب یعنی زمانۂ نزول آیۂ مذکورہ کے ایمان والون کے ساتھ خاص ہونے مین کوئی شک نہین ہا۔

وجہ ہفتم - آیۂ مذکورہ مین جو مومنین صالحین کو خلافت اور غلبہ دینے کا وعدہ ہی مطابق اُسکے ہر زمانۂ
امت محمدیہ مین واقع نہین ہی لہذا ہر زمانیکے مومنین صالحین امت مراد نہین ہوسکتے ہین بلکہ قطعًا
کسی زمانۂ خاص کے مومنین صالحین مراد ہونگے اور وہ زمانۂ خاص ازمنۂ بعد نزول آیۂ مذکورہ سے
نہین ہوسکتا ہی کیونکہ ازمنۂ بعد خطاب سے کسی زمانیکے اشخاص کے ساتھ لفظ کم کا خاص ہونا
کسی خطاب مین کوئی نہین دکھا سکتا ہی اور بوجہ صیغۂ جمع مذکر حاضر غیر منقول شرعی ہونے کے
موجودین زمانۂ نزول آیت کا اصل اور حقیقت لفظ کم ہونے سے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی لہذا
جس زمانۂ خاص کے مومنین صالحین آیہ مذکورہ سے مراد ہین بوجہ لفظ کم کے وہ زمانۂ خاص
بجز زمانۂ نزول آیۂ مذکورہ کے اور کوئی زمانہ نہین ہوسکتا ہی لہذا آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین
موجودین زمانۂ نزول آیہ مذکورہ کی تخصیص ہونے مین کوئی عاقل ذیحیا چون و چرا نہین کرسکتا ہی۔

وجہ ہشتم آیہ مذکورہ مین لفظ منکم تاکید نہین ہوسکتا ہی **اولاً** اسلئے کہ تاسیس اصل ہی تاکید
غیر اصل اور بدون متعذر ہونیکے اصل متروک نہین ہوتا ہی اور تاسیس ہونا جو اصل ہی آیۂ مذکورہ کے
منکم مین متعذر نہین ہی لہذا آیہ مذکورہ مین لفظ منکم تاکید نہین ہوسکتا ہی بلکہ قطعًا تاسیس ہی

ثانیاً اسلیے کہ تاسیس مین افادۂ جدید ہوتا ہے اسی سے بدون تعذر کے ترک مین نہین آسکتا ہے اور تاکید مین افادۂ جدید نہین ہوتا ہے اسی سے بدون تعذر کے ارتکاب مین نہین آسکتا ہے اور آیۂ مذکورہ کی لفظ منکم مین نہ وہ تعذر ہے جس سے ترک افادۂ جدید ہو نہ وہ تعذر جس سے ارتکاب عدم افادۂ جدید ہو بدینوجہ آیۂ مذکورہ مین لفظ منکم تاکید نہین ہوسکتی ہے بلکہ یقیناً تاسیس ہے **ثالثاً** اسلیے کہ اہل لغت کے نزدیک آیۂ مذکورہ مین لفظ منکم قاطبہ بیان ہے جو کسی حال مین تاکید نہین ہوتا ہے بدینوجہ بھی لفظ منکم آیۂ مذکورہ مین تاکید نہین ہوسکتی ہے بلکہ جزماً تاسیس ہے **رابعاً** اسلیے کہ رسالۂ کافیہ تک جسکی مبلغ عربیت ہے اُسپر بھی مخفی نہین ہے کہ تاکید لفظی بدون تکرار لفظی کے نہین ہوتی ہے اور آیہ مذکورہ مین لفظ منکم مکرر نہین ہے لہذا تاکید لفظی نہین ہوسکتی ہے اور جن الفاظ کے ساتھ تاکید معنوی ہوتی ہے لفظ منکم اُن الفاظ مین داخل نہین ہے لہذا تاکید معنوی بھی نہین ہوسکتی ہے پس آیۂ مذکورہ مین لفظ منکم نہ تاکید لفظی ہے نہ تاکید معنوی بلکہ یقیناً ہے تاسیس اصلی اور قرآن پاک کی جن آیتون مین اہل ایمان سے خطاب ہے اُن آیتون مین لفظ کم اور اُسکے مثل سے وقت نزول آیت والے اور بعد والے جمیع مومنین مراد ہوتے ہین تغلیباً جب عموم حکم ضروری ہوتا ہے اور صرف وقت نزول آیت والے جمیع مومنین مراد ہوتے ہین حقیقۃً جب عموم حکم ضروری نہین ہوتا ہے ان دونون طریقون کے سوائے اور کسی طریق سے اہل ایمان کے خطاب مین لفظ کم اور اُسکے مثل کا استعمال کوئی نہین دکھا سکتا ہے نفس آیت مین ایسی تفسیر موجود ہونے کے بغیر جیسی کہ یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت مین لفظ اہل البیت لفظ کم کی تفسیر ہے اور یہ کھلا ہوا ہے کہ آیۂ استخلاف مین جو بخطاب اہل ایمان ہے جس طور سے لفظ منکم تاکید نہین ہے اُسی طور سے لفظ کم کی تفسیر بھی نہین ہے لہذا آیۂ مذکورہ مین لفظ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے یا وقت نزول اور بعد نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین بدون استثنا کسیکے مراد ہونگے تغلیباً یا صرف وقت نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین بدون استثنا کسیکے مراد ہونگے حقیقۃً ان دو احتمالون کے سوائے تیسرا کوئی احتمال یہان نہین پیدا ہوسکتا ہے

اوران دونون احتمالون مین احتمال اول یعنے وقت نزول اور بعد نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہونا غیر ممکن ہے اولاً اسلیے کہ معنے حقیقی سے معنی غیر حقیقی کی طرف لفظ کم کا عدول ہوجائیگا جو بغیر ضرورت داعیہ کے کسی حال مین جائز نہین ہے اور اس آیت مین کوئی ضرورت داعیہ اس عدول کی نہین ہے بدینوجہ وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین کسی طرح مراد نہین ہوسکتے ہین۔ ثانیاً اسلیئے کہ بغیر ضرورت عموم حکم کے وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین مراد نہین ہوتے ہین اور یہ آیت احکام کی آیتون سے نہین ہے بلکہ اخبار غیب کی آیتون سے ہے پس ضرورت عموم حکم اس آیت مین نہین ہوسکتی ہے بدینوجہ بھی وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین کسی طرح مراد نہین ہوسکتے ہین۔ ثالثاً اسلیے کہ مومنین صالحین کا زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا جو آیۂ مذکورہ مین موعود ہے مطابق اُسکے ہر زمانے مین واقع نہین ہے بدینوجہ بھی وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین صالحین کسی طرح مراد نہین ہوسکتے ہین۔ رابعاً اسلیے کہ بدون لفظ منکم کے وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین صالحین بے شبہہ مراد ہوسکتے ہین پس لفظ منکم محض بیکار و بیفائدہ ہوجائیگا بدینوجہ بھی وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین صالحین کسیطرح مراد نہین ہوسکتے ہین پس جب احتمال اول یعنے وقت نزول اور بعد نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہونا غیر ممکن ہوگیا تب احتمال دوم یعنے صرف وقت نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہونا متعین و متیقن ہوگیا خلاصہ یہ کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے صرف وہی مومنین صالحین مراد ہونیکے بغیر نہ آیۂ مذکورہ مین لفظ کم کا استعمال صحیح ہوسکتا ہے نہ لفظ منکم کا کوئی فائدہ باقی رہ سکتا ہے لہذا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے صرف انھین مومنین صالحین کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونے مین جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہے وہ ہرگز چون و چرا نہین کرسکتا ہے یہی مراد ہے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین

بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی تخصیص سے جب یہ تخصیص ثابت
ہوگئی تب یہ کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ آیۂ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور
زمانۂ خلافت مین اعداپر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل
نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا لابدی ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین
برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون امرون کا اجتماع زمرۂ مذکورہ سے بجز خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم
کے اور کسی مین نہین ہوا جس سے کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ جن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت
اور زمانۂ خلافت مین برابر اعداپر غلبہ عطا کرکے خداوند کریم نے اپنا وعدہ پورا کردیا ہی وہ مومنین
صالحین خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین لہذا ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین
برابر اعداپر غلبہ حاصل ہونے کے بعد حصول غلبہ کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد
ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا
سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر
آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی جیسا کہ صدور حدیث رایت کے دوسرے روز جناب امیر
کو نشان جنگ حضرت خیر البشر سے اور فتح جنگ فضل خالق اکبر سے دونون حاصل ہونے کے بعد
آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور قطعیت الدلالت ہی۔

مناقشۂ سوم وہ ہی جسکو مجتہد لکھنوی نے بوارق مین اور مجتہد دہلوی نے دفع المغالطین
اور اُن کے صاحبزادے نے تحفۃ الاثنا عشریہ مین اور مولوی ناصر حسین صاحب نے اپنے رسالۂ ناصریہ
معروف برسالۂ روشنی مین جسکو ایک جاہل کے نام سے شائع کیا ہی نہایت طمطراق سے لکھا ہی
حاصل اُسکا یہ ہی کہ معاویہ و دیگر اکثر امرا و سلاطین مابعد کو اپنی اپنی امارت و سلطنت مین خلفائے ثلثہ
سے زیادہ غلبہ براعدا ہوا ہی باوصف این معاویہ اور اُن امرا و سلاطین کے خلفائے بحق ہونے
پر آیۂ مذکورہ مین دلالت اہل سنت کے نزدیک بھی نہین ہی پھر محض غلبہ براعدا ہونیکی وجہ سے
حقیت خلافت ثلثہ پر آیۂ مذکورہ مین کیونکر دلالت ہوسکتی ہی ہرگز نہین ہوسکتی ہی۔

جواب کلام اہل سنت مین جن امور کی تصریح موجود ہی اُن امور سے چشم پوشی کرکے عوام کی راہزنی کرنے پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت ازالہ تحفا تحفہ اثنا عشریہ و دیگر کتب اہل سنت مین واشگاف مذکور ہی کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے آیہ مذکورہ مین انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہی لہذا آیہ مذکورہ مین حقیت وراشدیت خلافت پر دلالت ہونے کے واسطے خلیفہ کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بھی ضروری ہی اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا بھی ضروری حضرت امیر معاویہ و دیگر اکثر امرا و سلاطین ما بعد اگرچہ اپنی اپنی امارت و سلطنت مین اعدا پر غالب ہوئے ہین لیکن زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے نہ تھے اسوجہ سے امیر معاویہ اور اُن امرا وسلاطین کے خلفا بحق ہونے پر آیہ مذکورہ مین دلالت نہین ہوسکتی ہی اور خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بھی تھے اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب بھی ہوئے اسی سے حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ کی دلالت ایسی قطعیہ ہی جیسا کہ جناب امیر کے محبوب و محبوب خدا و رسول ہونے پر حدیث رایت کی دلالت قطعیہ ہی چنانچہ یہ امر کسیطرح مخفی نہین ہوسکتا ہی کہ صرف زمانہ خلافت مین خلیفہ کا برابر اعدا پر غالب ہونا استدلال آیہ مذکورہ کی بنا نہین ہی بلکہ خلیفہ کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بھی ضروری ہی لہذا مجتہد دہلوی نے دفع المغالطہ مین **ایک دوسرا کلام** ارقام فرمایا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ معاویہ نزول آیہ مذکورہ سے پہلے زمرہ کلمہ گویان اسلام مین داخل ہوچکا تھا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب بھی ہوا تھا باوصف این اہل سنت کے نزدیک بھی آیہ مذکورہ حقیت و راشدیت خلافت معاویہ پر دال نہین ہی پھر خلفائے ثلثہ کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونیکی وجہ سے حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ کیون دال ہوگی ہرگز نہوگی۔

جواب یہ کہ ابھی بجواب مناقشۂ یکم معرض بیان مین آچکا ہی کہ اہل لعنت کی معتبر تفسیر کاشانی مین آیۂ مذکورہ کا واقعہ نزول یہ مذکور ہی کہ فقرائے مہاجرین بعد از ہجرت بمدینہ در منازل انصار جاے گرفتند و قریش باکثر قبائل عرب کہ در مکہ و یثرب بودند بر محاربۂ ایشان اتفاق نمودند و شب و روز پیاپی تہدید آمیز و سخنان فتنہ انگیز میفرستادند مہاجرین سلاح باخود داشتندے روزگار بہول و ہراس گذرانیدندے و بایکدیگر گفتندے آیا بر ما زمانے در آید کہ خود را ایمن و بفراغت خاطر بینیم آیت آمد وعد اللہ الذین امنوا منکم الآیۃ اسمین شک نہین ہی کہ مہاجرین کا منازل انصار مین رہنا اور کفار مکہ کی دہشت آمیز خبرون سے ترسان و ہراسان و باسلاح رہنا اور آپس مین یہ کہنا کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم اپنے کو امینی اور فارغ البالی مین دیکھین یہ حالت مہاجرین کی اول سال ہجرت مین جنگ بدر سے پہلے تھی جسمین آیۂ مذکورہ نازل ہوئی جسکے سات برس بعد یوم حدیبیہ کو حضرت امیر معاویہ نے اسلام قبول کیا ہی چنانچہ تطہیر الجنان ابن حجر ہیتمی مین بوجہ احق مذکور و مسطور ہی اور ازالۃ الخفا مین ہی کہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ آیۂ مذکورہ مین منکم عبارت ہی مومنین موجودین وقت نزول آیۂ مذکورہ سے معاویہ و دیگر امرا و سلاطین بعد معاویہ خارج ہون گے پس حضرات اہل لعنت کم از کم اپنی کتب سے حضرت معاویہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ثابت کرین والا اپنے مجتہد دہلوی کے جناب مین بکمال ادب لعنۃ اللہ علی الکاذبین تلاوت فرمائین اور سینے ابھی بجواب مناقشۂ دوم آیۂ مذکورہ مین تخصیص مومنین زمانۂ نزول ہونیکی وجہ چہارم مین خود مجتہد موصوف کی عبارت جو منقول ہوچکی ہی وہ عبارت اور واقعہ نزول آیۂ مذکورہ صریح ہین اسمین کہ آیۂ مذکورہ کی دلالت حقیقت راشدیت خلافت کے واسطے صرف خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا کافی نہین ہی بلکہ خلیفہ کا زمرۂ مہاجرین سے ہونا بھی ضروری ہی اور حضرت معاویہ زمرۂ مہاجرین سے نہ تھے اور ہر سہ خلیفہ کا زمرۂ مہاجرین سے ہونا ایسا ہی کہ ہرگز انکار نہین ہوسکتا ہی اسی سے جناب امیر نے آیۂ مذکورہ کو خلافت

خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر محمول کیا ہے اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہے چنانچہ بجواب مناقشۂ یکم واضح ہوچکا اور مفسرین معتمدین امامیہ سے ملا کاشانی نے خلاصۃ المنہج و منہج الصادقین و شرح نہج البلاغت میں زمانۂ خلفائے ثلثہ میں وعدۂ آیۂ مذکورہ کا پورا ہونا ایسی عبارت سے بیان کردیا ہے کہ سبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود ہے چنانچہ نیز بجواب مناقشۂ یکم واضح ہوچکا اور آیۂ مذکورہ کی دلالت بر حقیت خلافت معاویہ کا جو اسوقت تک کوئی قائل نہیں ہے بلکہ سب منکر ہیں وہ دلیل اس امر کی ہے کہ اسوقت تک سب کو معلوم ہے کہ معاویہ نہ زمرۂ مہاجرین سے تھے نہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے بدینوجہ اس مناقشہ کا افتراء صریح و بہتان فضیح ہونا آشکارا ناممجال انکار ہوکر استدلال اہل سنت زیادہ استوار از سکندری جدار ہوگیا۔

مناقشۂ چہارم آیۂ مذکورہ میں مومنین صالحین کو زمین میں خلافت اور زمانۂ خلافت میں اعدا پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہے اور ثلثہ ایمان و عمل صالح دونوں سے عاری تھے پہلے ثلثہ کا ایمان و عمل صالح ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ و دلائل قویہ سے جو کہ مسکت خصم ہوں بغیر اسکے حقیت خلافت ثلثہ پر آیۂ مذکورہ سے استدلال کرنا خرط القتاد ہے اور آیۂ مذکورہ سے ثلثہ کا ایمان و عمل صالح ثابت کرنا مستلزم دور ہے کما لایخفی اس مناقشہ کو مجتہد لکھنوی نے بوارق میں اور مجتہد دہلوی نے دفع المغالطہ میں نہایت دھوم دھام سے ارقام فرمایا ہے چنانچہ عبارت مجتہد لکھنوی یہ ہے ارادۂ خلافت ثلثہ از آیۂ مسطورہ غیر معقول ست بچند وجہ اول آنکہ حق تعالی مومنین صالحین را وعدۂ استخلاف و سائر امور مزبورہ فرمودہ و خلفائے شما از ایمان و عمل صالح اصلا بہرہ نداشتند تا آنچہ گفتہ کہ اولا اثبات ایمان و عمل صالح آنہا نماید بعد ازان احتجاج باین آیہ و اثبات ایمان و عمل صالح آنہا از ہمین آیہ مستلزم دور ست کما لایخفی انتہی بلفظہ اور عبارت مجتہد دہلوی یہ ہے اول می باید کہ استقامت ایمان ثلثہ و صلاحیت عمل ایشان بوجوہ کاملہ و دلائل قویہ کہ مسکت خصم باشند باثبات رسانند من بعد ادعای شمول ایشان در وعدۂ استخلاف بکنند و دونہ خرط القتاد انتہی بلفظہ۔

جواب آفتاب پر کیسکے ڈالنے سے خاک نہیں پڑتی ہے بلکہ ڈالنے والے کے سر پر آتی ہے چنانچہ

دونون مجتہدون کے کہنے سے ہر سہ خلیفہ کا مومن صالح ہونا آیہ مذکورہ سے ثابت کرنے مین خرط القتاد
ہوا نہ مستلزم دور بلکہ دونون مجتہدون کا زمرۂ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون
اور زمرۂ یکتمون الحق وہم یعلمون سے ہونا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہوگیا کیونکہ ہر سہ خلیفہ
کا مومن صالح ہونا آیہ مذکورہ سے ثابت کرنے مین اگر خرط القتاد یا مستلزم دور ہوگا تو اہل لعنت کے
کل دلائل خلافت بلافصل علی مین بھی خرط القتاد اور مستلزم دور ہوگا مثلاً حضرات اہل لعنت آیہ
انما ولیکم اللہ سے خلافت بلافصل علی پر جو استدلال کرتے ہین اسمین اس کلام ہر دو مجتہد قمقام
سے ضرور یہ کلام پیدا ہوگا کہ ایمان کامل واقامت صلوۃ وایتای زکوۃ وخشوع کامل صفات اربعہ
کاملہ کے جامع شخص کو اس آیت مین ولی کہا ہے اور اہل لعنت کے علی صفات اربعہ مذکورہ سے
بالکل عاری تھے پہلے علی کو جامع صفات اربعہ مذکورہ ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ
سے جو کہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے خرط القتاد ہے اور اس آیت سے علی کو جامع صفات اربعہ
مذکورہ ثابت کرنا مستلزم دور ہے کما لا یخفی اور حضرات اہل لعنت حدیث غدیر یعنے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ مین مولا بمعنے اولی بالتصرف لیکے خلافت بلافصل علی پر جو استدلال کرتے
ہین اسمین بھی اس کلام ہر دو مجتہد طمطام سے ضرور یہ کلام پیدا ہوگا کہ یہ استدلال موقوف ہے علی کے
اولی بالتصرف ہونے پر حالانکہ اہل لعنت کے علی اولی بالتصرف نہ تھے پہلے علی کو اولی بالتصرف ثابت کرنا
چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ سے جو کہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے خرط القتاد ہے اور اسی حدیث
سے علی کو اولی بالتصرف ثابت کرنا مستلزم دور ہے کما لا یخفی اور حضرات اہل لعنت حدیث رایت یعنی
لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار
یفتح علی یدیہ سے خلافت بلافصل علی پر جو استدلال کرتے ہین اسمین بھی اس کلام ہر دو
مجتہد والامقام سے ضرور یہ کلام پیدا ہوگا کہ اس حدیث مین مرد محبوب ومحب خدا اور رسول موعود بہ رایت
اور مبشر بنصرت ہے اور اہل لعنت کے علی محبوب ومحب خدا ورسول نہ تھے پہلے علی کو محبوب ومحب خدا ورسول
ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ سے جو کہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے خرط القتاد ہے اور اس

حدیث سے علی کو محبوب و محب خدا و رسول ثابت کرنا مستلزم دور ہی کما لا یخفی بالجملہ مقدمہ علی مرتضی
مین آیت یا حدیث سے جو استدلال کیا جائے گا اُسمین اسطور سے خرط القتاد بھی پیدا ہوگا مستلزم
دور بھی پیدا ہوگا پس مذہب اہل لعنت کی جڑ کٹ گئی مذہب اہل سنت محکم یا مثل عرش کبریا ہو گیا کیونکہ
اہل سنت کے نزدیک حدیث مذکور مین جو خبر ہی کہ بروز فردا ایک مرد محبوب و محب خدا و رسول کو
دست مصطفے سے نشان جنگ اور فضل خدا سے فتح جنگ دونون حاصل ہونگے اور صدور حدیث مذکور
کے دوسرے دن نشان جنگ از دست مصطفے اور فتح جنگ از فضل خدا دونون کا اجتماع زمرۂ رجال
سے بجز علی مرتضی کے اور کسی مین نہین ہوا بنا بر اسکے حدیث مذکور سے علی مرتضی کا محبوب و محب خدا
ورسول ثابت ہونا بالکل صاف وصریح ہی اُسمین نہ خرط القتاد ہی نہ مستلزم دور اُسمین خرط القتاد یا مستلزم
دور بتانا محض اپنی ابلہی یا ابلہ فریبی کا افشا کرنا ہی اسی طور سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ
مذکورہ سے بلکہ زمرۂ مہاجرین سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین
صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ آیۂ مذکورہ مین ہی
اور بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون
امرون کا اجتماع زمرتین مذکورتین سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا بنا بر اسکے
آیۂ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ کا مومن صالح ثابت ہونا بالکل صاف وصریح ہی اُسمین نہ خرط القتاد ہی نہ مستلزم
دور اُسکو خرط القتاد یا مستلزم دور کہنا محض اپنی ابلہی یا ابلہ فریبی کا افشا کرنا ہی لہذا اُس سے اہل سنت
کا استدلال بآیۂ مذکورہ ہرگز ضعیف نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی اسی سے مجبور ہوکے مفسرین معتمدین
اہل لعنت سے ملا کاشانی نے تفسیر خلاصۃ المنہج اور تفسیر منہج الصادقین اور شرح نہج البلاغت مین وعدۂ
آیۂ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا ایسی عبارت سے بیان کر دیا ہی کہ سبیل تاویل
بالکل مسدود ہی چنانچہ بجواب مناقشہ نکم واضح ہوچکا اور سنیے جناب امیر نے آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے
ثلثہ مراد ہونیکی وقتاً فوقتاً شہادت دی ہی چنانچہ نیز بجواب مناقشۂ نکم واضح ہوچکا لہذا اہل سنت کے
استدلال بآیۂ مذکورہ مین کلام کرنا جناب امیر کی تخطیہ کرنا ہی جو کہ حسب مذہب اہل لعنت کفر شدید ہی

پس اہل سنت کے استدلال بآیہ مذکورہ مین ضعف پیدا کرنیکے واسطے حضرات اہل لعنت حسب قرارداد خود کفر شدید کے مرتکب ہوتے ہین جس سے اہل سنت کے استدلال مذکور کا استوار مثل پایہ عرش کردگار ہونا آشکار نامجال انکار ہوکر حضرات اہل لعنت کا زمرۂ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون اور زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہوتا ہے پس بدستور مناقشات سابقہ یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور استدلال اہل سنت مثل پایہ عرش رب العزت محکم و مستحکم ہوگیا۔

مناقشہ پنجم اس آیت مین استخلاف سے استخلاف شرعی مراد نہین ہے بلکہ استخلاف لغوی مراد ہے اور نزاع مابین الفریقین استخلاف شرعی مین ہے نہ استخلاف لغوی مین پس یہ استدلال غیر محل نزاع مین واقع ہے یہ مناقشہ بھی بوارق و دفع المغالطہ و تحفۃ الاشعریہ مین بہت زور دیکے سر کیا گیا ہے اور صاحب اظہار الحق ملا عبداللہ مشہدی کا یہ ایجاد ہے۔

جواب اول یہ کہ لغت مین استخلاف کے چند معنے آئے ہین ازانجملہ وارث زمین و مالک سلطنت کرنا ہے اور اس آیت مین یہی معنی مراد ہین بوجوہ بسیار **اول** یہ کہ مناقشین و الاٰ تکین سے خود مولوی عمار علی صاحب مولف دفع المغالطہ اپنی تفسیر عمدۃ البیان مین لکھتے ہین کہ حق تعالی تسلی مومنین کے واسطے فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہے کہ اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین اور مالک سلطنت کرنا مراد ہے کیونکہ استخلاف کے اور کسی معنے سے تسلی متصور نہین ہے **دوم** یہ کہ عنقریب مذکور ہوچکا ہے کہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے لیستخلفنھم ہر آئینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را فی الارض در زمین کفار از عرب و عجم انتہی یہ عبارت صریحۃ الدلالت ہے اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین و مالک سلطنت کرنا مراد ہونے پر کیونکہ مومنین موعودین بالخلافت کو عرب و عجم کی زمین مین خلافت دینا کھلا ہوا وارث زمین اور مالک سلطنت کرنا ہے **سوم** یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین بذیل یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا لکھا ہے یعنے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی یہ عبارت صریح بتا رہی ہے کہ اس آیت مین استخلاف سے زمین مین حکومت

اور جاہ وعزت دنیا مراد ہی جسکو وارث زمین ومالک سلطنت کرنا کہتے ہین **چہارم** یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین
بذیل ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم لکھا ہی کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان
غالب گرداند انتہی دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا جو عبارت ہی کل ادیان باطلہ سے دین
اسلام کا قوت وشوکت مین زیادہ ہونے سے بدون سلطنت اہل اسلام کے متصور نہین ہی بدینوجہ یہ عبارت
بنہایت وضاحت افادہ کر رہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین ومالک سلطنت کرنا مراد
ہی **پنجم** یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین ولیبدلنھم کے زیر آیہ بدل دہد ایشان را من بعد خوفھم از ترس
ایشان از دشمنان امنا ایمنے از ایشان انتہی ظاہر بات ہی کہ اُس زمانے مین کفار روم وکفار فارس
بھی بوجہ دعوت اسلام کے اہل اسلام کے دشمن جان ومال اور عدو دین وایمان تھے ایسی سلطنت قاہرہ
وہیبت باہرہ والے دشمنون کا خوف بدون حصول سلطنت عظیمہ وقوت شدیدہ کے زائل نہین ہو سکتا ہی
حالانکہ حسب مفاد اس عبارت کے خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ مین مومنین موعودین بالخلافت سے
خوف دشمن زائل ہونا ضروری ہی بنا بر اسکے اس عبارت سے آشکارا بلا مجال انکار ہو گیا کہ اس آیت
مین استخلاف سے وارث زمین ومالک سلطنت کرنا مراد ہی **ششم** یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین وعدۂ خلافت
آیۂ مذکورہ کی نسبت لکھا ہی و در اندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری وبلاد
روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ عبارت بلیغہ بصوت رفیعہ ندا دیرہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف
سے قطعا وجدا وارث زمین ومالک سلطنت کرنا مراد ہی کیونکہ مومنین موعودین بالخلافت کو ملک روم
وملک فارس وملک عرب ارزانی فرمانا صریح سلطنت عظیمہ عطا کرنا ہی **ہفتم** یہ کہ جناب مولوی عمار علی صاحب
مذکور نے دفع المغالطین مین لکھا ہی کہ مراد از آیہ مذکورہ این است کہ خدائے تعالی بمومنین صالحین وعدہ کردہ
میفرماید کہ شمارا مالک ووارث زمین خواہم کرد انتہی یہ عبارت نص صریح ہی اس آیت مین استخلاف سے
تخت نشین سلطنت کرنا مراد ہونے پر کیونکہ وارث زمین مالک سلطنت کو کہتے ہین **ہشتم** یہ کہ حق تعالی نے
استخلاف موعود کو جو استخلاف سابقین سے تشبیہ دی ہی اُسکی نسبت مولوی صاحب موصوف نے
اپنی کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ حق تعالی بعد ہلاک فرعون وقوم او سائر بنی اسرائیل را در عہد حضرت موسی مالک

ووارث زمین ایشان گردانید انتہی فرعون سلطنت عظیمہ کا مالک تھا لہذا فرعون اور قوم فرعون کو ہلاک کرکے بنی اسرائیل کو مالک اور وارث زمین کرنا صریح مالک سلطنت کرنا ہی بنا براسکے یہ عبارت بھی صریح الدلالت ہی اس آیت مین استخلاف سے مالک سلطنت کرنا مراد ہونے پر نہم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی غایت درجہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین لیستخلفنہم کی تفسیر مین لکھا ہی والمعنی لیورثنھم ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلھم سکانھا وملوکھا انتہی اور مراد یہ ہی کہ بیشک وارث یعنے پادشاہ کریگا زمین کفار عرب وعجم کا پس کریگا ساکنان وشاہان اس زمین کے ف یہ عبارت صریح نص جلی ہی اس آیت مین استخلاف سے پادشاہت اور سلطنت عطا کرنا مراد ہونے پر دہم یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین لکھا ہی ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم یعنی دین الاسلام الذی امرھم ان یدینون بہ وتمکینہ ان یظھرہ علی الدین کلہ الی ان قال تمکینہ باعزاز اھلہ واذلال اھل الشرک وتمکین اھلہ من اظھارہ الخ دیکھو اس عبارت مین یہ بھی تصریح ہی کہ اللہ نے جو اس آیت مین اپنے پسندیدہ دین کو تمکین دینے کا وعدہ دیا ہی اس سے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کردینا مراد ہی اور یہ بھی تصریح ہی کہ تمکین دین تمکین اہل دین سے ہوتی ہی اور تمکین اہل دین اہل دین کو غالب کردینا ہی دیگر ادیان والون پر ان تصریحات سے عیان مثل روز روشن ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے پادشاہت وسلطنت دینا مراد ہی کیونکہ دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر اور اہل اسلام کو کل غیر اہل اسلام پر غالب یعنی قوت وشوکت مین زیادہ کردینا بدون سلطنت قاہرہ اہل اسلام کے متصور نہین ہی یازدہم یہ کہ تفاسیر معتبرہ اہل لعنت سے تفسیر صافی مین لکھا ہی وعن الباقرؑ ولقد قال اللہ فی کتابہ لولاۃ الامر من بعد محمد خاصۃ وعد اللہ الذین الخ ولاۃ الامر جمع ہی والی الامر کی جسکے معنے صاحب حکومت ہی لہذا یہ روایت صریح نص جلی ہی اس آیت مین جو وعدہ ہی زمین مین خلافت عطا کرنیکا اس سے زمین مین حکومت عطا کرنا مراد ہونے پر جو عبارت ہی پادشاہت اور سلطنت سے دوازدہم یہ کہ مجتہد صاحب بوارق مین لکھتے ہین روی العیاشی باسنادہ عن علی بن الحسین علیہ السلام انہ قرأ الآیۃ وقال ھم واللہ شیعتنا اھل البیت یفعل ذلک بھم علی یدی رجل منا وھو

مهدی هذہ الامۃ الحدیث قال مثلہ عن ابی جعفر و ابی عبد اللہ علیہما السلام
روایت کی عیاشی اثنا عشری نے باسناد خود امام زین العابدین علیہ السلام سے کہ بیشک پڑھی اُنھوں نے
آیت اور فرمایا قسم ہے خدا کی وہ لوگ ہم گروہ اہل بیت ہین کریگا اللہ وہ ساتھ اُن لوگون کے اوپر دونون
ہاتھ ایک مرد کے ہم گروہ اہل بیت سے اور وہ مرد مہدی اس امت کا ہے اور مثل اسکے مروی ہے ابی جعفر
اور ابی عبد اللہ علیہما السلام سے **ف** ان جھوٹی روایتون مین افترا کر کے جو بیان کیا گیا ہے کہ امام زین العابدین
امام ابو عبد اللہ و امام ابو جعفر علیہم السلام نے اس آیت کو تلاوت کر کے فرمایا ہے کہ وہ ہم گروہ اہل بیت
ہین اسکو پورا کریگا اللہ ہم مین سے ایک رجل کے ہاتھون پر وہ مہدی اس امت کا ہے اس سے بھی
اس آیت مین خلافت سے وراثت و سلطنت زمین مراد ہونا آشکار نا مجال انکار ہے کیونکہ ائمہ گذشتہ
کو جو حاصل نہ تھا اور امام مہدی کو حاصل ہوگا وہ امر جدید بجز سلطنت قاہرہ و غلبہ شدیدہ بر اہل کینہ ہر
سوائے اسکے دوسرا متصور نہین ہے چنانچہ بوارق و دفع المغالطہ مین تصریح بھی کی گئی ہے کہ مطابق وعدہ
آیت استخلاف کے امام مہدی کو بلکہ کل ائمہ کو زمانہ رجعت مین وراثت و سلطنت زمین ہوگی اور غلبات
شدیدہ بر اہل کینہ حاصل ہونگے بالجملہ بوجوہ مذکورہ سے عیان مثل روز روشن ہے کہ اس آیت مین خلافت سے
وراثت و سلطنت زمین مراد ہونا ایسا آشکار نا مجال انکار ہے کہ اگر کوئی نابکار پیش لائے یا انکار تو ہرگز نہین
ہو سکتا ہے اُسکا اعتبار اور اول و سوم دو وجہون کے سوائے کل وجوہ ان سے استخلاف بعد نبی مراد ہونا بھی کالشمس
اذا تجلی ہے اور یہ بدیہی امر ہے کہ اللہ جل جلالہ موافق اپنے وعدہ صادقہ کے جس مومن صالح کو بعد نبی رئیس عام
کے زمین مین خلیفہ یعنے بادشاہ کریگا یعنی رئیس عام کے طور سے بجبر و قہر شاہانہ لوگون کو نیک کامون مین
لگانا بُرے کامون سے باز رکھنا شر کفار کو دین اسلام و اہل اسلام سے دفع و منع کرنا ناموس اہل اسلام
کو محفوظ رکھنا حدود الٰہیہ کو قائم احکام شرعیہ کو جاری کرنا فتنہ و فساد کو فرو کرنا ابواب جور و جفا کو مسدود رکھنا
درستی جیوش کرنا تدبیر حروب کرنا تعیین عمال و حکام کرنا صدقات و زکوۃ کو تحصیل کر کے فقرا و غربا پر تقسیم
کرنا محافظت انتظام و اعلاء شعائر اسلام کرنا جہاد سیفی و سنانی اعلاء کلمۃ اللہ و اشاعت ملت حقہ کرنا
مثلاً اُس مومن صالح کا حق بلکہ فرض منصب ہوگا لہذا وہ مومن صالح من جانب اللہ قائم مقام و نائب نبی

رئیس عام ہوگا پس وہ مومن صالح خلیفۃ اللہ بھی ہوگا خلیفۃ الرسول بھی ہوگا بدینوجہ اسکی خلافت ضرور خلافت شرعیہ ہوگی کیونکہ خلافت شرعیہ نہین ہی مگر خلافت خلیفۂ خدا مثل خلافت داؤد وطالوت کے یا خلافت خلیفۂ خدا ورسول مثل خلافت یوشع بن نون وکالب بن یوقنا کے جو بعد حضرت موسی کے خلیفۂ حضرت موسی ہوے تھے اور مثل خلافت امام مہدی کے جو نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہونگے جنکا خلیفۃ اللہ وخلیفۃ الرسول ہونا متفق علیہ بین الفریقین ہی پس خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ یا تو خلافت لغویہ عین خلافت شرعیہ ہی بوجہ مُسند الی اللہ ومضاف الی الرسول ہونیکے یا تو خلافت لغویہ مستلزم خلافت شرعیہ ہی لہذا اگر کہا جاے کہ اس آیت مین خلافت شرعیہ مراد ہی تو سواے مجادل ومکابر کے بلکہ سواے حق کو باطل اور باطل کو حق بنانے والون کے دوسرا کوئی لم ولا نہین کرسکتا ہی بدینوجہ استخلاف لغوی مراد لینے سے حضرات اہل لعنت کا کچھ نہ بنا بلکہ زیادہ بگڑا اور ہمیشہ زیادہ بگڑتے رہیگا اور حضرات اہل سنت کا کچھ نہ بگڑا بلکہ زیادہ بن گیا اور ہمیشہ زیادہ بنتے رہیگا بالجملہ چونکہ اس آیت مین خلافت لغویہ عین خلافت شرعیہ یا مستلزم خلافت شرعیہ ہی لہذا اہل سنت خیر البریت کا استدلال بآیہ مذکورہ غیر محل نزاع مین نہین ہوسکتا ہی بلکہ مرکز دائرۂ نزاع مین ہی اسکو غیر محل نزاع مین کہنا محض کورچشمی یا کورچشمون کی راہ زنی ہی۔

جواب دوم اس آیت مین استخلاف لغوی بمعنی وارث زمین ومالک سلطنت کرنا الفرض محال اگر عین استخلاف شرعی بھی نہین ہی مستلزم استخلاف شرعی بھی نہین ہی توبھی یہ آیت مثبت حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت ومبطل مطاعن ہرسہ خلیفہ ہی کیونکہ جو مومنین صالحین نزول اس آیت کے قبل سے ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اور بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت بمعنے سلطنت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعداپر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ اس مین دیکر حق تعالی نے یہ شہادت دی ہی کہ وہ مومنین صالحین خلافت و حکومت وغلبہ براہل عداوت سے مغرور نہوجائین گے بلکہ بدستور ماضی وحال تادم مرگ ہمیشہ مومن صالح رہین گے کبھی کسی قسم کے جور وجفا کے مرتکب نہونگے اور مومن صالح دنیا سے جائین گے

اور بعد ظہور علامت خلافت موعودہ موعودین بالخلافت کا حصول علبہ کے پیشتر سے ائمۂ بحق و خلفائے راشدین ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانیکے جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ نہایت سرکش کافر ہین اسی شہادت پر آیت کا اختتام ہی اور زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیۂ مذکورہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنوان پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع علامت خلافت موعودہ ہی اور یہ اجتماع ہر سہ خلیفہ مین ہوا ہی نہ اور کسی مین بنیجہ قطعاً معلوم ہوگیا کہ ہر سہ خلیفہ نے زمین مین جو خلافت و سلطنت کی ہی وہ خلافت و سلطنت اُنکے حق تھی اور اُنکے واسطے آیۂ مذکورہ مین موعودہ من اللہ تھی متغلبہ و مغتصبہ نہ تھی اور نزول اس آیت کے قبل سے ہر سہ خلیفہ مومن صالح تھے اور بعد مومن صالح ہونیکے تا دم مرگ ہمیشہ مومن صالح رہے اور دنیا سے مومن صالح گئے کبھی جور وجفا کے مرتکب نہین ہوئے اور جو لوگ لسان وجنان سے ان سب باتون کا اقرار نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد وہ لوگ نہایت سرکش کافر ہین اور جس خلیفہ کا مومن صالح ہونا شہادت الٰہیہ سے ثابت ہی وہ خلیفۂ راشد ہی پس محض خلافت لغویہ مراد ہونے کی صورت مین بھی اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت اور مبطل مطاعن ہر سہ خلیفہ ہونا اور طاعنین خلفا کا نہایت سرکش کافر ہونے پر دال ہونا آشکار نا مجال انکار ہی لہذا محض خلافت لغویہ مراد ہونیکی صورت مین بھی اہل سنت خیر البریت کا استدلال بآیۂ مذکورہ غیر محل نزاع مین نہین ہی بلکہ ایسا محل نزاع مین ہی کہ مذہب اہل لعنت کا بیخ کن و گردن زن ہی۔

جواب سوم یہ کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام پسندیدۂ خالق انام کو کل ادیان باطلہ پر غالب اور قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ کر دینے کا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا ہی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہوتا ہی اور مومنین صالحین مذکورین بلا شبہہ زمرۂ صحابہ سے ہین لہذا قطعاً معلوم ہوگیا کہ قبل اختتام زمانۂ صحابہ جو مذہب دیگر مذاہب پہ غالب

ہوا ہی وہ مذہب دین اسلام پسندیدۂ خالق انام ہی اور قبل اختتام زمانہ صحابہ جو مذہب مغلوب و منکوب ہوا ہی
وہ مذہب دین اسلام پسندیدۂ خالق انام نہین ہی اور قبل اختتام زمانہ صحابہ جو مذہب دیگر مذاہب پر غالب
اور قوت و شوکت مین کل مذاہب سے زیادہ ہوا ہی وہ مذہب اہل سنت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور
قبل اختتام زمانۂ صحابہ جو مذہب سب سے زیادہ مغلوب و منکوب ہوا ہی حتی کہ سوائے گوشۂ تقیہ کے
کہین پناہ نہین پائی ہی وہ مذہب اہل لعنت ہی نہ مذہب اہل سنت لہذا یقیناً معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت
پسندیدۂ رب العزت ہی مذہب اہل لعنت پسندیدۂ رب العزت نہین ہی جس سے حقیقت مذہب اہلسنت
عیان و باطلیت مذہب اہل لعنت نمایان ہو کر حقیقت و اشدیت ہر سہ خلافت تابان و باطلیت خلافت
بلافصل علی درخشان ہو گئی اور کفر طاعنین خلفا کالنہار اذا تجلی ہو گیا پس استخلاف سے کوئی معنے مراد
نہ ہونیکی صورت مین بھی یہ آیت مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت و مبطل مطاعن ہر سہ خلیفہ و مظہر
کفر طاعنین خلفا ہی لہذا اہل سنت خیر البریت کا یہ استدلال غیر محل نزاع مین نہین ہی بلکہ ایسا محل نزاع
مین ہی کہ مذہب اہل لعنت کا گردن زن بھی بیخ کن بھی ہی۔

مناقشہ رکیکہ اس آیت مین استخلاف سے عطاے خلافت بالفعل مراد نہین ہی بلکہ انزال
نص خلافت مراد ہی اور اہل سنت کے نزدیک بھی ثلثہ مین کوئی نص نہین ہی لہذا یہ حجت ناشی از غفلت ہی
یہ مناقشہ حضرات اہل لعنت کی کسی کتاب مین راقم اثم کی نظر سے نہین گذرا لبعض معاصرین اہل سنت
کے کلام سے پایا جاتا ہی کہ یہ کلام کسی اہل لعنت سے صادر ہوا ہی احتیاطاً اس سے تعرض کیا گیا تاکہ نہ کہا جائے
کہ فلان کلام کا جواب نہو سکا بس واضح رہے کہ یہ کلام محض فاسد القوام ہی **اولاً** اسلیے کہ ابھی تو استخلاف
لغوی بمعنے وراثت و سلطنت زمین عطا کرنا مراد تھا ابھی انزال نص مراد ہو گیا یہ دروغ گو را حافظہ نباشد
کا حساب نہین ہی تو کیا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ حضرات اہل لعنت کی نہایت معتبر تفسیر صافی مین لیستخلفنہم
کی تفسیر مین لکھا ہی لیجعلہم خلفاء بعد نبیہم وحی غیر نبی پر نازل نہین ہوتی ہی اسوجہ سے
بعد نبی کے سبیل انزال نص مفقود ہی لہذا مع اقرار استخلاف بعد نبی مراد ہونیکے یہ کہنا کہ استخلاف سے
انزال نص خلافت مراد ہی فقدان حافظہ کی خرابی نہین ہی تو کیا ہی **ثالثاً** اسلیے کہ ابھی مناقشۂ بالا کے

جواب اول مین مذکور ہو چکا ہی کہ حضرات اہل سنت اپنے ائمہ سے ناقل اور قائل ہین کہ اس آیت کا وعدہ امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا حالانکہ وہ زمانہ امام کا ہی نہ زمانۂ نبی کا اُسمین انزال نص متصور نہین ہو سکتا ہی لہذا مع اصرار اس بات کے کہ یہ وعدہ امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا یہ کہنا کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد ہی غلبۂ نسیان کی خرابی نہین ہی تو کیا ہی رابعًا اسلیے کہ اس آیت مین جو استخلاف کا وعدہ ہی اسکی نسبت حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر کاشانی مین لکھا ہی و در اندک زمانے حق تعالے بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی اور تفسیر مجمع البیان سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہی جس سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم کو موعودین بالخلافت کے قبضہ تصرف مین دینا مراد ہی خامسًا اسلیے کہ اہل لعنت کی قوی حدیثون سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے اس آیت کو خلافت فاروقیہ پر صراحۃً اور خلافت سہ گانہ پر کنایۃً محمول کیا ہی اور وقتًا فوقتًا اسکی شہادت دی ہی چنانچہ جواب مناقشۂ یکم مین گذر چکا بنا بر اسکے شہادت علویہ سے بھی واضح ہوگیا کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ عطاے خلافت بالفعل مراد ہی سادسًا اسلیے کہ ابھی مناقشۂ بالا کے جواب اول مین واضح ہو چکا کہ حضرات اہل لعنت کی نہایت معتبر تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی والمعنی لیورثنهم ارض الکفار من العرب والعجم فيجعلهم سكانها وملوكها انتہی اور مراد یہ ہی کہ بیشک وارث یعنے بادشاہ کریگا زمین کفار عرب و عجم کا پس کریگا ساکنان و شاہان اُس زمین کے ف یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ عطاے فعلیت خلافت زمین عرب و عجم مراد ہی سابعًا اسلیے کہ مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطین مین لکھا ہی کہ امور یکہ در آیۂ استخلاف موعود من اللہ اند آن را در زمان حضرت صاحب الامر معتبر می دانیم انتہی چونکہ نزول وحی جسکے افراد سے نزول نص ہر منصوص شرعی ہی اہل لعنت کے نزدیک بھی زمانۂ نبی مین ہوتا ہی زمانۂ امام مین نہین ہوتا ہی کما مر اور یہ عبارت نص صریح ہی اسبات پر کہ وعدۂ آیت استخلاف زمانۂ نبی مین پورا نہین ہوا ہی زمانۂ امام مہدی مین پورا ہوگا جسمین باب نزول نص مسدود ہی لہذا حسب مذہب اہل لعنت بھی یہ استخلاف

بمعنے انزال نص نہین ہوسکتا ہی بلکہ بمعنے عطاے فعلیت خلافت ہی ثامنًا اسلیے کہ مجتہد صاحب نے بوارق
مین لکھا ہی کہ مراد از آیہ بخصوص عترت طاہرہ کہ احد الثقلین اند زمان صاحب الامر والزمان است انتہی
بحذف سبب اس عبارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اس آیت مین استخلاف بمعنے انزال نص خلافت
نہین ہی بلکہ بمعنے عطاے فعلیت خلافت ہی کیونکہ استخلاف بمعنے انزال نص سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا
نہین ہی تاسعًا اسلیے کہ نیز مجتہد صاحب نے بوارق مین لکھا ہی کہ انچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ قوت و شوکت
شان شدہ آن راموقوف بر زمان ظہور خاتم اوصیا داشتہ انتہی بحذف الزوائد یہ عبارت بھی بربلاند دیتی ہی
کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ عطاے فعلیت خلافت مراد ہی کیونکہ یہ عبارت
بتا رہی ہی کہ قوت و شوکت موعودہ موقوف بر ظہور خاتم الائمہ ہی یہ نہین بتا رہی کہ نزول نص موقوف ہی
پس معلوم ہوا کہ اسمین ذکر نص نہین ہی عاشرًا اسلیے کہ اس آیت مین اگر وعدۂ استخلاف سے انزال نص
خلافت مراد ہوگا تو وعدۂ تمکین دین سے انزال نص تمکین دین مراد ہوگا اور وعدۂ تبدیل خوف مومنین
سے انزال نص تبدیل خوف مومنین مراد ہوگا لیکن یہ دونون امر بدیہی البطلان ہین پس وعدۂ استخلاف سے
انزال نص خلافت مراد ہونا بدیہی البطلان ہی عطاے فعلیت خلافت مراد ہونا ضروری الایقان بالجملہ
اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہونا بلکہ عطاے فعلیت خلافت بمعنے سلطنت
زمین مراد ہونا جسپر مدار احتجاج اہل سنت ہی بوجوہ بسیار آشکار نامجال انکار ہی لہذا یہ حجت اہل سنت خیر البریت
ناشی از غفلت نہین ہی بلکہ ناشی از غایت متانت و نہایت رزانت ہی۔

مناقشۂ ہفتم جناب اجتہاد مآب بوارق مین فرماتے ہین کہ ظاہر آیہ مقتضے استخلاف جمیع مومنین صالحین
است و خلافتیکہ در صدد اثبات آنست برای جمیع مومنین ثابت نیست و التخصیص خلاف الاصل و الظاہر فلا
یصار الیہ من غیر دلیل انتہی پھر بعد پانچ صفحہ کے فرماتے ہین کہ لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین صالحین است
و تبعیضیت من مخالف تصریح قاضی بیضاوی وغیرہ صنادید مفسرین ست معہذا موعودین بالنصر و التمکین
جمیع مومنین اند پس استخلاف بمعنے عام باشد و الا لیستخلفن منکم میفرمود فقاتل جدا جیدًا و مطلوب
مستدل حاصل نمی شود مگر بر تقدیر بعضیت مستخلفین ولیس فلیس ولا دلالۃ علیہ بوجہ بلی اگر بجاے لیستخلفنہم

لیستخلفن منکم یا منھم می بود راہی بدہ مید نشت وہذا من سوانح الوقت لم نعثر علیہ فی زبر الاولین والمعاصرین انتہی جناب اجتہاد مآب کو اس مناقشہ کے ایجاد پر اگرچہ بہت ناز و افتخار ہی لیکن اہل بصیرت کے نزدیک یہ مناقشہ دیگر مناقشات سے بڑھکے بیچ و پوچ ہی جسکا بیان بدین عنوان ہی کہ بیانہ ظاہر آیہ مقتضے استخلاف جمیع مومنین صالحین است بطلانہ اس سے اگر یہ غرض ہی کہ ظاہر آیہ مقتضے ہی استخلاف جمیع مومنین صالحین کو لیکن استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد نہین ہی تو نہ مفید اہل لعنت ہی نہ مضر اہل سنت بلکہ ترانہ دیوانہ ہی اور اگر یہ غرض ہی کہ استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد ہی تو خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی اما خلاف مذہب اہل لعنت پس اسواسطے کہ ابھی مناقشہ بالا کے جواب مین معلوم ہو چکا ہی کہ خود مجتہد صاحب نے لکھا ہی کہ مراد از آیہ نصوص عترۃ طاہرہ کہ احد الثقلین اند زمان امام صاحب الامر والزمان ست انتہی پس معلوم ہوا کہ بزعم اہل لعنت آیت استخلاف سے کل ازمنہ امت محمدیہ مراد نہین ہی بلکہ صرف زمانہ امام مہدی مراد ہی جس سے اشکار نامجال انکار ہی کہ حسب مذہب اہل لعنت فقط استخلاف امام مہدی مراد ہی استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد نہین ہی واما خلاف مذہب اہل سنت پس اسواسطے کہ اہل سنت خیر البریت کے نزدیک قاطبۃ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ مراد ہی بدینوجہ حسب مذہب اہل سنت استخلاف ہر سہ خلیفہ مراد ہی نہ استخلاف جمیع مومنین صالحین واما خلاف مذہب محقق پس اسواسطے کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت بمعنے سلطنت اور قوت و شوکت و غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنیکا وعدہ ہی مطابق اسکے ہر زمانے مین واقع نہین ہی کما ہو الاظہر جدا پس معلوم ہوا کہ کل ازمنہ امت محمدیہ مراد نہین ہی بلکہ ازمنہ مذکورہ سے کوئی خاص زمانہ مراد ہی جس سے متیقن ہو گیا کہ جمیع مومنین صالحین کا استخلاف مراد نہین ہی بلکہ کسی زمانۂ خاص کے مومنین صالحین کا استخلاف مراد ہی نیز اس آیت کے خطاب مین مومنین موجودین وقت نزول کی تخصیص ہی چنانچہ مناقشۂ دوم کے جواب مین دلائل قویہ و براہین قطعیہ کے ساتھ مبیّن ہو چکا ہی لہذا استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد نہین ہو سکتا ہی بلکہ قطعاً استخلاف مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد ہی پس عیان مثل روز روشن ہو گیا

کہ مجتہد فقام کا یہ کلام خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی
ایسے فاسد القوام کلام سے اس آیت کا مثبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ہونے مین ہرگز کوئی ضعف
نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ قوت زیادہ پیدا ہوتی ہی **بیانہ** وخلافتیکہ درصدد اثبات آنست برای جمیع مومنین
ثابت نیست **بطلانہ** ہر سہ خلیفہ کا امام بحق وخلیفۂ راشد ہونا اس آیت کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی
اور ہر مومن کا امام بحق وخلیفۂ راشد ہونا نہ اس آیت سے مستفاد ہی نہ اور کسی آیت یا روایت سے پس
خلافتیکہ درصدد اثبات آنست بدلالت قطعیۂ آیت استخلاف برای خلفاے ثلثہ ثابت است نہ برای جمیع
مومنین **بیانہ** والتخصیص خلاف الاصل والظاہر فلا یصار الیہ من غیر دلیل **بطلانہ** ظاہر اس آیت مین تخصیص
ہی کیونکہ صیغۂ مشافہہ ہی بغیر دلیل کے زمانہ خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی کما فی معالم الاصول
بفرض محال اگر تسلیم کیا جاے کہ یہ تخصیص خلاف ظاہر ہی تو بوجہ اُن دلائل قویہ وبراہین قطعیہ کے جو ذکر
کیے گئے ہین مناقشۂ دوم کے جواب مین یہ تخصیص لابدی ہی **بیانہ** لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین
صالحین ست **بطلانہ** اس آیت کے خطاب مین تخصیص ہی مومنین زمانۂ نزول کی چنانچہ مناقشۂ دوم
کے جواب مین دلائل قویہ وبراہین قطعیہ کے ساتھ مذکور ہو چکا ہی لہذا لیستخلفنہم زمانۂ نزول آیت کے
مومنین صالحین کے ساتھ مختص ہی جمیع مومنین صالحین کو ہرگز شامل نہین ہی معہذا یہ چشم دیدامر ہی
کہ مومنین صالحین کی بادشاہت وغلبہ بر اہل عداوت جو موعود بآیت ہی مطابق اُسکے ہر زمانے مین واقع
نہین ہی باوصف این یہ کہنا کہ لیستخلفنہم جمیع مومنین صالحین کو شامل ہی ایسی کور چشمی وکر گوشی ہی
کہ انتہا نہین ہی اس سے بڑھکے یہ ہی کہ جس زبان سے فرما چکے ہین کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہی اُسی زبان سے
فرماتے ہین کہ لیستخلفنہم جمیع مومنین صالحین کو شامل ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد
وباطل جو را خوف وحیا نبود **بیانہ** وتبعیضیت من مخالف تصریح قاضی بیضاوی وغیرہ صنادید مفسرین ست
بطلانہ بعض متکلمین اہل سنت نے اگرچہ تقریر استدلال باین آیت فی الجلال مین بیان کیا ہی کہ یہ من تبعیضیہ
ہی لیکن یہ بھی ظاہر کر دیا ہی کہ تبعیضیت من پر یہ استدلال موقوف نہین ہی چنانچہ صاحب قوت قدسیہ نے
تحفۂ اثنا عشریہ مین لکھا ہی کہ من تبیینیہ ضمیر پر داخل نہین ہوتا ہی پس من تبعیضیہ ہی پھر بعد چند سطرون کے

جو لکھا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ من تبعیضیہ ہو خواہ تبیینیہ بہر حال امور موعودہ آیہ استخلاف کل ازمنہ امت محمدیہ مین
واقع نہین ہین خلا بد کوئی خاص زمانہ مراد ہوگا اور حسب شہادت و لایت بطریق اہل السنۃ وہ خاص زمانہ زمانہ خلفائے
ثلثہ ہے اور آیۃ اللہ فی العالمین حضرت شاہ ولی المحدثین نے ازالۃ الخفا مین استدلال باین آیت ذی الجلال کی
جو تقریر کی ہے اس مین تبعیضیت من کو بالکل دخل نہین ہے جواب مناقشۂ کم کو ملاحظہ کرنے سے ناظرین کو
معلوم ہو جائیگا کہ اس آیت کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی کسی وجہ مین تبعیضیت من کو
دخل نہین ہے بالجملہ اہل سنت خیر البریت کا استدلال باین آیت ذی الجلال کی کوئی وجہ تبعیضیت من پر موقوف
نہین ہے لہذا تبعیضیت من پر استدلال مذکور کا موقوف ہونا ظاہر کر کے مناقشہ پیدا کرنا کور چشمی یا کور چشمون
کی راہ زنی نہین ہے تو کیا ہے **بیانہ** معہذا موعودین بالنصر والتمکین جمیع مومنین اند **بطلانہ** یہ تکرار بیکار ہے
کیونکہ ظاہر آیہ مقتضے استخلاف جمیع مومنین صالحین ست سے بھی اور لیستخلفنھم شامل جمیع مومنین
صالحین ست سے بھی یہ افادہ فاسدہ ہو چکا ہے لہذا بعد بیان بطلان ان دونون کے اسکا بطلان
مستغنے عن البیان ہے **بیانہ** پس استخلاف ہم بمعنی عام باشد **بطلانہ** یہ مبنی و مبتنی ہے جمیع مومنین موعودین
بالنصر والتمکین ہونے پر لہذا جب ثابت ہو گیا فقط مومنین صالحین زمانہ نزول آیت موعودین بالنصر
والتمکین ہین نہ جمیع مومنین تب یہ بنای فاسد بر فاسد و ابتنای کاسد بر کاسد ہو گیا تعجب ہے کہ مجتہد صاحب
یہ بھی کہتے ہین کہ زمانہ امام مہدی مراد ہے پھر یہ بھی کہتے ہین کہ یہ استخلاف عام ہے یہ نہین غور کرتے ہین کہ اگر
استخلاف عام ہوگا تو کل ازمنہ امت محمدیہ کو شامل ہوگا فقط زمانہ امام مہدی کیونکر مراد ہوگا اور اس کو
آنکھون سے دیکھتے ہین کہ استخلاف مومنین صالحین مع النصر والتمکین ہر زمانے مین واقع نہین ہے پھر بھی
کہتے ہین کہ یہ استخلاف عام ہے ایسی چشم پوشی اور کور چشمون کی راہ زنی کی سزا بجز خدا کے کون دیسکتا ہے
بیانہ والا لیستخلفن منکم میفرمود فتامل جدا جیدا **بطلانہ** اے جناب اجتہاد مآب آپ ہی نے
فرمایا ہے کہ زمانہ امام مہدی مراد ہے پس کہنے والا کہتا ہے کہ فقط زمانہ امام مہدی مراد نہین ہے بلکہ کل ازمنہ
امت محمدیہ مراد ہے والا لیستخلفن منکم فرماتا فتامل جدا جیدا پس جو جواب اس کہنے والے کا آپ کی جانب
سے ہوگا وہی جواب اس جانب سے آپ قبول کر لین جائے غور بلکہ جائے تماشا ہے کہ یہ کیون خیال ہین

نہین آتا ہے کہ اگر زمانۂ امام مہدی مراد ہوتا تو لیستخلفن منکم فرماتا یہ کیون خیال مین آتا ہے کہ اگر زمانۂ
خلفاے ثلثہ مراد ہوتا تو لیستخلفن منکم فرماتا بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد و باطل جو
را عیانش و بیانش و مطلوب مستدل حاصل نمی شود مگر بر تقدیر بعضیت مستخلفین ولیس فلیس و لا دلالۃ علیہ
بوجہ لبطلانہ اولاً یہ معلوم نہین مجتہد صاحب اسقدر مطلوب نسیان کیون ہو گئے خود آپ ہی نے فرمایا
ہے کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہے پس کہنے والا کہتا ہے کہ مراد مجتہد یعنے مراد بودن زمانۂ امام مہدی فقط حاصل
نمی شود مگر بر تقدیر بعضیت مستخلفین ولیس فلیس ملا دلالۃ علیہ بوجہ فالجواب الجواب ثانیاً یہ کہ مجتہد صاحب
کے اس بیان سے عیان غیر محتاج بیان ہے کہ اس آیت مین استخلاف بعض مومنین صالحین مراد
ہونیکی صورت مین مطلوب مستدل حاصل ہوتا ہے یعنے اس آیت سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت
ثابت ہوتی ہے اور یہ چشم دید امر ہے کہ مومنین صالحین کی خلافت و قوت و شوکت و غلبہ بر اہل عداوت
جو اس آیت مین موعود ہین مطابق اُسکے کل ازمنۂ امت محمدیہ مین واقع نہین ہے لہذا استخلاف جمیع
مومنین صالحین امت محمدیہ مراد نہین ہو سکتا ہے بلکہ استخلاف بعض مومنین صالحین امت محمدیہ مراد ہونا
لابدی ہے پس چونکہ خود مجتہد صاحب کا اعتراف ہے کہ استخلاف بعض مومنین صالحین مراد ہونیکی صورت
مین اس آیت سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہوتی ہے لہذا جب امور موعودہ آیت استخلاف
کا کل ازمنۂ امت محمدیہ مین نہ واقع ہونے سے قطعاً معلوم ہو گیا کہ استخلاف جمیع مومنین صالحین امت
محمدیہ مراد نہین ہے بلکہ استخلاف بعض مومنین صالحین امت محمدیہ مراد ہے تب یہ متیقن ہو گیا کہ اس آیت
سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہے ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✝ بیانہ بلی اگر
بجاے لیستخلفنہم لیستخلفن منکم یا منہم می بود راہی بدہ می داشت لبطلانہ یہ اوپر والے
لیستخلفن منکم می فرمود کی تکرار بیکار ہے لہذا اسکا بطلان مستغنی عن البیان ہے لیکن استیفاے کلام
کے لیے بیان کیا جاتا ہے پس واضح رہے کہ اس بیان سے غرض اجتہاد مآب یہ ہے کہ اگر بجاے لیستخلفنہم
کے لیستخلفن منہم ہوتا تو زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی راہ پیدا ہوتی اذ لیس فلیس اور کہنے والا
کہتا ہے کہ اگر بجاے لیستخلفنہم کے لیستخلفن منہم ہوتا تو زمانۂ امام مہدی مراد ہونیکی راہ پیدا ہوتی

اذ لیس فلیس پس جو جواب زمانۂ امام مہدی مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا وہی جواب زمانہ خلفاے ثلثہ مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا پس مجتہد صاحب کا یہ کلام زمانۂ امام مہدی مراد لینے والون کا بھی خلاف ہے زمانہ خلفاے ثلثہ مراد لینے والون کا بھی خلاف معلوم نہین آپ کس فرقہ کے مجتہد ہین اور محل مقام یہ ہے کہ اس آیت کے خطاب مین مومنین صالحین زمانۂ نزول کی تخصیص ہے چنانچہ مناقشۂ دوم کے جواب مین دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ساتھ مذکور ہو چکا ہے لہذا اگر تسلیم کیا جاے کہ من تبعیضیہ ہے تبعیضیہ نہین ہو سکتا ہے تو بھی لیستخلفنھم جمیع مومنین صالحین کو شامل نہین ہو سکتا ہے بلکہ مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت کے ساتھ مختص ہین اگر کہا جاے کہ اس صورت مین استخلاف جمیع مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت مراد ہوگا خلفاے ثلثہ کی تخصیص کیا ہے تو

جواب اول یہ کہ حضرات اہل لعنت جو کہتے ہین کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہے اُسپر بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس صورت مین استخلاف جمیع مومنین صالحین زمانۂ امام مہدی مراد ہوگا امام مہدی کی تخصیص کیا ہے پس جو جواب زمانۂ امام مہدی مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا وہی جواب زمانہ خلفاے ثلثہ مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا۔

جواب دوم یہ کہ اللہ جل جلالہ نے اس استخلاف کو استخلاف سابقین کے ساتھ تشبیہ دیکر لیستخلفنھم کما استخلف الذین من قبلھم فرمایا ہے اور استخلاف سے زمین کا پادشاہ کرنا مراد ہے چنانچہ مناقشہ پنجم کے جواب مین بدلائل زاوان و براہین بیکران مُبیَّن ہو چکا ہے اور یہ قطعاً معلوم ہے کہ مثل یوشع بن نون و کالب بن یوقنا و داؤد و سلیمان و طالوت کے بعض سابقین خلیفہ بمعنے پادشاہ زمین تھے کل سابقین خلیفہ بمعنے پادشاہ زمین نتھے پس جس طور سے کما استخلف الذین من قبلھم سے استخلاف بعض سابقین مراد ہے اُسی طور سے لیستخلفنھم سے استخلاف بعض مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد ہے جنکے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے مین چون و چرا نہین ہو سکتا ہے اور وہ بعض مومنین صالحین خلفاے ثلثہ ہین کیونکہ خلفاے کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی کو زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ نہین ہوا۔

جواب سوم یہ کہ حضرات اہل سنت کی نہایت معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یعنے بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد بعد از اہلاک جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ملوک خود انتہی اس عبارت سے دو امر عیان غیر محتاج بیان ہیں امر اول یہ کہ کما استخلف الذین من قبلھم سے بنی اسرائیل مراد ہین امر دوم یہ کہ استخلاف سے زمین کا پادشاہ کرنا مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ جمیع بنی اسرائیل زمین کے پادشاہ نہ تھے خصوصاً جس زمانے مین بعد ہلاکت جبابرہ ملک مصر و شام پر بنی اسرائیل کا قبضہ ہوا ہی اُس زمانے مین یکے بعد دیگر یوشع بن نون و کالب بن یوقنا پادشاہ تھے کل بنی اسرائیل پادشاہ نہ تھے پس معلوم ہوا کہ استخلاف بعض سابقین مراد ہی لہذا لیستخلفنھم سے بھی استخلاف بعض مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد ہی اور وہ بعض خلفاے ثلثہ ہین بوجہ مذکور جواب بالا۔

جواب چہارم یہ کہ وعدہ آیۂ مذکورہ کی نسبت تفسیر مذکور مین لکھا ہی کہ و در اندک زمانے حق تعالے بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ عبارت سراسر بشارت بر ملا دیرہی ہی کہ نزول اس آیت کے بعد تھوڑے زمانے کے اندر جس زمانے مین جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی اُس زمانے مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی اور یہ معلوم ہی کہ اُس زمانے مین کل مومنین صالحین خلیفہ و پادشاہ نہ تھے بلکہ یکے بعد دیگر صرف خلفاے ثلثہ پادشاہ و خلیفہ تھے لہذا استخلاف جمیع مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد نہین ہی بلکہ استخلاف بعض مومنین صالحین مذکورین مراد ہی اور وہ بعض مومنین صالحین موعودین بالخلافت خلفاے ثلثہ ہین۔

جواب پنجم یہ کہ اس آیت مین استخلاف سے زمین کا پادشاہ کرنا مراد ہی چنانچہ مناقشہ پنجم کے جواب مین دلائل قاطعہ کثیرہ و براہین ساطعہ طفیرہ کے ساتھ بیین ہوچکا ہی اور حضرات اہل سنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج کی عبارت مذکورۂ جواب سوم و چہارم سے بھی عیان غیر محتاج بیان ہی اور یہ بدیہی امر ہی کہ پادشاہت سے پادشاہ کی قوم کو اعدا پر غلبہ و ثروت و شوکت ہوتی ہی اس سے بدون حرف تبعیض کے پادشاہت قوم کی طرف منسوب کی جاتی ہی دران حالیکہ قوم کا ہر شخص پادشاہ نہین ہوتا ہی چنانچہ

مولوی ناصر حسین صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ ناصریہ معروف برسالۂ روشنی مین جسکو ایک جاہل کے
نام سے شائع کیا ہی لکھا ہی کہ بعض حصۂ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی اور بعض حصۂ زمین پر سنی مسلمانو
کی سلطنت ہی انتہی بلفظہ حالانکہ کسی حصۂ زمین کا ہر شیعہ بادشاہ نہین ہی اور کسی حصۂ زمین کا ہر سنی بھی
بادشاہ نہین ہی لیکن یہ بدون حرف تبعیض کے کہا جاتا ہی کہ ایران مین شیعون کی بادشاہت ہی روم مین
مسلمانون کی سلطنت ہی بالجملہ تمام اہل زمین کا روزمرہ یہ ہی کہ بدون حرف تبعیض کے بادشاہت قوم
کی طرف منسوب کی جاتی ہی لیکن قوم کے ہر شخص کا بادشاہ ہونا مراد نہین ہوتا ہی پھر اسد جل جلالہ نے اس
آیت مین زمانۂ نزول کے مومنین صالحین کی جماعت کو جو زمین مین خلافت بمعنے سلطنت عطا کرنیکا
وعدہ دیا ہی اس سے جماعت مذکورہ کے ہر شخص کو خلیفہ یعنے بادشاہ کرنا کیونکر مراد ہو سکتا ہی ہرگز نہین
ہو سکتا ہی بلکہ قطعا جماعت مذکورہ کے ایک شخص کو یا یکے بعد دیگرے چند شخصون کو خلیفہ کرنا مراد ہی تاکہ حقیقۃً
یا حکما جماعت مذکورہ کے کل اشخاص کو قوت و ثروت و غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہو اور روزمرۂ تمام
اہل زمین کے مطابق بدون حرف تبعیض کے جماعت مذکورہ کی طرف خلافت موعودہ مسطورہ کی نسبت
صحیح ہو اور حقیقۃً یا حکما کل اشخاص جماعت مذکورہ کو اس خلافت سے نفع پہونچانے کا جو ارادہ و روعدہ
ہی اسکا اشعار ہو اور لیستخلفنہم اس اشعار کی منافی اور روزمرۂ تمام اہل زمین کے خلاف ہی
اسی سے حق تعالی نے حرف تبعیض کے ساتھ لیستخلفن منھم نہین فرمایا ہی بلکہ روزمرۂ تمام اہل زمین
کے مطابق بدون حرف تبعیض کے لیستخلفنہم فرمایا ہی جس سے صریح مستفاد ہوتا ہی کہ وقت نزول
آیت کے جماعت مومنین صالحین سے جنکے منجملہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ ہونے مین
مجال چون و چرا نہین ہی ایک شخص کو یا یکے بعد دیگرے چند شخصون کو خلیفہ یعنے بادشاہ کرکے حقیقۃً یا حکماً
جماعت مذکورہ کے کل اشخاص کو بذریعہ خلافت مذکورہ کے قوت و ثروت و غلبہ بر اہل عداوت عطا
کرنا مراد و موعود ہی اور جماعت مذکورہ کے جن اشخاص کو خلیفہ کرنا مراد ہی وہ خلفاے ثلثہ ہین کیونکہ
کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا
اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع بجز خلفاے ثلثہ

رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا۔

جواب ششم یہ کہ تبیینیت من سے استخلاف جمیع مومنین صالحین زمانہ نزول آیت مراد ہونا ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ زمانہ نزول آیت کے جو مومنین صالحین آیت کے لفظ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت سے مراد ہین اُن مومنین صالحین کا استخلاف مراد ہونا ثابت ہوتا ہے اور اُن مومنین صالحین کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا لابدی ہے چنانچہ بجواب مناقشۂ دوم واضح ہوچکا اور موعودین بالخلافت کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہے لہذا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع اُن مومنین صالحین موعودین بالخلافت کی علامت ہے اور یہ معلوم ہے کہ ان تینون امرون کا اجتماع بجز خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا ہے پس وہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت خلفائے ثلثہ ہین اور کوئی نہین ہے پس درصورت تبیینیت من بھی تخصیص خلفائے ثلثہ سے انکار نامجال انکار ہے۔

جواب ہفتم یہ کہ آیۂ کریمہ محمد رسول اللہ والذین معه اشدآء علی الکفار سے اہل سنت جو استدلال کرتے ہین اُسکے جواب مین حضرات اہل لعنت کہتے ہین کہ رسول خدا کے ساتھ رہنے والون مین منافقین بھی تھے پس معلوم ہوا کہ والذین معه سے رسولخدا کے کل ساتھ رہنے والے مراد نہین ہین بلکہ بعض ساتھ رہنے والے مراد ہین پس جائے غور وانصاف ہے کہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا اور بعد نزول آیت استخلاف کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا موعودین بالخلافت بآیت استخلاف کی علامت ہے اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے بعض لوگ بعد نزول آیت استخلاف کے زمین مین خلیفہ بھی ہوئے اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب بھی ہوسئے اور وہ بعض خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین اور اُنہین سے بعض لوگ بعد نزول آیت استخلاف زمین مین خلیفہ ہوئے لیکن زمانہ خلافت مین اعدا پر غالب نہین ہوئے بلکہ برابر مغلوب اعدا ہوسے وہ بعض علی مرتضی ہین اور اُنہین سے بعض لوگ زمین مین خلیفہ بھی نہین ہوسکے جیسا

نہین ہوسے باوصف این آیت استخلاف مین لیستخلفنہم سے استخلاف بعض مومنین صالحین زمانۂ نزول
آیت مراد ہونا کیون نہین معلوم ہوتا ہی اور بزعم اہل لعنت ہمیشہ رسول خدا کے ساتھ رہنے والون مین منافقین
کے ہونے سے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار مین والذین معہ سے
رسولخدا کے بعض ساتھ رہنے والے مراد ہونا کیون معلوم ہوتا ہی اور ابھی جواب بالا مین واضح ہوچکا ہی
کہ تمام اہل زمین کا روزمرہ یہ ہی کہ خلافت وپادشاہت قوم اور جماعت کیطرف منسوب کی جاتی ہی دراں حالیکہ
قوم اور جماعت کے بعض اشخاص خلیفہ وپادشاہ ہوتا ہی باوجود اسکے آیت استخلاف مین لیستخلفنہم سے
استخلاف بعض مومنین صالحین مراد ہونا کیون نہین معلوم ہوتا ہی اور الذین مع فلان سے بعض
رفقاے فلان مراد ہونا بالکل خلاف روزمرۂ اہل زمین ہی باوصف این آیہ محمد رسول اللہ مین
والذین معہ سے رسولخدا کے بعض ساتھ رہنے والے مراد ہونا کیون معلوم ہوتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاسکے
دروغ گویون کو حافظہ نہین ہوتا ہی اور دیدہ ودانستہ کتمان حق کرنیوالون کا یہی حال ہوتا ہی۔

جواب ہشتم یہ کہ رسالۂ روشنی کے جلد پنجم مین وعدۂ آیت استخلاف کی نسبت لکھا ہی کہ خدا نے وعدہ
قومی سلطنت مسلمانون کا عہد پیغمبر مین پورا کردیا تو اسکا نتیجہ یہ تھا کہ عہد پیغمبر مین بحیثیت قومی مسلمان بادشاہ
ہوگئے لیکن قوم کا پادشاہ پیغمبر تھا انتہی بلفظہ فاضل ناصر نے جو اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا ظاہر
کیا ہی اسکا قلع وقمع مناقشۂ جہل ودوم کے جواب مین ہوگا یہان غرض یہ ہی کہ اس عبارت سے دو امر
ظاہر غیر محتاج مظہر ہی اول یہ کہ اس آیت مین خلافت سے سلطنت وپادشاہت مراد ہی دوم یہ کہ قوم
کو جو پادشاہت ہوتی ہی اور دیجاتی ہی اُسمین قوم کا ایک شخص پادشاہ ہوتا ہی پس حق تعالی نے
موافق اپنے وعدۂ صادقہ کے جماعت مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت استخلاف کو خلافت وسلطنت
عطا کی تھی اُس جماعت کا خلیفہ وپادشاہ حسب استخلاف کبریا صدیق اکبر تھے بعدہ فاروق اعظم تھے
بعدہ ذی النورین معظم تھے پس یہ استخلاف اگرچہ جمیع مومنین صالحین زمانہ نزول آیت کو شامل ہی لیکن
حضرات خلفاے ثلثہ کی یہ تخصیص ہی کہ یہ حضرات یکے بعد دیگر باستخلاف آلہی ان مومنین صالحین کے
بھی پادشاہ وخلیفہ تھے درحقیقت اس سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کہ قوم وجماعت کی

جو پادشاہت ہوتی ہی اُسمین ہمیشہ قوم اور جماعت کا ایک شخص پادشاہ ہوا کرتا ہی اسی طور سے حسب وعدۂ صادقہ جماعت مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت استخلاف کو جو خلافت و پادشاہت ہوئی تھی اُسمین یکے بعد دیگر خلفائے ثلثہ خلیفہ و پادشاہ تھے اسی سے آیت استخلاف حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے پس مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بھی بکل حرو فہا خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا ثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت وقائم رہا اور ہمیشہ ثابت وقائم رہیگا۔

مناقشہ ہشتم اہل سنت اس آیت کو خلافت ثلثہ پر محمول کرتے ہین باوصف این لفظ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا کو مستقبل لیتے ہین اور یہ ترجمہ کرتے ہین کہ عبادت کرینگے میری شریک نکرینگے ساتھ میرے کسی شئی کو جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ تا وقت نزول اس آیت کے ثلثہ موحد و احد مطلق و عابد معبود بحق نتھے حقیقت مین لفظ مذکور حال ہی اور ترجمہ یہ ہی کہ عبادت کرتے ہین میری شریک نہین کرتے ہین ساتھ میرے کسی شئی کو یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے اپنے صاحبزادے کے نام سے تحفۃ الاشعریہ مین سر کیا ہی۔

جواب اول یہ کہ خود اولیائے مولوی صاحب سے جناب مولوی ناصر حسین صاحب لکھنوی نے رسالۂ روشنی مین لفظ مذکور کا یہ ترجمہ کیا ہی عبادت کرینگے میری شریک نکرینگے ساتھ میرے کسی شئی کو انتہی بلفظہ پس حضرات اہل لعنت بھی لفظ مذکور کو مستقبل لیتے ہین لیکن استدلال اہل سنت خیر البریت کے جواب مین ایسے از خود رفتہ ہوجاتے ہین کہ اپنے گفتار و کردار کے خلاف لاف و گذاف کرنے لگتے ہین اس قسم کے لاف و گذاف سے استدلال اہل سنت مین ضعف نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ قوت و متانت ظاہر ہوتی ہی۔

جواب دوم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یعنے خلافت و حکومت وجاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی بلفظہ زمانۂ خلافت موعودہ زمانۂ نزول آیہ کے بعد ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہی لہذا اس عبارت مین جو لفظ مذکور کی یہ تفسیر کی گئی ہی کہ خلافت و حکومت ان لوگون کو عبادت اور توحید سے باز نرکھیگی اُس سے لفظ مذکور کا مستقبل ہونا

آشکار نا مجال انکار ہی بدینوجہ بھی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ لفظ مذکور حال ہی نہ مستقبل صریح خلاف مولف ومخالف لاف وگزاف ہی اس قسم کے لاف وگزاف سے استدلال اہل حق جو سد سکندری ہی جنبش نہین کھا سکتا ہی بلکہ زیادہ مستحکم ہوتا ہی۔

جواب سوم یہ کہ بحال نزول آیت بلکہ از قبل نزول آیت موعودین بالخلافت کا موحد کردگار و عابد پروردگار ہونا کلمہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے منصوص صریح ہی لہذا لفظ یعبدوننی اگر حال ہوگا تو محض تکرار بیکار ہوگی اور مستقبل ہوگا تو موعودین بالخلافت کا تا وقت نزول آیت توحید وعبادت سے بے بہرہ ہونا مستفاد نہوگا بلکہ یہ مستفاد ہوگا کہ بدستور ماضی وحال زمانہ استقبال مین بھی ہمیشہ توحید وعبادت مین ثابت وقائم رہین گے خلافت وحکومت وثروت پا کے اللہ کو بھول نجائینگے پس لفظ مذکور حال ہونیکی صورت مین تکرار بیکار ہوتی ہی اور مستقبل ہونیکی صورت مین یہ تازہ فائدہ پیدا کرتا ہی کہ موعودین بالخلافت بدستور ماضی وحال زمانہ استقبال مین بھی ہمیشہ موحد کردگار وعابد پروردگار رہین گے لہذا لفظ مذکور کا مستقبل ہونا ضروری لابدی ہی اسکو حال بنانا کلام الٰہی مین تحریف معنوی کر کے جناب باریکو مرتکب تکرار بیکار ٹھہراتا ہی تعالی شانہ عن ذلک علوا کبیرا جناب باری کو مرتکب تکرار بیکار بنانے والی گفتار ناہنجار سے استدلال اہل سنت مین کوئی اختلال نہین پیدا ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ استقلال ہویدا ہوتا ہی۔

جواب چہارم یہ کہ خود مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لفظ مذکور کا ترجمہ صیغہ مستقبل کے ساتھ کیا ہی وہ یہ ہی عبادت خواہند کرد مرا نہ شریک خواہند نمود بمن چیزی را انتہی لہذا یہان مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ لفظ مذکور حال ہی دروغ گورا حافظہ نباشد کا حساب ہی اس قسم کی دروغ گوئی سے استدلال اہل حق مین خامی نہین پیدا ہوسکتی ہی بلکہ زیادہ استواری پیدا ہوتی ہی۔

جواب پنجم یہ کہ اس آیت کا مثبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ہونا لفظ مذکور کے مستقبل ہونے پر موقوف ہی نہ لفظ مذکور کا حال ہونا اسکے منافی لہذا ہی یہ مناقشہ ترانہ دیوانہ جس سے نہین ہوسکتا ہی اختلال دراستدلال بآیت ایزد تعال بلکہ زیادہ ہوتی ہی قوت ورحجیت دلیل اہل سنت بالجملہ یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات بالا کے

کالعہن المنفوش ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہے گا۔

مناقشہ نہم یہ کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے ظاہر ہی کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونے کے کفر یا کفران کر کے فسق مین کامل ہو جائینگے پس یہ آیت اگر خلافت ثلثہ پر محمول ہوگی تو بعد خلیفہ ہونیکے ثلثہ کا کفر یا کفران کر کے فسق مین کامل ہونا ثابت ہوگا یہ وہ مناقشہ ہی جسکو رسالہ روشنی مین نہایت دھوم دھام سے ارقام کیا ہی۔

جواب اول یہ کہ خود رسالہ روشنی مین یہ بھی مرقوم ہی کہ عہد پیغمبر مین یہ وعدہ پورا ہو گیا ہی پس چاہیے غور ہی کہ زمانہ نبوت پر اس آیت کے محمول ہونے سے بعد پورا ہونے اس وعدہ کے معاذ اللہ معاذ اللہ نبی کا کفر یا کفران کر کے فسق مین کامل ہونا تو نہین ثابت ہوتا ہی پھر زمانہ خلفائے ثلثہ پر اس آیت کے محمول ہونے سے بعد پورا ہونے اس وعدہ کے خلفائے ثلثہ کا کفر یا کفران کر کے فسق مین کامل ہونا کیون ثابت ہوتا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ ع گو را حافظہ نباشد باطل چراغ بیجا نبود۔

جواب دوم یہ کہ مجتہد صاحب نے بوارق مین اور مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین اور دیگر علمائے اہل شیعہ نے دیگر کتابون مین جو لکھا ہی کہ یہ آیت زمانہ امام مہدی پر محمول ہی اُس سے تعرض کر کے یہ کیون نہین کہا جاتا ہی کہ اگر یہ آیت زمانہ امام مہدی پر محمول ہوگی تو حسب مفاد ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون بعد پورا ہونے اس وعدہ کے کفر یا کفران کر کے امام مہدی کا فسق مین کامل ہونا ثابت ہوگا اور اہل سنت جو کہتے ہین کہ یہ آیت زمانہ خلفائے ثلثہ پر محمول ہی اس سے تعرض کر کے یہ کیون کہا جاتا ہی کہ اگر یہ آیت زمانہ ثلثہ پر محمول ہوگی تو حسب مفاد ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون بعد پورا ہونے اس وعدہ کے کفر یا کفران کر کے ثلثہ کا فسق مین کامل ہونا ثابت ہوگا بجز اسکے کیا کہا جائے کہ حضرات اہل شیعہ حجت اہل سنت سے عاجز ہو کے صریح کفر بکنے لگتے ہین۔

جواب سوم یہ کہ خود صاحب رسالہ نے اس آیت کی لفظ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا کا

ترجمہ کیا ہی میری عبادت کرین گے میرے ساتھ کسی کو شریک نکرینگے انتہی بلفظہٖ اس ترجمہ سے ظاہر ہے کہ لفظ مذکور مستقبل ہے اور حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہے یعنے خلافت وحکومت و جاہ ایشان از عبادت و توحید باز ندارد انتہی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ لفظ مذکور سے مراد یہ ہے کہ موعودین بالخلافت والحکومت خلافت اور حکومت سے اللہ کو بھول نہ جائین گے بلکہ ہمیشہ اللہ کی توحید اور عبادت پر ثابت اور قائم رہین گے پس حق تعالی نے اس آیت مین قبل وعدہ خلافت موعودین بالخلافت کے حق مین امنوا اور عملوا الصّٰلحٰت فرمایا تاکہ ظاہر ہوجائے کہ موعودین بخلافت و غلبہ بآیہ مذکورہ نزول آیہ مذکورہ کے قبل سے ایمان کامل رکھتے ہین اور اعمال صالحہ کرتے ہین اور بعد وعدہ خلافت کے بصیغہ مستقبل یعبدوننی لایشرکون بی شیئا فرمایا تاکہ واضح ہوجائے کہ موعودین بالخلافت و الحکومت خلافت اور حکومت سے دگرگون نہوجائین گے بلکہ بدستور گذشتہ و موجودہ آیندہ بھی ہمیشہ ایمان کامل رکھین گے اور اعمال صالحہ کرین گے کبھی کفر یا کفران کے مرتکب نہونگے اس آیت مین موعودین بالخلافت والنصرت کے حق مین اس شہادت الہیہ کے موجود ہونیکی وجہ سے موعودین بالخلافت سے کسیکا کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہوجانا کسی اہل ایمان کے خواب و خیال مین بھی نہین آسکتا ہے لہذا موعودین بالخلافت سے کوئی بھی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون کا مصداق نہین ہوسکتا ہے بلکہ اعدائے موعودین بالخلافت اسکے مصداق ہین لہذا جب خلفائے ثلثہ کا موعودین بالخلافت ہونا ثابت ہوگیا اعدائے خلفائے ثلثہ کا اسکے مصداق ہونا واضح ہوگیا جس سے اعدائے خلفائے ثلثہ کا کفر اور فسق مین کامل ہونا آشکار ناجال انکار ہوگیا پس واشگاف ہوگیا کہ صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ ومن کفر الخ سے ظاہر ہے کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہے وہ لوگ بعد خلیفہ ہونیکے کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہوجائین گے برعکس نہند نام زنگی کافور کا حساب ہے۔

جواب چہارم یہ کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ حسب وعدہ الہیہ زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونیکے بعد موعودین بالخلافت والحکومت سے جو مرتکب کفر یا کفران کا ہوجائے وہ فسق مین کامل ہے دوسرا یہ

کہ موعودین بالخلافت کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ براہل عداوت حاصل ہونے
کے بعد موعودین بخلافت و غلبہ کے ائمۂ بحق و خلفاے راشدین ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے
مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کے جو لوگ
اقرار نکرین وہ لوگ کفر او فسق مین کامل ہین یہی دو احتمال ہین سوا کوئی احتمال نہین ہو اما احتمال اول پس
خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی اما خلاف مذہب اہل لعنت
پس اسواسطے کہ اسمین شبہہ نہین ہو کہ موعودین بالخلافت وہ مومنین صالحین ہین جو کہ اس آیت کے لفظ
الذین امنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت سے مراد ہین مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطین مومنین
صالحین آیت استخلاف کی نسبت لکھا ہی کہ نزد شیعہ مقصود از مومنین صالحین جناب علی مرتضیٰ و اولاد
امجاد وی علیہ السلام انتہی اس عبارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ بزعم اہل لعنت اس آیت کے
لفظ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت سے جو مومنین صالحین مراد ہین وہ دوازدہ امام ہین پس
بزعم اہل لعنت موعودین بالخلافت دوازدہ امام ہین اور صاحب بوارق مجتہد فوائق نے صاحب قوت
قدسیہ مصنف تحفۂ اثنا عشریہ کے استدلال بآیۂ مذکورہ کے جواب مین اولا یہ تمہید کی ہی کہ قرآن مین ظہور
و بطون بہت ہوتے ہین لہذا بحکم حدیث ثقلین اخبار اہل بیت کی طرف رجوع کرنا چاہیے بعد اس تمہید
کے لکھا ہی روی العیاشی باسنادہ عن علی ابن الحسین علیہما السلام انہ قرء الاٰیۃ و
قال ہم واللہ شیعتنا اہل البیت یفعل ذلک بہم علی یدای رجل منا وہو مہدی
ہذہ الامۃ الخ حاصل مفاد اس روایت کا یہ ہی کہ امام زین العابدین نے اس آیت کو پڑھکے
فرمایا کہ قسم ہی خدا کی موعودین بالخلافت باین آیت ہم گروہ اہل بیت ہین پورا کریگا اللہ اسکو اوپر دونون
ہاتھ ایک رجل کے ہم گروہ اہل بیت سے وہ مہدی امت ہی پس معلوم ہوا کہ بزعم اہل لعنت موعودین
بالخلافت اہل بیت ہین جن سے صدور کفر و کفران حسب مزعوم اہل لعنت محال ہی جس سے عیان
مثل روز روشن ہوگیا کہ موعودین بالخلافت بآیۂ مذکورہ کا مصداق و من کفر بعد ذلک
فاولٰئک ہم الفاسقون ہونا خلاف مذہب اہل لعنت ہی اما خلاف مذہب اہل سنت پس اسواسطے

کہ مفسرین و متکلمین اہل سنت نے تصریح کی ہی کہ اول جن اشقیا نے اس نعمت عظیمہ کا کفران کیا ہی وہ قاتلان
عثمان ہین اما خلاف مذہب محقق پس اسواسطے کہ ابھی جواب بالا مین جو مبین ہو چکا ہی اُس سے ظاہر
ہی کہ خود اس آیت مین حق تعالی نے یہ شہادت دی ہی کہ موعودین بالخلافت ایمان کامل سے سرفراز
اور اعمال صالحہ سے ممتاز ہین اور آیندہ ہمیشہ ایمان کامل اور اعمال صالحہ سے سرفراز و ممتاز رہین گے
کبھی کفر و کفران کے مرتکب نہونگے پس عیان کالشمس فی المعان ہو گیا کہ احتمال اول یعنی موعودین
بالخلافت سے کسیکا مصداق ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ہونا خلاف مذہب
اہل لغت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی لہذا احتمال ثانی یعنی موعودین
بالخلافت کے معاندین و منکرین کا مصداق ومن کفر بعد ذلك فاولٰئك هم الفاسقون
ہونا متیقن ہو گیا بدین وجہ بھی صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنے کا
وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونے کے کفریا کفران کرکے فسق مین کامل ہو جائین گے برعکس
نہند نام زنگی کافور کا حساب ہی۔

جواب پنجم یہ کہ جو اس آیت مین موعود بالخلافت ہوگا اُسکی خلافت مغتصبہ و متغلبہ نہو گی بلکہ اُسکے
حق ہو گی اور اُسکے لیے موعودہ من اللہ باین آیت اللہ ہو گی اور اس آیت سے اُسکے لیے ثابت ہو گی
اور جو خلافت آیت یا حدیث متواتر سے ثابت ہوتی ہی وہ خلافت حقہ راشدہ ہوتی ہی اور خلافت حقہ
راشدہ کفر و کفران کے ساتھ ایک وقت ایک ذات مین جمع نہین ہوتی ہی کما ہو المقرر عند الفریقین
لہذا موعودین بالخلافت باین آیت مصداق ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون نہین
ہو سکتے ہین بلکہ موعودین بالخلافت کے معاندین و منکرین اسکے مصداق ہین لہذا جب یہ معین ہو گیا
کہ موعودین بالخلافت خلفاے ثلثہ ہین تب یہ متیقن ہو گیا کہ خلفاے ثلثہ کے معاندین و منکرین
ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون کے مصداق ہین بدین وجہ بھی صاحب مناقشہ
کا یہ کہنا کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنیکا وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونیکے کفر یا کفران کرکے فسق مین
کامل ہو جائین گے برعکس نہند نام زنگی کافور کا حساب ہی۔

مناقشہ دوم جناب مجتہد مآب تشیید المبانی مین فرماتے ہین کہ اگر بنظر انصاف ملاحظہ فرمایند خلافت عثمان بسبب مخالفت اہل مصر وعدم شرکت اہل مدینہ تا آنکہ نوبت بقتل رسید مصداق تمکین دین نیست انتہی حاصل مفاد اس عبارت کا یہ ہے کہ اہل مصر نے عثمان کی مخالفت کی اور اہل مدینہ نے عثمان کی شرکت نہ کی حتی کہ قتل کی نوبت پہونچی لہذا خلافت عثمان مصداق تمکین دین نہین ہوسکتی ہے۔

جواب اول یہ کہ آیہ کریمہ فمنھم من یمشی علی بطنہ ومنھم من یمشی علی رجلین ومنھم من یمشی علی اربع کی نسبت مفسرین فریقین نے لکھا ہے کہ جو حیوان اقسام ثلثہ مذکورہ آیہ مین داخل نہین ہے وہ نادر کالمعدوم ہے لائق اعتبار نہین ہے اسی طور سے خلافت ذی النورین کے فتوحات عظیمہ وغلبات شدیدہ بر اہل بینہ کے مقابلے مین وہ بلوا جو بالکل آخر عمر مین ذی النورین کے ہوا ہے جسمین ذی النورین شہید ہوے ہین ضرور نادر کالمعدوم ہے لائق اعتبار نہین ہوسکتا ہے لہذا خلافت ذی النورین بھی مثل خلافت صدیقیہ وفاروقیہ کے مصداق آیت استخلاف ہوسکتی ہے او رہی۔

جواب دوم یہ کہ مقدمہ شہادت ذی النورین مین اہل مدینہ کا ذی النورین کے شریک نہونا کذب صریح وبہتان فضیح ہے کیونکہ جب بلوائیون نے بلوا برپا کیا مہاجرین وانصار ودیگر اہل مدینہ نے کہا کہ ان بلوائیون نے ہماری تلوار سے بیتاب ہوکر اسلام قبول کیا ہے اب اپنی ہستی کو بھول گئے آپ منع کیجیے ہم ان لوگونکی ہستی پھر ان لوگون کو یاد دلادین حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عثمان کی خوشی چاہتے ہو تو عثمان کی حیات مین ان بلوائیون سے نہ بولو اسکا سبب اشتراط ظہور امام کی بحث مین مبین ہوچکا پس مہاجرین و انصار ودیگر اہل مدینہ نے مع حضرت علی کے یہ تجویز کیا کہ خانہ عثمان کے در پر چند آدمی حفاظت کیواسطے رہا کرین چنانچہ ایکدن علی مرتضی نے حسنین علیہما السلام کو متعین کردیا بلوائیون نے جب دیکھا کہ دروازہ سے گذر مشکل ہے تب دوسری طرف سے بذدی دپوشیدگی دیوار مین نقب لگاکر اپنا کام پورا کیا یعنے حضرت ذی النورین کو شہید کیا بعد اطلاع کے علی مرتضی نے بہت خفا ہوکے حسنین کو تھپڑ مارا اور کہا کہ کیسے بیخبر تھے کہ جسکی حفاظت کررہے تھے وہ شہید ہوگئے اور تمکو خبر نہوئی اس بیان سے خوب واضح ہوگیا کہ مقدمہ شہادت ذی النورین مین اہل مدینہ ضرور حضرت عثمان کے شریک تھے لیکن

جس طور سے ابن ملجم نے بذر دی و پوشیدگی علی مرتضی کو شہید کیا اُسی طور سے بلوائیون نے بذر دی و پوشیدگی ذی النورین کو شہید کیا پس جس طور سے واقعۂ شہادت علویہ سے کوئی کہ نہین سکتا ہی کہ مقدمۂ قتل علی مین کوئی علی کا شریک تہوا اُسی طور سے واقعۂ شہادت ذی النوریہ سے کوئی نہین کہ سکتا ہی کہ مقدمۂ قتل عثمان مین کوئی عثمان کا شریک تہو الهذا بنظر واقعۂ شہادت ذی النوریہ کے یہ کہنا کہ خلافت عثمان مصداق تمکین دین نہین ہوسکتی ہی ابلہی یا ابلہ فریبی سے خالی نہین ہی اور یہ واقعہ بالکل آخر عمر ذی النورین مین ہوا تھا اور اس سے پہلے خلافت ذی النوریہ مین عرصۂ دس گیارہ برس تک ابر فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ ہوتے رہے لہذا مثل خلافت صدیقیہ و فاروقیہ کے خلافت ذی النوریہ بھی مصداق آیت استخلاف ہوسکتی ہی اور ہی ۔

جواب سوم یہ کہ مدعا یہ ہی کہ اس آیت سے حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہی اور بفرض محال اگر خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین نہین ہوسکتی ہی تو اس آیت کے مصداق ہونیکی وجہ سے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ ثابت ہوکر خلافت فاروقیہ کے فرع ہونیکی وجہ سے حقیت و راشدیت خلافت ذی النوریہ بھی ثابت ہوگی پس مثل خلافت صدیقیہ و فاروقیہ کے در صورت مصداق تمکین دین ہونے خلافت ذی النوریہ کے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت بدلالت مطابقت آیت ہی اور در صورت مصداق تمکین دین نہونے خلافت ذی النوریہ کے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ ثابت بدلالت مطابقی آیت اور حقیت و راشدیت خلافت ذی النوریہ ثابت بدلالت التزامی آیت ہی بہرحال اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ایسا نور قلل طور ہی کہ مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بلکہ کل مناقشات اہل لعنت اُس نور کے آگے حجاب خانۂ عنکبوت ہی جس سے وہ نور کسی طرح نہین ہوتا ہی مستور ۔

جواب چہارم یہ کہ بارہا رچند بار مبیّن ہوچکا ہی کہ جس خلافت مین تین امرون کا اجتماع ہوا ہی وہ خلافت مصداق آیت استخلاف ہی امر اول خلیفہ کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا امر دوم خلافت کا بعد نزول آیۂ مذکورہ ہونا امر سوم زمانۂ خلافت مین خلیفہ اور گروہ خلیفہ کو بر اعداء غلبہ ہونا

اور مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ اشارہ بتا رہا ہی کہ خلافت صدیقیہ و فاروقیہ مین کل امور ثلثہ مذکورہ موجود تھے لہذا اس آیت کے مصداق ہو سکتے ہین اور ہین اور صراحۃً بتا رہا ہی کہ خلافت ذی النوریہ مین امرین اولین موجود تھے اور امر سوم مفقود لہذا اس آیت کے مصداق نہین ہو سکتی ہی اور نہین ہی پس راقم اثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ جب خلافت صدیقیہ و فاروقیہ اس آیت کے مصداق ہو سکتی ہین اور ہین تب اس آیت سے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ ثابت ہو کر خلافت بلافصل علی باطل ہو گئی مذہب اہل لعنت خاک مین مل گیا اب کہیے کہ بزعم مجتہد صاحب خلافت ذی النوریہ اگر مصداق تمکین دین نہین ہو سکتی ہی تو مجتہد صاحب کو کیا ملا یہی ملا کہ جب اس آیت سے خلافت بلافصل حضرت علی باطل ہو گئی مذہب اہل لعنت خاک مین مل گیا جب مذہب اہل لعنت خاک مین مل گیا مذہب اہل سنت حق ہو گیا جب مذہب اہل سنت حق ہو گیا حقیت ہر سہ خلافت ثابت ہو گئی خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین ہو یا نہو۔

جواب پنجم یہ کہ بجواب مناقشہ نہم اس آیت کے وجوہ دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کو جو بنظر غور دیکھ لیگا اُسکو معلوم ہو جائے گا کہ اس آیت کے اکثر وجوہ دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت خلافت کے مصداق تمکین دین ہونے پر موقوف نہین ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ کہنا کہ خلافت عثمان مصداق تمکین دین نہین ہو سکتی ہی محض اُن وجہون سے کور چشمی یا چشم پوشی ہی ایسی چشم پوشی و کور چشمی سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی ان سب باتون سے اگر در گذر کیا جائے تو فقط اسوجہ سے یہ مناقشہ جاسے تا تا ہی کہ بالکل آخر عمر مین حضرت ذی النورین کے جو بلوا ہوا ہی جس مین وہ حضرت شہید ہوے ہین جو اُن حضرت کے مرض موت کے حکم مین ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین نہین ہو سکتی ہی اور اُس سے پہلے خلافت ذی النوریہ مین جو عرصہ دس گیارہ برس تک برابر فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ ہوئے ہین اور سلطنت اسلام مین وسعت اور ملت اسلام مین قوت ہوئی ہی اُس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین ہو سکتی ہی ان ھذا لشیء عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب۔

مناقشہ یازدہم سقیفہ مین قبل بیعت ابوبکر انصار نے مہاجرین سے کہا تھا کہ منا امیر و منکم امیر

ایک امیر ہم سے ایک امیر تم سے۔ ابوبکر نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا ہی الائمۃ من القریش غیر قریش امام نہین ہو سکتا ہی پس اگر یہ آیت مثبت خلافت ہوتی تو اُسوقت کوئی خلیفہ یا کوئی طرفدار خلفا ضرور تمسک کرتے حدیث مذکور کے دامن مین ہاتھ نہ مارتے یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین اور مجتہد صاحب نے بوارق و تشئید المبانی مین ارقام فرمایا ہی تشئید المبانی کی عبارت یہ ہی وقتیکہ انصار گفتہ بودند منا امیر و منکم امیر و زبیر وغیرہ انکار بیعت نمودہ بودند البتہ احد الخلفا می گفت کہ ما بموجب وعدۂ الٰہی خلیفہ ہستیم انکار شما بیوجہ است و دست بدامن الائمۃ من القریش نمی زد انتہی بلفظہ۔

جواب اول یہ کہ غزوہ خیبر مین دوسرے دن شام کو آنحضرت علیہ التحیۃ نے فرمایا لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور دین گے ہم نشان بروز فردا محبوب و محب خدا اور رسول مرد کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اسکے دونون ہاتھون پر **ف** باتفاق فریقین موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر علی مرتضی ہین لیکن اس مناقشہ سے اسمین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ بعد صدور اس حدیث کے دوسرے دن جسوقت تک جناب امیر کو نشان جنگ نہین ملا تھا اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان نہین ہوا تھا اُسوقت تک کل مجاہدین خیبر جن مین اصحاب مقبولین اہل لعنت بھی تھے بہت غور و فکر کرتے رہے اور آپسمین پوچھ پاچھ کرتے رہے کہ موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر کون ہی اور بہت لوگ اسکے اُسکے نام لیتے رہے علی مرتضی کا نام کسی نے نہ لیا نہ کسیکا خیال علی مرتضی کی طرف گیا پس اگر علی مرتضی موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر ہوتے تو اُس وقت صحاب مقبولین اہل لعنت ضرور کہتے کہ موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر علی بن ابی طالب ہین تم لوگون کا ادھر اُدھر خیال دوڑانا اور اُسکا اسکا نام لینا بیوجہ ہی پس جو جواب اس کلام کا ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا ہوگا اور حل مقام یہ ہی کہ جس طور سے بعد صدور اس حدیث کے جسوقت تک جناب امیر کو نشان جنگ نہین ملا تھا اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان نہین ہوا تھا اُسوقت تک آنجناب کا موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر ہونا کسی کو معلوم نہ تھا اسی سے اُسوقت تک کسی نے نہین کہا کہ موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر علی بن ابی طالب ہین اگر کوئی کہتا تو قابل اعتبار اولی الابصار نہوتا

لیکن صدور اس قول کے دوسرے دن جسوقت آنجناب کو نشان جنگ ملا اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر
نمایان ہوا اُسکے بعد آنجناب کا موعود برایت و نظر باین قول خیر البشر ہونا معلوم ہوگیا اور آنجناب کے محبوب
و محب خدا و رسول ہونے پر اس حدیث مین دلالت پیدا ہوگئی اُس سے پہلے نہ تھی اسی سے آنجناب
کے مقدمہ مین جو اس حدیث سے استدلال کرتا ہے وہ صدور اس حدیث کے دوسرے دن آنجناب کو نشان
جنگ ملنے اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان ہونے کا ذکر ضرور کرتا ہے اسی طور سے بعد نزول آیت
استخلاف کے جسوقت تک کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے کسی کو خلافت و غلبہ دونو نکا
مجموعہ حاصل نہین ہوا تھا اُسوقت تک کسیکو معلوم نہ تھا کہ موعودین بالخلافت بآیت استخلاف کون لوگ ہین اسی سے
سقیفہ کے روز بلکہ اسکے بعد بھی جسوقت تک کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے کسیکو خلافت
و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا تھا اُسوقت تک مقدمہ خلافت مین آیت استخلاف کا نام بھی نہین
لیا گیا اگر کوئی نام لیتا تو قابل اعتبار اولی الابصار نہوتا لیکن جب نزول آیت استخلاف کے چند سال بعد کلمہ
گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت ہوئی اور زمانہ خلافت
مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا اور بجز خلفائے ثلثہ کے کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے اور کسی مین
خلافت و غلبہ کا اجتماع نہوا اُسکے بعد صرف خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا موعود بالخلافت بآیت استخلاف ہونا
معلوم ہوگیا اور اس آیت مین دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پیدا ہوگئی اُس سے پہلے نہ تھی اسی سے
مقدمہ خلافت مین جب اس آیت سے استدلال کیا جاتا ہے تب ہر سہ خلیفہ کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت
استخلاف سے ہونے اور بعد نزول آیت استخلاف کے یکے بعد دیگرے زمین مین خلیفہ ہونے اور زمانہ خلافت مین
برابر اعدا پر غالب ہونے اور بعد خلفائے ثلثہ کے کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے کسی اور مین
خلافت و غلبہ کا اجتماع نہونیکا ذکر ضرور کیا جاتا ہے اگر کوئی اپنے کو کور چشم اور کر گوش بنا کے اُسکو آنکھون سے
نہ دیکھے اور کانون سے نہ سنے اور یہی کہتا جائے کہ اگر اس آیت سے خلافت خلفائے ثلثہ ثابت ہوتی
تو سقیفہ مین خلیفہ اول حدیث الائمۃ من القریش کے دامن کیون پکڑتے اس آیت سے کیون
تمسک نکرتے تو اُسکا علاج بجز خدا کے کوئی نہین کر سکتا ہے بالجملہ جس طرح بوجہ زمرہ رجال سے ہونے

جناب امیر کے خیبر مین تیسرے روز آنجناب کو نشان و فتح ملنے کے بعد مقدمہ آنجناب مین حدیث مذکور سے استدلال کرنا صحیح ہوا ہی قبل اُسکے صحیح نہ تھا اسی طرح بوجہ ہونے ہر سہ خلیفہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین اہل عداوت پر غلبہ ہونے کے بعد مقدمہ خلافت مین آیۂ مذکورہ سے استدلال کرنا صحیح ہوا ہی قبل اُسکے صحیح نہ تھا اسی سے سقیفہ مین آیۂ مذکورہ کا ذکر نہین آیا تھا لیکن جسطرح سے خیبر مین جناب امیر کو نشان اور فتح ملنے کے قبل حدیث مذکور کے ساتھ آنجناب کے ذکر نہ آنے سے آنجناب کو خیبر مین نشان اور فتح ملنے کے بعد آنجناب کا صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی اُسی طرح سے ہر سہ خلیفہ کو خلافت و غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے قبل سقیفہ مین یا اور کسی مقام و ایام مین آیۂ مذکورہ کے ساتھ کسی خلیفہ کے ذکر نہ آنے سے ہر خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا حصول غلبہ کے پیشتر سے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ پیشتر سے مومن صالح ہونے اور بعد نزول آیۂ مذکورہ تا دم مرگ ہمیشہ مومن صالح رہنے اور مومن صالح راہی ملک بقا ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا نہایت سرکش کافر ہونے پر آیۂ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب دوم یہ کہ جناب امیر نے اس آیت کو زمانہ خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین حضرات اہل لعنت کی ایسی قوی روایتون سے واضح ہو چکا ہی کہ آجتک کسی اہل لعنت کو اُن روایتون کی صحت و قوت سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی لہذا سقیفہ کے روز مقدمہ خلافت مین آیت استخلاف سے تمسک نکرنا آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونیکی منافی نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بُن سے منہدم ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشۂ دوازدہم اگر یہ آیت مثبت خلافت ہوتی تو خلافت کے واسطے شورے کی ضرورت

کیون ہوئی اور شورے سے کیون خلیفہ مقرر ہوتا اس آیت کے حکم سے کیون خلیفہ مقرر نہوتا۔

جواب اول یہ کہ مناقشہ تم کے جواب مین اس آیت کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی وجہ دہم مین واضح ہو چکا ہی کہ جناب امیر نے اس آیت کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی اور حسب تصریح شارح نہج البلاغت ابن میثم بحرانی اثنا عشری بحکم اس آیت کے آنجناب نے جماعت فاروقیہ کی نسبت فرمایا ہی کہ اللہ نے اس جماعت کو غالب کر دینے کا وعدہ دیا ہی پس اگر ہر سہ خلیفہ موعود بخلافت و غلبہ بآیۂ مذکورہ نہوتے تو آنجناب آیۂ مذکورہ کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر کیون محمول کرتے اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت کیون دیتے اور حسب تصریح ابن میثم بحرانی اثنا عشری آنجناب بحکم اس آیت کے جماعت فاروقیہ کی نسبت یہ کیون فرماتے کہ اللہ نے اس جماعت کو غالب کر دینے کا وعدہ دیا ہی درحقیقت جناب امیر کا اس آیت کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول کرنے کے بعد اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے سے انکار کرنا آنجناب کو تفسیر آیت قرآنیہ مین خاطی بنانا ہی جو کہ حسب زعم اہل لعنت صریح کفر ہی پس جناب امیر کی تخطیہ کر کے حسب زعم خود دائرۂ کفار مین داخل ہونا حضرات اہل لعنت کو گوارا ہی حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہونا ان حضرات کو گوارا نہین ہی اسی کو اختیار نار بر عار کہتے ہین اہل البصیرت کے نزدیک اس قسم کا اختیار نار بر عار سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہوتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی۔

جواب دوم یہ کہ حدیث رایت یعنے قول آنحضرت علیہ التحیۃ لاعطین الرایۃ الخ باتفاق فریقین جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہی لیکن جسطور سے آیت استخلاف یعنی قول خالق بریت وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونے مین یہ مناقشہ پیدا کیا گیا ہی اسی طور سے حدیث مذکور کا جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہونے مین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ اگر حدیث مذکور آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہوتی تو خیبر مین آنجناب کو نشان و فتح ملنے کے قبل کل مجاہدین خیبر تعیین مراد و مورد حدیث مذکور مین بغایت مبالغہ کیون خوض و غوص کرتے اور ادھر ادھر خیال و ثنا...

اور اسکا اُسکا نام لیتے علی مرتضی کی طرف کیون کسی کا خیال نہ جاتا علی مرتضی کا نام کیون کوئی نہ لیتا اگر علی مرتضی کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور مین دلالت ہوتی تو اُسی دلالت سے علی مرتضی کا مورد و مراد حدیث مذکور ہونا کیون متعین و متیقن نہوتا پس جو جواب اس کلام کا ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا ہوگا اگر اس کلام کا یہ جواب دیا جائے کہ خیبر مین جناب امیر کو نشان فتح ملنے کے بعد آنجناب کا مورد و مراد حدیث مذکور ہونا معلوم ہوا ہے اور حدیث مذکور مین آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر دلالت قطعیہ پیدا ہوئی ہے اُس سے پہلے نہ آنجناب کا مورد و مراد حدیث مذکور ہونا معلوم تھا نہ آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور مین دلالت تھی بدینوجہ اُس سے پہلے تعیین مورد و مراد حدیث مذکور مین خوض و غوص کی ضرورت تھی اور حاضرین و غائبین کا ادھر اُدھر خیال جانا اور اسکا اُسکا نام لینا وقوع مین آیا تھا لیکن خیبر مین آنجناب کو نشان و فتح ملنے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لا و لم نہین ہے تو اس مناقشہ کا یہ جواب قبول کیا جائے کہ ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا موعود با لخلافت بآیۂ استخلاف ہونا معلوم ہوا ہے اور آیۂ مذکورہ مین دلالت قطعیہ بر حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ پیدا ہوئی ہے اُس سے پہلے نہ ہر سہ خلیفہ کا موعود با لخلافت بآیۂ مذکورہ ہونا معلوم تھا نہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر آیۂ مذکورہ مین دلالت تھی بدینوجہ اُس سے پہلے تعیین خلیفہ مین شوریٰ کی ضرورت تھی اور شوریٰ سے خلیفہ مقرر ہونا وقوع مین آیا ہے لیکن ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا حصول غلبہ کے پیشتر سے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے پر آیۂ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لا و لم نہین ہے بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا ثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہے گا۔

مناقشۂ سیزدہم کلام خلیفۂ رسول مین ہے اگر رسول خدا ابوبکر کو خلیفہ کرتے تو ابوبکر خلیفۂ رسول ہوتے اذ لیس فلیس بس ثلثہ مین کسی کا خلیفۂ رسول ہونا نہ اس آیت سے ثابت ہوسکتا ہے نہ اور کسی آیت یا حدیث سے

یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین اور اُن کے صاحبزادے نے تحفۃ الاثنا عشریہ مین مرتب کیا ہی۔

جواب اول باتفاق فریقین ثابت ہی کہ رسولخدا نے یہ خبر دی ہی کہ عادلون کی بادشاہت ہوگی اور یہ بھی خبر دی ہی کہ ظالمون کی بادشاہت ہوگی اور یہ بھی خبر دی ہی کہ ہماری نسل سے ایک کو تمام زمین کی بادشاہت ہوگی اور وہ عدل سے زمین کو پُر کریگا اور اُس سے پہلے تمام زمین ظالم بادشاہون کے ظلم سے پُر رہیگی اور یہ خبر دینا خلیفہ کرنا نہین ہی کیونکہ ظالم کو خلیفہ کرنا رسول کا کام نہین ہی پس رسول خدا نے خلافت امام مہدی کی خبر دی ہی لیکن رسولخدا نے امام مہدی کو خلیفہ نہین کیا ہی جیسا کہ انبیاے سابقین نے نبی آخر الزمان کی خبر دی ہی لیکن انبیاے سابقین نے نبی آخر الزمان کو نبی نہین کر دیا ہی پس بغیر خلیفہ کرنے رسول کے امام مہدی کیون خلیفہ رسول ہو سکتے ہین اور بغیر خلیفہ کرنے رسول کے ابوبکر کیون خلیفۂ رسول نہین ہو سکتے ہین بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔

جواب دوم حضرات اہل لعنت جن آیات قرآنیہ سے بزعم خود حضرت علی کا بلا فصل خلیفۂ رسول ہونا ثابت کرتے ہین اُن آیتون مین رسولخدا کا شیر خدا کو خلیفہ کرنے کا کوئی ذکر نہین ہی چنانچہ خود حضرات استدلال بآیہ انما ولیکم اللہ مین بیان کرتے ہین کہ اللہ نے علی کو ولی مقرر کیا ہی یہ نہین بیان کرتے ہین کہ رسول نے علی کو ولی مقرر کیا ہی پس بزعم امامیہ جو بحکم آیہ انما ولیکم اللہ علی کو اللہ نے ولی مقرر کیا ہی نہ رسول نے اُس سے علی کا خلیفۂ رسول ہونا کیون ثابت ہوتا ہی اور بحکم آیت استخلاف ہر سہ خلیفہ کو جو اللہ نے خلیفہ کیا ہی اُس سے ہر سہ خلیفہ کا خلیفۂ رسول ہونا کیون نہین ثابت ہوتا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ یہ دیدہ و دانستہ عوام کی راہ زنی کرتا ہی۔

جواب سوم کتب لغت بیک طرف منتعب کے باب استفعال مین بھی لکھا ہی الاستخلاف کسی را بجای خویش یا بجای دیگر نشانیدن انتہی اس عبارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ مثلاً زید نے اگر کسی کو اپنا جانشین کیا تو وہ شخص بھی خلیفۂ زید ہی اگر زید نے کسی کو اپنا جانشین نہ کیا بلکہ بعد زید کے اور کسی نے کسی شخص کو زید کا جانشین کیا تو وہ شخص بھی خلیفہ زید ہی اور عرف عام بھی اسکے مطابق ہی

اور بعد رسول خدا کے اللہ جل جلالہ نے بھی ہر سہ خلیفہ کو جانشین رسول کیا ہی اور مہاجرین و انصار نے بھی
چنانچہ ابھی مناقشہ آتیہ کے جواب مین معلوم ہوگا پس لغت کی راہ سے بھی عرف عام کی راہ سے بھی
ہر سہ خلیفہ کا خلیفہ رسول ہونا ثابت ہی بغیر خلیفہ کرنے رسول کے لہذا مولوی صاحب موصوف کا یہ فرمانا
کہ اگر رسول خدا ابوبکر کو خلیفہ کرتے تو ابوبکر خلیفہ رسول ہوتے اذلیس فلیس سوائے جاہلی یا جاہلون کی
راہ زنی کے کیا ہوسکتا ہی۔

جواب چہارم منتخب اور صراح مین ہی خلافت بالکسر بجاے کسے بودن درکارے انتہی اس عبارت
سے آشکار نا مجال انکار ہی کہ خلافت کے معنے ہین کسیکا کسی کام مین کسی کی جگہہ پر ہونا یہ قید نہین ہی کہ جسکی جگہہ
ہی اُسکے کرنے سے ہو بلکہ عام ہی اس سے کہ اُسکے کرنے سے ہو یا اُسکے بعد اور کسیکے کرنے سے ہو یا بغیر
کرنے کسیکے ہو یہی عرف عام بھی ہی اور بعد رسول خدا کے یکے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ اشاعت دین و تنفیذ احکام
شرع متین مین رسول خدا کی جگہہ پر ہوئے اللہ کے کرنے سے بھی اور مہاجرین و انصار کے کرنے سے بھی
چنانچہ ابھی مناقشہ آتیہ کے جواب مین واضح ہوگا لہذا موافق لغت کے بھی اور موافق عرف عام کے بھی
ہر سہ خلیفہ کا خلیفہ رسول ہونا بے شبہہ ثابت ہی بدینوجہ بھی مولوی صاحب موصوف کا یہ فسانہ کہ اگر
رسول خدا ابوبکر کو خلیفہ کرتے تو ابوبکر خلیفہ رسول ہوتے اذلیس فلیس محض نادانی یا شیطانی
کا ترانہ ہی۔

جواب پنجم یہ کہ ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد و خلیفہ اللہ ہونا ثابت ہونے کے بعد بفرض محال
اگر خلیفہ رسول ہونا ثابت نہوگا تو نہ اہل لعنت کا نفع ہی نہ اہل سنت کا نقصان لہذا یہ مناقشہ ہی
دیوانے کا ہذیان۔

مناقشہ چہاردہم اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہی اور ابوبکر کو عمر نے خلیفہ کیا ہی
نہ اللہ نے اور عمر کو ابوبکر نے خلیفہ کیا ہی نہ اللہ نے اور عثمان کو عبدالرحمن بن عوف وغیرہ نے خلیفہ کیا ہی
نہ اللہ نے لہذا ثلثہ مین کوئی موعود بخلافت و غلبہ بآیہ مذکورہ نہین ہوسکتا ہی یہ مناقشہ بھی مولوی
عمار علی صاحب کے دفع المغالطہ مین موجود ہی۔

جواب یہ ہے کہ اہل لعنت کی کتاب نہج البلاغت مین ہے کہ جناب امیر اپنے نامہ بنام معاویہ مین فرماتے ہین بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علےٰ ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار و لا للغائب ان یرد فانما الشوری للمہاجرین والانصار الخ حاصل اسکا یہ ہے کہ جناب امیر معاویہ سے فرماتے ہین کہ جن لوگون نے جس بنا پر ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعت کی تھی اُن لوگون نے اُسی بنا پر میری بیعت کی ہے پس نہ کوئی حاضر اور کسی کو پسند کرسکتا ہے نہ کوئی غائب اسکو رد کرسکتا ہے کیونکہ شوری خاص ہے مہاجرین و انصار کے لیے یعنے شوری کرکے امام مقرر کرنے کا حق یا مہاجرین و انصار کو ہے اور کسیکو نہین ہے **ف** اس کلام داماد خیر الانام سے طشت ازبام ہے کہ فقط عمر کا ابوبکر کو خلیفہ کرنا اور فقط ابوبکر کا عمر کو خلیفہ کرنا اور فقط مع عبد الرحمن بن عوف کے چند اشخاص قلیلہ کا عثمان کو خلیفہ کرنا محض دروغ بیفروغ ہے ایسے دروغ بیفروغ سے اس آیت کا ثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہوسکتا ہے بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہے اگر یہ مناقشہ کیا جائے کہ اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اور پیغمبر کے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ کو مہاجرین و انصار نے خلیفہ کیا ہے نہ اللہ نے لہذا اس آیت مین کوئی خلیفہ موعود بالخلافت نہین ہوسکتا ہے تو

جواب اول یہ ہے کہ خود مولوی صاحب نے اسے دفع المغالطین اور مجتہد صاحب نے بوارق مین تصریح کی ہے کہ اس آیت مین خلیفہ کرنے سے زمین مین پادشاہ کرنا مراد ہے اور یہ وعدہ زمانہ امام مہدی مین پورا ہوگا اور یہ بھی حضرات اہل لعنت کا بیان ہے کہ جسوقت امام مہدی ظاہر ہونگے اسوقت چالیس مومن امام کے ساتھ ہوجائین گے انھین چالیس مومنون کو لیکے امام جہاد شروع کرینگے اور جہاد کرکے تمام زمین پر تسلط حاصل کرینگے پس جس طور سے اہل سنت خیر البریہ کے استدلال بآیت استخلاف مین جناب مولوی صاحب موصوف نے یہ مناقشہ پیدا کیا ہے اُسی طور سے اس بیان اہل لعنت مین یہ کلام پیدا ہوتا ہے کہ چالیس آدمی مل کے امام مہدی کو خلیفہ کرین گے بعدہ امام زمان بزور سیف و سنان اعوان رفتہ رفتہ تمام زمین پر تسلط حاصل کرلینگے حسب وعدہ آیت استخلاف اللہ کا خلیفہ کرنا کجا پس جو جواب اس کلام کا اولیاسے مولوی صاحب تجویز کرین وہی جواب اس مناقشہ کا قبول کرین

اگر کہا جائے کہ جو لوگ امام مہدی کو خلیفہ کرینگے اُن لوگون کے خلیفہ کرنے کے پردے مین اللہ کا خلیفہ کرنا ضرور واقع ہے کوئی با ایمان عاقل ذی حیا اس سے انکار نہین کر سکتا ہے کیونکہ احادیث بسیار و اخبار بیشمار سے یہ ثابت ہے کہ خداوندکریم امام مہدی کو زمین مین خلیفہ کریگا تو یہ قبول کر لیا جائے کہ مہاجرین انصار کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنے کے پردے مین خداوندکریم کا خلیفہ کرنا ضرور واقع ہے کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہے کیونکہ آیت استخلاف مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ دیا ہے اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا اور بعد نزول آیت استخلاف کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعداپر غالب ہونا ان تینون امرون کا مجموعہ موعود بین بالخلافت بآیت استخلاف کی علامت ہے چنانچہ بجواب مناقشۂ سوم مبیّنؔ ہو چکا ہے اور اسمین مجال لا و لم نہین ہے کہ ہرسہ خلیفہ مین یہ علامت پائی گئی اور کسی مین نہین پائی گئی لہذا مہاجرین و انصار کے خلیفہ کرنے کے پردے مین خداوندکریم کا ہرسہ خلیفہ کو خلیفہ کرنے سے کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہے اور جو لوگ عار سے نار کو بہتر سمجھ کے انکار کرین جیسا کہ مولوی صاحب موصوف نے کیا ہے وہ لوگ ضرور ومن کفر بعد ذلک فاولٰئك هُمُ الفاسقون کے مصداق ہین۔

جواب دوم تفسیر خلاصۃ المنہج مین جو کہ تفاسیر معتبرۂ اہل لعنت سے ہے اس آیت کے لفظ کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر مین لکھا ہے چنانکہ خلیفہ گردانید خداے آنان را کہ بودند پیش از ایشان یعنے بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد بعد از ہلاکت جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ملوک خود انتہی جسطور سے مولوی صاحب موصوف نے مناقشہ پیدا کر کے فرمایا ہے کہ اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے وعدہ کیا ہے اور خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار نے خلیفہ کیا ہے نہ اللہ نے اُسی طور سے اس تفسیر اہل لعنت مین یہ کلام پیدا ہوتا ہے کہ بعد حضرت موسی کے اصحاب موسی نے یکے بعد دیگر یوشع بن نون وکالب بن یوقنا کو خلیفہ قبول کیا تھا اُن دونون نے بزور سیف و سنان اعوان ملک مصر اور ملک شام کے شہرون پر تسلط حاصل کر کے خلافت و پادشاہت قائم کر لی تھی اور بنی اسرائیل کو خوف اعدا سے مامون و مطمئن کر لیا تھا خداوندکریم کا بنی اسرائیل کو خلیفہ کرنا اور ملک مصر و شام عطا کرنا کجا

پس جو جواب اس کلام کا حضرات اہل لعنت کیطرف سے ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا اہل سنت خیر البریت کیطرف سے ہوگا در حقیقت اصحاب موسی کا ایکے بعد دیگرے یوشع بن نون وکالب بن یوقنا کو خلیفہ قبول کرنا اور اُن دونون کا بزور سیف وسنان اعوان ملکہا سے مذکورہ پر شاہانہ تسلط حاصل کرنا اور بنی اسرائیل کو خوف اعدا سے مامون ومطمئن کرنا یہ سب ظاہری امور مین جنکے پرسے مین انھین بنی اسرائیل کو خداوندکریم کا خلیفہ کرنا اور مملکت مصر وشام عطا کرنا ایسا باطنی یقینی امر ہی کہ ہرگز کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا کیونکہ انھین بنی اسرائیل کا من جانب خدا موعود بالخلافت ہونا مبین فی القرآن ہی اسی طوسے مہاجرین وانصار کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنا اور خلفاے ثلثہ کا بزور سیف وسنان اعوان عرب وعجم وروم وشام کے ملکون پر شاہانہ تسلط حاصل کرنا اور اپنے گروہ کو خوف اعدا سے مامون ومطمئن کرنا یہ سب ظاہری امور مین جنکے پردے مین خداوندکریم کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنا ایسا باطنی یقینی امر ہی کہ ہرگز کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ مومنین صالحین از قبل نزول آیت استخلاف کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا ہی اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ مین خلافت وغلبہ بر اہل عداوت کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی لہذا ظاہری امور مذکورہ کے پردے مین خداوندکریم کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنے سے کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور جو لوگ عار سے نار کو غنیمت سمجھ کے انکار کرین اُن لوگون کا ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون کے مصداق ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا ہی۔

جواب چہارم جنگ خیبر مین آنحضرت علیہ التحیۃ نے فرمایا ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور دینگے ہم نشان بروز فردا خدا ورسول کے محبوب ومحب مرد کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ ان کے ہاتھون پر ف مولوی صاحب ممدوح کا یہ مناقشہ ایسا ہی جیسا کہ کہا جاے کہ اس حدیث مین یہ بیان ہی کہ اللہ اُس رجل کے ہاتھون پر فتح دیگا اور بعد ورود اس حدیث کے دوسرے دن علی مرتضی نے بزور تلوار فتح حاصل کرلیا تھا اللہ نے فتح نہین دی تھی لہذا اس حدیث مین جس رجل کا ذکر ہی وہ رجل

علی مرتضی ہو سکتے ہین لیکن جسکو کچھ بھی ایمان اور عقل ہی اُسکو ضرور جزم ہوگا کہ صدور اس حدیث کے دوسرے دن بزور تلوار حیدر کرار نے جو فتح حاصل کر لیا تھا وہ ضرور اللہ کا فتح دینا ہی کیونکہ رسول خدا نے اس حدیث مین فرمایا ہی کہ بروز فردا ہم جس رجل کو نشان دینگے اُس رجل کو اللہ فتح دیگا اسی طور سے جسکو کچھ بھی ایمان اور عقل ہی وہ ضرور جزم کریگا کہ خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار نے جو خلیفہ کیا تھا اور خلفاے ثلثہ نے بزور سیف و سنان اعوان تمام جزائر عرب و تمام مملکت قیصر و کسری پر قبضہ لیا تھا وہ ضرور ہر خلیفہ کو اللہ کا خلیفہ کرنا ہی کیونکہ آیۂ استخلاف مین اللہ نے وعدہ دیا ہی مومنین صالحین زقبل نزول آیہ مذکورہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ مین خلافت و غلبہ بر اہل عداوت کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا لہذا جسکو کچھ بھی ایمان اور عقل ہی وہ ضرور جزم کریگا کہ خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار نے جو خلیفہ کیا تھا وہ بھی اور خلفاے ثلثہ نے بزور سیف و سنان اعوان ملکہاے مذکورہ پر جو قبضہ حاصل کر لیا تھا وہ بھی خلفاے ثلثہ کو اللہ کا خلیفہ کرنا ضرور رہی جو اسکا اقرار نکرے وہ ضرور و من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کے مصداق ہی۔

جواب پنجم جناب امیر کو ضرور معلوم تھا کہ اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہی اور خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار کا خلیفہ کرنا بھی معلوم تھا باوصف این آنجناب نے اس آیت کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی چنانچہ جواب مناقشۂ نہم کی وجہ دہم مین حضرات اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے مبین ہو چکا ہی کہ آجتک اُن حدیثون کے ثبوت مین کلام کرنیکی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی و نہ ہو گی بنابر اسکے جناب امیر کی شہادت سے بھی معلوم ہو گیا کہ اگرچہ بظاہر مین ہر سہ خلیفہ کو مہاجرین و انصار نے خلیفہ کیا ہی لیکن حقیقت مین براے ایفاے وعدۂ آیت استخلاف خاص اللہ ہی نے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلیفہ کیا ہی اور بظاہر مہاجرین و انصار کا خلیفہ کرنا حقیقت مین خدا کا خلیفہ کرنے کی منافی نہین ہی۔

جواب ششم مناقشۂ پنجم کے جواب اول مین گذر چکا ہی کہ خود مولوی صاحب ممدوح نے اُسی

دفع المغالطہ مین تصریح کی ہی کہ اس آیت مین خلیفہ کرنے سے مالک سلطنت زمین کرنا مراد ہی اور یہ ظاہر ہی کہ
اللہ کا کسی کو خلیفہ بمعنے مالک سلطنت زمین کرنا اس طور سے بھی ہو سکتا ہی کہ جسکو خلیفہ یعنی مالک سلطنت
زمین کرنا منظور ہو اُسکے زمانے مین جن لوگون کے گفتار و کردار کا وقار و اعتبار ہو وہ لوگ مشیت باری
و تقلب القلوبی کردگاری سے مجتمع و متفق ہو کر بعیت خلافت کرکے اُسکے مطیع و معین ہو جائین جس سے
خلافت موعودہ قائم ہو جائے اور اس طور سے بھی ہو سکتا ہی کہ خداوندکریم اپنی تائید غیبی سے جس حصۂ
زمین مین اسکو خلیفہ کرنا منظور ہو اُس حصۂ زمین پر اُسکو مسلط اور دشمنون پر غالب کردے جس سے خلافت
موعودہ قائم و محکم ہو جائے ان دونون طورون سے خداوندکریم کا ہرسہ خلیفہ کو زمین مین خلیفہ کرنا حقا تیقن
ہی کیونکہ زمانۂ نزول آیت استخلاف کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عدو
عطا کرنے کا حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمانۂ نزول آیہ مذکورہ کے زمرۂ کلہ گویان اسلام
سے خلفائے ثلثہ کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا ہی اور بعد خلفائے ثلثہ کے زمرۂ مذکور سے
جسکو خلافت ہوئی ہی اُسکو زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ نہین ہوا ہی بلکہ غلبہ بخوف اعدا ہوا ہی اور یہ بھی
معلوم ہی کہ اُس زمانے مین مہاجرین و انصار کے گفتار و کردار کا وقار و اعتبار تھا اور مہاجرین و انصار
مجتمع و متفق ہو کر بعیت کرکے یکے بعد دیگر ہرسہ خلیفہ کے مطیع و معین ہو گئے تھے اور باوصف قلت انصار
و کثرت اعدائے نابکار کے تائید غیبی سے برابر ہرسہ خلیفہ کو بڑے بڑے ملکون پر تسلط اور دشمنون پر غلبہ
ہوا ہی لہذا حقا تیقن ہو گیا کہ خداوندکریم نے موافق اپنے وعدۂ آیت استخلاف کے دونون طریق مذکور
سے ہرسہ خلیفہ کو زمین مین خلیفہ کیا ہی کوئی با ایمان عاقل ذی حیا اس سے انکار نہین کر سکتا ہی اور مثل مولوی صاحب
موصوف کے عار سے نار کو خفیف سمجھکے جو انکار کرے وہ دائرۂ ومن کفر بعد ذلک فاولئک
ھم الفاسقون سے خارج نہین ہو سکتا ہی پس یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے کالعھن
المنفوش ہو گیا اور ہرسہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے قبل سے
مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کے جو لوگ اقرار نہین
کرتے ہین اُن لوگونکا کفر اور فسق مین کامل ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ رہیگا ـــ

مناقشۂ پانزدہم اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات علیہ التسلیمات ضرور فرماتے کہ اس آیت مین جو وعدہ ہی موافق اُسکے ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے حالانکہ آنحضرت علیہ التحیۃ کا ایسا فرمانا کسی روایت سے ثابت نہین ہی یہ مناقشہ بھی دفع اغالطین مذکور ہی۔

جواب اول اتفاق فریقین ہی کہ حدیث رایت یعنے لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ مین جس رجل کا ذکر ہی وہ رجل علی ابن ابی طالب ہی اور بطور اس مناقشہ کے اسمین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ اس حدیث مین جس رجل کا ذکر ہی وہ رجل اگر علی ابن ابی طالب ہوتے تو رسول خدا ضرور فرماتے کہ ہمارے اس قول کے مطابق علی کو ہم سے نشان ملیگا خدا اسے ظفر دیگا لیکن آنحضرت علیہ التحیۃ کا ایسا فرمانا کسی روایت سے ثابت نہین ہی پس جو جواب اس کلام کا ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا ہوگا اگر تعصب کو چھوڑکے دیکھا جائے تو جس طور سے آنحضرت علیہ التحیۃ نے یہ نہین فرمایا ہی کہ ہمارے اس قول کے مطابق علی ہمسے فائز نشان اور خدا سے فائز ظفر ہوگا لیکن بوجہ رجال سے ہونے جناب امیر کے صدور اس قول کے دوسرے دن انجناب کو نشان و فتح ملنے سے قطعاً معلوم ہوگیا ہی کہ وہ رجل آنجناب ہی اُسی طور سے آنحضرت علیہ التحیۃ نے یہ نہین فرمایا ہی کہ اس آیت مین جو وعدہ ہی مطابق اُسکے ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے لیکن بوجہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونے ہر سہ خلیفہ کے نزول آیۂ مذکورہ کے بعد ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ براہل عداوت ہونے سے ہر سہ خلافت کا مصداق آیۂ مذکورہ ہونا ایسا کھل گیا ہی کہ جس عاقل کو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز انکار نہین کرسکتا ہی۔

جواب دوم جناب مولوی صاحب کے سید العلماء نے بوارق مین لکھا ہی کہ سائر مفسرین محامل صحیحہ برای آیات ذکر می کنند گو مطابق آن حدیثی وارد نشدہ باشد کما لا یخفے علی من طالع کتب التفسیر انتہے پس چونکہ حسب تصریح سید العلماء مولوی صاحب بدون ورود ارشاد فیض بنیاد سرور کائنات مفسرین فریقین آیات قرآنیہ کے محامل صحیحہ بیان کرتے ہین لہذا مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات ضرور فرماتے کہ بحکم اس آیت کے ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے اولیس فلیس

بے نہایت جہالت ہو ایسی جہالت بے نہایت سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی۔

جواب سوم مناقشہ کیم کے جواب مین جناب امیر کا اس آیت کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کرنا اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دینا حضرات اہل لعنت کی ایسی قوی روایتون سے واضح ہو چکا ہی کہ ان روایتون کے ثبوت مین آجتک کسی اہل لعنت کو حرف زدن کی جرأت نہین ہوئی نہ ہو گی لہذا مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات ضرور فرماتے کہ بحکم اس آیت کے ابو بکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے اذلیس فلیس صریح جناب امیر کو خاطی بنانا ہی جو کہ بزعم اہل لعنت کفر فضیح ہی ایسے کلام کفر انجام سے اس آیت کے مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے مین ضعف نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ قوت پیدا ہوتی ہی۔

جواب چہارم حضرات اہل لعنت کی اعلی درجہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین آیۂ کریمۂ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید الخ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ داعی رسولخدا ہین اور قوم اولی باس شدید ہوازن یعنے اہل حنین ہین حالانکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ آنسرور کا داعی ہونا مروی ہی نہ ہوازن کا قوم اولی باس شدید ہونا مروی ہی باوصف این حضرات اہل لعنت اسکو رگ جان سے قبول کیے ہوئے ہین لہذا مولوی صاحب جو فرماتے ہین کہ اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات ضرور فرماتے کہ بحکم اس آیت کے ابو بکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے اذلیس فلیس اسپر بجز اسکے کیا کہا جائے کہ یہ محض نابلدی نابلدون کی راہ زنی ہی اس قسم کی نابلدی یا نابلدونکی راہ زنی سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے مین ہرگز کوئی اختلال نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ استحکام و استقلال پیدا ہوتا ہی۔

جواب پنجم یہ تو باتفاق فریقین رسول خدا سے مروی ہی کہ امام مہدی خلیفہ ہونگے اور زمین کو عدل سے معمور کرینگے لیکن یہ ہرگز رسولخدا سے مروی نہین ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف زمانۂ امام مہدی مین پورا ہوگا باوصف این خود مولوی صاحب نے اسی دفع المغالطہ مین تصریح کی ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف زمانۂ

امام مہدی مین پورا ہوگا کما مر اراً بلکہ بوارق مین بھی یہ تصریح موجود ہی کما مر ایضاً مرار آیس سو لحذا سے
مروی ہوسنے کے بغیر آیۂ مذکورہ کو زمانۂ امام مہدی پر محمول کرنا پھر سوا لحذا سے مروی نہونیکی بنا پر آیۂ مذکورہ
کا زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول ہونے کو باطل قرار دینا صریح دیوانگی کا ترانہ اور ناخدا ترسی کا فسانہ ہی بد نتیجہ
یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ
خلافت ہونا ثابت وقائم رہا اور ہمیشہ ثابت وقائم رہیگا۔

مناقشۂ شانزدہم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ ابو بکر کے زمانے مین بنو حنیفہ وغیرہ
بتہمت ارتداد قتل کیے گئے اور فاطمہ سے فدک چھین لیا گیا اور قصد احراق خانۂ فاطمہ کیا گیا پھر امن
کہان سے آیا کیا امن غیر اہل بیت مراد ہی اور زمانۂ عثمان مین کثرت فسادات سے مجبور ہوکر لوگون نے
عثمان کو قتل کیا یہ کیسا امن ہی انتہی ملخص ترجمۂ کلامہ اور مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لکھا
ہی کہ زمانۂ ثلثہ مین ہرگز مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا اول نے جب ثانی کو خلیفہ کیا صحابہ نے کہا
کہ تم فظ غلیظ کو خلیفہ کرتے ہو خدا کو کیا جواب دوگے ثالث کو مومنین صالحین نے مجبور ہو کر قتل
کیا اگر امن ہوتا یہ نوبت کیون آتی اور اگر امن ہوتا تو فاطمہ کیون حق سے محروم ہوتی اور آزردگی و بیدماغی
کے ساتھ کیون دنیا سے رحلت فرماتی اور تادم رحلت شیخین سے بیزار و بیگفتار کیون رہتی اور علی کیون
بیعت ابو بکر سے بیزار ہو کر خانہ نشین ہوتے اور لوگ کیون علی سے روگردان ہوتے اور احراق خانۂ فاطمہ کیواسطے
ہیزم و آتش لانے کی نوبت کیون آتی اور شکم فاطمہ مین محسن کیون شہید ہوتے اور علی و عباس خانۂ فاطمہ
مین کیون پناہ گیر ہوتے اور یہ حکم کیون صادر ہوتا کہ علی و عباس اگر بیعت سے انکار کرین تو قتل کیے جائین اور
مثل عمار و ابن مسعود و سعد ابن عبادہ کے اصحاب اخیار کیون مضروب و مقتول ہوتے اور اصحاب
رسول گھر کا محاصرہ کرکے عثمان کو کیون قتل کرتے خصوصاً ثانی سے صحابہ اسقدر خوفناک تھے کہ عباس
سے پوچھا گیا کہ عمر کی زندگی مین تمتع عول کا حکم کیون نہ بیان کیا جواب دیا کہ عمر کے خوف سے نہ بیان کر سکا
انتہی ملخص ترجمۂ کلامہ یہ سب مطاعن کی باتین ہین معلوم نہین کہ مجتہد و مولوی صاحبان ممدوحان نے
کل مطاعن کا ذکر کیون نہین فرمایا اگر یہ خیال تھا کہ اہل سنت ایک طعن کا تو جواب نہین دیسکتے ہین

کل مطاعن کے ذکر سے کیا فائدہ تو تین خلیفہ کے تین طعنون کا ذکر کافی تھا اسقدر طعنون کے ذکر کی کیا
ضرورت تھی اگر مزید قوت منظور تھی تو کل مطاعن کے ذکر سے اور زیادہ قوت ہوتی بہرحال بنو حنیفہ وغیرہ
تہمت ارتداد سے نہین قتل کیے گئے بلکہ ثبوت ارتداد سے تہ تیغ و اصل جہنم کیے گئے چنانچہ استدلال
بآیت قتال مرتدین مین واضح ہوگا انشاءاللہ تعالی معہذا جو مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت
کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے انھین مومنین صالحین
کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرکے خوف اعدا سے مامون و مطمئن کردینے
کا وعدہ حق تعالی نے اس آیت مین دیا ہی چنانچہ مناقشہ دوم کے جواب مین دلائل قاطعہ کثیرہ و براہین
ساطعہ عدیدہ سے واضح ہوچکا ہی اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہی اُسوقت تک بنو حنیفہ اور اُنکے
امثال کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل ہونا حیز منع مین ہی لہذا اس مقام مین قتل بنو حنیفہ اور ان کے
امثال کا ذکر کرنا سے چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا * کے قبیل
سے ہی علاوہ اسکے یہ نہایت ظہور مین ہی کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو خوف اعدا سے
مامون و مطمئن کردینے کا وعدہ ہی اور بنو حنیفہ و امثال اُنکے موعودین بخلافت و غلبہ بآیۂ مذکورہ مین نہ بنابر
مذہب اہل لعنت کے داخل ہین نہ بنا بر مذہب اہل سنت کے لہذا مجتہد صاحب کا اس مقام مین قتل بنو حنیفہ
اور اُنکے امثال کا ذکر کرنا اہل سنت و اہل لعنت دونون سے خارج ہوکر خارجیون مین داخل ہونا ہی اور
واقعۂ شہادت ذی النورین کا اس مقام مین ذکر کرنا اور بھی تعجب خیز ہی حضرت ذی النورین بارہ برس
تک خلافت کرکے مرتبۂ شہادت سے سرفراز ہوگئے اور قبل واقعۂ شہادت کے برابر نہایت شان و شوکت
کے ساتھ فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ حاصل کرتے رہے جس سے سلطنت اسلام اور
ملت خیر الانام مین قوت اور وسعت ہوتی رہی جو صریح دلیل حصول امن ہی اور انشراح ظہور امام نیفنے فصل چہارم
مین واضح ہوچکا ہی کہ واقعۂ شہادت ذی النورین مرض موت کے حکم مین ہی پس ابتدائے خلافت صدیقیہ
سے انتہائے فتوحات ذی النورین تک بلکہ ابتدائے واقعہ مذکورہ تک خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ قائم رہی
اور وعدہا سے آیۂ مذکورہ پورے ہوگئے اور واقعہ مذکورہ حقیقۃً علامت ہی ختم وعدہ ہاے مذکورہ کی

اور ہنگام مرض موت ہی تمام موعودین باخلافت آیہ مذکورہ خالق بریت کا لہذا واقعہ مذکورہ کا دامن بکرتک کے خلافت ذی النورین میں جو برابر امن حائل .. اسپر ہر خاک ڈالنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہی علاوہ اسکے قصہ شہادت ذی النورین کو مجتہد صاحب نے تشئید المبانی میں اُس عنوان سے ذکر کیا ہی جو کہ مناقشہ دہم میں مع جوابات صافیہ گذر چکا ہی دیکھ لینا چاہیے اعادت میں طوالت ہی اور اس مناقشہ شانزدہم کے کل امور کے تشریح جواب تفصیلی میں بھی طوالت موجب ملالت ہی اور اس کتاب کی فصل دستور الکلام یعنی فصل سوم کو جو دیکھ لیگا اسکو کل امور مذکورہ کا بلکہ کل مطاعن خلفا کا دندان شکن بلکہ گردن شکن جواب اجمالی ملیگا لیکن تشفی ناظرین کے واسطے علاوہ اُسکے دیگر چند جوابات اجمالیہ عرض کیے جاتے ہین۔

جواب اول یہ کہ جب اہل سنت خیر البریت کی حجت آیت خالق بریت سے حضرات اہل لعنت پر مستحکم ہوجاتی ہی تب یہ حضرات اپنے فرعونی حصن حصین مطاعن خلفاے راشدین مین پناہ لیتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ یہان کسی کو قابو نہ ملیگا یہ خیال نہین کرتے ہین کہ الحق یعلو ولا یعلی کیونکہ غلط ہوگا اہل سنت خیر البریت کو کیونکہ اُسمین قابو نہ ملیگا اہل سنت خاتم نبوت کو تو اُسمین ایسا قابو حاصل ہی کہ اہل لعنت کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دائرۂ کفار فجار مین داخل کردیتا ہی کیونکہ حضرات اہل لعنت کسی خلیفہ کا کوئی طعن کسی آیت قرآنیہ سے نہین بیان کرتے ہین بلکہ روایات و حکایات غیر قرآنیہ سے کل مطاعن خلفا بیان کرتے ہین اور اہل سنت جو آیات قرآنیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرتے ہین اسکے جواب مین اُن آیات قرآنیہ کا دلالت برحقیت و راشدیت ہر سہ خلافت سے عاری ہونا ثابت کرنیکے بغیر اُن مطاعن خلفا کا ذکر کرتے ہین چنانچہ مجتہد و مولوی صاحبان ممدوحان نے اس مناقشہ مین ذکر کیا ہی حالانکہ یہ بدلالۂ روایات و حکایات غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو رد کرنا ہی جو بے شبہہ کفر ہی فسق ہی فجور ہی بجواب مناقشہ یکم اس آیت کی دلالت برحقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی وجہ اول مین جو مدلل مذکور ہوچکا ہی خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ بوقت نزول آیت استخلاف جو مومنین صالحین موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جنکا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ کو سے [illegible] نہین ہوسکتا ہی اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین

برابر اعدا پر غلبہ عطا کر کے خوف اعدا سے مامون و مطمئن کر دینے کا وعدہ دیکر حق تعالی نے آیہ مذکورہ مین یہ شہادت دی ہی کہ وہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت بدستور ماضی و حال تادم مرگ ہمیشہ ایمان کامل اور اعمال صالحہ پر ثابت و قائم رہین گے اور ایمان کامل و اعمال صالحہ کے ساتھ دنیا سے جائین گے اور بعد وقوع خلافت و غلبہ موعودہ کے موعودین بالخلافت کا حصول غلبہ کے پیشتر سے ائمہ حق و خلفاء راشدین ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اور یہ معلوم ہی کہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان دونون امرون کا اجتماع زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ مین ہوا ہی زمرۂ مذکورہ سے اور کسی مین یہ اجتماع نہین ہوا جیسا کہ خیبر مین صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن نشان ملنا اور فتح ملنا دونون امرون کا اجتماع زمرۂ رجال سے جناب امیر مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا لہذا جس طرح بوجہ زمرۂ رجال سے ہونے آنجناب کے صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن آنجناب کو نشان و فتح دونون ملنے کے بعد آنجناب کے موعود برایت و ظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر خود حدیث مذکور قطعیت الدلالت ہی اور اس بات پر بھی قطعیت الدلالت ہی کہ آنجناب اسکے قبل سے محبوب و محب خدا و رسول تھے اسیطرح بوجہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونیکے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد سہ خلیفہ کا موعود بالخلافت بآیہ مذکورہ ہونے پر خود آیہ مذکور قطعیت الدلالت ہی اور اس بات پر بھی قطعیت الدلالت ہی کہ زمانہ سہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو امن حاصل تھا اور جسکو امن حاصل نہ تھا وہ مومن صالح نہ تھا اس دلالت قطعیہ سے آیہ مذکورہ کا عاری ہونا ثابت کرنیکے بغیر بجواب استدلال بآیہ مذکورہ روایات و حکایات غیر قرآنیہ مین برعم اہل لعنت جو مطاعن خلفا مذکور ہین انمین سے چند مطاعن کا دامن پکڑ کے یہ بیان کرنا کہ زمانۂ خلفائے ثلثہ مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا جیسا کہ مجتہد و مولوی صاحبان ممدوحان نے اس مناقشہ مین کیا ہی بے شبہ آیت قرآنیہ کو روایات و حکایات غیر قرآنیہ سے رد کرنا ہی جو صریح کفر ہی فسق ہی فجور ہی اسی طور سے برابر اہل سنت خیر البریت سے کے

استدلالات بآیات کے جواب مین حضرات اہل لعنت روایات وحکایات غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو رد کیا کرتے ہین اور کفار فجار مین معدود ہونے سے پروا نہین کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ روایات وحکایات غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو رد کر کے کفار فجار مین معدود ہونا حضرات اہل لعنت کو گوارا ہی حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا اقرار کرنا گوارا نہین لیکن بحکم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون خداوند کریم نے اپنی آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے آفتاب حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کو ایسا تابان و درخشان کر دیا ہی کہ اکراہ کفار فجار سے اُسپر خاک نہین پڑسکتی ہی جیسا کہ اکراہ یہود و ہنود سے آفتاب رسالت پر خاک نہین پڑسکتی ہی اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت کی بنیاد آیات قرآنیہ پر ہی اور مذہب اہل لعنت کی بنیاد آیات قرآنیہ کے مخالف روایات وحکایات پر جس سے خوب واضح ہو گیا کہ اہل سنت خیر البریت قرآن سے متمسک ہین اور قرآن کے مخالف حکایات و روایات سے منحرف اور حضرات اہل لعنت قرآن سے منحرف ہین اور قرآن کے مخالف حکایات وآیات سے متمسک پس ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا اس مناقشہ سے ضعیف نہوا بلکہ زیادہ قوی ہو کر خوب ظاہر ہو گیا کہ اہل لعنت کو آیات قرآنیہ کا اعتبار نہین ہی بلکہ آیات قرآنیہ کے مخالف روایات وحکایات کا اعتبار ہی والا اس مقام مین آیہ مذکورہ کا دلالت مذکورہ سے عاری ہونا ثابت کرنے کے بغیر اُن مطاعن خلفا کا دامن کیون پکڑتے جو کہ قرآن مین بھی نہین ہین اور مثل قرآن فی النبوت مین بھی نہین ہین پس ناظرین انصاف سے رائے قائم کر لین کہ آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے جو ثابت ہی وہ لائق قبول ہی یا آیات قرآنیہ کے مخالف حکایات و روایات مین جو بزعم اہل لعنت مذکور ہی وہ لائق قبول۔

جواب دوم یہ کہ جناب مولوی ناصر حسین صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ روشنی مین لکھا ہی کہ کتب مذہب شیعہ مین احادیث ائمہ اہل بیت موجود ہین جنمین اُنھون نے اسی موجودہ قرآن پر عمل اور قرأت کی ہدایت فرمائی ہی اور یہان تک جتادیا ہی کہ اگر تمھارے پاس کوئی حدیث آوے پس عرض کرو تم اُسکو کتاب اللہ پر پس جو کچھ کہ موافق ہو کتاب اللہ کے پس لو تم اُسکو اور جو کچھ کہ مخالف ہو کتاب اللہ کے پس چھوڑ دو تم اُسکو انتہی بلفظہ یہ عبارت نص صریح ہی اس بات پر کہ اہل لعنت سے انکے ائمہ نے کہدیا ہی

کہ جو حکایت و روایت و قول مخالف ہو قرآن کے اُسکو چھوڑ دو اور ابھی جواب بالا مین بیان کیا گیا ہی پھر
بیان کیا جاتا ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف
باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ
خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کر کے خوف اعدا سے مامون و مطمئن کرنیکا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین کیا
ہی اور یہ معلوم ہی کہ جو لوگ بوقت نزول آیۂ مذکورہ کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل
تھے منجملہ اُن لوگون کے یکے بعد دیگرے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا ہی
بجز خلفاے ثلثہ کے زمرۂ مذکورہ سے اور کسیکو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا ہی جیسا کہ صدور
حدیث لاعطین الرایۃ کے دوسرے دن نشان فتح دونون امرون کا مجموعہ زمرۂ رجال سے جناب امیر کو
حاصل ہوا ہی اُسدن زمرۂ رجال سے اور کسیکو امرین مذکورین کا مجموعہ حاصل نہین ہوا لہذا اسیطرح کہ بوجہ زمرۂ رجال
سے ہونے آنجناب کے صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن آنجناب کو نشان فتح دونون ملنے کے باعث آنجناب
کا موعود برایت و مبشر بظفر بقول مذکور خیر البشر و محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور قطعیت الدلالت
ہی اسیطرح بوجہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونیکے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ
خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونیکے بعد ہر سہ خلیفہ کا موعود بالخلافت آیۂ مذکورہ ہونے اور مومنین صالحین
کو ہر سہ خلافت مین امن حاصل ہونے پر آیۂ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی اس دلالت قطعیہ سے آیۂ مذکورہ کا [illegible]
ہونا ثابت کرنیکے بعد حکایات و روایات غیر قرآنیہ سے ہم حضرات اہل لعنت جو مطاعن خلفاے مذکورین اُنھین
سے چند مطاعن کے دامن پکڑ کر اس مقام مین یہ بیان کرنا کہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو
امن حاصل نہ تھا صریح قرآن کو غیر قرآن سے رد کرنا ہی چونکہ ائمہ اہل بیت کا حکم ہی کہ جو شی قرآن سے مخالف ہو اُسکو
چھوڑ دو لہذا اہل سنت خیر البریت کے استدلالات بآیات کے جواب مین حضرات اہل العنت حکایات و روایات
غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو جو رد کیا کرتے ہین جیسا کہ اس مناقشہ مین کیا ہی اُس سے اہل سنت کے استدلالات
بآیات ضعیف نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ قوی ہو کر اُنکا نا قابل انکار ہوتا ہی کہ اہل سنت خیر البریت قرآن و اہل بیت
سید الانس و الجان دونون سے متمسک ہین اور جو شی قرآن و اہل بیت سید الانس و الجان کے مخالف ہی

اُس سے منحرف اور حضرات اہل لعنت بالعکس یعنے قرآن و اہل بیت سید الانس و الجان دونون سے منحرف ہین
اور قرآن و اہل بیت سید الانس و الجان کے مخالف حکایات و روایات سے متمسک جس سے فیصلہ ہو گیا
کہ قرآن و فرمان اہل بیت سید الانس و الجان بنیاد مذہب اہل سنت ہی اور قرآن و فرمان اہل بیت سید الانس و
الجان کے مخالف حکایات و روایات بنیاد مذہب اہل لعنت پس معلوم ہوا کہ حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ
اہل لعنت قرآن اور اہل بیت سے متمسک ہین کذب صریح و نفاق فضیح ہی اور حضرات اہل سنت کا یہ کہنا کہ ہم قرآن
اور اہل بیت دونون سے متمسک ہین صدق صریح اور وفق نصیح ہی الحمد للہ علی وضوح الحق و فضوح
الباطل قابل تنبیہ بات ہی کہ لکھنؤ مین ایک مقام پر ایک اہل لعنت ایک اہل سنت کے سامنے مطاعن خلفا کی گنتی
گنانے لگے اہل سنت مذکور نے کہا کہ جن کتابون کی جن روایات و حکایات مین بزعم اہل لعنت مطاعن خلفا مذکور ہین
اُن کتابون کی اُن روایات و حکایات سے ہمارے نزدیک آیات قرآنیہ کا اعتبار زیادہ ہی بلکہ جو روایت و حکایت
قرآن کے مخالف ہی ہمارے نزدیک وہ روایت و حکایت کسی راوی کی غلطی یا افترا پردازی ہی اور مطاعن
خلفا کی روایات و حکایات تمام تر قرآن کے مخالف ہین کیونکہ خلفاے ثلثہ کی خلافت و جلالت متعدد آیات
قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی لہذا مطاعن خلفا کی روایات و حکایات قطعاً و جدا راویون کی غلطی یا افترا پردازی
ہی پس آپ اگر سچے ہین تو ہمارے علما جن آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرتے ہین
اُن آیات کا اُس دلالت سے عاری ہونا ثابت کر دیجیے بدون ذکر کسی حجت قطعیہ کے اہل لعنت مذکور نے کہا کہ بدون ظہور
امام کے اسکا فیصلہ نہوگا اہل سنت مذکور نے کہا کہ آپ لوگونکی یہ خوب عادت ہی کہ جہان دلائل مذہب سے ناواقف
اہل سنت کو دیکھتے ہین وہان مناقب شیر خدا یا مثالب خلفا کی گنتی گنانا شروع کر دیتے ہین اور اُسی حالت مین
جب کوئی بصیرت والا اہل سنت ظاہر ہوجاتا ہی آپ لوگ یہ کہدیا کرتے ہین کہ بدون ظہور امام کے اسکا فیصلہ
نہوگا اگر بدون ظہور امام کے اسکا فیصلہ ممکن نہین ہی تو آپنے اسوقت مطاعن خلفا کی گنتی گنانا کیون شروع
کر دی تھی اور آپ کے علما اس باب مین ہزار ہا مجلدات کیون لکھ گئے اور کیون لکھتے چلے جاتے ہین اہل لعنت
مذکور نے کہا کہ حضرت آیندہ مین کبھی ایسا تذکرہ نکرونگا اب مین رخصت ہوتا ہون سلام علیک قصہ ختم شد
درحقیقت یہ غایت ظہور مین ہی کہ آیت قرآنیہ سے جو استدلال کیا جاے اُسکے جواب مین آیت کا دلالت مدعاے مستدل سے

عاری ہونا ثابت کرنیکے بغیر مدعاے مستدل کے منافی حکایات وروایات غیر قرآنیہ کا دامن پکڑنا جیسا کہ اس مناقشہ مین علماے اہل لعنت نے پکڑا ہی بے شبہہ اعتراف اس امر کا ہی کہ آیات قرآنیہ سے مدعاے مستدل ثابت ہی لیکن سائل کے نزدیک آیات قرآنیہ کا اعتبار نہین ہی بلکہ اُن روایات وحکایات کا اعتبار ہی جو سائل نے ذکر کیا ہی بنابر اسکے اس مناقشہ سے ظاہر ہی کہ علماے اہل لعنت کو یہ اعتراف ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی لیکن اہل لعنت کے نزدیک اُن روایات غیر قرآنیہ کا اعتبار ہی جن مین مطاعن خلفا مذکور ہین اور آیات قرآنیہ کا اعتبار اہل لعنت کے نزدیک بالکل نہین ہی اس اعتراف اہل لعنت سے خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا زیادہ قوی ہو گیا۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

جواب سوم یہ کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر خود آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونے کے علاوہ کتب اہل لعنت مین اسکے شواہد بہت ہین بطور نمونے کے چند شواہد یہان ذکر کیے جاتے ہین **از انجملہ** یہ کہ بذیل جواب مناقشۂ یازدہم آیہ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی وجہ دہم مین نہج البلاغت اہل لعنت سے نہایت قوی الثبوت دو حدیث جناب امیر کی نقل کی گئی ہی اُن دونون حدیثون سے آشکارا نمایان ہی کہ آنجناب نے خلفاے ثلثہ کی خلافت پر آیہ مذکورہ کو محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی کما مر بیانہ ثمہ پس اگر خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہوتا تو آنجناب آیہ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ کی خلافت پر محمول نکرتے لیکن آنجناب نے آیہ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ کی خلافت پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی بنابر اسکے آنجناب کی شہادت سے ثابت ہو گیا کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل تھا اور جن روایات وحکایات مین بزعم اہل لعنت وہ امور ہین جن سے ظاہر ہوتا ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا شہادت علویہ کے مقابلے مین اُن روایات وحکایات کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ بسبب تصریح مجتہد صاحب در تشئید المبانی روایات مناقب ابن عباس کے مقابلے مین کتب اہل لعنت کی روایات مثالب ابن عباس کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی اور حسب تصریح والد ماجد مجتہد صاحب در صوارم حسام کتب اہل لعنت کی

روایات مناقب ہشامین کے مقابلہ مین نزد اہل سنت کی روایات مثالب ہشامین کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی
کس بلا کا تعصب ہی کہ ائمہ اہل بیت نے جو فرمایا ہی کہ قرآن سے مخالف حکایات و روایات کا اعتبار نکرو اُسکو بھی
نہین مانتے ہین اور ابو الائمہ نے جو شہادت دی ہی کہ خلفائے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل تھا
اُسکو بھی نہین مانتے ہین اور اقرار حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کو ایسا عار سمجھتے ہین کہ انکار کو اُس سے غنیمت شمار
کرتے ہین اور سخن پروری کو مظہر کمال تکلم خیال کرتے ہین لیکن اہل بصیرت کے نزدیک خلفائے ثلثہ کی خلافت
مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونا بوجہ دلالت آیت قرآنیہ و شہادت علویہ کے ایسا آفتاب تابان ہی کہ اس قسم
کی سخن پروری سے اُس آفتاب بیحجاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی ازانجملہ یہ ہی کہ نہج البلاغت مین ہی کہ جناب
امیر کا قول ہی وولیهم وال فاقام واستقام حتی ضرب الدین بجرانه ملا فتح اللہ کاشانی اثنا عشری
اپنی شرح البلاغت مین بذیل و ولیهم وال لکھتے ہین والی ایشان شد والی کہ آن عمر بن خطاب ست انتہی
اور بذیل حتی ضرب الدین بجرانه لکھتے ہین تا آنکہ بزد دین پیش سینۂ خود را بر زمین و این کنایت
از استقرار دین و تمکین اہل اسلام انتہی یہ عبارت بر ملا ندا دیرہی ہی کہ مراد جناب امیر یہ ہی کہ عمر بن خطاب کی خلافت
مین اہل اسلام کو نہایت درجے کا استقرار و قرار یعنے انتہا درجے کا امن و اطمینان اور غایت درجے کی تقویت تمکین یعنے منتہا
درجے کی قوت و شوکت روز افزون [illegible] دلیل ہین مومنین موقنین کو امن حاصل ہونے کی ہی اللہ اکبر جناب امیر تو
بار بار اشتہار دین کہ خلافت فاروقیہ مین مومنین موقنین کو نہایت درجہ امن و اطمینان حاصل تھا اور اہل سنت
مع ادعاء اتباع آنجناب کہین کہ تینون خلافتون سے کسی خلافت مین مومنین کو امن حاصل نہ تھا کیا اتباع
معصوم اسی کو کہتے ہین کہ معصوم بار بار جو اشتہار دین اُسکی تکذیب کرین حقیقت امر یہ ہی کہ حضرات اہل سنت کو
سخن پروری سے غرض ہی اور اسی سخن پروری سے اگر امام معصوم کی تکذیب ہوجائے تو بھی پروا نہین رسول
کی تکذیب ہوجائے تو بھی پروا نہین خدا کی تکذیب ہوجائے تو بھی پروا نہین لیکن اس قسم کے ترانہ ہائے دلخراش
سے اہل بصیرت کے نزدیک خلفائے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے کے آفتاب
جہانتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی ازانجملہ یہ کہ نیز نہج البلاغت مین ہی کہ جناب امیر کا قول ہی کہ واللہ
لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ولم تکن فیها جور الا علی خاصة واللہ مین مسلم رکھون گا

جب تک درست رہین امور مسلمانون کے اور نہو خلافت مین ظلم سوا میرے کسی پر ف ابن میثم بحرانی اہل لعنت اپنی شرح نہج البلاغت مین اس قول جناب امیر کی شرح مین لکھتے ہین ای لاترکن المناقشة فی ھذا الامر مهما سلمت امور المسلمین من الفتنة وفیه اشارة الی ان غرضه من المناقشة فی ھذا الامر هو صلاح حال المسلمین واستقامة امورهم وسلامتهم عن الفتن وقد کان لهم بمن سلف من الخلفاء استقامة الامر انتهی یعنے ہرگز ہرگز جھگڑا نکرونگا مین امر خلافت مین جب تک سلامت رہین امور مسلمانون کے فتنے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ بیشک غرض جناب کی امر خلافت مین جھگڑا کرنے سے صلاح حال مومنین و استقامت امور مومنین ہی فتنے سے اور بیشک تھی مسلمانون کے واسطے خلفاے گذشتہ کی خلافتون مین استقامت امر ف جناب امیر نے اپنے اس قول پاک مین بھی عالم آشکار اشتہار دیدیا ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین صلاح مومنین و استقامت امور مسلمین تھی جو سرمح عبارت ہی مومنون کو امن حاصل ہونے سے کہان ہین سالکین مسلک انصاف و تارکین تعصب و اعتساف جو غور کرین اور انصاف فرماوین کہ نہج البلاغت ایسی معتبر کتاب اہل لعنت مین جو اسقدر شہادتین جناب امیر کی خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنون کو امن حاصل ہونے پر موجود ہین اور آیات قرآنیہ کے مطابق ہین کیون حضرات اہل لعنت کے نزدیک قابل اعتبار و لائق التفات نہین ہین اور کلام خالق بریت و احکام اہل بیت رسالت کے مخالف روایات و حکایات مطاعن خلفا کیون قابل اعتبار و لائق احتجاج ہین بجز اسکے کیا کہا جاے کہ محاسن خلفا اگر اقوال ائمہ اہل بیت سے ثابت ہون تو بھی ناقابل اعتبار ہین اور اگر احادیث نبویہ سے ثابت ہون تو بھی ناقابل اعتبار اور اگر آیات قرآنیہ سے ثابت ہون تو بھی ناقابل اعتبار اور مطاعن خلفا اگر محض بے سند قول سے ثابت ہون ضرور قابل اعتبار ہین لیکن جن روایات و حکایات سے بزعم اہل لعنت یہ ثابت ہوتا ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا آیات قرآنیہ اور شہادات علویہ اور ارشادات ائمہ کے مقابلے مین کوئی باایمان اہل بصیرت کے نزدیک اُن روایات و حکایات کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی **ازانجملہ** یہ کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغت مین جناب امیر کا خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے قتال نکرنے اور معاویہ سے قتال کرنے کی توجیہ مین لکھا ہی ان الفرق بین الخلفاء الثلثة وبین معاویة فی اقامتهم حدود الله والعمل بمقتضی اوامره

ونواهیه ظاهر ہے بیشک فرق درمیان خلفاے ثلثہ اور درمیان معاویہ کے اللہ کے حدود قائم کرنے اور اللہ کے
اوامر ونواہی کے مطابق عمل کرنے مین ظاہر ہے حرف یہ عبارت نص صریح ہے اس بات پر کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم
کے زمانے مین برابر اللہ کے حدود قائم ہوتے تھے اور برابر اللہ کے اوامر ونواہی کے مطابق عمل ہوتا تھا اور اس سے
کوئی انکار نہین کرسکتا ہے کہ ابتداے فتوحات صدیقیہ سے انتہاے فتوحات ذی النوریہ تک اُن خلیفون کے وقت کو
فتوحات عظیمہ اور اعدا پر غلبات شدیدہ حاصل ہوتے رہے اور جو خلیفہ اپنے اعدا پر غالب ہوا اور حدود الہیہ وامر ونواہی
ربانیہ کے بالکل پابند ہو اُس خلیفہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا بالبداہہ خلاف عقل ہے
لہذا جب یہ امر واضح ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ برابر اعدا پر غالب ہوتے رہے اور حدود الہیہ واوامر ونواہی ربانیہ کے
بالکل پابند تھے تب یہ متیقن ہوگیا کہ جن روایات وحکایات مین ایسے امور مذکور ہین جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خلفاے
ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا بحکم درایت وہ سب راویون کی غلطی یا افترا پردازی ہین مقدمہ
دینیہ مین اس قسم خلاف درایت وخلاف ائمہ اہل بیت رسالت وخلاف آیت خالق بریت حکایات وروایات کا اعتبار
کرنا جیسا کہ حضرات اہل لعنت اعتبار کرتے ہین کسی باایمان عاقل ذی حیا کا کام نہین ہے اور اس قسم حکایات وروایات
کا اعتبار نکرنا جیسا کہ اہل سنت خیر البریت اعتبار نہین کرتے ہین ان باایمان عقلا کا کام ہے جو کہ قرآن اور اہل بیت اور
عقل مؤید بالشرع سے متمسک ہین ازانجملہ یہ کہ محقق جیلانی اہل لعنت فتح السبل مین لکھتے ہین کہ سبب دیگر
در تقویت حسن ظن مردم بمعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال باز داشتند وشیوۂ زہد در دنیا پیش گرفتند
ورغبت بدنیا وزینت آن را ترک کردند وقناعت بقلیل وباکل خشن ولباس کرباس ملک خود ساختند در حالتے کہ
اموال براے ایشان حاصل ودنیا رو کردہ بود آن را درمیان قوم قسمت میکردند وخود را بآن اصلا آلودہ نمی کردند
پس دلہاے مردم بایشان مائل شد وایشان را دوست داشتند وظنون مردم بایشان نیک شد ہر کس را کہ
دربارۂ ایشان شبہ در خاطر بود یا توقفی داشت باخود گفت کہ اگر ایشان بہواے نفس مخالفت نص پیغمبر کردہ بودند
بایست کہ اہل دنیا باشند وترک اموال ولذات نکنند تا خسران دنیا وآخرت ہر دو براے ایشان نباشد واینہا
اہل عقل ورای صحیح اند چگونہ خسران دنیا وعقبی ہر دو را پسندیدہ باشند پس فعل ایشان صحیح است وکسی را
شکے در صلاح ایشان باقی نماند واعتقاد بولایت ایشان کردند وافعال ایشان را پسندیدند انتہی بلفظہ

یہ عبارت بہ ندا دیرہی ہی کہ حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال و تدابیر کی شایستگی و بایستگی و پختگی
سے اُن حضرات کے زمانے مین ہر سہ خلافت کی صحت و حقیت مین کسیکو کوئی شبہہ نہ تھا جس سے قطعًا معلوم ہوگیا
کہ جس طور سے حسب تصریح مجتہد صاحب در ضربۃ حیدریہ و حسب تصریح والدماجد مجتہد صاحب صوارم و حسام
اہل لعنت کی اصح الکتب کافی کلینی کی احادیث مثالب ہشامین ساختہ و بافتہ حاسدان و معاندان ہین
اُسی طور سے مطاعن خلفا کی روایات و حکایات بالکل ساختہ و بافتہ حاسدات و معاندان ہین ؕ زمانہ خاتم الانبیا
سے زمانہ خاتم الخلفا تک اُن مطاعن کا ہرگز وجود نہ تھا چونکہ یہ مناقشہ چند مطاعن خلفا پر مبنی ہی لہذا جب یہ
معلوم ہوگیا کہ مطاعن خلفا بالکل ساختہ و بافتہ حاسدان و معاندان ہین زمانہ خلافت علویہ تک اُن مطاعن
کا ہرگز وجود نہ تھا تب یہ مناقشہ بجمیع اجزائہا بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت راشدیت
ہر سہ خلافت ہونا اور ہر سہ خلافت میں تمکین صالحین کو امن حاصل ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم
رہیگا از انجملہ یہ کہ قاضی عبدالجبار معتزلی نے مغنی مین لکھا ہی کہ امام حسین خلافت یزید کو ناجائز سمجھتے تھے
اسی سے مخالفت کرکے شہید ہوگئے علی ہذا اگر جناب امیر بھی خلافتون مین کسی خلافت کو ناجائز سمجھتے تو
ضرور مخالفت کرکے مثل امام حسین کے شہید ہوجاتے یا خلافت پر قابض ہوجاتے علم الہدی اہل لعنت نے
اسکے جواب مین لکھا ہی کہ یزید کے زمانے مین سب لوگ جانتے تھے کہ یزید مین نہ خلافت کی قابلیت نہ امامت
کی کوئی شرط وہ فسق و فجور علانیہ کرتا ہی دین کی کچھ پروا نہین کرتا ہی بخلاف اصحاب ثلثہ کے کہ ایسے
جمیل الظاہر تھے کہ اُنکے زمانے مین سب لوگ اُنکی صالحیت و صلاحیت کو ایسے غایت قصوی پر سمجھتے تھے
کہ اُنکو امامت سے اعلی منصب کے لائق سمجھتے تھے اور امامت کو اُنکے رتبے سے کم سمجھتے تھے چنانچہ بیان علم الہدی
کے آخری الفاظ یہ ہین وکیف یکون الخوف من مظہر الفسق والخلاعۃ ولاشبہۃ فی ان امامتہ
ملک وغلبۃ وانہ لاشرط من شرائط الامامۃ فیہ کالخوف من مقدم معظم جمیل الظاہر
یری اکثر الامۃ ان الامامۃ دونہ وانہا ادنی منازلہ انتہی بقدر الحاجۃ پس بیان
علم الہدی اہل لعنت سے خوب ظاہر ہوگیا کہ حضرات خلفاے ثلثہ کے زمانے مین لوگ اُن حضرات کو لائق خلافت
اور جامع شرائط امامت جانتے تھے بلکہ اُن حضرات کی صالحیت و صلاحیت کو ایسے غایت قصوی پر سمجھتے تھے

کہ اُن حضرات کو امامت سے اعلیٰ منصب کے لائق سمجھتے تھے اور امامت کو اُن حضرات کے لیے ادنی منصب سمجھتے تھے اور یہ معلوم ہے کہ اُن حضرات کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوتا رہا اور جو خلفا اپنے عہد خلافت مین اپنے اعدا پر غالب ہون اور اُن خلفا کے زمانے کے لوگ اُن خلفا کی صالحیت و صلاحیت اس درجہ پر سمجھتے ہون کہ اُن خلفا کو امامت سے اعلیٰ منصب کے لائق اعتقاد کرتے ہون اور خلافت کو اُنکے لیے ادنی منصب جانتے ہون اُن خلفا کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا خلاف بداہۃ عقل بلکہ خلاف مشاہدۂ نقل ہے لہٰذا بحکم والفضل ماشھدت بہ الاعداء علم الہدیٰ اہل لعنت اور محقق جیلانی اہل شنعت کی شہادت سے جب طشت از بام ہوگیا کہ حضرات خلفاے ثلثہ کے زمانے مین اُن حضرات کے اقوال و افعال و تدابیر کی شایستگی و بایستگی و پختگی سے صحت و حقیت ہر سہ خلافت مین کسیکو کوئی شبہہ نتھا اور جمال سیرت ہر سہ خلیفہ کا ایسا ظاہر تھا کہ زمانۂ ہر سہ خلافت مین لوگ صالحیت و صلاحیت ہر سہ خلیفہ کو اس درجہ پر سمجھتے تھے کہ ہر سہ خلیفہ کو امامت و خلافت سے اعلیٰ منصب کے لائق اعتقاد کرتے تھے اور امامت و خلافت کو اُنکے لیے ادنی منصب شمار کرتے تھے اور یہ معلوم ہے کہ مشایخ ثلثہ کو خصوصا شیخین کو عہد خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوتا رہا تب کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ خلافت خلفاے ثلثہ مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا خلاف بداہۃ عقل بلکہ خلاف مشاہدۂ نقل ہے لہٰذا جن روایات و حکایات مین ایسے امور بیان کیے گئے ہین کہ اُنسے خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا ظاہر ہوتا ہے وہ روایات و حکایات بوجہ خلاف عقل و خلاف مشاہدہ ہونیکے بالکل ساقط از درجۂ اعتبار ہین جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب در تشئید المبانی کتب اہل لعنت کی روایات مثالب ابن عباس بالکل ساقط از درجۂ اعتبار ہین پس بوجہ یہ مناقشہ بھی بدستور دیگر مناقشات کے خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا اور ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر قطعیت الدلالت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہے گا واضح رہے کہ کتب اہل لعنت مین اس قسم شواہد بیشمار ہین جنکا احاطہ ایک مجلد ضخیم مین بھی دشوار ہے اسی سے بطور نمونہ چند شواہد کے ذکر پر اکتفا کیا جو کہ اہل نصفت و بصیرت کے نزدیک ضرورت سے زیادہ ہین بلکہ عاقل منصف کے نزدیک اس مناقشہ کو خاک سیاہ کرنیکے واسطے ایک حرف کافی ہے وہ یہ ہے کہ ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہے اور اس مناقشہ کے کل امور حکایات و روایات غیر قرآنیہ سے ماخوذ ہین اور

آیت قرآنیہ کے مقابلے مین حکایات و روایات غیر قرآنیہ کا اعتبار نہین ہو سکتا ہے حضرات اہل سنت کو اگر مردِ میدان ہونیکا دعویٰ ہو تو آیہ مذکورہ کا دلالت مذکورہ سے عاری ہونا ثابت کر کے دکھا دین بدون ذکر کسی نام کسی خلیفہ کے لیکن یہ امر دائرہ امکان سے باہر ہے جسکا جی چاہے اہل سنت سے مکالمہ کر کے دیکھ لے۔

مناقشہ ہفتدہم — مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ روایات مخالفین دلالت می کنند برآنکہ خلافت ثلثہ مراد از آن نیست از انجملہ آنچہ ابن مسعود روایت کردہ قال وقعت الخلافۃ من اللہ لثلثۃ نفر آدم فی قولہ تعالی انی جاعل فی الارض خلیفۃ وداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض وامیر المؤمنین لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم داود وسلیمان ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم یعنی الاسلام ولیبدلنہم من بعد خوفہم من اہل مکۃ امنا یعنی فی المدینۃ یعبدوننی یعنی یوحدوننی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی العاصین للہ ولرسولہ کذا نقل عن السدی انتہی مراد مجتہد صاحب یہ ہے کہ روایات اہل سنت کی دلالت اس بات پر ہے کہ آیہ مذکورہ مین خلافت خلفائے ثلثہ مراد نہین ہے از انجملہ ابن مسعود کی یہ روایت ہے جیسا کہ سدی سے نقل کی گئی ہے۔

جواب اول یہ کہ مجتہد منصف نے اسی بوارق کے مقامات شتی مین کتاب منقول عنہ کے نام کی تصریح نہ کرنے پر از بس کہ زبان درازی فرمائی ہے اور اپنے خصم کو سہام ملام کا نشانہ بنایا ہے پھر خود اس مقام مین کتاب منقول عنہ کے نام کی تصریح نہین فرمائی خود را فضیحت دیگران را نصیحت کا مساب ہے قال صاحب التحفۃ صاحب جامع الاصول نقل کردہ کہ خطیب از شریف مرتضی برادر رضی احادیث شیعہ روایت کردہ الخ قال صاحب العبقات اولا افادہ نفرمودند کہ صاحب جامع الاصول این مضمون را در کدام کتاب ذکر فرمودہ تا مراجعت بآن نمودہ تمیز صدق از کذب توان کرد یقول الراقم الاثم جناب اجتہاد مآب افادہ نفرمودند کہ در کدام کتاب اہل سنت این روایت مجعولہ از سدی نقل کردہ شد بلکہ این ہم نفرمودند کہ کدام سنی نقلش کردہ تا پردۂ کذب آنجناب فاش نگردد و این ہم نفرمودند کہ از سدی کبیر سنی نقل کردہ شد یا از سدی صغیر شیعی تا حجاب تلبیس وا نبود بالجملہ چونکہ اس روایت کے ناقل و منقول عنہ و منقول فیہ سب مجہول ہین لہذا ہرگز قابل اعتنا نہین ہو سکتی ہے۔

جواب دوم حضرت حیدر المتکلمین نے صدوق اہل سنت کے عیون الاخبار کی حدیث سمع و بصر سے جو استدلال فرمایا ہے

بجواب اسکے مجتہد صاحب تشئید المبانی مین فرماتے ہین کہ درج روایت ضعیفہ در کتب احادیث دلیل بر مقبولیت آن روایت نزد محدثین نمی تواند شد زیرا کہ اکثر روایات مطروحہ وماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ وعلما آن را تلقی بقبول نکردہ اند انتہی بقدر الحاجۃ اس عبارت سے غایت مجتہد عالی منزلت یہ ہی کہ کتب علما مین درج ہونا حدیث کا مقبول علما ہونیکی دلیل نہین ہی اور بدون مقبول علما ہونے کے حدیث قابل احتجاج نہین ہوسکتی ہی پس حدیث سمع وبصر اگرچہ عیون سید وق اہل لعنت مین موجود ہی لیکن مقبول علما نہین ہی لہذا قابل احتجاج نہین ہوسکتی ہی جاے تماشا ہی کہ حدیث سمع وبصر جو صدوق اہل لعنت کی کتاب عیون الاخبار معلوم کل کبار صغار مین موجود ہی اور خصم مجتہد منقد نے مع تصریح اسم کتاب مذکور سے نقل کی ہی وہ تو غیر مقبول علما اور غیر قابل احتجاج ہوگئی اور روایت مجعولہ وقعت الخلافت جسکا ناقل ومنقول عنہ ومنقول فیہ کچھ معلوم نہین ہی مقبول علما اور قابل احتجاج ہوگئی بات یہ ہی کہ استغراق سخن پروری مین حافظہ نابود حیا مفقود ہوجاتے ہین بالفرض اگر کسی کتاب اہل سنت مین یہ روایت ہی تو مقبول علما نہین ہی لہذا قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہی اور چونکہ مجتہد منقد کا یہ اعتراف ہی کہ درج کتب ہونا حدیث کا مقبول علما ہونیکی دلیل نہین ہی اور بدون مقبول ہونے کے حدیث قابل احتجاج نہین ہوسکتی ہی لہذا بدون اثبات مقبولیت علما روایت مذکورہ سے احتجاج کرنا محض ہوس نفسانی اور شرم وحیا کی خونریزی ہی۔

جواب سوم مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین یہ بھی ارشاد فرمایا ہی کہ استدلال بروایتے باشد کہ از ثقات بہم رسد وسندش را ارباب تنقید قبول کنند انتہی ذرا اولیاے مجتہد صاحب ارشاد تو فرماوین کہ اس روایت کی سند کہان ہی اور ارباب تنقید نے کہان قبول کیا ہی اور کون ثقہ ابن مسعود سے اسکا ناقل ہی اور کس ثقہ سے کس ثقہ کو یہ روایت بہم پہونچی ہی سبحان اللہ خصم سے تو کہا جاے کہ استدلال ایسی روایت سے ہوتا ہی جو ثقات سے بہم پہونچی ہو اور مقبول السند ارباب تنقید ہو اور خود بالکل مجہول المحل والحال روایت سے استدلال کرین یہ شرم وحیا کی خونریزی نہین ہی تو کیا ہی اور سنیے مجتہد منقد نے تشئید المبانی مین یہ بھی ارشاد فرمایا ہی کہ روایت ہر قسم در کتب فریقین مندرج شد پس باید فن تنقید را پیش نظر داشتن وبعد از تصحیح در محل استدلال آوردن انتہی محصل حاصل مفاد اس عبارت کا یہ ہی کہ بدون اثبات صحت بپابندی فن تنقید روایت کو محل استدلال مین لانا جائز نہین ہی پس مجتہد صاحب اپنے خصم کو ہدایت فرماتے ہین کہ بدون اثبات صحت بپابندی فن تنقید روایت کو محل استدلال مین لانا جائز نہین ہی اور خود بدون اثبات صحت

بپابندی فن تنقید روایت مذکورہ سے احتجاج کرتے ہین جو در نصیحت دیگر را نصیحت کا حساب ہے۔
جواب چہارم یہ کہ اس روایت کے اول مین حصر خلافت من اللہ فی الثلثہ کا اثبات ہے بعد مین آدم و داؤد و امیر المومنین سلیمان چار کے واسطے خلافت من اللہ ہونے کا بیان ہے جو کہ نفی حصر مذکور ہے بنا بر اسکے اس روایت مین حصر مذکور کی اثبات و نفی دونون موجود ہین جو کہ تناقض صریح محال فضیح ہے اور جو خبر فی نفسہ محال ہے وثاقت روات سے صحیح نہین ہوسکتی ہے کما فی التلویح لہذا بالفرض محال اگر یہ روایت کسی کتاب اہل حق مین موجود ہے اور ثقہ سے ثقہ کو بہم پہونچی ہے اور مقبول اہل نذ ارباب تنقید بھی ہے تاہم یہ روایت صحیح نہین ہوسکتی ہے بوجہ تناقض مذکور کے۔
جواب پنجم لفظ امیر المومنین کو دیکھکے مجتہد منقد جامہ سے باہر ہوگئے یہ خبر نہین کہ زمانہ خلافت صدیقیہ مین لوگ صدیق اکبر کو امیر المومنین کہتے تھے لہذا اس روایت کا مضمون اگر زمانہ خلافت صدیقیہ مین صادر ہوا ہے تو اس روایت مین لفظ امیر المومنین سے صدیق اکبر مراد ہونگے نہ علی مرتضی اور زمانہ خلافت فاروقیہ مین لوگ فاروق اعظم کو امیر المومنین کہتے تھے لہذا مضمون روایت مذکورہ اگر زمانہ خلافت فاروقیہ مین صادر ہوا ہے تو روایت مذکورہ مین لفظ امیر المومنین سے فاروق اعظم مراد ہونگے نہ علی مرتضی اور خلافت علویہ کا زمانہ ابن مسعود نے نہین پایا لہذا روایت مذکورہ مین لفظ امیر المومنین سے علی مرتضی ہرگز مراد نہین ہوسکتے ہین بلکہ قطعاً وجداً صدیق اکبر مراد ہین یا فاروق اعظم بنا بر اسکے آیہ مذکورہ مثبت حقیقت و راشدیت ہرسہ خلافت ہے کما مر مرارا لہذا روایت مذکورہ کا دامن پکڑکے مجتہد منقد کا یہ فرمانا کہ روایات مخالفین دلالت می کند برآنکہ خلافت ثلثہ مراد از ان نیست محض ابلہی بلکہ ابلہ فریبی ہے۔
جواب ششم جس طور سے خیبر مین صدور حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جناب امیر کو نشان فتح ملنے کے بعد حدیث مذکور سے جناب امیر مراد ہونے پر خود حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ اگر کوئی روایت وحکایت اس بات پر دلالت کرے کہ حدیث مذکور سے جناب امیر مراد نہین ہین بلکہ خالد بن ولید مراد ہین تو ہرگز قابل اعتبار نہین ہوسکتا ہے اُسی طور سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہرسہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونیکے بعد آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے پر خود آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ اگر کوئی روایت وحکایت غیر قرآنیہ اس بات پر دلالت کرے کہ خلافت خلفاے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہے بلکہ خلافت علی

مراد ہی تو ہرگز قابل اعتبار نہین ہو سکتا ہی اسی سے ائمہ اہل بیت کی بھی یہی ہدایت ہی کہ جو حکایت و روایت غیر قرآنیہ کسی آیت قرآنیہ کا مخالف ہو اُسکا اعتبار نکرو کما مر غیر مرۃ لہذا بدستور مناقشات بالا کے مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشہ ہشتدہم مجتہد صاحب نے بوارق اور تشئید المبانی مین لکھا ہی کہ اگر آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہوگی تو جہل ثلثہ از مراد آیہ مذکورہ لازم آویگا کیونکہ اول کا قول انا الخالفة بعدہ اور اقیلونی اقیلونی اور لیتنی سالت رسول اللہ ھل للانصار فی ھذا الامر حق اور ثانی کا قول ان بیعت ابی بکر کانت فلتہ الخ تمام دال ہین اسپر کہ خلافت ثلثہ بانتخاب الٰہی نہ تھی انتہی محصل ترجمۃ کلامہ۔

جواب اول یہ کہ صدور انا الخالفة بعدہ از صدیق اکبر ممنوع و غیر مسلم ہی اہل سنت کے کسی مذہبی کتاب مین ہرگز موجود نہین ہی نہایۃ اللغت کے حوالہ سے مجتہد صاحب نے نقل کیا ہی جو مذہبی کتاب نہین ہی بلکہ لغت کی کتاب ہی طرفہ یہ ہی کہ اُسمین بھی سند نہین ہی پس ممکن ہی کہ راوی اہل لعنت ہو اور طعن خلفا مین اہل لعنت راوی کا اعتبار نہین ہی جیسا کہ طعن اہل بیت مین خوارج و نواصب کا اعتبار نہین ہی نیز یہ روایت نہ مع السند ہی نہ کسی امام فن حدیث کے ملتزم الصحت کتاب مین ہی نہ کسی امام فن حدیث کا بلکہ نہ کسی عالم کا صحیح گفتہ ہی ایسی روایت قابل اعتبار نہین ہو سکتی ہی اور سنیے حدیث لو جزا نفی جو کہ اہل لعنت کے کشف الغمہ وغیرہ مین موجود ہی بجواب اُسکے اسی بوارق کے ایک مقام مین مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ خبر واحد کذائی حجیت را نشاید انتہی خبر واحد اُس خبر صحیح السند کو کہتے ہین جو کہ متواتر نہو پس ارشاد ہو کہ صحیح السند خبر لو جزانفی کیون لائق حجیت نہین ہی اور مفقود السند خبر انا الخالفة کیون لائق حجیت ہی نیز مجتہد صاحب بوارق مین بجواب خبر جزانفی ارشاد فرما چکے ہین کہ صدور این کلام از امام شہید ثابت نیست انتہی جاے انصاف ہی کہ اہل لعنت کی مذہبی کتاب کشف الغمہ وغیرہ مین حدیث جزانفی سند کے ساتھ موجود ہی باوجود اسکے اس حدیث کا امام سے صادر ہونا ثابت نہین ہی حدیث انا الخالفة جو محض بے سند ہی اور کسی مذہبی کتاب مین نہین ہی صرف ایک لغت کی کتاب مین ہی اُسکا صدیق اکبر سے صادر ہونا کیونکر ثابت ہو گیا نیز مجتہد صاحب بجواب حدیث سمع و بصر تشئید المبانی مین فرماتے ہین لانسلم کہ حدیث مذکور صحیح السند باشد الخ جاے غور ہی کہ جو حدیث اہل لعنت کے کتب احادیث مین مثل عیون الاخبار صدوق کے مع سند موجود ہی اُسکا

تو صحیح السند ہونا غیر مسلم ہو گیا اور حدیث انا الخالفۃ جو محض بے سند ہی اور کسی دینی کتاب مین بھی نہین ہی
اسکا صحیح السند ہونا کیون مسلم ہو گیا نیز مجتہد صاحب بجواب حدیث مذکور تشئید المبانی مین ارشاد فرماتے ہین کہ اکثر
روایات مطروحہ وما ولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ وعلما آن را تلقی بقبول نکردہ انتہی بقدر الحاجۃ پس ارشاد ہوا کہ حدیث
سمع وبصر سند کے ساتھ اہل لعنت کے کتب دینیہ مین موجود ہونیکے باوجود کیون مطروح ہی اور حدیث انا الخالفہ
جو محض بے سند ہی اور کتب دینیہ سے کسی کتاب مین نہین ہی وہ کیون مطروح نہین ہی اور حدیث سمع وبصر سند کے
ساتھ کتب دینیہ اہل لعنت مین موجود ہونیکے باوجود کیون متلقی بقبول علما نہین ہی اور حدیث انا الخالفہ جو محض
بے سند ہی اور کتب دینیہ سے کسی کتاب مین نہین ہی وہ کیون متلقی بقبول علما ہی اور حدیث سمع وبصر جو کہ سند
کے ساتھ اہل لعنت کے کتب دینیہ مین موجود ہی وہ کیون بدون ثبوت متلقی بقبول علما ہونے کے لائق حجیت نہین
ہی اور حدیث انا الخالفہ جو محض بے سند ہی اور کتب دینیہ سے کسی کتاب مین نہین ہی وہ کیون بدون ثبوت
متلقی بقبول علما ہونے کے لائق حجیت ہو گئی نیز تشئید المبانی مین مجتہد صاحب کا یہ ارشاد ہی کہ روایت ہر قسم در کتب
فریقین مندرج شد پس باید فن تنقید را پیش نظر داشتن وبعد از تصحیح در محل استدلال آوردن اینما استدلال بروایتی
باشد کہ از ثقات بہم رسد و سندش را ارباب تنقید قبول کنند الخ پس ارشاد ہو کہ فن تنقید کو پیش نظر رکھ کے روایت
انا الخالفہ کی تصحیح کہان کی گئی ہی اور صاحب نہایۃ اللغت کو یہ روایت کس ثقہ سے بہم پہونچی ہی اور اسکی سند کہان
ہی اور اسکی سند کو ارباب تنقید نے کہان قبول کیا ہی پس خوب واضح ہو گیا کہ حدیث انا الخالفہ کا صدیق اکبر سے
صادر ہونا بالکل ثابت نہین ہی مجتہد صاحب نے دیگر مقام بوارق مین لکھا ہی کہ روایت خالفہ منتخب کنز العمال مین
بھی مسطور ہی اور اسکو فروتنی وکسر نفسی پر محمول کرنا عذر از گناہ بدتر ہی کیونکہ فروتنی وکسر نفسی یا تو مناجات مین ہوتی ہی
یا توسید مبالغہ در مدح کے مقابلہ مین ہوتی ہی یہ نہین ہوتا ہی کہ نبی سے کوئی پوچھے کہ آپ نبی ہین نبی جواب دین کہ
مین نبی نہین ہون اور فروتنی وکسر نفسی ارادہ کرین یہ خود صورت صحت نہین رکھتا ہی بلکہ اگر کوئی مقلد کسی مجتہد سے
پوچھے کہ تو مجتہد ہی مجتہد جواب دے کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ مقلد ہون اور فروتنی وکسر نفسی کا ارادہ کرے تو عقلا
کے نزدیک قبیح ہو گا انتہی ترجمۃ الفاظہ اس سے روایت مذکورہ کا صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت نہین ہوتا ہی
جیسا کہ حسب ارشاد مجتہد نقاد صدوق اہل لعنت کے عیون الاخبار مین سند کے ساتھ موجود ہونے سے حدیث سمع

وبصر کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونا ثابت نہین ہوتا ہی اور کشف الغمہ وغیرہ مین موجود ہونے سے حدیث جزا لفی کا
امام شہید سے صادر ہونا ثابت نہین ہوتا ہی اور کافی کلینی مین موجود ہونے سے احادیث مثالت ہشامین کا ائمہ سے صادر ہونا
ثابت نہین ہوتا ہی بالجملہ قول انا الخالفة کا صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت نہین ہی نہ ثابت ہو سکتا ہی لہذا
اس روایت کا دامن پکڑ کے مجتہد منقد الغریق یتشبث بکل حشیش کے مصداق ہوگئے اور بفرض محال اگر قول مذکور کا صدیق اکبر
سے صادر ہونا ثابت ہو جائے تو بھی مدعائے مجتہد صاحب حاصل نہین ہو سکتا ہی اولاً اسلیے کہ خود مجتہد صاحب اسی اوراق مین بجواب
حدیث نعم الصدیق فرماتے ہین کہ اطلاق صدیق بر ابوبکر مثل اطلاق امیر المومنین بوده باشد بر سائر خلفائے جور انتہی راقم آثم عرض کرتا ہی
کہ اطلاق امیر المومنین بر خلیفہ جور ائمہ اہل لعنت سے کثیر الوقوع ہی لیکن اطلاق صدیق بر غیر صدیق ہنوز کتم عدم سے وجود
مین نہین آیا ہی لہذا اطلاق صدیق بر صدیق اکبر مثل اطلاق امیر المومنین بر خلیفہ جور نہین ہو سکتا ہی لیکن صدیق اکبر نے
اگر فرمایا ہی کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ خالفہ ہون تو یہ فرمانا البتہ ایسا ہوگا جیساکہ بعض موقع پر حضرت خاتم رسالت نے
فرمایا ہی کہ مین افضل البشر نہین ہون فضل البشر ابراہیم ہین پس جسطور سے آنحضرت کا یہ فرمانا فروتنی و کسر نفسی ہی اسیطور
سے صدیق اکبر کا وہ فرمانا فروتنی و کسر نفسی ہی ثانیاً اسلیے کہ نیز مجتہد صاحب اسی اوراق مین بجواب حدیث اللّٰہم ارشادہ
فرماتے ہین کہ چون اجماع اہل بیت و سائر شیعیان آنحضرت منعقد ست برآنکہ امام معصوم من قبل اللہ می باشد البتہ حدیث
مزبور ماول خواہد بود انتہی چونکہ بعد بیعت و اتفاق اہل حل و عقد کے زمانہ خلافت مین بعض امور کا وقوع مین آنیکے بعد
خلافت صدیقیہ کا بلکہ ہر سہ خلافت کا استخلاف الٰہی ہونے پر سائر اہل سنت کا اجماع منعقد ہی لہذا حدیث مذکور بر تقدیر
صدور از صدیق اکبر البتہ ماول ہوگی ثالثاً اسلیے کہ خود مجتہد منقد نے ضربت حیدریہ مین لکھا ہی کہ وجوب تاویل در
بعض آیات کہ بظاہر ہا منافی ادلہ قطعیہ است مثل آیہ کریمہ ید اللہ فوق ایدیھم و امثال آن مستلزم وجوب
تاویل در جمیع ظواہر آیات نیست انتہی یہ عبارت صریحۃ الدلالت ہی اس بات پر کہ جو آیت قرآنیہ بظاہر خلاف ادلہ
قطعیہ ہی اُس آیت قرآنیہ کی تاویل واجب ہی پس روایت مذکورہ جو بظاہر خلاف ادلہ قطعیہ ہی کیون واجب التاویل
نہوگی ضرور ہوگی چنانچہ از جملہ ادلہ قطعیہ مذکورہ یہ ہی کہ جسطور سے حدیث لاعطین الرایۃ الخ قطعیت الدلالت
ہی جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر اور زمرہ رجال سے ہونا اور صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن
نشان جنگ پانا اور اُسیدن جنگ مین فتح پانا ان تینون امرون کا اجتماع جناب امیر مین ہونیکے بعد حدیث مذکور مین

یہ دلالت پیدا ہوئی ہی اُسی طور سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی اور منجملہ کلہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع ہر سہ خلیفہ مین ہونے کے بعد آیہ مذکورہ مین یہ دلالت پیدا ہوئی جسکے بعد ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر سائر اہل سنت کا اجماع ہوگیا ہی لہذا روایت مذکورہ صدیق اکبر سے صادر ہونیکی تقدیر پر ضرور واجب التاویل ہوگی اور تاویل یہ ہی کہ یہ محض فروتنی و کسرنفسی ہی جیسا کہ سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض موقع پر فرمانا کہ مین افضل البشر نہین ہون براہیم افضل البشر ہین محض فروتنی وکسرنفسی ہی **قولہ** روایت خالفہ منتخب کنزالعمال مین بھی مسطور ہی **جواب** کنزالعمال مین لکھنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ مراد مجتہد اگر یہ ہی کہ کنزالعمال مین ہونے سے حدیث مذکور کا صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت ہوتا ہی تو کذب صریح و بہتان فضیح ہی اسواسطے کہ کنزالعمال مین ہونے سے حدیث مذکور کا صدیق اکبر سے صادر ہونا کسیطرح ثابت نہین ہوتا ہی کما مر آنفاً **قولہ** اور اسکو فروتنی و کسرنفسی پر محمول کرنا عذر از گناہ بدتر ہی **جواب** چونکہ روایت مذکورہ بظاہر خلاف دلائل قطعیہ ہی لہذا واجب التاویل ہی اور فروتنی وکسرنفسی پر محمول کرنا ایسی تاویل لائق قبول نبیل ہی کہ اس سے بہتر اس روایت کی تاویل نہین ہوسکتی ہی فرط تعصب وعناد نے مجتہد کو اندھا کر دیا ہی اُسکے سوا دوسرا کوئی بھی اس تاویل کو عذر از گناہ بدتر نہین کہسکتا ہی **قولہ** کیونکہ فروتنی و کسرنفسی یا تو مناجات مین ہوتی ہی یا تو بحید مبالغہ در مدح کے مقابلے مین ہوتی ہی **جواب** کذب صریح و بہتان فضیح ہی فروتنی و کسرنفسی غیر مناجات اور غیر مقابلہ بحید مبالغہ در مدح مین بھی ہوتی ہی اگر کوئی ذی رتبہ شخص اپنے سے کسی کم رتبہ شخص کو بدون کسی غرض دنیاوی کے اپنے برابر جگہ دے تو کون احمق کہیگا کہ وہ فروتنی و کسرنفسی نہین ہی اور یہان مناجات کہان ہی اور مقابلہ بحید مبالغہ در مدح کہان ہی تعجب ہی کہ والا اجتہاد کو یہ بھی یاد نرہا جو کہ ہر طفل دبستان ہندوستان کے زبان زد ہی ع تواضع زگردن فرازان نکوست ✤ گدا گر تواضع کند خوی اوست ✤ معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص مجتہد صاحب کے مُنھ پر بحید مبالغہ در مدح کرتا تھا اُسی کے ساتھ مجتہد صاحب فروتنی و کسرنفسی کرنا جانتے تھے اور کسی سے فروتنی و کسرنفسی کرنا نہین جانتے تھے حق تو یہ ہی کہ جو عار سے نار کو غنیمت جانے گا وہ فروتنی و کسرنفسی کیا جانے گا **قولہ** یہ نہین ہوتا ہی کہ نبی سے کوئی پوچھے کہ آپ نبی ہین نبی جواب دین کہ مین نبی نہین ہون اور فروتنی و کسرنفسی ارادہ کرین یہ خود صورت صحت نہین رکھتا ہی **جواب** جس مقام مین جس

نبی کا نبی ہونا ادعاے نبوت اور اظہار معجزہ سے ظاہر ہوگا اُس مقام مین اس نبی کا یہ کہنا کہ مین نبی نہین ہون
بلکہ کمتر بندۂ خدا ہون فروتنی وکسر نفسی ہونا آشکار نامجال انکار ہوگا لہذا یہ قطعاً صورت صحت رکھتا ہی اور اگر کسی ولی کامل
سے پوچھا جائے کہ تو خدا کا ولی ہی اور ولی کامل بارادۂ فروتنی وکسر نفسی جواب مین کہین کہ مین خدا کا ولی نہین ہون
بلکہ خدا کا ہیچ و پوچ بندہ ہون تو ضرور صورت صحت رکھتا ہی اسی طور سے بنا براسکے کہ خالفہ بمعنی ہیچ پوچ بھی
مستعمل ہوتا ہی اگر خلیفہ باستخلاف الٰہی سے پوچھا جائے کہ تو خلیفہ ہی اور بارادۂ فروتنی وکسر نفسی جواب مین کہین
کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ خالفہ یعنے ہیچ پوچ ہون ضرور صورت صحت رکھتا ہی اور چونکہ خالفہ بمعنی ہیچ و پوچ
مستعمل ہوتا ہی لہذا یہان پر معنی بسیار خلاف گو لینا تحکم بحت ہوگا جسکو بجز معاند متعصب کے کوئی بھی بات سے نہ نکالیگا
قولہ بلکہ اگر کوئی مقلد کسی مجتہد سے پوچھے کہ تو مجتہد ہی مجتہد جواب دے کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ مقلد
ہون اور فروتنی وکسر نفسی ارادہ کرے تو عقلا کے نزدیک قبیح ہوگا **جواب** جو کہ مغلوب ہواے نفسانی ہوگا
وہ تو ہر فروتنی وکسر نفسی کو قبیح جانے گا لیکن اُسکے قبیح جاننے سے فی الواقع قبیح ہونا کجا مجتہد صاحب کو یہ قدرت
کہان ہی کہ فروتنی وکسر نفسی کا کوئی کلمہ زبان سے نکالین پھر مجتہد صاحب کلمۂ فروتنی کو قبیح نہ کہین گے تو کون
کہیگا اگر کوئی مجتہد بارادۂ فروتنی وکسر نفسی یہ کہین کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ مقلد ہون تو ہرگز قبیح نہوگا بلکہ
تواضع ز گردن فرازان نکوست ٭ کے قبیل سے ہوگا اور اس جگہ مجتہد صاحب نے لفظ مقلد محض بے موقع صادر
ہوا ہی روایت مین اگر یہ ہوتا کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ رعیت ہون تو البتہ لفظ مقلد باموقع ہوتا اذ لیس فلیس
چونکہ روایت مین یہ ہی کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ ہیچ پوچ ہون لہذا باموقع یہ ہوتا کہ مین مجتہد نہین ہون
بلکہ ہیچ پوچ ہون بہت غنیمت ہی کہ کوئی اپنے منہ سے اپنے کو ہیچ پوچ کہے اُسکے کسر نفسی ہونے سے انکار
کرنا مجتہد صاحب کو دشوار تو ہوا اگر اسکے کسر نفسی ہونے سے بھی انکار کر دیتے تو کوئی کیا بنا لیتا بالجملہ روایت
مذکورہ صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت نہین ہی معہذا خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٰہی ہونے کے منافی
نہین جو دلائل قطعیہ سے ثابت ہی لہذا روایت مذکورہ کے دامن مین پناہ لینا اپنے کو الغریق یتشبث
بکل حشیش کا مصداق بنانا ہی اور روایت اقیلونی کا جواب فصل ہفتم مین گذر چکا ہی اعادہ مین اطالہ ہی
تصریح یہ ہی کہ یہ روایت ہرگز اہل سنت کی کسی کتاب مین نہین ہی صواعق محرقہ مین اس روایت کی نسبت لکھا ہی

کہ فھومن مفتریاتھم یعنی وہ قول مفتریات اہل لعنت سے ہی اور فصل ششم مین گذرچکا ہی کہ اہل لعنت کی نہج البلاغت مین ہی کہ بعد قتل عثمان کے جب لوگون نے امامت جناب امیر کی بیعت کرنیکا ارادہ کیا آنجناب نے لوگون سے کہا کہ مجھکو چھوڑدو اور کسی کو امام بنالو میرا امام ہونا بہتر نہین ہی میرا وزیر ہونا بہتر ہی پس جناب امیر کا یہ قول کیون خلافت آنجناب کا باستخلاف الٓہی ہونیکی منافی نہین ہی اور مفتریکا افترا قبیلونی کیون خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٓہی ہونیکی منافی ہی بالجملہ یہ روایت نہ اہل سنت کی کسی کتاب مین ہی نہ خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٓہی ہونے کی منافی ہی علی ہذا روایت لیتنی بھی نہ اہل سنت کی کسی کتاب مین ہی نہ خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٓہی ہونیکی منافی اور روایت فلتۃ کا جواب فصل پنجم مین گذرچکا ہی اور اس مقام کے مناسب مختصر جواب یہ ہی کہ خداوند کریم کا اپنے استخلاف سے ابوبکر کو خلیفہ کرنا منظور تھا اسی سے بیعت ابوبکر کا مضمون لوگون کے دلون مین مشیت ایزدی ایسا جوش زن ہوگیا کہ بعض لوگون نے فلتۃ بیعت کرلی بنابراسکے اہل بصیرت کے نزدیک روایت خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٓہی ہونے پر دال ہی مجتہد صاحب خطاے اجتہادی سے اسکو خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٓہی ہونیکی منافی سمجھ گئے حالانکہ اس قسم کی خطاے اجتہادی لیاقت اجتہاد کی منافی ہی آخری سخن یہ ہی کہ مجتہد صاحب ضربت حیدریہ مین فرماتے ہین کہ چون روایات مثالب ہشامین ومن یحذو حذوہما مخالف اجماع فرقہ حقہ ومعارض بروایات متواترہ است لامحالہ محتمل الطرح یا ماول باشد انتہی یہ عبارت نص صریح ہی اسبات پر کہ کافی کلینی کی احادیث مثالب ہشامین یا تو متروک ومردود ہین یا تو ماول پس روایات مندرجہ مناقشہ بالفرض اگر کتب اہل سنت مین ہین تو لامحالہ مطروح ہین یا ماول لہذا ان روایتون سے خلافت صدیقیہ کا بغیر استخلاف الٓہی ہونا کسیطرح ثابت نہین ہوسکتا ہی درحقیقت کافی کلینی کی روایات مثالب ہشامین کی نسبت یہ فرمانا کہ لامحالہ متروک یا ماول ہین پھر روایات مندرجہ مناقشہ سے احتجاج کرنا ایسی بے غیرتی ہی کہ انتہا نہین ہی بالجملہ روایات مندرجہ مناقشہ نہ قابل اعتبار ہین نہ خلافت صدیقیہ کا بغیر استخلاف الٓہی ہونے پر دال معہذا جس طور سے جناب امیر کا زمرۂ رجال سے ہونیکی وجہ سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا الخ آنجناب کے محبوب ومحب خدا اور رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہی خیبر مین آنجناب کو نشان فتح دونون حاصل ہونے کے بعد سے نہ اسکے قبل سے اسی طور سے ہر نہ خلیفہ کا منجملہ کلمہ گویان اسلام

از قبل نزول آیت استخلاف ہونیکی وجہ سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہو ہر سہ
خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے پس بالفرض
اگر روایات مندرجہ مناقشہ کتب اہل سنت مین موجود بھی ہون اور خلافت صدیقیہ کا بغیر استخلاف الٰہی ہونے پر
دال بھی ہون تو جسکا جی چاہے آیہ مذکورہ کے دلالت قطعیہ کے مطابق اعتقاد کر کے روایات مذکورہ کو چھوڑ دے
اور جسکا جی چاہے روایات مذکورہ کو سر آنکھون پر رکھکے آیت قرآنیہ کو چھوڑ دے لیکن ائمۂ اہل بیت کا حکم ہو کہ جو
چیز کسی آیت قرآنیہ کی مخالف ہو اُسکو چھوڑ دو چنانچہ فصل ہشتم مین واضح ہو چکا ہو اور مناقشۂ شانزدہم کے
جواب دوم مین بھی لائح ہو چکا بالجملہ روایات مندرجہ مناقشہ کتب اہل سنت مین ہون یا نہون اور خلافت صدیقیہ
کا باستخلاف الٰہی ہونیکی منافی ہون یا نہون بہرحال ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت
ہونا ثابت و قائم ہو اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشۂ نوزدہم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ منافی مذہب اہل سنت ست چہ نزد ایشان از
جانب الٰہی استخلاف احدی واقع نشدہ وانما کان خلافۃ الثلثۃ من اتفاق شرذمۃ من الاصحاب پس خلف وعدہ
لازم آید انتہی مراد مجتہد صاحب یہ ہو کہ آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا مخالف مذہب اہل سنت ہو کیونکہ اہل سنت کے
نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسی کا نہین ہوا بلکہ ان کے نزدیک خلافت ثلثہ ایک جماعت صحابہ کی اتفاق سے تھی۔

جواب یہ کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہونا ایسا بیہودہ ہفوۂ کاذبہ ہو کہ انتہا نہین ہو نہ
اہل سنت کے یہان اسکی تصریح ہو نہ کسی کلام اہل سنت سے یہ نکلتا ہو اگر او لیا سے مجتہد صاحب کہین کہ اہل سنت
کے نزدیک کسی خلیفہ مین نص نہین ہو مہاجرین و انصار کی بعیت و اطاعت سے خلافت ہوئی ہو اس سے
یہ نکلتا ہو کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسی کا نہین ہوا ہو تو۔

جواب اول یہ کہ ازالۃ الخفا کے شروع مین جو بیان کیا گیا ہو اُس سے ظاہر ہو کہ کسی خلیفہ مین نص نہونا
کل اہل سنت کا قول نہین ہو بلکہ اس مین اختلاف ہو ایک گروہ اہل سنت کے نزدیک خلیفہ مین نص ہو ایک گروہ
اہل سنت کے نزدیک خلیفہ مین نص نہین ہو یعنی آیہ کریمہ ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا حضرت طالوت
خلیفہ مین جیسی نص ہو اس امت کے کسی خلیفہ مین ویسی کوئی نص نہین ہو پس ایک گروہ اہل سنت جو قائل

ہین کہ خلیفہ مین نص نہین ہی اُس سے منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہونا ثابت نہین ہوسکتا ہی **اولا** اسلیے کہ ایک گروہ اہل سنت جو خلیفہ مین نص ہونیکا قائل ہین اُس سے منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہوتا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ نص نہونیکے قول سے آیۂ کریمہ ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا طالوت خلیفہ مین جس قسم کی نص ہی اُس قسم کی نص نہونا مراد ہی اور یہ ظاہر ہی کہ اُس قسم کی نص نہونے سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اور قسم کی نص بھی نہو اور یہ بھی ظاہر ہی کہ جب کسی قسم کی نص ہوگی تب منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہوگا درصورت قول خدا ہونے اُس نص کے ظاہر ہی اور درصورت قول رسول ہونیکے بیان طلب پس بیان یہ کہ اہل لعنت کے نزدیک ہر قول رسول وحی ہوتا ہی اور اہل سنت کے نزدیک جس قول رسول کے بعد مخالف وحی نازل نہو وہ قول رسول مقرر خدا ہی لہذا کلام خدا یا کلام رسول مین کسی قسم کی نص خلیفہ مین پائے جانے سے منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہوگا پس ایک گروہ اہل سنت جو خلیفہ مین نص نہونے کے قائل ہین اُس سے منجانب الٰہی استخلاف نہونا ثابت نہین ہوتا ہی اور ایک گروہ اہل سنت جو خلیفہ مین نص ہونے کے قائل ہین اُس سے منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہوتا ہی لہذا نص درخلیفہ مین دو گروہ اہل سنت جو اختلاف رکھتے ہین اُس سے اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف نہونا ہرگز ثابت نہین ہوتا ہی لہذا مجتہد معاند کا یہ کہنا کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہین ہی محض بیہودہ کاذبہ ہی۔

جواب دوم یہ کہ استخلاف الٰہی کچھ نص پر موقوف نہین ہی بدون نص کے اس طور سے بھی ہوسکتا ہی کہ جس زمانے مین جسکا استخلاف منظور الٰہی ہو اُس زمانے مین جن لوگون کے گفتار و کردار کا وقار و اعتبار ہو جناب الٰہی اُن لوگون کے دلون مین یہ ارادہ پیدا کردے کہ بیعت خلافت کرکے اُسکے مطیع و معین ہوجائین جس سے اُسکی خلافت کرسی نشین ہوجائے اور اس طور سے بھی ہوسکتا ہی کہ جناب الٰہی اپنی تائید غیبی سے اُسکو دشمنون پر غالب و مسلط کردے جس سے اُسکی خلافت صورت پذیر ہوجائے ان دونون صورتون سے استخلاف الٰہی ہوسکتا ہی اور ہرسہ خلیفہ کا استخلاف منجانب الٰہی انھین دونون صورتون سے ہوا ہی جیسا کہ مناقشہ چہاردہم کے جواب دوم مین واضح ہوچکا ہی لہذا بعض اہل سنت جو خلیفہ مین نص نہونیکے قائل ہین اُس سے یہ نہین نکل سکتا ہی کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہو بدینوجہ مجتہد صاحب کا یہ فرمانا کہ اہل سنت کے

نزدیک منجانب آلہی استخلاف کسی کا نہین ہوا ہی بالکل ہفوہ کاذبہ ہی نہ اہل سنت کے یہان اسکی تصریح ہی نہ کسی کلام اہل سنت سے یہ نکلتا ہی اس قسم ہفوہ کاذبہ سے حجت اہل سنت کا انہدام نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ استحکام ہوتا ہی اور سنئیے اہل سنت کی کتب تفسیریہ او کتب کلامیہ مین باصرار بسیار مذکور ہی کہ آیت استخلاف سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہی جس سے اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف ہونا کھلا ہوا ہی پس ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ مجتہد منقد نے اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف نہونا کہان سے نکالا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ ہفوہ کاذبہ سے نکالا ہی بالجملہ بعض اہل سنت جو خلیفہ مین نص نہونے کے قائل ہین وہ منجانب آلہی استخلاف ہونے کی منافی نہین ہی اور جمیع اہل سنت جو قائل ہین آیت استخلاف سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونیکے اُس سے اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف ہونا آشکار نامجال انکار ہی لہذا مجتہد معاند کا یہ کہنا کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف کسی کا نہین ہوا ہی گوز شتر بے مہار ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ خاک سیاہ ہوگیا اور بہر سہ خلافت کا باستخلاف آلہی ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشہ بستم جناب اجتہاد مآب بوارق مین فرماتے ہین کہ حق تعالی این استخلاف را تظیر استخلاف سابقین کردہ بقولہ کما استخلف الذین من قبلہم وظاہرست کہ استخلاف سابقین مثل حضرت آدم و داؤد و ہارون بنص من اللہ بود نہ باجماع و اتفاق چند کس انتہی۔

جواب یہ کہ دروغی راتمی باشد فروغی مثل داؤد و آدم کے ہارون کا خلفائے مشبہ بہم مین داخل ہونا کذب صریح ہی کیونکہ مثل داؤد و آدم کے شاہانہ تصرف در زمین ہارون کو حاصل نہ تھا اسی سے صاحب تفسیر مجمع البیان نے جنکو اجتہاد مآب نے بوارق مین مولانا الطبرسی لکھا ہی حضرت ہارون کو خلفائے مشبہ بہم مین نہین لکھا ہی صرف حضرت آدم و داؤد و سلیمان علیہم السلام کو خلفائے مشبہ بہم مین لکھا ہی چنانچہ عبارت مجمع البیان کی یہ ہی مثل ادم و داؤد و سلیمان علیہم السلام ویدل علی ذلک انی جاعل فی الارض خلیفۃ ویاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض انتہی بلفظہ اس سے یہ بھی ظاہر ہی کہ خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہی بغیر اسکے حضرت آدم و داؤد و سلیمان علیہم السلام کی تخصیص معقول نہین ہوسکتی ہی اور حضرت آدم کی زندگی مین کثرت اولاد سے زمین آباد ہونیکے بعد حضرت آدم بالفعل خلیفہ ہوئے اُس سے

پہلے بالقوہ خلیفہ تھے نہ بالفعل اور یہ بھی یاد رہے کہ نہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ نص خلافت ہی نہ یا
داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض نص خلافت چنانچہ بیان اسکا مجلد اول فصل ششم مین ہوچکا
اور خلفاے سابقین سے سواے حضرت طالوت کے کسی خلیفہ مین نص ہونا نہ کلام خدا سے ثابت ہی نہ کلام رسول
سے لہذا استخلاف سابقین بنص من اللہ بود کہنا کذب صریح و بہتان فضیح ہی اور بفرض محال اگر استخلاف سابقین
بنص من اللہ تھا تو اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا ہرگز لازم نہین ہوسکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ استخلاف سابقین
انبیا کو شامل ہی یہ استخلاف انبیا کو شامل نہین پس استخلاف سابقین کا انبیا کو شامل ہونے سے اس استخلاف
کا انبیا کو شامل ہونا لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص
من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ استخلاف سابقین ابو البشر سے شروع ہی یہ
استخلاف ابو البشر سے شروع نہین ہی پس استخلاف سابقین کا شروع از ابو البشر ہونے سے اس استخلاف کا
شروع از ابو البشر ہونا لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا
بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **ثالثاً** اسلیے کہ استخلاف سابقین جن لوگون کو شامل ہی
انمین سے کسیکی خلافت غصب مین نہین گئی اور بزعم اہل لعنت یہ استخلاف جن لوگون کو شامل ہی اُن لوگون
کی خلافت سب غصب مین چلی گئی پس استخلاف سابقین مین غصب نہ واقع ہونے سے اس استخلاف مین
غصب نہ واقع ہونا تو لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ
ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **رابعاً** اسلیے کہ بزعم فاسد مجتہد یہ وعدۂ الٰہی ابتک پورا نہین ہوا ہی
امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا جب تمام زمین مین خلافت ہوگی پس استخلاف سابقین کا تمام زمین
مین نہونے سے اس استخلاف کا تمام زمین مین نہونا لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے
سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **خامساً** اسلیے کہ تفسیر
خلاصۃ المنہج اہل لعنت مین بذیل کما استخلف الذین من قبلھم لکھا ہی کہ یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر
و شام بدین شان داد بعد از اہلاک جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ملوک خود انتہی اس عبارت
سے ظاہر ہی کہ استخلاف سابقین سے استخلاف بنی اسرائیل مراد ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ استخلاف سابقین مقصود

برزمین مصر و شام تھا اور یہ بھی ظاہر ہی کہ استخلاف سے شاہانہ تصرف در زمین مراد ہی پس استخلاف سابقین کے مقصور برزمین مصر و شام ہونے سے اس استخلاف کا مقصور برزمین مصر شام ہونا تو لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کے بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی لطف یہ ہی کہ جب اہل سنت کہتے ہین کہ سابقین مین خلیفۂ بلافصل کو زمانۂ خلافت بلافصل مین خلافت ہوئی ہی پس اس استخلاف مین ایسا ہونا چاہیے کیونکہ اللہ نے اس استخلاف کو استخلاف سابقین کے ساتھ تشبیہ دی ہی تب حضرات اہل لعنت فرمانے لگتے ہین کہ تشبیہ نفس استخلاف مین ہی کل امور مین نہین ہی پس ارشاد ہو کہ جب تشبیہ نفس استخلاف مین ہی کل امور مین نہین ہی پھر استخلاف سابقین کے بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین لازم آسکتا ہی بالجملہ استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونا کذب صریح ہی معہذا استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا لازم نہین آتا ہی کیونکہ تشبیہ نفس استخلاف مین بلکہ محض حقیت و راشدیت مین ہی نہ کل امور مین چنانچہ امور مذکورہ سے عیان مثل روز روشن ہی۔

جواب دوم یہ کہ نہج البلاغت اہل لعنت کے قوی حدیثون سے بے شبہ ثابت ہی کہ جناب امیر نے اس آیت کو استخلاف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر محمول کیا ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین واضح ہو چکا ہی بنابر اسکے یہ کلام مجتہد مقام تخطیۂ داماد خیر الانام ہی جو کہ حسب مقال اہل ضلال صریح کفر ہی لیکن آیت استخلاف سے استخلاف خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا نور تابان ہی کہ ایسے کلام کفر انجام سے پنہان نہین ہو سکتا ہی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

جواب سوم یہ کہ کلام تو یہ ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جو کہ بشبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمرۂ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ کو یکے بعد دیگر زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عدوات دونون

امرون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی زمرۂ مذکورہ سے اور کسی کو ان دونون امرون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا ہی لہذا
نص من اللہ ہو یا نہو بہر حال آیہ مذکورہ سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الہی ہونا ایسا آشکار ناقابل انکار ہی کہ
اگر کوئی نابکار انکار کرے تو ہرگز قابل اعتبار نہین ہو سکتا ہی بالجملہ چونکہ بدون نص من اللہ ہونے کے آیہ مذکورہ
سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الہی ہونا آشکار ناقابل انکار ہی لہذا یہان پر نص من اللہ نہونے کا ذکر محض
نابلدی یا نابلدون کی راہ زنی ہی پس بدستور مناقشات بالا یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت
حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشہ بست و یکم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ اگر خلافت ثلثہ استخلاف الہی سے ہوگی
تو یزید اور اُسکے امثال کی خلافت بھی استخلاف الہی سے ہوگی کیونکہ خلافت یا اتفاق قوم سے ہوتی ہی یا
استخلاف خلیفہ سے ہوتی ہی یا تسلط و غلبہ سے ہوتی ہی خلافت یزید اتفاق قوم سے بھی تھی استخلاف معاویہ
سے بھی تھی تسلط و غلبہ سے بھی تھی۔

جواب یہ کہ یہ کلام بالتمام سوال از آسمان جواب از ریسمان کا حساب ہی **اولاً** اسلیے کہ استخلاف خلیفہ اور
اتفاق قوم اور تسلط و غلبہ سب کے سب محض طریق قیام خلافت ہی دلیل حقیت خلافت نہین ہی اور قوم کا بدون
خوف و جبر کے برضا و رغبت خود خلیفہ کرنا جو دلیل حقیت خلافت ہی وہ خاصہ ہی مہاجرین و انصار کا ہر قوم کیواسطے
یہ بات نہین ہی **ثانیاً** اسلیے کہ اس مقام مین اہل سنت نہ یہ کہتے ہین کہ فلان خلافت اتفاق قوم سے ہی لہذا استخلاف
الہی سے ہوگی نہ یہ کہتے ہین کہ فلان خلافت استخلاف خلیفہ سے ہی لہذا استخلاف الہی سے ہوگی نہ یہ کہتے ہین
کہ فلان خلافت تسلط و غلبہ سے ہی لہذا استخلاف الہی سے ہوگی اس مقام مین تو یہ کلام ہی کہ ہر سہ خلیفہ زمرۂ
کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیت استخلاف سے ہین اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہوئے ہین اور
جو خلیفہ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیت استخلاف سے ہی اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب رہا ہی اُسکی خلافت
کا استخلاف الہی سے ہونے پر آیت استخلاف قطعیت الدلالت ہی پس خلافت کا استخلاف الہی سے ہونے پر آیت
استخلاف کے قطعیت الدلالت ہونے مین خلیفہ کا زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے ساتھ
کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا جو ضروری او رو اقعی امر ہی اُس سے چشم پوشی کر کے مقاکی

راہ زنی کرنے پر خدا کی لعنت فرشتون کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت اولیا مجتہد صاحب اگر مردان میدان ہون تو اپنے امام یزید پلید کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا ثابت کرین امر واقعی ضروری سے چشم پوشی کرکے حمقا کی راہ زنی نہ کیا کرین لیکن اہل لعنت کے امام یزید پلید کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا محال ہی بدینوجہ یہ کلام مجتہد تمقام بھی بین الانہدام ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

مناقشہ بست و دوم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ ابو بکر کو خلیفۂ رسول کہنے والے پر جناب امیر نے انکار فرمایا ہی کما رواہ ابن قتیبۃ من اہل السنۃ پس اگر خلافت ابو بکر باستخلاف الٰہی ہوتی تو آنجناب کیون انکار فرماتے۔

جواب یہ کہ ابن قتیبہ ہرگز اہل سنت سے نہ تھا بلکہ رفضی غالی تھا بالفرض اگر کسی اہل سنت نے اسکو سنی لکھا ہی تو غیر مطاع و ناقابل اتباع ہوگا جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب مجالس المومنین مین قاضی نور اللہ کا محقق دوانی و سید جرجانی کو شیعہ لکھنا غیر مطاع و ناقابل اتباع ہی اور اس روایت کا جناب امیر سے صادر ہونا اسوجہ سے بھی ثابت نہین ہوسکتا ہی کہ ممکن ہی کہ یہ محض ساختہ و بافتہ مریدان ابن سبا ہو جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب در ضربت حیدریہ کافی کلینی کی احادیث مثالب ہشامین ممکن ہی کہ محض ساختہ و باختۂ حاسدان و معاندان ہشامین ہون بہذا یہ روایت جناب امیر کی اُن حدیثون کا معارضہ نہین کرسکتی ہی جو کہ نہج البلاغت اہل لعنت سے مناقشہ نہم کے جواب مین منقول ہوچکی ہین جن مین آنجناب نے اس آیت کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی اگر ان سب سے درگذر کیا جاسے تو زمانۂ نزول آیت استخلاف کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا حق تعالی نے وعدہ دیا ہی اور زمانۂ نزول آیہ مذکورہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام سے خلفاے ثلثہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہوا ہی زمرۂ مذکور سے اور کسی مین خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون کا اجتماع نہین ہوا ہی لہذا ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی بنا بر اسکے یہ روایت اس آیت قرآنیہ کے خلاف ہی اور جو روایت کسی آیت قرآنیہ کے خلاف ہی باتفاق فریقین راوی کی غلطی یا افترا پردازی ہی چنانچہ مناقشہ شانزدہم کے

جواب دوم میں واضح ہوچکا ہے بس یہ روایت بھی راوی کی غلطی یا افترا پردازی ہے ایسی روایت کے دامن میں پناہ لینا اپنے کو الغریق یتشبث بکل حشیش کا مصداق بنانا ہے بس مناقشہ بھی بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشہ بست و دوم مجتہد صاحب ورق میں فرماتے ہین کہ خلاف اقوال محققین مفسرین ست یعنی آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا محققین مفسرین اہل سنت کے خلاف ہے مجتہد صاحب نے اسکی تائید مین تفسیر کشاف اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر مدارک اور تفسیر بیضاوی کی عبارتین نقل فرمائی ہین اور عبارت کو مفید مدعا بنانے کے واسطے موافق اپنی عادت کے قطع و برید سے کام لیا ہے چنانچہ کشاف مین یہ موجود ہے فان قلت ھل فی ھذہ الآیۃ دلیل علی امر الخلفاء الراشدین قلت اوضح دلیل وابینہ لان المستخلفین الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت ھم ھم اور مدارک مین ہے والآیۃ اوضح دلیل علی صحۃ خلافۃ الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین لان المستخلفین الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحت ھم ھم مجتہد صاحب نے فرط دیانت سے ان لفظون کو چھوڑ دیا ہے تاکہ عبارت مفید مطلب ہو مگر بفحوائے الحق یعلو ولا یعلی باوصف چھوڑ دینے ان لفظون کے بھی عبارت منقولہ مجتہد کی کسی لفظ سے بھی بو نہین آتی ہے کہ آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا کسی مفسر کے خلاف ہے بلکہ جو کچھ مجتہد صاحب نے بحذف و اسقاط نقل فرمایا ہے وہ بھی آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونے کی تائید کرتا ہے چنانچہ مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت کشاف مین یہ موجود ہے وذلک ان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) واصحابہ مکثوا بمکۃ عشر سنین خائفین ولما ھجروا کانوا بالمدینۃ یصبحون فی السلاح ویمسون فیہ حتی قال رجل ما یاتی علینا یوم نامن فیہ ونضع السلاح فقال لا تعبرون الا یسیرا حتی یجلس الرجل منکم فی ملأ العظیم مجلسا لیس فیہ حدیدۃ فانجز اللہ وعدہ واظھرھم علی جزیرۃ العرب و فتحوا بعد بلاد المشرق والمغرب ومزقوا ملک الاکاسرۃ وملکوا خزائنھم واستولوا علی الدنیا الخ ترجمہ۔ اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مین

دس برس (نہایت) خوف کی حالت مین رہے اور جب ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تو انکی یہ حالت تھی کہ صبح
وشام (غرض ہر وقت) ہتیار بند رہتے تھے یہانتک کہ ایک شخص نے کہا کہ کوئی دن ایسا نہین ہوتا جسمین ہم
بیخوف ہون اور ہتیار اُتار کر رکھدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑے ہی دن گذرتے ہین کہ تم مین سے
ایک شخص بڑی بڑی جماعت پر گذریگا اور کوئی ہتیار اسکے پاس نہوگا پس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور صحابہ
کو جزیرۂ عرب پر غالب کر دیا اور اسکے بعد مشرق اور مغرب کے شہر انھون نے فتح کر لیے اور بڑے بڑے
بادشاہون کی سلطنت انھون نے پارہ پارہ کر دی اور انکے خزانون کے مالک ہو گئے اور تمام دنیا پر غالب آگئے
ف یہ الفاظ نص صریح ہین اس بات پر کہ بعد نزول آیہ مذکورہ جس زمانے مین جزائر عرب اور خزائن و بلاد
اکاسرۂ روم و فارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی اُسی زمانے مین وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہوا ہی اور یہ معلوم ہی کہ
وہ زمانہ خلفاے ثلثہ کا تھا بنا بر اسکے آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا عیان غیر محتاج بیان
ہی حتی کہ اسکو خلاف قول صاحب کشاف بتانا ایسا ہی جیسا کہ بوم شوم آفتاب جہانتاب کو بے نور بتاتا ہی اور
مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت نیشاپوری مین یہ موجود ہی قال اہل السنة فی الآیة دلالة علی
امامة الخلفاء الراشدین لان قوله منکم للتبعیض وذلك البعض یجب ان یکون من
الحاضرین فی وقت الخطاب ومعلوم ان الائمة الاربعة کانوا من اهل الایمان
والعمل الصالح وکانوا حاضرین یومئذ وقد حصل لهم الاستخلاف والفتوح فوجب
ان یکونوا مرادًا من الآیة اسکے بعد صیغۂ تمریض کے ساتھ اہل لعنت کے اعتراضون کا ذکر ہی پس
جن عبارتون مین یہ تصریح موجود ہی کہ آیت مین امامت خلفا پر دلالت ہی اور یہ بھی تصریح ہی کہ واجب ہی یہ کہ خلفا
مراد ہون آیت سے اُس عبارت کو آیت سے خلافت خلفا مراد ہونے کا مخالف بتانا کس قبیل سے ہوگا ناظرین خود
ملاحظہ کرین راقم آثم کو کہنے کی ضرورت نہین ہی اور مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت بیضاوی مین یہ موجود
ہی وفیه دلیل علی صحة النبوة بالاخبار عن الغیب علی ما هو به وخلافة الخلفاء الراشدین
اذ لم یجتمع الموعود والموعود علیه لغیرهم بالاجماع ناظرین ملاحظہ کرین کہ اس عبارت بیضاوی
کو پیش نظر رکھکے کوئی عاقل ذی حیا یہ کہہ سکتا ہی کہ آیہ مذکورہ سے خلافت خلفا مراد ہونا قول بیضاوی سے

خلافت ثلثہ ہرگز نہین کہہ سکتا ہی بیچارے بیضاوی تو کس صفائی سے بیان کر رہے ہین کہ خلفاء راشدین مین موعود علیہ
کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی اسی سے آیت مین دلیل ہی صحت خلافت خلفاء راشدین پر باوجود
اسکے خلافت خلفاے ثلثہ مراد از آیہ مذکورہ ہونے کو جو خلاف بیضاوی ہے اسکا جواب بجز احکم الحاکمین کے
کون دیسکتا ہی اور سنیے مجتہد صاحب بعد نقل عبارت کشاف فرماتے ہین کہ این کلام صریح ست درین کہ
مراد از استخلاف تمکین و تصرف در زمین ست چنانچہ بنی اسرائیل را حاصل بود و ازین لازم نمی آید استخلافیکہ از خواص
انبیا و اوصیا است و الا لازم آید کہ ہر یکے از مومنین و ہم چنین ہر یکے از بنی اسرائیل امام و خلیفہ بودہ باشد و ہو
باطل اتفاقا انتہی ای جناب اجتہاد مآب آپ کی نقل فرمودہ عبارت کشاف سے صاحب کشاف کے نزدیک
آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا آشکار نامجال انکار ہی لہذا عبارت مذکورہ کشاف کو پیش نظر رکھکے
عالیجناب کا یہ افادہ فرمانا کہ آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا خلاف قول صاحب کشاف ہی صریح آفتاب کے
خاک ڈالنا ہی باقی رہا آپکا یہ فرمانا کہ کلام صاحب کشاف صریح ہی اسمین کہ مراد استخلاف سے تمکین و تصرف
در زمین ہی اس سے جو استخلاف خواص انبیا و اوصیا سے ہی نہین لازم آتا ہی و الا ہر مومن و ہر بنی اسرائیل امام
و خلیفہ ہوگا محض بیکار ہی **اولاً** اسلیے کہ اس سے کوئی کارکشائی نہین ہو سکتی ہی تاوقتیکہ یہ نہ بیان کیا جاے
کہ وہ کون استخلاف ہی جو خواص انبیا سے ہی آپنے تو خود اس استخلاف کو من قبیل استخلاف داود آدم قرار
دیا ہی چنانچہ آپکا کلام جو مناقشہ پنجم مین منقول ہی اس سے واضح ہی پھر یہ استخلاف خواص انبیا و اوصیا
کس معنی کرکے خارج ہوگا اور ہر سہ خلافت کا من قبیل خلافت داود ہونا ثابت ہونے کے بعد آپکے ہاتھ مین
کیا رہیگا **ثانیاً** اسلیے کہ یہ استخلاف خواص انبیا و اوصیا سے ہو یا نہو بہر حال جب یہ ثابت ہو گیا کہ اس آیت
سے استخلاف خلفاے ثلثہ مراد ہی تب یہ واضح ہو گیا کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت متغلبہ و مغتصبہ نہ تھی بلکہ خلفاے
ثلثہ کے حق تھی اور خلفاے ثلثہ کے لیے موعود من اللہ باین آیت اللہ تھی ظاہر ہی کہ ہر سہ خلافت کا ہر سہ خلیفہ
کے لیے موعود من اللہ بآیت اللہ ہونا ثابت ہونے کے بعد آفتاب حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر خاک
ڈالنے کے واسطے یہ کہنا کہ یہ خواص انبیا و اوصیا سے نہین ہی سے مہ فشاند نور سگ عوعو کند ٭ کی زعوعو
ماہ ترک ضو کند ٭ کا حساب ہی **ثالثاً** اسلیے کہ حضرت داود اپنے زمانہ خلافت مین متصرف در زمین تھے

دیگر کل بنی اسرائیل فرمان بردار رعایا تھے متصرف زمین نہ تھے اور حضرت موسی اپنے زمانے مین متصرف درزمین تھے دیگر کل بنی اسرائیل فرمان بردار رعایا تھے متصرف درزمین نہ تھے اور بعد حضرت موسی کے یوشع بن نون خلیفہ متصرف درزمین تھے دیگر کل بنی اسرائیل محکوم و رعایا تھے خلیفہ و متصرف درزمین نہ تھے اور بعد اُسکے کالب بن یوقنا خلیفہ و متصرف درزمین تھے دیگر کل بنی اسرائیل محکوم و رعایا تھے خلیفہ و متصرف درزمین نہ تھے پس استخلاف معنی تصرف درزمین لینے سے تو کل مومنین اور کل بنی اسرائیل کا خلیفہ بمعنے متصرف درزمین ہونا لازم نہین آتا ہی اور جو استخلاف بزعم سامی خواص انبیا و اوصیا سے ہی وہ استخلاف لینے سے کل مومنین اور کل بنی اسرائیل کا امام و خلیفہ ہونا کیون لازم آتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ استغراق سخن پروری مین عقل خبط ہو جاتی ہی **رابعًا** اسلیے کہ خود مجتہد صاحب کا یہ بھی افادہ ہی کہ مراد از اہل بیت و شیعیان اند در زمان رجعت و ظہور حضرت صاحب العصر انتہی حالانکہ زمانۂ امام مہدی مین بلکہ مابعد زمانۂ امام مہدی مین بھی نہ ہر اہل بعنت خلیفہ بمعنے متصرف درزمین ہوگا نہ خلیفہ بمعنی امام ہوگا پھر زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی صورت مین ہر مومن کا خلیفہ بمعنے متصرف درزمین یا خلیفہ بمعنی امام ہونا کیون لازم آتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد اور سنیے مجتہد صاحب بعد نقل عبارت بیضاوی کے فرماتے ہین کہ اجتماع موعود و موعود علیہ بمفاد ان اللّٰہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر در زمان ملوک ما بعد ہم حاصل و استخلاف عام از استخلاف ثلثہ فلا یدل علی الاخص انتہی چونکہ جناب اجتہاد مآب کی نقل فرمودہ عبارت بیضاوی مین یہ تصریح ہی کہ اس آیت مین صحت خلافت خلفاے راشدین پر دلیل ہی اسواسطے کہ موعود و موعود علیہ کا اجتماع خلفاے راشدین مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ افادہ فرمانا کہ آیہ مذکورہ سے استخلاف ثلثہ مراد ہونا خلاف قول بیضاوی ہی ایسا کورکورانہ کلام ہی کہ ہرگز کسی عاقل ذوی حیا کی زبان سے نہین نکل سکتا ہی مگر اسکا کیا علاج کہ علماے اہل لعنت کا کل کلام ایسا ہوتا ہی **ثانیًا** یہ کہ رسولخدا نے شہادت امام حسین کی خبر ضرور دی ہی لیکن اُس خبر کو کوئی عاقل وعدہ نہین کہہ سکتا ہی اسی طور سے ان اللّٰہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر خبر ہی وعدہ نہین ہی پھر موعود کہان سے ہوگا اور موعود علیہ کہان سے ہوگا **ثالثًا** یہ کہ زمانۂ رسالتمآب مین ذوالفقار حیدر کرار سے تائید دین ہوئی حالانکہ اسوقت حضرت حیدر نہ امام تھے نہ خلیفہ اور حضرت سیف اللہ کی

تلوار سے بھی تائید دین ہوئی ہی بدون امامت خلافت کے پس کیون نہین جائز ہی کہ حدیث مذکور مین اسی قسم کی
تائید دین مراد ہو یہ کیا ضرور ہی کہ اسمین بھی آیہ مذکورہ کا موعود و موعود علیہ ہون **رابعًا** یہ کہ آیہ مذکورہ سے
جس رجل کا زمانہ مراد ہی وہ رجل اگر مصداق حدیث مذکور ہوگا تو جناب مجتہد صاحب کے نزدیک تو آیہ مذکورہ سے
زمانۂ امام مہدی مراد ہی پس امام مہدی بنا بر مزعوم اہل لعنت حدیث مذکور کے مصداق ہونگے والعیاذ باللہ
خامسًا یہ کہ آیہ مذکورہ مین جو خلافت و غلبہ بر اہل عداوت دونون کا مجموعہ موعود ہی اسمین تخصیص ہی خلیفہ
کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونیکی کما مر الہذا آیہ مذکورہ کے موعود و موعود علیہ کا اجتماع
ملوک مابعدین نہین ہو سکتا ہی **سادسًا** یہ کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد
نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر غالب بر اعدا ہونا ان تینون امرون کا
مجموعہ علامت ہی اُسکی جو کہ آیہ مذکورہ کے موعود و موعود علیہ کا جامع و مستجمع ہوگا ملوک مابعدین یہ کہان ممکن
ہی اور یہ معلوم ہی کہ امور ثلثہ مذکورہ کا اجتماع خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا **سابعًا** یہ کہ جسوقت
مہاجرین انصار کے گھر مین رہتے تھے اور آپس مین یہ کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم کو خوف دشمن
سے ایمنی ہو اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم واضح ہو چکا ہی پس معلوم ہوا کہ آیہ مذکورہ کے
موعود و موعود علیہ کا اجتماع جس مین ہوگا وہ مہاجرین سے ہوگا ملوک مابعد سے نہوگا اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ
مہاجرین سے خلفاے ثلثہ مین آیہ مذکورہ کے موعود و موعود علیہ کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی
ثامنًا یہ کہ مناقشۂ دوم کے جواب مین دلائل ساطعہ کثیرہ اور براہین قاطعہ عدیدہ سے واضح ہو چکا ہی کہ استخلاف
آیہ مذکورہ مین اُن مومنین صالحین کی تخصیص ہی جو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین
بلکہ یہ بھی عیان ہو چکا ہی کہ استخلاف آیہ مذکورہ مین مہاجرین کی تخصیص ہی اور اہل سنت کیطرح سے اہل لعنت
کو ہمیشہ اس تخصیص کا اشتہار پہونچتا چلا آتا ہی چنانچہ مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت کشاف و نیشاپوری
و بیضاوی مین بھی یہ اشتہار موجود ہی بوجہ اس تخصیص کے یہ استخلاف عام از استخلاف مدعا نہین ہی بلکہ
مساوی استخلاف مدعا ہی پس دال بر مساوی ہوگا اور یا وصف پیش نظر ہونے اشتہار مذکور کے اس استخلاف
کو عام از استخلاف مدعا کہکے فلا یدل علی الاخص کہنا محض کرگوشی و کور چشمی ہی ایسی کرگوشی

دکور چشمی کے بیہودہ ہفوہ سے آیہ مذکورہ کا مثبت حقیقت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا
ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی کیونکہ واقع مین اگر کوئی ضعف ہوتا تو وہ کیون نہ بیان کیا جاتا محض کر گوشی و کور چشمی
کرکے بیہودہ اہفوہ کیون سر کیا جاتا بالجملہ یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ
مذکورہ کا مثبت حقیقت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا اور مناقشہ آئیندہ کے
جواب سے بھی واضح صریح ہو جائیگا کہ مجتہد صاحب نے اس مناقشہ مین جو بیان کیا ہی کہ آیہ مذکورہ سے استخلاف ثلثہ
مراد ہونا خلاف اقوال محققین مفسرین اہل سنت ہی محض کذب فضیح ہی۔

مناقشہ بست و چہارم اگر اس آیت مین حقیت و راشدیت خلافت ثلثہ پر دلالت ہوتی تو متکلمین و مفسرین
اہل سنت ضرور بیان کرتے حالانکہ صاحب تحفہ سے پہلے کسی نے یہ بیان نہین کیا ہی بلکہ صاحب تحفہ سے پہلے
کے علماے اہل سنت کا یہ اعتقاد ہی کہ وعدہ آیہ مذکورہ زمانہ نبوت مین پورا ہو گیا ہی یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی
عمار علی صاحب نے دفع المغالطین مین برملا اور مجتہد صاحب نے جا بجا اوراق مین در پردہ بیان کیا ہی۔

جواب یہ کہ ناواقفون کو گمراہ کرنے کے لیے جھوٹ بولنے پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل
بندگان خدا کی لعنت زمخشری معتزلی اپنی تفسیر کشاف مین بذیل آیہ مذکورہ لکھتے ہین فان قلت ھل
فی ھذہ الایۃ دلیل علے امر الخلفاء الراشدین قلت اوضح دلیل وابینہ لان
المستخلفین الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت ھم ہم پس اگر کہے تو کیا اس آیت مین دلیل ہی اوپر امر
خلافت خلفاے راشدین کے کہونگا مین کہ واضح ترین و ظاہر ترین دلیل ہی اسواسطے کہ مستخلفین مومنین
صالحین وہی خلفاے راشدین ہین اور تفسیر مدارک مین لکھا ہی والایۃ اوضح دلیل علی صحۃ خلافۃ
الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین لان المستخلفین الذین اٰمنوا وعملوا
الصّٰلحٰت ھم ھم اور یہ آیت واضح ترین دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم
اجمعین کے اسواسطے کہ مستخلفین مومنین صالحین وہی خلفاے راشدین ہین اور تفسیر بیضاوی مین
لکھا ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ بالاخبار عن الغیب علے ماھو بہ وخلافۃ
الخلفاء الراشدین اذ لم یجتمع الموعود والموعود علیہ لغیرھم بالاجماع اور آیت مین

دلیل ہی اور صحت نبوت کے بوجہ اخبار از غیب علی ما ہو بہ کے اور دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاے راشدین کے اسواسطے کہ نہین اجتماع ہوا ہی موعود و موعود علیہ کا واسطے غیر خلفاے راشدین کے بالاجماع **ف** مطلب یہ ہی کہ یہ آیت صحت نبوت نبی پر بھی دلیل ہی اسواسطے کہ اخبار از غیب علی ما ہو بہ ہی اور صحت خلافت خلفاے راشدین پر بھی دلیل ہی اسواسطے کہ موعود و موعود علیہ کا اجتماع خلفاے راشدین مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی اور تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی قال اهل السنة فی الآیة دلالة علی امامة الخلفاء لان قوله منکم للتبعیض وذلك البعض یجب ان یکون من الحاضرین فی وقت الخطاب ومعلوم ان الائمة الاربعة کانوا من اهل الایمان والعمل الصالح وکانوا حاضرین یومئذ وقد حصل لهم الاستخلاف والفتوح فوجب ان یکونوا مرادا من الآیة کہا اہل سنت نے کہ آیت مین دلالت ہی اوپر امامت خلفا کے اسواسطے کہ منکم برائے تبعیض ہی اور وہ بعض ضروری ہی کہ ہو حاضرین وقت نزول آیہ سے ہون اور یہ معلوم ہی کہ بیشک ائمہ اربعہ اہل ایمان اور اہل عمل صالح تھے اور بروز نزول آیہ حاضر تھے اور بیشک حاصل ہوا ان لوگون کو استخلاف اور فتوح پس واجب ہو گیا یہ کہ ہون مراد آیت سے **ف** مطلب یہ ہی کہ اہل سنت کا قول ہی کہ آیت استخلاف مین دلالت ہے امامت خلفاے اربعہ ہی اسواسطے کہ موعودین بالخلافت فی الآیت کا حاضرین وقت نزول آیت سے ہونا اور وقائع استخلاف اور فتوحات ہونا ضروری ہی اور خلفاے اربعہ حاضرین وقت نزول آیت سے ہین اور وقائع استخلاف اور فتوحات ہوئے ہین بدینوجہ خلفاے اربعہ کا مراد از آیہ ہونا واجب ہو گیا واضح رہے کہ تعمیم اربعہ بنا بر تغلیب ہی کیونکہ یہ معلوم ہی کہ زمانۂ خلفاے ثلثہ مین فتوحات حاصل ہوئے ہین جناب امیر کے زمانۂ خلافت مین نہین ہوئے یا یہ بنا بر اسکے ہی کہ حاضرین وقت نزول آیت سے خلفاے اربعہ اور انکے رفقا کو استخلاف و فتوحات دونون کا مجموعہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین حاصل ہوا ہی لہذا ضرور مراد از آیت ہونگے گو زمانۂ خلافت علی تک اُس مجموعہ کا بقا رہا ہو اور امام بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل مین لکھتے ہین وفی الآیة دلالة علی خلافة الصدیق وامامة الخلفاء الراشدین اور آیت مین دلالت ہی اوپر خلافت صدیق اور اوپر امامت خلفاے راشدین کے اور تفسیر خازن مین لکھا ہی وفی الآیة دلیل علی صحة

خلافة ابی بکر الصدیق والخلفاء الراشدین بعدہ لان فی ایامھم کانت الفتوحات العظیمة وفتحت کنوز کسریٰ وغیرہ من الملوك وحصل الامن والتمکین وظھور الدین اور آیت مین دلیل ہی اوپر صحت خلافت ابوبکر صدیق اور دیگر خلفاے راشدین بعد صدیق کے کیونکہ اُنکے زمانے مین ہوئے فتوحات عظیمہ اور فتح ہوئے خزائن کسریٰ وغیرہ بادشاہون سے اور حاصل ہوا امن اور تمکین و غلبۂ دین اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی المراد بھذا الاستخلاف طریقة الامامة ومعلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی ھذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان لان فی ایامھم کانت الفتوح العظیمة وحصل التمکین وظھور الدین والامن ولم یحصل ذلك فی ایام علی رضی اللہ عنہ مراد اس آیت استخلاف سے طریقۂ امامت ہی اور یہ بات معلوم ہی کہ بعد رسول کے جو استخلاف کہ یہ وصف اُسکا ہی جز این نیست کہ تھا ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانے مین کیونکہ اُنکے زمانے مین ہوئے فتوحات عظیمہ اور حاصل ہوئی قوت اور غلبۂ دین اور امن اور یہ نہین ہوا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے مین **ف** یہ عبارت نص صریح ہی اس بات پر کہ استخلاف موعود باین آیہ کا وصف صرف خلافت خلفاے ثلثہ مین پایا گیا ہی اور کسی خلافت مین نہین پایا گیا اور ملا حسین واعظ کاشفی اثنا عشری نے جو کہ تقیہ کرکے سُنی بنے ہوئے تھے اپنی تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ این آیت دلیل اعجاز قرآن ست و حجت صحت نبوت و برہان خلافت خلفاے راشدین انتہی تفاسیر ثمانیہ مذکورہ کے عبارات مسطورہ سے طشت از بام ہو گیا کہ جناب صاحب بوارق و صاحب دفع المغالطہ کا یہ فرمانا کہ صاحب تحفہ سے پہلے کسی متکلم و کسی مفسر اہل سنت نے آیت مین دلالت بر حقیت خلافت ثلثہ ہونا بیان نہین کیا ہی کذب صریح و بہتان فضیح ہی اور پھر یہ فرمانا کہ اہل سنت معتقد اس امر کے ہین کہ اس آیت کا وعدہ زمانۂ رسالتمآب مین پورا ہوا ہی کذب بر کذب و بہتان بر بہتان ہی اور مناقشہ بالامین مجتہد صاحب نے جو بیان فرمایا ہی کہ آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا محققین و مفسرین اہل سنت کے خلاف ہی دروغ گویم برروی تو کے قبیل سے ہی اور بغرض تائید بیان خود بیضاوی و نیشاپوری و مدارک و کشاف کی جو عبارتین نقل کی ہین وہ سب لاتقربوا الصلوٰۃ کے قبیل سے ہی بلکہ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد کے وادی سے ہین حضرات اہل لعنت کے ان کذبات صریحہ و بہتانات فضیحہ سے خوب واضح ہو گیا کہ اہل سنت خیر البریت کے اس حجت قاطعہ کا کوئی جواب حضرات اہل لعنت کے

امکان مین نہین ہی لہذا اس مناقشہ سے آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہوا بلکہ زیادہ قوی ہوگیا عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

مناقشۂ بست و پنجم مجتہد صاحب ورق مین اپنے یہان کی تفسیر مجمع البیان طبرسی سے بحذف اوسط ایک طولانی عبارت نقل کرکے فرماتے ہین کہ ازینجا واضح و لائح گردید کہ احتمال آنکہ مراد از مستخلفین خلفائے ثلثہ باشد از درجۂ صحت ہابط است واسد درین قال سـ ابعد بقوم بنوا مذاہبہم + علی شفا حفرۃ من النار + انتہی بلفظہ۔

جواب یہ کہ مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونا مناقشہ یکم کے جواب مین دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے کالشمس اذا تجلی ہوچکا ہی لہذا مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان طبرسی اہل لعنت سے بالفرض اگر یہ مستفاد ہوگا کہ مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونا ہابط از درجۂ صحت ہی تو بغرض حفظ مذہب خود و فرط تعصب و عناد سے لکھا ہوگا اُسکا اعتبار کب ہوگا اگر اُسکا اعتبار ہوگا تو جو انصاف کے جان پناہ ین کے ملا فتح اللہ کاشانی نے تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی کہ در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی اُسکا اعتبار کیون نہوگا جو کہ مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونیکا ندا بر ملا دے رہا ہی علاوہ اسکے مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان مین کون لفظ ایسا ہی جو کہ مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونیکی منافی ہی مجتہد صاحب نے بیان کیون نکیا چشم بینا سے دیکھا جائے تو اُسمین کوئی لفظ بھی ایسا نہین ہی جو کہ مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونے کی منافی ہو چنانچہ مفصلا نمبروار معروض خدمت ناظرین ہی

(۱) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم ای صدقوا باللہ ورسولہ وبجمیع ما یجب قبولہ وعملوا الصّٰلحٰت ای الطاعات الخالصۃ للہ نہایت ظاہر ہی کہ مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان کی ان ابتدائی الفاظ مین مراد از مستخلفین کا کوئی ذکر نہین ہی (۲) لیستخلفنہم فی الارض والمعنی لیورثنہم ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلہم سکانہا وملوکہا خلاصہ مفاد اس عبارت کا یہ ہی کہ استخلاف در زمین عرب و عجم مراد ہی یہ مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونیکی منافی نہین ہی بلکہ مؤید ہی کیونکہ اسمین مجال لا و لم نہین ہی کہ استخلاف در زمین عرب و عجم مع غلبہ بر اعدا خلفائے ثلثہ کو حاصل تھا (۳) کما استخلف

الذین من قبلھم قال مقاتل یعنی بنی اسرائیل اھلک اللہ الجبابرۃ بمصر وا ورثھم ارضھم ودیارھم واموالھم یہ امر عیان غیر محتاج بیان ہے کہ یہ الفاظ کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر ہے لیستخلفنھم فی الارض سے جو مراد ہین اُن مستخلفین کا کوئی ذکر ان الفاظ مین نہین ہے لہذا ان الفاظ سے خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا کسی طرح بالبداہۃ از درجہ صحت نہین ہو سکتا ہے (۴) وعن ابی بن کعب لما قدم رسول اللہ واصحابہ المدینۃ واوا ھم الانصار ورمتھم العرب عن قوس واحدۃ وکانوا لا یمسون الامع السلاح ولا یصبحون الا فیہ فقالوا اترون انما تعیش حتے کنا نبیت آمنین مطمئنین لا نخاف الا اللہ فنزلت ھذہ الایۃ یہ عبارت تو مستخلفین سے خلفائے ثلثہ مراد ہونیکی ایسی کھلی ہوئی تائید کر رہی ہے کہ کسی کے چھپانے سے چھپ نہین سکتا ہے کیونکہ اس عبارت سے آشکار نامجال انکار ہے کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ دینے کا وعدہ ہے اُس سے مہاجرین مراد ہے اور یہ معلوم ہے کہ بعد نزول اس آیت کے مہاجرین سے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہوا ہے مہاجرین سے اور کسی مین ان دونون امرون کا اجتماع نہین ہوا ہے جس سے قطعاً معلوم ہو گیا کہ جو مہاجرین مراد از مستخلفین ہین وہ خلفائے ثلثہ ہین (۵) وعن المقداد بن الاسود عن رسول اللہ صلعم انہ قال لا یبقے علے الارض بیت مدرولا وبرالا ادخلہ اللہ تعالیٰ کلمۃ الاسلام بعز عزیز او ذل ذلیل اما ان یعزھم اللہ فیجعلھم من اھلھا واما ان یذلھم فیدینون لھا چونکہ آیہ مذکورہ مین بھی ترقی اسلام کی خبر ہے اور اس حدیث مین بھی ترقی اسلام کی خبر اسی مناسبت سے یہ حدیث یہان پر ذکر کی گئی ہے اس سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ جو زمانہ اس حدیث سے مراد ہے وہ زمانہ آیہ مذکورہ سے بھی مراد ہو ومن ادعی اللزوم فعلیہ البیان بالبرھان اگر چشم بینا سے دیکھا جائے تو خود زمانہ حدیث مذکور سے مراد ہے آیہ مذکورہ سے اُس کا مراد ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ جو مومنین صالحین زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہے آیہ مذکورہ مین ور روایت نمبر بالا سے ظاہر ہے کہ وہ مومنین صالحین

مہاجرین ہین جو بے شبہ زمرۂ صحابہ سے ہین جس سے روشن مثل شمع انجمن ہوگیا کہ آیہ مذکورہ سے جو زمانہ مراد ہے وہ ازمنۂ صحابہ
مین داخل ہے اور حدیث مذکور سے جو زمانہ مراد ہے وہ ازمنۂ صحابہ مین داخل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ کل روے ارض مین
کلمۂ اسلام داخل ہونا جو منطوق حدیث مذکور ہے از آدم تا اینندم واقع نہین ہوا ہے جب ثابت ہوگیا کہ آیہ مذکورہ سے
جو زمانہ مراد ہے وہ ازمنۂ صحابہ مین داخل ہے اور حدیث مذکور سے جو زمانہ مراد ہے وہ زمانۂ صحابہ مین داخل نہین ہے
تب یہ وا شگاف ہوگیا کہ تفسیر آیہ مذکورہ کی ذیل مین حدیث مذکور کا ذکر محض اس مناسبت سے ہے کہ دونون مین
ترقی اسلام کی خبر ہے اگرچہ دونون کا زمانہ ایک نہین ہے لہذا اس سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا کسی طرح
پایۂ ازدرجۂ صحت نہین ہوسکتا ہے (۶) وقيل انه اراد بالارض مكة لان المهاجرين كانوا يسئلون
ذلك یہ عبارت بر ملا اشتہار دیرہی ہے کہ آیہ مذکورہ مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ
خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہے اُس سے مہاجرین کو زمین مکہ مین خلافت اور زمانۂ خلافت
مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنا مراد ہے اور یہ معلوم ہے کہ زمرۂ مہاجرین سے صرف خلفاے ثلثہ مین خلافت
در زمین مکہ و غلبہ بر اہل کینہ کا اجتماع ہوا ہے زمرۂ مہاجرین سے اور کسی مین ان دونون امرون کا اجتماع نہین
ہوا ہے پس معلوم ہوا کہ مراد از مستخلفین صرف خلفاے ثلثہ ہین نہ دوسرا کوئی خلیفہ لہذا اس سے بھی خلفاے
ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہابط ازدرجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت و قائم بر پایۂ صحت قطعیہ ہوا وليمكنن لهم دينهم
الذي ارتضى لهم يعني دين الاسلام الذي امرهم ان يدينون به وتمكينه ان يظهره
على الدين كله چونکہ یہ عبارت صریحۃ الدلالت ہے اسپر کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ
پر غالب کردینے کا وعدہ ہے اور نمبر بالا سے و نیز نمبر چہارم سے یہ امر آشکار نامجال انکار ہے کہ موعودین بالخلافت
والتمکین مہاجرین ہین لہذا قطعاً معلوم ہوگیا کہ جن خلفاے مہاجرین کی خلافت مین دین اسلام کل ادیان باطلہ
پر غالب ہوا ہے یعنی قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہوا ہے حتی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین
قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہین رہا ہے وہ خلفاے مہاجرین مراد از مستخلفین ہین اور یہ معلوم ہے
کہ جن خلفاے مہاجرین کی خلافت مین یوماً فیوماً ترقی کرتے کرتے دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا
ہے یعنے قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زائد ہوا ہے حتے کہ ادیان باطلہ مین کوئی دین دین اسلام کے برابر

نہین رہا ہی وہ خلفاے مہاجرین خلفاے ثلثہ ہین جس سے قطعاً معلوم ہوگیا کہ مراد از مستخلفین خلفاے ثلثہ ہین پس یہان سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا بطاز درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت و قائم بر پایۂ صحت یقینیہ ہوا (۷) کما قال رایت الارض فارایت مشارقها و مغاربها و سیبلغ ملک امتی ما زوی لی منها یہ جائز ہی کہ اس حدیث مین لفظ منها تبعیض کے واسطے ہو اور ملک بعض ارض مشارق و مغارب مراد ہو جو کہ زمانۂ خلفاے ثلثہ مین امت کو حاصل ہوا تھا اور یہ بھی جائز ہی کہ منها تبیین کے واسطے ہو اور ملک کل ارض مشارب و مغارب مراد ہو اور اس مقام مین ذکر اس حدیث کا محض اس مناسبت سے ہو کہ اس حدیث مین بھی ترقی دین اسلام و اہل اسلام کی خبر ہی اور آیۂ مذکورہ مین بھی اگرچہ دونون کا زمانہ ایک نہین ہی اسواسطے کہ نمبر چہارم و ششم سے واضح ہی کہ آیۂ مذکورہ سے بعض ازمنۂ صحابہ مراد ہی اور حدیث مذکور سے جو زمانہ مراد ہی وہ ضرور ازمنۂ صحابہ سے خارج ہی کیونکہ ازمنۂ صحابہ مین ملک کل ارض مشارق و مغارب امت کو حاصل نہین ہوا ہی پس لفظ منها تبعیضیہ ہو خواہ تبیینیہ بہرحال اس سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا بطاز درجۂ صحت ہونا کسیطرح مستفاد نہین ہوسکتا ہی لہذا نمبر چہارم و ششم سے جو خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ثابت و قائم بر پایۂ صحت ہی وہ اپنے حال پر باقی ہی (۸) وقیل تمکینه باعزاز اهله واذلال اهل الشرك وتمكين اهله من اظهاره بعد ان كانوا خائفين يخفونه ان الفاظ مین مراد از مستخلفین کا کوئی ذکر نہین ہی لیکن بضمیمۂ نمبر چہارم و ششم کے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ان الفاظ سے بھی ظاہر ہی (۹) وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا اى لينصرنهم بعد ان كانوا خائفين بمكة امنين بقوة الاسلام والانبساطه یہ نمبر بر ملا ندا دیرہا ہی کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی اس سے وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ قبل نزول اس آیت کے مکہ مین اعدا سے خائف رہتے تھے اور یہ معلوم ہی کہ قبل نزول اس آیت کے جو کلمہ گویان اسلام مکہ مین اعدا سے خائف رہتے تھے ان کلمہ گویان اسلام کے زمرہ سے صرف خلفاے ثلثہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہوا ہی زمرۂ مذکورہ سے اور کسی کو ان دونون امرون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا لہذا یقینا معلوم ہوگیا کہ صرف خلفاے ثلثہ مراد از مستخلفین ہین پس اس سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا

ہابطہ از درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت و قائم بر پایۂ صحت جزمیہ ہوا (۱۰) قال مقاتل وقد فعل اللہ ذلک بھم
و بمن کان بعدھم من ھذہ الامۃ مکن لھم فی الارض و ابدل لھم امنا بعد خوف و بسط
لھم فی الارض فقد انجز موعدھم بضمیمہ نمبر بالا یہ نمبر صریح افادہ کر رہا ہی کہ قبل نزول اس آیت کے اہل اسلام سے
جو لوگ مکہ مین اعدا سے خائف رہتے تھے اُن لوگون کے ساتھ اللہ جل جلالہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہی اُن لوگون کو
زمین مین تمکین و کشائش اور اعدا پر غلبہ دیکے اُن لوگون کے خوف کو امن سے بدل دیا ہی اور یہ معلوم ہی کہ اُن لوگون
سے صرف خلفاے ثلثہ کو تمکین و کشائش در زمین و غلبہ بر اعدا و امن از خوف اہل جفا کا مجموعہ حاصل ہوا ہی
اُنمین سے اور کسی کو یہ مجموعہ حاصل نہین ہوا ہی لہذا صرف خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا آشکارا مجال
انکار ہی پس اس سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہابط از درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت و قائم بر پایۂ صحت
قطعیہ ہوا مخفی نرہے کہ اولیاے مجتہد صاحب یہ ضرور کہین گے کہ ہمین تو یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ اللہ جل جلالہ
نے بعد والون کے ساتھ بھی یہ کیا ہی جس سے ظاہر ہی کہ فقط ثلثہ مستخلفین نہین ہین بلکہ بعد والے بھی داخل
ہین لہذا گذارش ہی کہ مثلاً کوئی بادشاہ اپنے مقربین سے احمد کو یہ وعدہ دے کہ ہم تمکو ایک اسپ تازی دینگے
اور چند روز کے بعد احمد کو ایک اسپ تازی دیا اُسکے بعد محمود کو بھی ایک اسپ تازی دیا حالانکہ محمود سے وعدہ نہ تھا
اس صورت مین احمد کو اسپ تازی دینا ایفاے وعدہ ہوگا محمود کو دینا عطا بغیر وعدہ ہوگا علیٰ ہذا قبل نزول
اس آیت کے مکہ مین جو لوگ اعدا سے خائف رہتے تھے اُن لوگون کو جو اللہ جل جلالہ نے تمکین و کشائش در زمین
و غلبہ بر اعدا و امن از خوف اہل جفا کا مجموعہ عطا کیا ہی وہ ایفاے وعدہ ہی لہذا وہ لوگ مستخلفین آیۂ مذکورہ ہونگے اور
بعد والون کو جو یہ مجموعہ عطا کیا ہی وہ ایفاے وعدہ نہین ہی بلکہ عطا بغیر وعدہ ہی لہذا بعد والے مستخلفین آیۂ مذکورہ
مین داخل نہونگے (۱۱) وقیل معناہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم فی الدنیا امنا فی الاخرۃ
خود مجتہد صاحب نے اسی بوارق کے آغاز عقیدہ ہشتم مین بعد نقل عبارت شرح عقائد جلالی لکھا ہی کہ این
قول را بلفظ قیل کہ صیغۂ تمریض ست نوشتہ نہ بر سبیل تحقیق انتہی پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ جلال
المحققین نے جو صیغۂ مجہول کے ساتھ لکھا ہی وہ کیون مفید تمریض ہوگیا اور صاحب مجمع البیان نے جو
اس قول مجہول النسب کو صیغۂ مجہول کے ساتھ لکھا ہی وہ کیون مفید تمریض نہوگا ضرور ہوگا اور یہ غایت

ظہور مین ہی کہ ارباب تالیف و تصنیف جس مقام مین اقوال مختلفہ کو لکھتے ہین اس طور سے کہ بعض کو صیغۂ معلوم کے ساتھ
اور بعض کو صیغۂ مجہول کے ساتھ اُس مقام مین مرقوم بصیغۂ معلوم کا اعتبار ہوتا ہی مرقوم بصیغۂ مجہول کا اعتبار
نہین ہوتا ہی اور یہ قول مرقوم بصیغۂ مجہول ہی اور نمبر دہم و یازدہم کے قول و حدیث دونون مرقوم بصیغۂ معلوم ہین
لہذا اس نمبر کے قول و حدیث کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی نمبر دہم و یازدہم کے قول و حدیث کا اعتبار ہوگا جس سے
خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا آشکار از مجال انکار ہی کما مر بیانہ اور یہ بھی غایت ظہور مین ہی کہ ارباب تالیف
و تصنیف اپنی راے اور فہم سے جو لکھتے ہین وہ اُنکے نزدیک صحیح اور محقق ہوتا ہی اور اُسکے خلاف جو نقلا عن الغیر
لکھتے ہین وہ اُنکے نزدیک غیر صحیح و غیر معتبر ہوتا ہی اور صاحب مجمع البیان نے اس مقام کے نمبر دہم کو اپنی فہم
و راے سے لکھا ہی اور اس نمبر کو نقلا عن غیر مجہول النسب لکھا ہی لہذا اس نمبر کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی نمبر دہم کا
اعتبار ہوگا جس سے ہر سہ خلیفہ کا مراد از مستخلفین ہونا کالشمس اذا تجلی ہی کما مر بیانہ ایضا اور سنیئے خود مجتہد
صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ مراد از آیہ بخصوص عترت طاہرہ زمانۂ امام صاحب العصر و الزمان ست و دران زمان
انچہ رواج شعایر ایمان و قلع کفر و فجور بظہور خواہد رسید مصداق آیہ مذکورہ است انتہی بحذف الکذب اس عبارت سراسر
خسارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اہل لعنت کے مذہب مین آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور زمانۂ
امام موصوف مین جو قلع و قمع کفر و فجور کا ہو کر اہل ایمان کو امن و اطمینان ہوگا وہی مصداق آیہ مذکورہ ہی اور
اس سے ایک ورق پہلے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ بر اینکہ مراد از آیہ اہل بیت اند
در زمان ظہور صاحب العصر انتہی بحذف الہزل اس عبارت سراسر بطالت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ ائمۂ
اہل لعنت کا اجماع ہی اس بات پر کہ آیہ مذکورہ مین امن سے امن فی الدنیا در زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور یہ
تو بالکل کھلا ہی کہ اہل سنت خیر البریہ کے نزدیک زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہی پس یہ قول مجہول النسب مذہب اہل لعنت
کا بھی خلاف مذہب اہل سنت کا بھی خلاف جسکی کتاب مین ہی اُسکے بھی خلاف اور جو اسکے قائل ہی وہ بھی
مجہول لہذا یہ قول کسی حال مین کسی طور سے قابل اعتبار و لائق التفات نہین ہو سکتا ہی اگر ان سب امور سے
قطع نظر کرکے اس قول ہم پایۂ براز و بول کا صحیح و معتبر ہونا بالفرض محال تسلیم کیا جاے تو بھی کچھ مضایقہ نہین
ہی اسواسطے کہ خود مجتہد صاحب اسی بوارق مین فرماتے ہین کہ انچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ قوت و شوکت [illegible] الخ

اس کلام محبت قمقام سے یہ امر طشت از بام ہی کہ آیہ مذکورہ مین لفظ و لیمکنن لھم دینھم سے مومنین موعودین بالخلافت کو عزت و غلبہ دنیا مراد ہی اور بذیل جواب مناقشہ ہکیم آیہ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت کی وجہ دہم مین واضح ہو چکا ہی کہ جناب امیر نے بحکم آیہ مذکورہ ارشاد فرمایا ہی کہ قد توکل اللہ لاجل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ الخ اس کلام دا ماد خیر الانام سے مثل نار بر رأس اشجار آشکار نا مجال انکار ہی کہ لفظ مذکور سے موعودین مومنین بالخلافت کی جماعت کو غلبہ دنیا مراد ہی اور مجمع البیان مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی کہ تمکینہ باعزاز اھلہ حسن سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہی کہ لفظ مذکور سے تمکین دین و تمکین اہل دین دونون مراد ہی اور رسالہ ناصریہ کے مبحث آیہ مذکورہ مین لکھا ہی کہ جب تقویت دین ہو گی تقویت اہل دین ضرور ہو گی اور جب تقویت اہل دین ہو گی تقویت دین ضرور ہو گی انتہی ملخصا اس کلام صدق نظام نے زیادہ تر عیان از روز روشان کر دیا ہی کہ لفظ مذکور سے تمکین دین و تمکین اہل دین دونون مراد ہی اور چونکہ لیستخلفنھم اور و لیمکنن لھم کا مرجع واحد ہی لہذا تمکین اہل دین سے تمکین موعودین بالخلافت مراد ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی اور حسب افادہ نمبر چہارم موعودین بالاستخلاف و التمکین کا مہاجرین سے ہونا اور حسب مفاد نمبر ششم و دہم ان مسلمانون سے ہونا جو کہ نزول اس آیت سے پہلے مکہ مین اعدا سے خائف رہتے تھے ضروری ہی اور یہ معلوم ہی کہ مہاجرین اور ان مسلمانون سے صرف خلفائے ثلثہ مین خلافت و غلبہ بر اہل عداوت کا اجتماع ہوا ہی مہاجرین اور ان مسلمانون سے دوسرے کسی مین یہ اجتماع نہین ہوا یہ برہان قاطع و دلیل ساطع ہی اس امر کی کہ صرف خلفائے ثلثہ موعودین بالخلافت و التمکین اور مراد از مستخلفین ہین نہ غیر انکے لہذا بالفرض محال اگر امن سے امن فی العقبی مراد ہو گا تو خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا پایہ از درجہ صحت نہو گا بلکہ موعودین بالاستخلاف و التمکین و مراد از مستخلفین ہونا قطعی الثبوت ہو کر یہ کالشمس اذ انجلی ہو گا کہ خلفائے ثلثہ عقبی مین فیزان امن سے مسرور و مبرور ہونگے ؎ چراغی را کہ ایزد بر فروزد ٭ ہر انکہ پف زند ریشش بسوزد ٭ (۱۲) و یعضدہ ما روی عن النبی صلعم انہ قال حاکیا عن اللہ سبحانہ انی لا اجمع علی عبد واحد بین خوفین و لا بین امنین ان خافنی فی الدنیا امنتہ فی الاخرۃ و ان امننی فی الدنیا خوفتہ فی الاخرۃ صیغہ مجہول کے ساتھ لکھکے اس حدیث کا مجہول السبب ہونا خود صاحب مجمع البیان نے ظاہر کر دیا ہی قطع نظر اس سے اس مقام مین اس حدیث کا ذکر کرنا ایسی

نافہمی ہے کہ بیان مین نہین آسکتا ہے کیونکہ آیہ مذکورہ مین خوف اعدا مراد ہے نہ خوف خدا چنانچہ نمبر چہارم و دہم سے عیان مثل روز روشن ہے اور حدیث مذکور مین خوف خدا مراد ہے نہ خوف اعدا اسلیے کہ صریح مفہوم حدیث مذکور کا یہ ہے کہ دنیا مین جسکو خوف خدا ہوگا عقبیٰ مین اُسکو خداوند کریم امن عطا کریگا اور دنیا مین جسکو خوف خدا نہوگا عقبیٰ مین اُسکو خداوند کلیم بطش شدید اور خوف مزید مین مبتلا کریگا پس حدیث کو ربع نصف اعدا کا ذکر ہے خوف اعدا کا ذکر نہین ہے اور آیہ مذکورہ مین خوف اعدا کا ذکر ہے خوف خدا کا ذکر نہین ہے لہذا اس مقام مین حدیث مذکور کا ذکر کرنا سخت نافہمی ہے اور جسنے بنظر اس حدیث کے آیہ مذکورہ مین امن فی العقبیٰ مراد لیا ہے وہ فقد ضل ضلالا مبینا کا مصداق ہے لہذا آیہ مذکورہ مین امن فی العقبیٰ مراد ہونے کا قول بد تراز براز و بول ہے اور ان خرافتون کے ساتھ بھی آیہ مذکورہ مین کن لوگون کا مراد از مستخلفین ہونا صحیح ہے کن لوگون کا مراد از مستخلفین ہونا صحیح نہین ہے اسکا کوئی ذکر حدیث مذکور مین نہین ہے اور اس حدیث کے بعد جو عبارت ہے اُسمین بھی نہین چنانچہ ابھی معلوم ہوگا لہذا اجتہاد آب کا اس حدیث تک عبارت نقل کرنا محض بیکار ہے (۱۳) یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ھذا استیناف فی کلام الثناء علیھم ومعناہ لا یخافون غیری عن ابن عباس معناہ لا یراؤن بعبادتی احدا انتھی اس عبارت سے خوب ظاہر ہے کہ مستخلفین کو زمانہ خلافت مین خوف خدا رہیگا خوف اعدا نہ رہیگا لہذا لفظ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا سے خوف اعدا مراد ہوگا نہ خوف خدا اور حدیث مذکور بالا مین خوف خدا مراد ہے نہ خوف اعدا لہذا حدیث مذکور کو لفظ مذکور کی تفسیر مین ذکر کرنا سخت کورچشمی ہے اور یہ غایت ظہور مین ہے کہ مستخلفین سے کن لوگون کا مراد ہونا صحیح ہے کن لوگون کا مراد ہونا صحیح نہین ہے اسکی بو بھی اس نمبر کے کسی لفظ سے نہین آتی ہے پس مجتہد صاحب نے جس عبارت مجمع البیان کو نقل کرکے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس جگہ سے واضح ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا باطل از درجہ صحت ہے وہ عبارت ختم ہوگئی اور یہ امر مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہوگیا کہ عبارت مذکورہ کے کسی لفظ سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا باطل از درجہ صحت نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر الفاظ سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا پایہ ثبوت قطعی کو پہونچتا ہے چنانچہ نمبر چہارم و ششم و ہفتم و دہم و یازدہم کے ذیل مین واضح ہوچکا بفرض محال اگر عبارت مذکورہ مجمع البیان سے یہ مستفاد ہوتا کہ خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا باطل از درجہ صحت ہے تو بھی کچھ مضائقہ نہ تھا

اولاً اسلیے کہ جناب امیر نے اس آیت کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی
ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین نہج البلاغت اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے معرض بیان مین آچکا ہی
کہ تا این دم اُن حدیثون کی صحت و قوت مین کلام کرنیکی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی بنا برسکے حسب شہادت
شاہ ولایت خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا پیدا و ہویدا ہی اور شہادت شاہ ولایت کے مقابلے مین صاحب مجمع البیان
ایسون کے قول و خبر بے پیر وسر کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی ثانیاً اسلیے کہ کتب علما کے جو اقوال اور جو احادیث
غیر متواتر کسی دلیل قطعی کے خلاف ہوتے ہین وہ سب مردود ہوتے ہین اور جو حدیث متواتر یا آیت قرآن مشعر
و منذر کسی دلیل قطعی کے خلاف ہوتی ہی اُسکی تاویل واجب ہوتی ہی کما ہو المقرر عند اہل اللعنت ایضاً حتی کہ اگر
کوئی حدیث متواتر کسی دلیل قطعی کے خلاف ہو اور سبیل تاویل مسدود ہو اُس حدیث کا متواتر ہونا غلط قرار پا کر وہ حدیث
متروک ہو جائیگی اور یہ غیر ممکن ہی کہ کوئی آیت یا کوئی حدیث متواتر واقعی کسی دلیل قطعی کے خلاف ہو اور سبیل
تاویل اُسمین مسدود ہو ورنہ قرآنی آیات اور واقعی متواترات سے بھی امان مرتفع ہو جائیگا اور کل قطعیات
درجۂ قطعیت سے ساقط ہو جائین گے پس کتب اہل لعنت کے جن اقوال اور جن احادیث سے یہ مستفاد ہوگا کہ خلفائے ثلثہ
کا مراد از مستخلفین در آیہ مذکورہ ہونا باطل از درجۂ صحت ہی وہ اقوال اور وہ احادیث سب کے سب مردود ہون گے
کیونکہ خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین در آیہ مذکورہ ہونا ادلۂ قطعیہ سے ثابت ہی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم سلک تحریر
مین آچکا ہی لیکن تنشیط خاطر ناظرین کے واسطے یہان براہین سے ملخصاً ایک دلیل تحریر کی جاتی ہی پس آیہ مذکورہ
مین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی اور مناقشہ
دوم کے جواب مین جو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ساتھ معرض بیان مین آچکا ہی اُسکا قطعی نتیجہ یہ ہی کہ جو
لوگ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اسکے قبل سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل تھے مومنین صالحین
مستخلفین کا انھین لوگون کے زمرے سے ہونا ضروری ہی چنانچہ عبارت مذکورہ مجمع البیان کے الفاظ منہم
و دہم اسکے شاہد و معاضد ہین اور زمرۂ مذکور سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت
مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع خلفائے ثلثہ مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا یہ قطعی دلیل قطعیت الدلالۃ ہی
خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونے پر جسکی نظیر یہ ہی کہ خیبر مین دوسرے دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ کرارا
غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور دین گے ہم نشان بروز فردا خدا و رسول کے محبوب و محب
رجل کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اُسکے دونون ہاتون پر ف مروی ہی کہ صدور اس حدیث کے دوسرے دن
جناب امیر کو نشان عطا ہوا ہی اور آنجناب کے دست مظہر قدرت پر فتح خیبر نمایان ہوا ہی پس تمرۂ رجال سے
ہونا اور صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن فائز نشان جنگ ہونا اور بعد اُسکے اُسی دن فائز فتح خیبر
ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع جناب امیر مین ہوا ہی نہ اور کسی مین یہ باتفاق فریقین دلیل قطعیت الدلالت ہی آنجناب
کے موعود برایت وظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر پس جس طرح سے صرف جناب امیر مین ان امور ثلثہ کا اجتماع ہونا
دلیل قطعیت الدلالت ہی آنجناب کے موعود برایت وظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر اُسی طور سے صرف
خلفاے ثلثہ مین اُن امور ثلثہ کا اجتماع ہونا اور کسی مین نہونا دلیل قطعیت الدلالت ہی خلفاے ثلثہ کا مراد از
مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونے پر پس قطعیت الدلالت ہونے مین دونون دلیلین برابر ہین سرمو فرق نہین ہی فرق اگر ہین
ہی کہ حدیث مذکور بتواتر ثابت نہین ہی اور اسمین بھی فرق ہی کہ جناب امیر کو صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان
وظفر ملنا بتواتر ثابت نہین ہی اور خلفاے ثلثہ کا زمرۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ
ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا اور بجز خلفاے ثلثہ کے دوسرا کسی مین ان امور ثلثہ کا اجتماع
نہونا یہ سب کے سب بتواتر ثابت ہی حتی کہ آجتک کسی اہل لعنت کو بھی اقتدار برانکار نہین ہوا ہی نہ ہوگا پس جناب
امیر کا موعود برایت وظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر غیر قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی اور خلفاے ثلثہ کا
مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونے پر قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی اور یہ دونون دلالتین ایسی قطعیہ ہی کہ سبیل تاویل
بالکل مسدود ہی پس جونکہ خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونے پر یہ قطعی دلیل و دیگر ادلہ قطعیہ مذکورہ در
جواب مناقشہ یکم ایسی قطعیت الدلالت ہین کہ سبیل تاویل بالکل مسدود ہی لہذا کتب اہل لعنت و غیر اہل لعنت کے
جو احادیث و اقوال یہ افادہ کرین کہ خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونا باطل از درجۂ صحت ہی وہ احادیث
و اقوال قطعًا مردود ہونگے علی ہذا اگر عبارت مذکورہ مجمع البیان مین یہ افادہ ہوگا تو عبارت مذکورہ مردود ہو جائیگی
خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونا مثل سد سکندر کے قائم و محکم رہیگا اور حضرات اہل لعنت جن روایات

وحکایات کو ضمیمہ کرکے آیات قرآنیہ سے خلافت بلافصل علی پر استدلال کرتے ہین غرض اہل لعنت کے نزدیک اُن روایات
وحکایات کا غیر متواتر بلکہ غیر صحیح ہونیکی وجہ سے بھی اور اہل سنت خیر البریت کی اس قسم قطعیت الدلالت دلائل قطعیہ کے
خلاف ہونیکی وجہ سے بھی وہ روایات وحکایات سب کے سب پتہ درآتش ہوکر علماے اہل لعنت کا مصداق الغریق
یتشبث بکل حشیش ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا بالجملہ بدستور مناقشات بالا کے یہ مناقشہ بھی کالعھن المنفوش
ہوگیا اور خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ فرقان مبین ہونا مثل سد سکندر کے قائم ومحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا
اور منکرون کا انکار من قبیل اختیار نار بر عار ہوگا وللہ در من قال ؎ ابعہ بقوم بنوا امرا اھبہم
علی شفا حفرۃ من النار +

مناقشہ بست وششم مجتہد صاحب عبارت مذکورہ مناقشہ بالا کے بعد بلافاصل فرماتے ہین کہ پس لابد
کہ محلی صحیح دیگر برای آیہ کریمہ بودہ باشد واز کلام مفسرین چنانچہ دانستی محامل عدیدہ ظاہر می شود از انجملہ آنکہ مراد زمان
خلافت حضرت امیر باشد ومراد از امن امن از کفار یا امن فی الجملہ یا امن فی الاخرۃ کما مر واز انجملہ آنکہ مراد زمان رسولخدا
باشد بعد فتوح عظیمہ وآنکہ مراد مطلق شیوع اسلام ورواج دین باشد واز موعودین سائر مومنین صالحین و آنکہ مراد از
ائمہ معصومین وشیعیان ایشان باشند در زمان رجعت وظہور صاحب العصر وچون قرآن مجید ظہور وبطون کثیرہ
وارد بنا بر اخبار بسیار وحدیث ان القران نزل علی سبعۃ احرف بنا بر بعضے از معانی تائیدان می نماید
پس جمیع این محامل صحیح می تواند شد ورجحان اخیر بر خبیر مخفی نیست زیرا کہ حصول امن کلی ورواج دین علی الوجہ
الکامل در ازمنہ سابقہ ممنوع چہ اکثری از اقطار واکناف عالم مملو از شرک وکفر بود واکثرے از مسلمین خصوصًا اہل بیت
جناب سید المرسلین درکمال خوف وضعف و دانستی کہ روایات مخالفین صریح است باین کہ مراد تسلط اسلام
است در جمیع اقطار انتہی -

جواب کہ یہ کلام سراپا ملام مجتہد تمقام از ابتدا تا اختتام بالکل دروغ صریح وکذب فضیح ہے جسکا بیان بدین
عنوان ہے **قولہ** پس لابد کہ محلی صحیح دیگر برای آیہ کریمہ بودہ باشد **جواب** ابھی مناقشہ بالا کے جواب مین مجتہد صاحب
کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان سے الفاظ نمبر چہارم وششم وہفتم ودہم ویازدہم سے بھی اور دیگر ادلہ قطعیہ کی
دلالت قطعیہ سے بھی واضح ہوچکا ہے کہ آیہ مذکورہ سے زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونا متعین ومتیقن مثل سد سکندر کے

محکم و مستحکم ہی پس محمل دیگر برای آیہ مذکورہ ممکن نباشد **قولہ** واز کلام مفسرین چنانچہ دانستی محامل عدیدہ ظاہر شود **جوابہ** کذب صریح ہی کیونکہ زمانہ خلفائے ثلثہ کا محمل آیہ مذکورہ ہونا مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارات مفسرین سے غایت ظہور مین ہی چنانچہ ہر دو مناقشۂ بالا کے جواب مین ابھی مذکور ہوچکا ہی کسی اور زمانے کا محمل آیہ مذکورہ ہونا ہرگز عبارات مذکورہ سے ظاہر نہین ہوتا ہی **قولہ** ازانجملہ آنکہ مراد زمان خلافت حضرت امیر باشد **جوابہ** یہ بھی کذب صریح ہی مفسرین کی عبارات مسطورہ مین زمانۂ خلافت جناب امیر مراد ہونا ہرگز مذکور نہین ہی صرف نیشاپوری کی عبارت مذکورہ سے اتنا ظاہر ہوتا ہی کہ اہل سنت خیر البریت کی تقریر پر کسی مجہول النسب والحسب نے یہ اعتراض کیا ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ خلافت علی مراد ہو اور صیغۂ جمع واسطے تعظیم کے ہو یا انکی اولاد احدی عشر مراد ہون اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ نیشاپوری کے نزدیک صرف زمانۂ جناب امیر مراد ہونے کا احتمال باقی ہو عبارت مذکورہ نیشاپوری کے ابتدائی و انتہائی الفاظ بالکل اسکے منافی ہین جو جا ہے مناقشہ بست و چہارم کے جواب مین دیکھ لے اور چونکہ خلیفۂ موعود کا زمانۂ خلافت موعودہ مین برابر اعداپر غالب ہونا ضروری ہی اور جناب امیر زمانۂ خلافت مین غالب براعدا نہین ہوئے بلکہ برابر مغلوب اعدا ہوئے حتی کہ کلمۂ حق زبان سے نکالنے پر قادر نہین ہوئے لہذا یہ کہنا کہ زمانۂ جناب امیر مراد ہونے کا احتمال باقی ہی کس قبیل سے ہوگا ناظرین ملاحظہ کرین زبان سے تو نکالنے کے قابل نہین ہی **قولہ** و مراد از امن امن از کفار یا امن فی الآخرۃ کما مر **جوابہ** یہ بھی کذب صریح و بہتان فضیح ہی تفاسیر اہل سنت کی عبارات منقولۂ مجتہد مین یہ خرافات ہرگز مذکور نہین ہین بلکہ خوف اعدا مراد ہونیکی تصریح موجود ہی اور مجتہد صاحب کے پیرو مرشد کی تفسیر مجمع البیان مین جو امن فی العقبیٰ مراد ہونے کا قول مجہول النسب والحسب منقول ہی اُسکا خرافۃ من الخرافات ہونا خود مرشد مذکور مجتہد نے ظاہر کردیا ہی مرۃً فیما قبل و مرۃً فیما بعد چنانچہ ابھی مناقشۂ بالا کے جواب مین گذر چکا **قولہ** وازانجملہ آنکہ مراد زمان جناب رسول خدا باشد بعد فتوح عظیمہ **جوابہ** یہ ایسا جھوٹ ہی کہ مجتہد کی نقل فرمودہ عبارات مفسرین مین اسکا نام ہی نہ نشان **قولہ** و آنکہ مراد مطلق شیوع اسلام و رواج دین باشد و وعدہ دین سائر مومنین صالحین **قولہ** یہ بھی ایسا جھوٹ ہی کہ اجتہاد مآب کی نقل فرمودہ عبارات مفسرین مین نہ تصریح ہی نہ بلا تصریح **قولہ** و آنکہ مراد ائمۂ معصومین و شیعیان ایشان باشند در زمان رجعت و ظہور صاحب العصر **جوابہ** یہ بھی ایسا بہتان ہی کہ شیطان بھی اس سے ششدر و حیران ہی مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت تفسیر مجمع البیان طبرسی

اہل لعنت مناقشہ بالا کے جواب مین موجود ہی جو چاہے بنظر غور دیکھ لے کوئی حرف بھی ایسا ہی جس سے اہل لعنت و ائمۂ
اہل لعنت مراد از آیہ مذکورہ ہونیکی بو بھی آتی ہو نہین ہی واللہ نہین ہی اسی طور سے کشاف و مدارک و بیضاوی و نیشاپوری کی
عبارات نقل فرمودہ مجتہد صاحب کو جو چاہے بوارق مین یا تفاسیر مذکورہ مین دیکھ لے کوئی حرف بھی ایسا ہی جس سے
اہل لعنت و ائمۂ اہل لعنت مراد از آیہ مذکورہ ہونا مشموم ہو نہین ہی ہرگز نہین ہی واللہ نہین ہی مجتہد صاحب کا یہ
بیان محض دروغ شیطان ہی **قولہ** وچون قرآن مجید ظہور و بطون کثیرہ دارد و بنابر اخبار بسیار و حدیث ان
القرآن نزل علی سبعۃ احرف بنا بر بعضے از معانی تائید ان می نماید **جواب** یہ سوال از آسمان جواب
از ریسمان کے قبیل سے ہی قرآن مین بطون کثیرہ کا ہونا ثابت ہی لیکن کوئی باطن ظاہر قطعی کے خلاف نہین ہو سکتا ہی
اور حدیث ان القرآن نزل علی سبعۃ احرف اختلاف قرأۃ کے متعلق ہی آیت واحدہ کی قرأۃ واحدہ مین
محامل عدیدہ کا ممکن ہونا اس سے ہرگز برآمد نہین ہوتا ہی **قولہ** پس ہمیع این محامل صحیح می تواند شد **جواب** بے چون
کی انتہا ہو گئی کیونکہ اسکے چند سطرون کے بعد خود فرماتے ہین کہ اجماع اہل بیت منعقد ہی اسپر کہ آیہ مذکورہ سے مراد
اہل لعنت اور ائمۂ اہل لعنت ہین انتہی عبارت بلفظہ عنقریب آتی ہی پس اہل لعنت اور ائمۂ اہل لعنت مراد ہونے پر اجماع
اہل بیت منعقد ہونے کے بعد دیگر محامل کیونکر صحیح ہو سکتے ہین کیا اجماع اہل بیت مین بھی احتمال خطا باقی ہی کیا خود
ہر امام کا معصوم ہونا بھی ضروری پھر اجماع ائمہ مین احتمال خطا بھی باقی سبحانک ھذا بھتان عظیم آیت مین
صرف دو احتمال ہین اول یہ کہ صرف مومنین صالحین بائے نزول مراد ہون دوم یہ کہ جمیع مومنین صالحین امت مراد
ہون ان دو احتمالون کے سوا تیسرا کوئی احتمال نہین ہی بفرض محال اگر تسلیم کیا جائے کہ اور بھی کوئی احتمال ہی تو بھی
کچھ مضائقہ نہین ہی کیونکہ دلائل قطعیہ کی دلالت قطعیہ سے بھی اور بعض مفسرین اہل لعنت کے اعتراف سے بھی احتمال
اول کا معین ہونا پایۂ ثبوت قطعی کو پہونچ گیا ہی جس سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ایسا سد سکندر
ہو گیا ہی کہ ذریات یاجوج و ماجوج ہزار اپنی سرکوبی کرتے ہین مگر اسمین جنبش نہین ہوتی ہی اور سنیے مجتہد صاحب
کے ذکر فرمودہ محامل کا صحیح ہو سکنا ایسی بات ہی کہ جناب امیر کے علم و فہم سے خارج ہی کیونکہ آنجناب نے اس آیت
کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین
واضح ہو چکا ہی **قولہ** ورجحان اخیر بر جسیر مخفی نیست **جواب** مثل دیگر محملہاے مذکورہ کے بطلان اخیر بھی جسیر و غیر

مخفی نہین ہر اولاً اسلیے کہ جناب امیر نے آیہ مذکورہ کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہر اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہر کما مر ثانیاً اسلیے کہ فاضل طبرسی اہل لعنت کی تفسیر مجمع البیان کی عبارت اور اعتراف سے ابھی مناقشہ بالا کے جواب مین عیان مثل روز روشان ہو چکا ہر کہ موعودین بالخلافت و مراد از مستخلفین بالآیت کا زمرۂ مہاجرین سے ہونا ضرری ولابدی ہر اور امام مہدی بلکہ ائمہ احد اعشر زمرۂ مہاجرین سے بے شبہ خارج ہین ثالثاً اسلیے کہ دلائل قطعیہ و براہین جلیہ کی دلالت قطعیہ سے پایۂ ثبوت قطعی کو پہونچ گیا ہر کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُنکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعداپر غالب کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہر چنانچہ بجواب مناقشہ دوم معرض بیان مین آچکا ہر اور امام مہدی بلکہ ائمہ احد اعشر مومنین مذکورین سے بے شبہہ خارج ہین رابعاً اسلیے کہ مثل صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج وصاحب تفسیر مجمع البیان کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت کے اعتراف سے بھی خلفاے ثلثہ کے زمانۂ خلافت مین یہ وعدہ پورا ہو گیا ہر حالت منتظرہ باقی نہین ہر چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین رقم پذیر ہو چکا ہر قولہ زیراکہ حصول امن کلی ورواج دین علی الوجہ الکامل در ازمنۂ سابقہ ممنوع است جواب تسلیماً گذارش ہر کہ عدم حصول امن کلی در ازمنۂ سابقہ سے رجحان لخیر ممکن نہین ہر کیونکہ مجتہد صاحب کے نزدیک امن فی العقبی مراد ہونے کا احتمال باقی ہر اور مناقشہ بالا کے جواب مین ابھی واضح ہو چکا ہر کہ امن فی العقبی مراد ہونا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین وعدۂ استخلاف و تمکین دین پورا ہونے کے منافی نہین ہر والا زمانۂ امام مہدی مین بھی وعدۂ استخلاف و تمکین دین پورا ہونے کی منافی ہوگا حالانکہ مجتہد صاحب کے نزدیک یہ منافی نہین ہر کما لایخفی باقی رہا رواج دین علی الوجہ الکامل پس یہ عنوان مبہم ہر حل مطلب کو کافی نہین ہر ایسے لوگ بھی کامل در حکمت مشہور ہین جو کہ علم حکمت مین حضرت لقمان سے کم ہین جس سے واضح ہو گیا کہ کامل کلی مشکک ہر جسکے افراد متفاوت ہین پس خلفاے ثلثہ کے زمانے مین جو حاصل ہوا ہر وہ ایک فرد ہر کامل رواج دین کا بجواب مناقشہ شانزدہم خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے کے جو شواہد کتب معتبرۂ اہل لعنت سے نقل کیے گئے ہین اُن شواہد سے بخوبی ظاہر ہر کہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین جو حاصل ہوا ہر وہ ایک فرد ہر کامل رواج دین کا علاوہ اسکے آیت مین غلبۂ دین کا وعدہ ہر

نہ کامل رواج دین کا جب اہل دین مخالفین دین پر غالب ہونگے لیکن احکام دین کے پورے پابند نہون گے جیسا کہ
اس زمانے مین بعض اقوام مخالفین اسلام دیگر اقوام پر غالب ہین لیکن احکام دین اپنے کے پورے پابند نہین ہین تب
غلبۂ دین ہوگا لیکن کامل رواج دین نہوگا اور جب اہل دین احکام دین کے پورے پابند ہونگے لیکن مخالفین دین پر غالب
نہون گے جیسا کہ اہل لعنت کہ متعہ اور تقیہ کے پورے پابند ہین لیکن مخالفین اہل لعنت پر غالب نہین ہین تب
غلبۂ دین نہوگا کامل رواج دین ہوگا اور خلفاے ثلثہ اپنے زمانۂ خلافت مین مخالفین اسلام پر غالب بھی تھے
کل احکام دین کے پابند بھی تھے جیسا کہ بجواب مناقشہ شانزدہم واضح ہوچکا پس خلفاے ثلثہ کے زمانے مین غلبۂ
دین وکمال رواج شرع متین دونون حاصل ہوئے اور مجتہد صاحب کا منع مرتفع ہوگیا قابل غور وانصاف ہی
کہ اگر آیہ مذکورہ مین کامل رواج دین کا وعدہ ہی اور خلفاے ثلثہ کے زمانے مین کامل رواج دین نہین ہوا ہی
تو جناب امیر نے آیہ مذکورہ کو خلافت خلفاے ثلثہ پر کیون محمول کیا ہی اور کیون وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی
اور مثل صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج اور صاحب تفسیر مجمع البیان کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے کیون یہ
اعتراف کیا ہی کہ یہ وعدہ زمانۂ خلفاے ثلثہ مین پورا ہوگیا ہی حالت منتظرہ باقی نہین ہی اگر ان باتون کو بھی جانے
دیجیے تو چونکہ موعود دین با لخلافت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بلکہ زمرۂ مہاجرین سے ہونا
اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ضروری ہی کما مر آراً اور خلفاے زمرتین مذکورتین سے صرف
خلفاے ثلثہ زمانۂ خلافت مین غالب بر اعدا ہوے نہ غیر اُنکے لہذا آیہ مذکورہ مین وعدۂ کامل رواج دین
ہونیکی تقدیر پر زمانۂ خلفاے ثلثہ مین کامل رواج دین حاصل ہونے سے انکار کرنا ایسا ہی جیسا کہ صدر حدیث
لاعطین الرایۃ آلخ کے دوسرے دن جناب امیر کو نشان جنگ وفتح خیبر ملنے کے بعد آنجناب مین
وصف محبوبیت ومحبیت خدا ورسول ہونے سے انکار کرنا ہی لیکن جس طور سے یہ انکار قطعاً ناکارہ ہی اُسی طور
سے وہ انکار قطعاً نابکار ایسے نابکار انکار سے آیہ مذکورہ مین وعدۂ کامل رواج دین ہونے کی تقدیر پر خلفاے
ثلثہ کے زمانے مین کامل رواج دین حاصل ہونے کے آفتاب جہانتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی **قولہ** چہ اکثری
از اقطار واکناف عالم مملو از شرک وکفر بود **جوابہ** صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لفظ ولیمکنن لھم
دینھم الذی ارتضی لھم کی تفسیر مین لکھا ہی کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی

پس تمام اقطار واکناف عالم سے شرک وکفر کو نابود کر دینے کا وعدہ نہین ہی بلکہ دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی اور دین اسلام قوت وشوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہو حتی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت وشوکت مین دین اسلام کے برابر نہو ایسی صورت مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا بدیہی امر ہی اس سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہی اور خلفائے ثلثہ کے زمانے مین اس معنے کر کے دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونے سے بھی کوئی انکار نہین کر سکتا ہی اسی سے مجبور ہو کر صاحب تفسیر مذکور نے بعد عبارت مذکورہ کے لکھدیا ہی کہ وودر اندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ صریح اعتراف ہی اس امر کا کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہی اور وعدہ آیہ مذکور پورا ہو گیا ہی حالت منتظرہ باقی نہین ہی پس کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ تمام اقطار واکناف عالم سے شرک وکفر کو نابود کر دینے کا وعدہ نہین ہی بلکہ جزائر عرب و دیار کسری اور بلاد روم کو موعودین بالخلافت کے قبضے مین دیکر دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت وشوکت مین زیادہ کر دینا مراد ہی جو خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہو گیا ہی اور فی زماننا جو کہا جاتا ہی کہ اب تو دنیا مین نصارا غالب ہین اس سے دیگر اقوام کا نابود ہونا ہر گز نہین مفہوم ہوتا ہی اور حضرات اہل لعنت جو بیان کرتے ہین کہ ثلثہ اور اُنکے رفقا غالب ومستولی تھے وصی بلافصل اور اُنکے رفقا مغلوب ومنکوب اس سے اہل لعنت کے وصی بلا فصل اور انکے رفقا کا نابود ہونا ہر گز نہین مفہوم ہوتا ہی اور اہل لعنت کا اکثر زمانے مین مغلوب ومنکوب ہونا اور اہل سنت کا غالب ومستولی ہونا جو بیان کیا جاتا ہی اُس سے اہل لعنت کا نابود ہونا مفہوم نہین ہوتا ہی اسی طور سے آیہ مذکورہ مین جو دین اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی اُس سے یہ ہر گز نہین مفہوم ہوتا ہی کہ دیگر ادیان کو بالکل نابود کر کے صفحہ زمین سے شرک وکفر کو یکبارگی معدوم کر دینا مراد ہی بلکہ قطعا یہ معلوم ہوتا ہی کہ دین اسلام کو قوت وشوکت مین دیگر ادیان سے زیادہ کر دینا مراد ہی جو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوا ہی اور خلفائے ثلثہ کے زمانے مین تمام اقطار واکناف عالم سے شرک وکفر کا نابود نہونا غیر ممکن الانکار بات ہی باوجود اسکے جناب امیر نے زمانہ خلفائے ثلثہ پر آیہ مذکورہ کو محمول کیا ہی اور وقتا فوقتا اسکی شہادت دی ہی جس سے معلوم ہوا کہ تمام اقطار واکناف عالم سے شرک وکفر کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بلکہ جن اقطار عالم پر خلفائے ثلثہ کو قبضہ سلطانی ہوا ہی انھین اقطار عالم پر

خلفاے ثلثہ کو قبضہ سلطانی عطا کر کے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینا مراد ہی
اور برکات و ثمرات ذکر مین آچکا ہی کہ موعودین بخلافت نہ مین و تمکین دین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت سے
بلکہ زمرۂ مہاجرین سے ہونا ضروری ہی اور زمرۂ مذکورین کے زمانے مین تمام اقطار و اکناف عالم سے شرک و کفر
نابود نہین ہوا لہذا قطعاً معلوم ہوا کہ تمام اقطار و اکناف عالم سے شرک و کفر کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بدینوجہ مجتہد صاحب کا
فرمانا کہ چہ اکثری از اقطار و اکناف عالم مملو از شرک و کفر بود محض جہل یا تجاہل ہی **قولہ** اکثری از مسلمین خصوصاً اہلبیت
جناب سید المرسلین در کمال خوف و ضعف **جوابہ** زمانہ خلفاے ثلثہ مراد از آیہ ہی جسمین زوال خوف و ضعف اور حصول
امن و قوت ہوا ہی چنانچہ بجواب مناقشہ شانزدہم واضح ہو چکا ہی زمانہ مابعد خلفاے ثلثہ مراد نہین ہی جسمین اکثر
مسلمین کو کمال خوف و ضعف مین گذرا ہی اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ زمانہ مابعد خلفا مین اکثر مسلمین کا خوف و ضعیف
مین ہونا زمانہ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونیکی منافی نہین ہو سکتا ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ کلام قابل تماشاے
خاص و عام ہی **قولہ** ودانستی کہ روایات مخالفین صریح ست درینکہ مراد تسلط اسلام ست در جمیع اقطار **جوابہ** دانستی
کہ آیات قرآنیہ صریح ست درینکہ مراد تسلط اسلام ست در اقطار عرب و عراق و روم کہ در زمانہ خلفاے ثلثہ بحصول انجامید
ہر کہ در کلام این مقام مجتہد بمقام آن روایات را خواہد دید در کلام راقم این مقام این آیات را خواہد دید و ہر کہ آن روایات
را خواہد دید این آیات را خواہد دید و ہر کہ بمقام این آیت در بوارق آن روایت را بیابد بانصاف گوید کہ جوابات تحفہ
جوابات ست یا محض کذبات و بہتانات۔

مناقشہ بست و ہفتم مجتہد صاحب عبارت مذکورہ مناقشہ بالا کے بعد بلا فاصل فرماتے ہین و ایضا می گویم کہ
خروج حضرت امام مہدی علیہ السلام موعود بآیت ست باتفاق اہل سنت و شیعہ پس عقل تجویز نمی کند کہ درین آیہ
مراد ترویج ناقص بودہ باشد نہ ترویج کامل کہ موعود ست وکیف ما کان پس بمقتضاے حدیث متفق علیہ انی تارک
فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی لن یفترقا حتے یردا علی الحوض لابد کہ در تفسیر آیہ رجوع باخبار
اہلبیت اطہار علیہم السلام نمودہ شود پس بدانکہ اجماع اہلبیت منعقد شدہ برینکہ مراد از آیہ اہلبیت و شیعیان آنحضرت
اند در زمان رجعت و ظہور حضرت صاحب العصر روی العیاشی باسنادہ عن علی بن الحسین علیہ السلام
انہ قرأ الآیۃ و قال ہم واللہ شیعتنا اہل البیت یفعل اللہ ذلک بہم علی یدی رجل منا

وھو مھدی ھذہ الامۃ وھو الذی قال رسول اللہ لو لم یبق من الدنیا الا یوم یطول اللہ ذلک الیوم حتی یلی رجل من عترتی اسمہ اسمی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما وروی مثلہ عن ابی جعفر وابی عبد اللہ علیہما السلام ومؤید اینست آنچہ ابن حجر در صواعق محرقہ روایت کردہ عن الحاکم عن ثوبان ان النبی قال اذا رایتم رایات السواد قد جاءت من قبل خراسان فاتبعوھا فان فیھا خلیفۃ المھدی زیراکہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفاے ثلثہ در اخبار وکلام صحابہ متعارف نشدہ انتہی۔

جواب یہ کلام مجتہد تمقام بھی بدستور سابق کذب محض و زور بحت ہی تفصیل اجمال بدین منوال ہی **قولہ** وایضا می گویم کہ خروج حضرت امام مہدی علیہ السلام موعود بآیت ست باتفاق اہل سنت وشیعہ **جواب** یہ جھوٹ پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت خروج امام مہدی کا موعود بآیت استخلاف ہونا ہرگز کسی اہل سنت خیر البریت کا قول نہین ہی بلکہ خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا اہل سنت کا قول ہی چنانچہ بجواب مناقشہ بست و چہارم واضح ہو چکا اگر آیہ مذکورہ سے خروج امام مہدی مراد ہوتے تو جناب امیر کیون آیہ مذکورہ کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کرتے اور وقتا فوقتا اسکی شہادت دیتے اور مثل صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج وصاحب تفسیر مجمع البیان کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت کیون اعتراف کرتے اور آیت مین مومنین صالحین زمانہ نزول بلکہ مہاجرین کی تخصیص کیون ہوتی چنانچہ بیان ان امور ثلثہ کا بمرات عدیدہ گذر چکا **قولہ** پس عقل تجویز نمی کند کہ درین آیہ مراد ترویج ناقص بودہ باشد نہ ترویج کامل کہ موعود ست **جواب** یہ قول اگر قول بالا پر تفریع ہی تو چونکہ قول بالا کذب محض و باطل بحت ہی چنانچہ ابھی واضح ہو چکا لہذا یہ قول بناے فاسد بر کذب و باطل کاسد ہو کر قائل کو روسیاہ کر کے خاک سیاہ ہو گیا اور اگر تفریع نہین ہی تو ترویج کامل سے اگر مطابق اوامر و نواہی خدا کے عمل ہونا مراد ہی تو خلافت خلفاے ثلثہ مین اوامر و نواہی خدا کے مطابق عمل ہونا بجواب مناقشہ شانزدہم کتب اہل لعنت سے بکمال استحکام ثابت ہوا ہی اور اگر صفحہ زمین سے کل مخالفین اسلام کا نابود ہونا مراد ہی جیسا کہ مناقشہ بالا کے لفظ حصول امن کلی تا لفظ شرک وکفر بود سے پایا جاتا ہی تو ابھی بجواب مناقشہ بالا اسکا پورا قلع قمع ہو چکا ہی اور اگر خلافت در تمام زمین ہونا مراد ہی تو عدول از لفظ خلافت بلفظ ترویج بیہودہ کاری ہی بلکہ عیان کو نہان

کرنا ہی ہرحال مطلب یہ ہوگا کہ عقل تجویز نمی کند کہ خلافت ناقصہ کہ در تمام زمین نباشد مراد بودہ باشد و خلافت کاملہ کہ در
تمام زمین باشد مراد نبودہ باشد پس جواب یہ کہ یہ بالکل ظاہر ہی کہ اس آیت مین خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہی مومنین صالحین کو
زمین مین خلیفہ کرنے کا مثل خلیفہ کرنے اگلون کے اور یہ معلوم ہی کہ اگلون مین کسی کو تمام زمین مین خلافت نہین ہوئی
پس اگلون کی خلافت اگر ناقصہ تھی تو مثل اگلون کے جو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی اُس سے خلافت ناقصہ مراد ہونے کے
جوازمین کسی عاقل باایمان کی عقل تردد نہین کرسکتی ہی بلکہ اس سے خلافت ناقصہ مراد ہونا مرتبۂ ظہور مین ہی کیونکہ مقتضائے
اصل تشبیہ یہی ہی اور اگلون کی خلافت اگر کاملہ تھی باوجود اسکے کہ تمام زمین مین نہ تھی تو تمام زمین مین نہونیکی
وجہ سے خلافت خلفائے ثلثہ ناقص نہین ہوسکتی ہی بلکہ زیادہ کاملہ ہوگی کیونکہ قوت اور شوکت اور وسعت مین بدرجہا
زیادہ تھی اور سنیے مجتہد صاحب نے مناقشۂ ہستم مین جو فرمایا ہی محصل اُسکا یہ ہی کہ حق تعالی نے اس استخلاف کو استخلاف
سابقین کا نظیر فرمایا ہی اور استخلاف سابقین مثل آدم و داؤد و ہارون کے بنص الٓہی تھا اور استخلاف ثلثہ بنص الٓہی
نہ تھا لہذا مراد از آیہ مذکورہ نہین ہوسکتا ہی انتہی اسکا جواب مناقشۂ مذکورہ کے ذیل مین ہوچکا پس خلافت داود
جن کو خداوند کریم نے بخطاب یاداود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ممتاز فرمایا ہی اگر ناقصہ تھی تو نظیر
خلافت ناقصہ عطا کرنے کا جو وعدہ ہی اُس سے خلافت ناقصہ مراد ہونا عقل بالبداہت تجویز کرتی ہی بلکہ ظاہر
ہونے کا حکم کرتی ہی کیونکہ مشبہ سے مشبہ بہ کا قوی اور وسیع ہونا اصل مسلم ہی اور مثل مجتہد کے جو کہے کہ اسکو عقل تجویز
نہین کرتی ہی وہ منکر بدیہی ہی قابل خطاب نہین ہی اور خلافت داود اگر کاملہ تھی باوصفیکہ تمام زمین مین نہ تھی تو خلافت
خلفائے ثلثہ تمام زمین مین نہونیکی وجہ سے ناقص نہین ہوسکتی ہی اور یہ بھی ملاحظہ ہو کہ بحکم آیہ کریمہ عسی ربکم
ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض مثل اصحاب حضرت مصطفے کے اصحاب حضرت موسی بھی موعودین باستخلاف
ہین اور خلافت اصحاب حضرت موسی تمام زمین مین نہ تھی بلکہ زمین مصر و شام پر مقصور تھی چنانچہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج کما استخلف الذین
من قبلہم کی تفسیر مین لکھتے ہین یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد بعد از اہلاک جبابرہ الخ پس تمام زمین مین نہونیکی وجہ سے خلافت اصحاب
حضرت موسی اگر ناقصہ تھی تو آیہ کریمہ ویستخلفکم فی الارض سے خلافت ناقصہ مراد ہونے کے باعث
آیہ کریمہ لیستخلفنہم فی الارض سے خلافت ناقصہ مراد ہونا عقل ضرور تجویز کرتی ہی جو اس سے
انکار کرے وہ منکر بدیہی ہی لائق خطاب نہین ہی اور باوصف تمام زمین مین نہونیکی خلافت اصحاب حضرت موسی

اگر کاملہ تھی تو تمام زمین مین نہونیکی وجہ سے خلافت خلفائے ثلثہ ناقصہ نہین ہوسکتی ہے مختصر یہ ہے کہ حق تعالی نے اس خلافت کو خلافت سابقین سے تشبیہ دی ہے اور خلافت سابقین تمام زمین مین نہ تھی بلکہ بعض زمین مین تھی لہذا اس خلافت سے خلافت در بعض زمین مین مراد ہونا عقل ضرور تجویز کرتی ہے بلکہ ظاہر و متبادر ہے اور بغیر دلیل کے ظاہر و متبادر سے عدول نہین کیا جاتا ہے اور دلیل یہان مفقود ہے بلکہ دلائل کثیرہ اسی ظاہر و متبادر کے معاضد ہین جو جابجا اُن مین سے اول کو بجواب مناقشہ کیم ملاحظہ فرماوین مختصراً یہان بھی کچھ عرض کیا جاتا ہے پس اول یہ کہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ و در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمود الخ اور صاحب تفسیر مجمع البیان نے لکھا ہے وقد فعل اللہ ذلک بھم الی فقد انجز موعودھم یہ دونون عبارتین صریحۃ الافادت و قطعیت الدلالت ہین اسبات پر کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑے زمانے کے اندر یہ وعدہ پورا ہو گیا ہے حالانکہ اُسوقت سے اسوقت تک کسی کو تمام زمین مین خلافت نہین ہوئی لہذا کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ خلافت در تمام زمین مراد نہین ہے بلکہ خلافت در بعض زمین مراد ہے جب وعدہ پورا ہو گیا ہے اور خلافت در تمام زمین نہین ہوئی ہے تب بھی خلافت در بعض زمین مراد ہونا مجتہد صاحب کی عقل تجویز نکرے تو ایسی عقل کا علاج کرنا چاہیے دوم یہ کہ ملا کاشانی نے خلاصۃ المنہج مین اور ملا طبرسی نے مجمع البیان مین جو لکھا ہے اور سابق مین منقول ہو چکا ہے وہ صریح ہے اسمین کہ بعد ہجرت کے مہاجرین منازل انصار مین بخوف اعدا ہمیشہ ہتیار بدست رہتے تھے تا آنکہ ایک وقت آپس مین کہرہے تھے کہ ایسا بھی کوئی وقت ہوگا کہ ہم سے یہ خوف دور ہو جائے اور ہم اپنے کو امن و اطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین الخ جس سے مثل نور بر قلل طور بغایت انجلا و ظہور ہے کہ وعدہ مذکور کا قبل اختتام زمانۂ مہاجرین پورا ہونا لابدی ہے جس سے خلافت در بعض زمین مراد ہونا آشکار ہے مجال انکار ہے کیونکہ قبل اختتام زمانۂ مہاجرین بلکہ بعد اُسکے بھی تا ایندم خلافت در تمام زمین کسی کو نہین ہوئی سوم یہ کہ جناب امیر نے اس آیت کو زمانۂ خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہے اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہے چنانچہ بجواب مناقشہ کیم نہج البلاغت اہل لغت کی ایسی قوی حدیثون سے ثابت ہو چکا ہے کہ آجتک کسی اہل لغت کو اُن حدیثون کے ثبوت مین حرف زدن کی جرأت نہین ہوئی نہو گی پس چونکہ جناب امیر نے اس آیت کا زمانہ خلفائے ثلثہ پر محمول ہونے کی وقتاً فوقتاً شہادت دی ہین اور زمانۂ مذکورہ مین خلافت در تمام زمین نہین ہوئی ہے لہذا شہادت آنجناب سے خلافت در بعض زمین مراد ہونا قطعاً ثابت ہو گیا مجتہد صاحب کی عقل اگر

تجویز نکرے تو جناب امیر سمجھ لین گے کیسکی کیا حرج **چہارم** یہ کہ بجواب مناقشہ دوم واضح ہوچکا ہی کہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ قطعیت الدلالت ہین اسبات پر کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی اور تفاسیر اہل لعنت مین واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو مرقوم ہی اور باسبق ہی منقول ہوچکا ہی وہ اسکے معاضد ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے کسی کو خلافت در تمام زمین نہین ہوئی ہی یہ قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی خلافت در بعض زمین مراد ہونے پر باوصف این جسکی عقل نہ تجویز کرے وہ مرفوع القلم ہی **قولہ** کیف ما کان پس بمقتضاے حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض لابد کہ در تفسیر آیہ رجوع باخبار اہل بیت نمودہ شود **جواب** بہ تسلیما گذارش ہی کہ حضرات اہل لعنت کا بیان ہی کہ احادیث اہل سنت سب افترا ہین اور حضرات اہل سنت کا بیان ہی کہ احادیث اہل لعنت سب افترا ہین پس تا وقتیکہ اسکا فیصلہ نہو رجوع باخبار اہل بیت نہین ہوسکتا ہی کافی کلینی کی ایک حدیث امام صادق ؓ نے اسکا فیصلہ کر دیا ہی وہ حدیث یہ ہی عن عبد اللہ بن ابی یعفور قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اخالط الناس فیکثر عجبی من اقوام لا یتولونکم ویتولون فلانا وفلانا لھم امانۃ وصدق ووفاء واقوام یتولونکم لیس لھم تلک الامانۃ ولا الوفاء ولا الصدق انتہی بقدر الحاجۃ عبد اللہ بن یعفور سے روایت ہی کہ مین نے امام جعفر صادق سے عرض کیا کہ مین ملتا ہون لوگون سے پس بہت ہوتا ہی تعجب مجھکو اُن قومون سے کہ نہین مانتے ہین آپ کی ولایت کو اور مانتے ہین فلان و فلان کی ولایت کو کہ اُن قومون مین امانت ہی اور وفا ہی اور صدق ہی اور اُن قومون سے کہ مانتی ہین آپ کی ولایت کو کہ اُن قومون مین نہ امانت ہی نہ وفا ہی نہ صدق ہی **ف** اس حدیث سے منقح ہو گیا کہ زمانۂ ائمہ کے کسی اہل لعنت مین نہ امانت تھی نہ وفا تھا نہ صدق تھا اور سب اہل سنت مین امانت بھی تھی وفا بھی تھا صدق بھی تھا بنا بر اسکے راویان احادیث اہل لعنت بالکل نامعتبر ہون گے اور راویان احادیث اہل سنت قطعاً معتبر ہون گے اور راویان احادیث اہل سنت قطعاً معتبر ہون سگے پس احادیث کتب اہل لعنت کسی طرح قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہین اور احادیث کتب اہل سنت کسی طرح نامعتبر نہین ہوسکتی ہین **والفضل ما شہدت بہ الاعداء** صاحب رسالۂ روشنی نے اس حدیث کی تاویل مین جو ارقام فرمایا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ اس حدیث مین بعض اہل لعنت مراد ہی نہ کل اہل لعنت لیکن صاحب رسالۂ مذکورہ کا یہ خیال

محال ہی **اولا** اسلیے کہ لفظ واقوام یتولونکم الخ کا صریح وقطعی مفہوم یہ ہی کہ اُن قومون مین جو کہ اہل لعنت ہین نہ امانت ہی نہ وفا نہ صدق جس سے کل اہل لعنت مراد ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ اگر حضرات اہل لعنت سنگ خارا پر سر دے مارین تو بھی اسکو کسی تاویل سے مخفی نہین کر سکتے ہین **ثانیا** اسلیے کہ حدیث تو بتا رہی ہی کہ یہ بہت تعجب خیز ہی اور کسی فرقے کے بعض کا خائن وغادر وکاذب ہونا تعجب خیز نہین ہو سکتا ہی کیونکہ عادت اسی طور سے جاری ہی کہ ہر فرقے مین صادق وکاذب ہوتے ہین ہان تعجب خیز یہ ہی کہ خلاف عادت جاریہ ایک فرقے کے سب امین باوفا صادق بیدغا ہون اور ایک فرقے کے سب خائن وغادر وکاذب ہون بدینوجہ کل مراد ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ کیسکے اخفا سے مخفی نہین ہو سکتا ہی پس چونکہ زمانۂ ائمہ کے اہل لعنت سب خائن وغادر وکاذب تھے لہذا اُن اہل لعنت کی روایت کی ہوئی حدیثین ہرگز قابل اعتبار نہین ہو سکتی ہین پس احادیث اہل لعنت سب نامعتبر ہو گئین کسی طرح معتبر نہین ہو سکتی ہین لہذا احادیث اہل لعنت پر جو اعتماد کریگا وہ فقد ضل ضلالا مبینا کے مصداق ہوگا اور چونکہ زمانۂ ائمہ کے سب اہل سنت امین باوفا اور صادق باصفا تھے لہذا اہل سنت زمانۂ ائمہ کی روایت کی ہوئی حدیثین کسیطرح ناقابل اعتبار نہین ہو سکتی ہین پس احادیث اہل سنت قطعا معتبر ہو گئین کسیطرح نامعتبر نہین ہو سکتی ہین لہذا احادیث اہل سنت پر جو اعتماد کریگا وہ فقد فاز فوزا عظیما کے مصداق ہوگا اور شان قدرت قادر مطلق ہی کہ رجوع باخبار اہل لعنت سے یہ ثابت ہو گیا کہ اہل بیت مین جو سب سے اول واکمل وافضل ہین انھون نے یعنے جناب امیر نے اس آیت کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی کما مر مرارا

قولہ پس بدانکہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ برین کہ مراد از آیہ اہل بیت وشیعیان آنحضرت اند در زمان رجعت وظہور حضرت صاحب العصر **جوابہ** یہ کذب صریح وبہتان فضیح ہی جناب امیر کا آیہ مذکورہ کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کرنے کے بعد آیہ مذکورہ سے اہل بیت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونے پر اجماع اہل بیت منعقد ہونے کے کیا معنے کیا جناب امیر اہل بیت سے نہین ہین بجواب مناقشہ یکم نہج البلاغت اہل لعنت سے جو کلام آنجناب کا نقل کیا گیا ہی اور پھر اوکا شانی اہل لعنت نے جو اسکی شرح مین لکھا ہی اُسکو دیکھنے کے بعد کوئی ذی حیا عاقل منصف کہہ سکتا ہی کہ آنجناب نے اس آیت کو خلافت خلفاے ثلثہ پر خصوصا خلافت فاروق پر محمول نہین کیا ہی ہرگز نہین کہہ سکتا ہی کیا یہ ممکن ہی کہ واقعہ وقعیہ کے خلاف پر اہل بیت کا اجماع ہو ہرگز نہین ممکن ہی اس آیت سے اہل بیت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا واقعہ واقعیہ کا خلاف ہی اسواسطے کہ واقعہ نزول آیہ مذکورہ یہ ہی کہ بعد ہجرت منازل انصار مین مہاجرین بایک وقت

آپس مین کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی وقت ہوگا کہ ہم سے یہ خوف دور ہوجائے اور ہم اپنے کو امن و اطمینان مین دیکھین
پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین الخ فریقین کی جس کتاب مین اس آیہ کا واقعہ نزول مذکور ہی یہی مذکور ہی
اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین مذکور نہین ہی اور اسکی واقعیت ایسی قوی ہی کہ مثل مفسرین اہل سنت کے مفسرین
اہل لعنت بھی برابر لکھتے چلے آتے ہین لیکن واقعیت مین چون کرنیکی قدرت نہین پاتے ہین واقعہ واقعیہ پر بلاندادیرہا
ہی کہ مراد از آیہ مہاجرین ہین نہ غیر اُنکے ایسے واقعہ واقعیہ کے خلاف پر اہل بیت کا اجماع ہونا خیال محال ہی
اور سنیے تفسیر کاشانی مین بعد تفسیر اس آیت کے لکھا ہی کہ بدانکہ علما را اختلاف است در آیہ مذکورہ بعضے برانند کہ وارد است
در اصحاب پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نزد جمعے دیگر عام ست در جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و این قول ابن عباس
و مجاہد ست انتہی کوئی اہل لعنت اس بات کو زبان سے نہ نکالیگا کہ جسپر اہل بیت کا اجماع ہونا ثابت ہی اُس مین
علماے اہل لعنت کا اختلاف ہی اور یہ عبارت تفسیر مذکور صریح ہی اس مین کہ مراد آیہ مذکورہ مین علماے اہل لعنت کا اختلاف ہی
بدینوجہ بھی اہل بیت و اہل لعنت زمانۂ رجعت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر اہل بیت کا اجماع ہونا خیال محال ہی اولیاے
مجتہد صاحب ضرور کہین گے کہ اس عبارت مین علما سے علماے اہل سنت مراد ہین لہذا گذارش ہی کہ یہ غیر ممکن ہی
اولاً اسلیے کہ اگر تصانیف اہل لعنت مین مجرد لفظ علما سے ہر جگہ علماے اہل سنت مراد ہوتے تو یہ ممکن تھا اذلیس فلیس
ثانیاً اسلیے کہ علماے اہل لعنت اپنی تصانیف مین بجاے علماے اہل سنت کے لفظ عامہ لکھا کرتے ہین لفظ علما
نہین لکھتے ہین **ثالثاً** اسلیے کہ عبارت مذکورہ مین اصحاب رسول مراد ہونے کے قول کو بلفظ بعضے لکھا ہی اور
جمیع امت مراد ہونے کے قول کو بلفظ جمعی لکھا ہی جس سے پایا جاتا ہی کہ اصحاب رسول مراد ہونے کے قائل
بہت قلیل ہین اور جمیع امت مراد ہونے کے قائل بہت کثیر ہین حالانکہ اہل سنت کے یہان ایسا نہین ہی چنانچہ
مناقشہ نسبت چہارم کے جواب سے ذی فہم سمجھ سکتا ہی **رابعاً** اسلیے کہ اصحاب اختلاف مذکور مین ابن عباس
و مجاہد کو لکھا ہی جو کہ بزعم اہل لعنت کامل اہل لعنت تھے چنانچہ مجتہد صاحب کی عبارت تشئید المبانی جو کہ
فصل سوم مین منقول ہوچکی ہی اُس سے کالشمس اذا تجلی ہی بالجملہ آیہ مذکورہ سے اہل بیت و اہل لعنت زمانۂ رجعت
مراد ہونے پر اہل بیت کا اجماع ہونا اظلم جھوٹ ہی **قولہ** روی العیاشی باسنادہ عن علی بن الحسین
علیہ السلام انہ قرأ الآیۃ وقال ھم واللہ شیعتنا اھل البیت الخ **جواب** عرض ہی کہ مجتہد صاحب

ختم ہوگئی کیونکہ دعوی تو یہ ہی کہ اہل بیت اور اہل بیت اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہین اور ثبوت روایت مذکورہ کا لفظ مذکور حالانکہ لفظ مذکور کا مفہوم یہ ہی کہ وہ لوگ ہم گروہ اہل بیت ہین یہ مفہوم نہین ہی کہ وہ لوگ ہم اہل بیت اور ہمارے شیعہ زمانہ رجعت ہین کیونکہ ترکیب مین شیعتنا مبدل منہ واقع ہوا ہی اور اہل البیت بدل اسی وجہ سے تفسیر کاشانی مین اس روایت کو لکھنے کے قبل لکھا ہی کہ واز اہل بیت صلوات اللہ علیہم منقول است کہ این آیہ در حق آل پیغمبر ورود یافتہ انتہی دیکھو صرف اہل بیت کا ذکر ہی اہل لعنت کا کچھ ذکر نہین ہی اور بعد روایت کے لکھا ہی کہ بنا برین روایت صحیحہ مراد بالذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت پیغمبر است و اہل بیت او انتہی دیکھو یہان پیغمبر اور اہل بیت مراد ہونا بتایا گیا ہی اہل لعنت کا کچھ ذکر نہین ہی اور مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لکھا ہی کہ نزد شیعہ (درین آیہ) از مومنین صالحین جناب علی مرتضیٰ و اولاد امجاد وی علیہم السلام اند انتہی بعید تعجب ہی کہ روایت مذکورہ کے لفظ مذکور سے اہل بیت اور اہل لعنت زمانہ رجعت دونون گروہ کا مراد ہونا کیونکر مجتہد صاحب سمجھ گئے ے برین فہم و دانش بباید گریست ٭ اگر اولیائے مجتہد صاحب کہین کہ اس روایت مین اہل لعنت زمانہ رجعت کا ذکر نہین ہی تو نہ سہی اہل بیت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر اہل بیت کا اجماع ہونا تو اس روایت سے ثابت ہی تو۔

جواب اول یہ کہ باوصف ناقابل تصدیق ہونے کے اگر مجتہد صاحب کی تصدیق کیجائے تو اس مین تو صرف تین اماموں کا ذکر ہی باقی نو اماموں کا تو کوئی ذکر نہین ہی پھر اجماع اہل بیت کہان سے آگیا اور یہ بھی نہین ہی کہ بعض ائمہ کا قائل ہونا کل ائمہ کے قائل ہونے کی دلیل ہو **اولاً** اسلیے کہ نہج البلاغت اہل لعنت کی قوی حدیثون سے ثابت ہی کہ ابو الائمہ اور امام الائمہ جناب امیر بر یہ اسکے خلاف خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونے کے قائل ہین کما تقدم سابقاً **ثانیاً** اسلیے کہ امام حسین کے نزدیک خلع خلافت اور صلح اہل شام مین امام حسن سخت خاطی تھے چنانچہ فصل پنجم مین واضح ہو چکا پس چونکہ اسمین صرف تین اماموں کا ذکر ہی دیگر اماموں کا کوئی ذکر نہین ہی اور بعض ائمہ کا قائل ہونا کل ائمہ کے قائل ہونے کی دلیل نہین ہی لہذا اس سے اہل بیت کا اجماع کسی طرح ثابت نہین ہوسکتا ہی۔

جواب دوم یہ کہ اس روایت کے راوی انھین اہل لعنت کے زمرے سے ہی جن کا بالکل کاذب و خائن و غادر ہونا ابھی قول بالا کے ذیل مین حدیث کافی کلینی سے منقح ہو چکا لہذا کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک روایت کسی طرح قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہی۔

جواب سوم یہ کہ بجواب مناقشہ یکم نہج البلاغت اہل لعنت کی جن حدیثون سے جناب امیر کا آیہ مذکورہ کو خلافت
خلفاے ثلثہ پر محمول کرنا ثابت ہو چکا ہی وہ حدیثین ایسی قوی ہین کہ باوصف قالع مذہب اہل لعنت ہونے کے تا ایندم اُن
حدیثون کے ثبوت مین چون کرنے کی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی لہذا اُن حدیثون کے مقابلے مین اِن
روایتون کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی۔

جواب چہارم نزول اس آیت کا واقعہ جو تفاسیر فریقین مین موجود ہی اور ابھی بذیل قول بالا مذکور اور بجواب مناقشہ
یکم منقول ہو چکا ہی ایسا قوی سد سکندر ہی کہ باوصف قامع مذہب اہل لعنت ہونے کے آجتک کسی اہل لعنت کو اُسے
جنبش دینے کا ارادہ بھی نہین ہوا کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک ایسا قوی واقعہ کے مخالف روایتون
کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی۔

جواب پنجم مناقشہ یکم کے جواب مین معلوم ہو چکا ہی کہ بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے وعدۂ آیہ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ
کے زمانے مین پورا ہونے کا صریح اعتراف کیا ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے کا
آفتاب ایسا جہانتاب ہی کہ بعض منکرین متعصبین نے بھی اعتراف کیا ہی ایسے آفتاب جہانتاب کے مخالف روایتون کا
اعتبار نہین ہو سکتا ہی۔

جواب ششم اس آیت مین مومنین صالحین زمانۂ نزول کی تخصیص ایسی کھلی ہوئی ہی کہ باوصف کمال تعصب وعناد کے بھی
بعض مفسرین اہل لعنت نے اسکا اعتراف کیا ہی چنانچہ تفسیر عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین
کی طرف جو کہ اُس زمانے مین تھے انتہی اور صاحب رسالۂ روشنی نے بتکرار اسکا اقرار فرمایا ہی چنانچہ ماسبق مین مذکور
ہو چکا اور مابعد مین بھی مذکور ہوگا پس چونکہ اس آیت مین زمانۂ نزول والون کی تخصیص غایت ظہور مین ہی لہذا زمانۂ
امام مہدی مراد ہونے کی روایات کسی طرح قابل اعتبار نہین ہو سکتی ہین وہ سب راویون کا کذب یا وہم ہین۔

جواب ہفتم خود مجتہد صاحب نے اسی آیت کے مقام بوارق مین لکھا ہی کہ اصل حمل لفظ عربی بر معنی لغوی است
مادامیکہ نقل آن از معنے اصلی بمعنی اصطلاحی ثابت نشود و چون حقیقت شرعیہ در لفظ استخلاف و خلیفہ و مانند آن ثابت
نشدہ حمل آن بدون قرینہ صارفہ بر غیر معنے لغوی نمیتوان کرد انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ در صورتیکہ لفظ منقول
از معنے لغوی بھی نہو اور کلام مین قرینہ صارفہ از معنے لغوی بھی نہو لفظ غیر معنے لغوی پر محمول نہین ہو سکتا ہی پس چونکہ

لفظ کم منقول از معنی لغوی بھی نہین ہی اور اس آیت مین لفظ کم کے واسطے کوئی قرینہ صارفہ از معنی لغوی بھی نہین ہی لہذا اس آیت مین لفظ کم غیر معنی لغوی پر محمول نہین ہوسکتا ہی اور بحسب معنی لغوی کے سوائے مومنین وقت نزول کے دوسرا کوئی مراد نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ اہل بیت مراد ہونے کی روایات ہرگز قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہین وہ سب راویون کا کذب یا وہم ہین۔

جواب ہشتم بجواب مناقشۂ دوم اصول فقہ اہل لغت کی معتبر کتاب معالم الاصول کی جو عبارت نقل کی گئی ہو صریح ہی اسمین کہ جو لفظ خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی وہ لفظ آیات قرآنیہ مین بھی زمانہ خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ درصورت نہونے کسی دلیل خارجی کے اُسکا حکم بھی بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی ہان درصورت ہونے دلیل خارجی کے صرف حکم بعد والون کو شامل ہوتا ہی لفظ کسی حال مین بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی پس چونکہ لفظ کم خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی لہذا زمانہ خطاب والون کے ساتھ مختص ہوگا بعد والون سے کسی کو نہ شامل ہوگا بنابراسکے اس آیت مین لفظ کم سے سوائے مومنین زمانہ نزول کے دوسرا کوئی مراد نہوگا لہذا اہل بیت مراد ہونیکی روایات کسیطرح ائمہ سے صادر ہونا قابل قبول نہین ہوسکتا ہی بلکہ قطعا وہ سب راویون کے وہم یا اتہام ہین۔

جواب نہم اگر آیہ مذکورہ سے اہل لغت کے مزعومی اہل بیت مراد ہون گے تو آیت کے لفظ کم سے زمانہ نزول والون سے سوا ایک یا دو کے سب خارج ہونگے اور زمانہ نزول کے بعد والون سے سوائے دس یا گیارہ کے سب نکل جائین گے حالانکہ بدون تصریح مراد کے لفظ کم کا ایسا استعمال بالکل ناپید ہی لہذا بحسب قواعد عربیہ آیہ مذکورہ سے اہل بیت مراد ہونا ہرگز درست نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ بھی اہل بیت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونیکی روایات قطعًا راویون کے وہم یا اتہام ہین ہرگز ائمہ سے صادر نہین ہین یہان سے کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ حضرت عزیز المتکلمین کا فرمانا کہ شیعہ قرآن کی ایسی تفسیر کرتے ہین کہ بحسب قواعد عربیہ کے ہرگز درست نہین ہوتی ہی بالکل صادق ہی۔

جواب دہم قاطبۂ علماے اہل لغت کے نزدیک اس آیت مین لفظ منکم بیان ہی لہذا کوئی اہل لغت اسمین لاوٗلم نہین کرسکتا ہی کہ لفظ مذکور ہرگز تاکید نہین ہی بلکہ قطعًا وجدًا تاسیس ہی اور بجواب مناقشہ دوم جو تحقیق بیان مین آچکی ہی اُس سے برپایۂ ثبوت تحقیقی قطعی ہی کہ لفظ منکم ہرگز تاکید نہین ہی بلکہ حتما وجزما تاسیس ہی پس فقرہ امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے اگر فقط گروہ مومنین صالحین زمانۂ نزول مراد نہون گے تو لفظ منکم

محض لغو اور بے فائدہ ہوگا یہ ہرگز ممکن نہین ہے کہ بجز گروہ مومنین صالحین زمانۂ نزول کے اور کوئی گروہ مراد ہون پھر لفظ منکم کا کوئی فائدہ باقی رہے بنا برا سکے بجز گروہ مومنین صالحین زمانۂ نزول کے اور کوئی گروہ مراد ہونیکی منافی خود آیت مین موجود ہی لہذا اہل بیت کا مراد از آیہ ہونیکی روایات خود آیت کے مخالف ہین اور جو روایات کسی آیت کے مخالف ہین باتفاق فریقین راویون کا وہم یا اتہام ہین کما مر ارا بدینوجہ بھی اہل بیت کا مراد از آیہ ہونیکی روایات یقینا راویون کے وہم یا اتہام ہین ہرگز کسی امام سے صادر نہین ہین پس بوجوہ عشرۃ تلک عشرۃ کاملہ اہل بیت کا مراد از آیہ ہونا قطعی البطلان ہوکر خلفائے ثلثہ اور انکے رفقا کا مراد از آیہ ہونا جس طور سے مثل سد سکندری کے محکم و مستحکم تھا اسی طور سے مثل سد سکندری کے محکم و مستحکم رہا بلکہ مثل پایۂ عرش عظیم کے استحکم ہوگیا ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + **قولہ** و موید اینست انچہ ابن حجر در صواعق محرقہ روایت کردہ عن الحاکم عن ثوبان ان النبیؐ قال اذا رأیتم رایات السواد قد جاءت من قبل خراسان فاتبعوها فان فیہا خلیفۃ اللہ المہدی **جوابہ** بالفرض اگر یہ روایت صواعق محرقہ مین ہے اور مجتہد صاحب کی نقل لا تقربوا الصلوٰۃ کے قبیل سے نہین ہے تو۔

جواب اول یہ کہ خود مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین بجواب حدیث سمع و بصر عیون صدوق نہایت صفائی سے لکھا ہے کہ اکثر روایات مطروحہ و ماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ و علماآن را تلقی بقبول نکردہ اند انتہی بقدر الحاجت ظاہر ہے کہ مراد مجتہد صاحب یہ ہے کہ حدیث سمع و بصر اگرچہ صدوق اہل لعنت کے ملتزم الصحت عیون الاخبار مین ہے لیکن متلقی بقبول علما نہین ہے لہذا ساقط از درجۂ حجیت ہے پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہے کہ یہ روایت بالفرض اگر صواعق محرقہ اور بعض تصانیف حاکم مین ہے تو متلقی بقبول علما نہونیکی وجہ سے ساقط از درجۂ حجیت ہے۔

جواب دوم باتفاق فریقین ثابت ہے کہ جو حدیث حد تواتر کو نہین پہونچی ہے در صورت مخالفت اجماع بلکہ مخالفت جمہور ہونے کے وہ حدیث ساقط از درجۂ حجیت ہوتی ہے اور یہ حدیث بالفرض اگر صحیح ہے تو حد تواتر کو ہرگز نہین پہونچ سکتی ہے اور مخالف جمہور بلکہ مخالف اجماع ہے کیونکہ اہل سنت خیر البریت کے یہان ثابت ہے کہ جسوقت سن شریف جناب امام مہدی چالیس برس کا ہوگا اُسوقت بوجہ غلبہ نصارا کے اہل حرمین باین اعتقاد کہ اب زمانہ جناب امام مہدی کا آیا ہے آنجناب کو ڈھونڈھین گے آنجناب خانۂ کعبہ کے اندر ملین گے بنا برا سکے حدیث مذکور خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع ہے لہذا ساقط از درجۂ حجیت ہے۔

جواب سوم یہ کہ یہ بھی باتفاق فریقین ثابت ہی کہ جو حدیث صحیح غیر متواتر متعدد احادیث صحیحہ غیر متواترہ کے مخالف
ہوتی ہی وہ حدیث ساقط از درجہ حجیت ہوتی ہی اور یہ حدیث اُن احادیث صحیحہ کے خلاف ہین جو کہ مضمون ثانی کو جواب
بالا مین وارد ہین بدینوجہ یہ حدیث ساقط از درجہ حجیت ہی۔

جواب چہارم یہ کہ اگر ان سب باتون سے درگذر کیا جائے تو اس روایت کو روایت عیاشی کے مؤید کہنا عجیب
وغریب ہی کیونکہ روایت عیاشی مین یہ بیان ہی کہ آیت استخلاف سے اہل بیت مراد ہین اور وعدہ آیہ مذکورہ زمانہ امام مہدی
مین پورا ہوگا اور اس روایت مین یہ بیان ہی کہ جب تم دیکھو آتی ہوئی جماعت کو خراسان کی طرف سے پیروی کرو
اُس جماعت کی اُسمین اللہ کا خلیفہ مہدی ہین یہ بیان ہر گز نہین ہی کہ آیت استخلاف سے کون لوگ مراد ہین اور وعدہ
آیت استخلاف کا کب پورا ہوگا قابل شنید ہی کہ کسی موقع پر مجنون کے سامنے دو شخص بحث کر رہے تھے ایک نے کہا
کہ فدک فاطمہ کا حق تھا ایک نے کہا کہ مسلمانون کا حق تھا مجنون نے کہا کہ نہ فاطمہ کا حق تھا نہ مسلمانون کا لیلی کا حق
تھا پس اس روایت کو روایت عیاشی کے مؤید کہنا مجنون کا فدک کو لیلی کے حق کہنے کے قبیل سے ہی بلکہ بلّی کے خواب
مین چھیچھڑے کے قبیل سے **قولہ** زیرا کہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفائے ثلثہ در اخبار و کلام صحابہ متعارف نشدہ **جواب**
تشئید المبانی مین مجتہد صاحب سے یہ حرف صادر نہین ہوا جو حرف اس قسم کا اُسمین صادر ہوا ہی ازالۃ الغین مین اُسکے
جواب کا یہ عنوان واقع ہوا ہی کہ اس بخیر مدہوش کو خواب خرگوش سے بیدار و خبردار کرتا ہون اور بعض جگہ یون واقع
ہوا ہی کہ یہ پیر نابالغ ابھی تک مکتب مین بٹھائے نہین گئے اب مکتب مین بٹھاتا ہون وغیر ذلک کتب فریقین کے دیکھنے والے
ضرور کہین گے کہ مجتہد صاحب کا یہ فرمانا کہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفائے ثلثہ اخبار و آثار مین نہین ہی ایسا ہی جیسا کہ مخالفین
اسلام کہتے ہین کہ قرآن مین پیشین گوئی نہین ہی لیکن کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک ایسی خرافات ہر گز قابل
التفات نہین ہوسکتی ہین اور جو محض عقل سے کام لیگا وہ ضرور کہیگا کہ جسنے خلیفۃ اللہ سے خلافت کو غصب کر کے اپنے کو
خلیفۃ اللہ قرار دیا ہو اور ایسا غلبہ حاصل کیا ہو کہ تقیہ باز لوگ بخوف تلف جان ہر دم کلمہ موافقت اور پیچھے نماز پڑھتے
ہون ایسی حالت مین غیر ممکن ہی کہ تقیہ باز لوگ اسکو خلیفۃ اللہ نہ کہتے ہون قطع نظر ازینہمہ اہل سنت خیر البریت جو
ہر سہ خلیفہ کا خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر آیت استخلاف کا قطعیت الدلالت ہونا بوجوہ کثیرہ دکھاتے ہین بجواب
اُسکے یہ کہنا کہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفائے ثلثہ اخبار و آثار مین نابید ہی اُسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ آیہ مذکورہ سے

ہر سہ خلیفہ کا خلیفۃ اللہ ہونا ثابت ہی اگرچہ اخبار و آثار مین نہو طرفہ یہ ہی کہ خود مجتہد صاحب نے اسی بوارق مین فرمایا ہی سائر
مفسرین محامل صحیحہ برای آیات ذکر می کنند کو مطابق آن حدیثے وارد نشدہ باشد انتہی جبکہ بغیر مساعدت اخبار مفسرین کا
محامل صحیحہ بیان کرنا پایا گیا پھر اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفاے ثلثہ اخبار و آثار مین نا پید ہونے سے آیہ مذکورہ کا ہر سہ خلیفہ کے
خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہونا جو بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ مذکورہ بجواب مناقشہ دوم ثابت ہوا
ہی کیونکر باطل ہوگا اولیاے مجتہد صاحب ارشاد تو فرمائین در حقیقت حضرت حیدر المتکلمین اعلی اللہ مقامہ فی العلیین کا
فرمانا کہ مجتہد منقد مدہوشی بلکہ خواب خرگوشی مین کلام کرتے ہین بالکل سچ ہی اور ہر سہ خلیفہ کا خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول
ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا ایسا آشکار نا مجال انکار ہی کہ مجبور ہو کر ملا کاشانی و طبرسی کے بعض مفسرین
معتمدین اہل لعنت نے خلفاے ثلثہ کے زمانے مین وعدۂ آیہ مذکورہ کا پورا ہونا ایسے عنوان سے بیان کر دیا ہی
کہ سبیل تاویل بالکل مسدود و مفقود ہی کما مر ایضاً نیز جناب امیر نے وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی کما مر ایضاً مرارا
نیز اسپر دلائل قطعیہ کی ایسی دلالت قطعیہ موجود ہی کہ عار سے نار کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کر سکتا
ہی کما مر ایضاً مرارا چنانچہ منجملہ اُن دلائل کے خلاصہ ایک دلیل کا یہ ہی کہ سابقاً بجواب مناقشہ دوم مفصلاً اور ابھی بجواب
قول بالای بالا مجملاً مذکور ہو چکا ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف
باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ
خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اور اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام
از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بدیہی لابدی ہی اور زمرۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین
خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی
نہ غیر مین بضمیمہ اسکے آیہ مذکورہ ہر سہ خلیفہ کے خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ عار سے نار
کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کر سکتا ہی جیسا کہ زمرۂ رجال سے ہونا اور صدور حدیث
لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن رسول خدا سے فائز نشان جنگ ہونا اور بعد اسکے اسی دن فائز فتح خیبر
ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی نہ غیر مین بضمیمہ اسکے حدیث مذکور آنجناب کے محبوب محب خدا
و رسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کر سکتا ہی پس جس طور سے بضمیمہ اسکے

کہ اِن امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی نہ غیر مین حدیث مذکور آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے
پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اُسی طور سے بضمیمہ اسکے کہ اُن امور ثلثہ کا
اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی نہ غیر مین آیہ مذکورہ ہر سہ خلیفہ کے خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر ایسی
قطعیت الدلالت ہی کہ بجز عار سے نار کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی پس حجت خدا ختم
ہی خدا سے ڈرنا لازم ہی گرفت خدا بہت سخت ہی جس وقت گرفت خدا کی سختی پیش آئے گی عار سے نار کو غنیمت سمجھنا فائدہ
نہ دیگا وما علی متبع الرسول الا البلاغ المبین

مناقشہ بست و ہشتم بنا بر محض تسلط خلفاے ثلثہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت حقیقت ہر سہ
خلافت قرار دیتے ہین معصوم ہونا منصوص ہونا افضل ہونا عالم بالفعل بجمیع مسائل ہونا اشجع ہونا جو لوازم و شرائط امامت
ہین اُن سب سے بالکل چشم پوشی کرتے ہین یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ اور
تحفۃ الاشعریہ مین اور فاضل ناصر حسین لکھنوی نے رسالہ روشنی مین منتشر الاجزا اور مجتہد صاحب نے بوارق و
تشئید المبانی مین بعض الاجزا ارقام فرمایا ہی جسکا ابطال و استیصال بدین منوال پسندیدہ رجال ہی **قولہم** بنا بر محض
تسلط خلفاے ثلثہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت حقیقت ہر سہ خلافت قرار دیتے ہین **جوابہم** دروغگوئی و چشم پوشی
از امر واقعی پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت محض تسلط خلفاے ثلثہ بناے استدلال اہل سنت
نہین ہی بلکہ خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بھی داخل بناے استدلال ہی کہ امر اتفاق و سابقہ امر اول
اور کتب اہل سنت مین بعنوانات گوناگون مذکور و مسطور ہی چنانچہ حضرت استاذ البریہ صاحب قوت قدسیہ اعلی اللہ مقامہ
فی الجنۃ العلیہ کے تحفہ اثنا عشریہ مین آغاز تقریر استدلال بآیت استخلاف باین عنوان کرامت نشان ہی حاصل معنای این
آیہ آنست کہ حق تعالی وعدہ فرمودہ کسانی را کہ در وقت نزول سورۂ نور ایمان آوردہ و عمل صالح کردہ بودند بانکہ جمیع
را از ایشان خلیفہ سازد و بر زمین مسلط گرداند الخ پھر چند سطرون کے بعد ہی کہ مجموع این امور در ما سوائے زمان خلفاے
ثلثہ واقع نشدہ زیرا کہ امام مہدی در وقت نزول این سورہ موجود نبود الخ پھر چند سطرون کے بعد ہی کہ و از ائمہ دیگر
کہ بعد از امیر پیدا شدند چہ حرف توان زد کہ ہم در آن وقت حاضر نبودند الخ اور دفع المغالطہ جس رسالۂ میر نجف علی
فریدآبادی کا جواب ہی خود اُسی رسالہ مین ہی کہ اکثر ائمہ حضار وقت نزول وحی نبودہ اند تا موعود و مخاطب آیۂ استخلاف

باشند الخ اور ازالۃ الخفا مین ہی لفظ منکم محتمل دو معنی است من الامۃ المحمدیۃ و من الحاضرین عند نزول الآیت و عند التحقیق معنی ثانی متعین ست زیرا کہ در معنی اول تکرار بلا فائدہ لازم می آید لفظ الذین آمنوا ازان کلمہ مغنی است چون دانستہ شد کہ مراد حاضرین وقت نزول سورۂ نور اند حضرت معاویہ و بنو امیہ و بنو عباس خارج باشند انتہی اور بیضاوی نے تفسیر آیت استخلاف مین لکھا ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ بالاخبار عن الغیب علی ما ہو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین اذلم یجتمع الموعود والموعود علیہ لغیرہم بالاجماع اس آیت مین دلیل ہی اوپر ثبوت نبوت کے بوجہ اخبار از غیب علی ما ہو بہ کے اور اوپر خلافت خلفاے راشدین کے اسواسطے کہ نہین مجتمع ہوا موعود اور موعود علیہ ان کے غیر کے واسطے اور تفسیر نیشاپوری مین ہی قال اہل السنۃ فی الآیۃ دلالۃ علی امامۃ الخلفاء لان قولہ منکم للتبعیض وذلک البعض یجب ان یکون من الحاضرین فی وقت الخطاب الی ما قال وقد حصل لہم الاستخلاف والفتوح فوجب ان یکون مرادا من الآیۃ کہا اہل سنت نے کہ اس آیت مین دلالت ہی اوپر خلافت خلفا کے اسواسطے کہ منکم برا تبعیض ہی اور ضرور ہی کہ وہ بعض حاضرین وقت خطاب سے ہون اور بیشک حاصل ہوے انکو استخلاف اور فتوحات پس ضرور ہی کہ ہون مراد اس آیت سے **ف** یہ عبارات کتب معتمدۂ اہل سنت خیر البریات صریح غیر محتاج تصریح ہین اسمین کہ محض تسلط خلفا بناے استدلال نہین ہی بلکہ خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ سے ہونا بھی داخل بناے استدلال ہی باوصف پیش نظر ہونے اس قسم تصریحات صریحہ کثیرہ کے یہ کہنا کہ بنا بر محض تسلط خلفاے ثلثہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت حقیت ہر سہ خلافت قرار دیتے ہین ایسی دروغگوئی و چشم پوشی از امر واقعی ہی کہ جو شخص کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی پاس رکھتا ہی وہ ہرگز اسکا مرتکب نہین ہو سکتا ہی اہل بصیرت کے نزدیک اس قسم کی دروغگوئی اور چشم پوشی اہل لعنت سے آیہ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ مثل سد سکندر کے محکم اور مثل پایۂ عرش اعظم کے مستحکم ہوتا ہی ✿ چراغی را کہ ایزد برفروزد ✤ ہر انکو پف زند ریشش بسوزد ✤ **قولہم** معصوم ہونا منصوص ہونا افضل ہونا شجیع ہونا عالم بالفعل بجمیع مسائل ہونا جو لوازم و شرائط امامت مین اُن سب سے بالکل چشم پوشی کرتے ہین **جوابہم۔ اولا** یہ کہ دروغگوئی اور چشم پوشی از امر واقعی پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت تحفہ کے باب الامامۃ مین

پہلے اہل لعنت کے مزعومی کل شرائط امامت کا استیصال کیا گیا ہے بعد اسکے آیات قرآنیہ اور اقوال ائمہ سے حقیت
ہرسہ خلافت پر دلائل قائم کیے گئے پھر بعد اسکے دلائل عقلیہ اہل لعنت کے ابطال مین انھین شرائط کا استیصال کیا گیا
ہے لهذا اہل لعنت کا یہ کہنا کہ اہل سنت مقام استدلال مین اُن شرائط سے چشم پوشی کرتے ہین صریح چہ دلاورست
دزدی کہ بکف چراغ دارد کا حساب ہے **ثانیاً** یہ کہ فصول سابقہ سے چار فصلون مین بکمال بسط و تفصیل مذکورہ شرائط
اہل لعنت کا ابطال ایسے منوال سے ہو چکا ہے کہ بعد ملاحظہ فصول مذکورہ کے اہل لعنت کے مسطورہ شرائط امامت
کے بطلان مین ہرگز شک نہین ہوسکتا ہے اور یہ بدیہی امر ہے کہ بعد ابطال اُن شرائط کے دلائل حقیقت و راشدیت
ہرسہ خلافت کی تقریر مین اُن شرائط سے تعرض نکرنا چشم پوشی نہین ہے بلکہ احقاق حق بعد ابطال باطل ہے اسکو
چشم پوشی کہنا جہالت بے نہایت و حماقت لاغایت ہے **ثالثاً** یہ کہ بوارق مین ہے کہ ہرگاہ از جانب خدا پیغمبری
یا امامی مبعوث و منصوب شود عقل سلیم حکم می نماید کہ البتہ معصوم بودہ باشد الخ راقم آثم گوید کہ ہرگاہ لیتے یا حدیث
متواتری بر امام بحق و خلیفہ راشد بودن شخصے قطعیت الدلالت باشد بحکم اذا ثبت الشی ثبت شرائطہ عقل سلیم حکم می نماید
کہ ہر شرط امامت دران شخص موجود بودہ باشد و چیزی کہ دران شخص مفقود باشد ہرگز از شرائط امامت نبودہ باشد پس
ہرگاہ کہ بدلالت قطعیہ آیت استخلاف امام بحق و خلیفہ راشد بودن ہرسہ خلیفہ بر پایہ ثبوت رسید جامع شرائط امامت
بودن ہرسہ خلیفہ بوضوح انجامید و منکشف گردید کہ چیزی کہ در احدی از ایشان مفقود ست شرط امامت نتواند بود
خلاصہ در ہندی یہ کہ اس عبارت بوارق سے معلوم ہوا کہ جس دلیل سے جسکا امام ہونا ثابت ہوگا اُسی دلیل
سے اُسکا معصوم ہونا بھی ثابت ہوگا پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہے کہ جس دلیل سے جسکا امام بحق و خلیفہ
راشد ہونا ثابت ہوگا اس دلیل سے اُسکا جامع شرائط امامت ہونا بھی ثابت ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ
جو امر اُسمین مفقود ہوگا وہ امر شرائط امامت سے خارج ہوگا کسی فرقہ کے ہفوات واہیہ سے وہ امر شرائط امامت
مین داخل نہوگا لهذا جب ہرسہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہوگیا
تب ہرسہ خلیفہ کا جامع شرائط امامت ہونا اور جو امر خلفائے ثلثہ سے کسی مین مفقود ہے اُسکا شرائط امامت سے
خارج ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا اہل لعنت کے ہفوات واہیہ سے وہ امر شرائط امامت مین ہرگز داخل نہوسکیگا
بالجملہ چونکہ بحکم عبارت مذکورۂ بوارق و بحکم اذا ثبت الشی ثبت شرائطہ جس دلیل سے جسکی امامت ثابت ہوتی ہے

اُسی دلیل سے اُسکا جامع شرائط امامت ہونا اور جو امر کہ مین مفقود ہی اُسکا شرائط امامت سے خارج ہونا ثابت ہوتا ہی لہذا اہل سنت خیر البریت جو ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے پر آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ بیان کرتے ہین اُسکے جواب مین حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ اہل سنت آیت استخلاف کو ثبت ہر سہ خلافت قرار دیتے مین فلان فلان شرط امامت سے چشم پوشی کرتے ہین ایسی جہالت وحماقت ہی کہ حد و پایان نہین ہی ایسی جہالت وحماقت کے جواب مین کہنا چاہیے کہ بزعم اہل لعنت ائمۂ اہل بیت ہمیشہ تقیہ بازی کرتے تھے پھر اہل لعنت خلافت بلافصل علی پر آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے استدلال کرتے ہین اور اس سے بالکل چشم پوشی کرتے ہین کہ تقیہ باز امام نہین ہوسکتا ہی چنانچہ فصل دوم مین گذر چکا۔

مناقشۂ بست و نہم باتفاق فریقین یہ آیت زمانۂ مابعد نبوت پر محمول ہی اور زمانۂ نبوت مین خلافت وامن و غلبہ در بعض زمین حاصل ہوچکا ہی لہذا بعد زمانۂ نبوت خلافت و غلبہ وامن در بعض زمین عطا کرنے کا وعدہ کرنا بیفائدہ ہی بدین وجہ خلافت در بعض زمین مراد نہین ہوسکتا ہی بلکہ خلافت و غلبہ وامن در تمام زمین مراد ہوگا جو کہ تا ایندم وقوع مین نہین آیا نہ قبل زمانۂ جناب امام مہدی وقوع مین آویگا زمانۂ آنجناب مین البتہ وقوع مین آویگا پس زمانۂ آنجناب مراد از آیہ ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ یہ مناقشہ مولوی عمار علی صاحب کے دفع المغالطہ اور تحفۃ الاثنا عشریہ اور تفسیر عمدۃ البیان مین ہی۔

جواب یہ کہ اس مناقشہ کی بنا اسپر ہی کہ زمانۂ نبی مین خلافت در بعض زمین ہو چکی تھی لہذا ازمنۂ بعد نبی سے کسی زمانے مین خلافت در بعض زمین عطا کرنے کا وعدہ کرنا بیفائدہ ہی راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ خلافت در بعض زمین کلی مشکک افراد اسکے متفاوت ہین بعض خلافت در بعض زمین بہت چھوٹی ہوتی ہی چنانچہ اس زمانے کی سلطنت افغانستان اور بعض خلافت در بعض زمین بہت بڑی ہوتی ہی چنانچہ اس زمانے کی سلطنت ترکستان پس زمانۂ نبی مین بہت چھوٹی خلافت در بعض زمین حاصل ہوئی تھی جو کہ ایک شمہ تھا ملک عرب کا اور زمانۂ خلفائے ثلثہ مین بہت بڑی خلافت در بعض زمین حاصل ہوئی جو کہ تمام ملک عرب و تمام ملک روم و تمام ملک شام و تمام ملک فارس کا مجموعہ تھا اور جنکو زمانۂ نبی کی ایسی چھوٹی خلافت در بعض زمین حاصل ہو انکو زمانۂ خلفائے ثلثہ کی ایسی بڑی خلافت در بعض زمین دینے کا وعدہ کرنا ہرگز بیفائدہ نہین ہوسکتا ہی

لہذا اس مناقشہ کی بنا فاسد محض و کاسد بحت ہوگئی اور یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر خاک سیاہ ہوگیا
اور زمانۂ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا مثل سد سکندر کے بلکہ مثل پایۂ عرش عظیم کے محکم و مستحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا
اگر کہا جاے کہ مراد مناقشہ یہ ہے کہ بعد نزول اس آیت کے زمانۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مین خلافت در بعض زمین
حاصل ہوچکی تھی باوصف این باتفاق فریقین وعدۂ آیہ مذکورہ زمانۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مین پورا نہین ہوا پس
معلوم ہوا کہ خلافت در بعض زمین مراد نہین ہے بلکہ خلافت در تمام زمین مراد ہے جسکا وقوع نہ ہوا ہے نہ قبل زمانۂ
جناب امام مہدی کے ہوگا زمانۂ آنجناب مین البتہ ہوگا پس زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ خلفاے ثلثہ تو جواب
یہ کہ زمانۂ نبی کی ایسی چھوٹی خلافت در بعض زمین مراد نہونے سے خلافت در تمام زمین مراد ہونا لازم نہین آتا ہے
کیونکہ زمانۂ فاروق اعظم کی ایسی بڑی خلافت در بعض زمین مراد ہونے کا سبیل موجود و مفتوح ہے پس مراد مناقشہ بھی
ظاہر الفساد و بین الکساد ہوگیا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر کے بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے قائم
و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا اگر کہا جاے کہ اس جواب سے اور اُس جواب سے یہ منقح ہوگیا کہ خلافت در بعض زمین
مراد ہوسکتی ہے لیکن زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا ان دونون جوابون مین کسی جواب
سے نہین ثابت ہوتا ہے تو جواب یہ کہ زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا دلائل قاطعہ کثیرہ
و براہین ساطعہ عدیدہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہے چنانچہ بجواب مناقشۂ یکم مفصلا و بجواب اکثر مناقشات
دیگر مجملا سلک تحریر مین آچکا اور بہت ہی اختصار کے ساتھ یہان بھی کچھ بیان کیا جاتا ہے پس **اولا** یہ کہ
جناب امیر نے زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی قدقاً فوقتاً شہادت دی ہے کما مر الہذا زمانۂ امام مہدی مراد
ہونا زمانہ خلفاے ثلثہ مراد نہونا خیال محال ہے **ثانیا** یہ کہ مثل کاشانی و طبرسی کے بعض مفسرین معتمدین اہل السنتہ نے
وعدۂ آیہ مذکورہ کا زمانۂ خلفاے ثلثہ مین پورا ہونا ایسے عنوان سے بیان کردیا ہے کہ کسی قسم کی تاویل و توجیہ
ممکن نہین ہے کما مر ایضا مراراً الہذا زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا آشکار کالشمس فی
نصف النہار ہے **ثالثا** یہ کہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین
برابر اعدا پر غلبہ دینے کا وعدہ ہے اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے
ہونا ضروری ہے چنانچہ بجواب مناقشۂ دوم مفصلا معرض بیان مین آچکا ہے اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے

بے شبہ خارج ہین لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا خیال محال ہی اور زمرۂ مذکورسے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے
زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف خلفائے ثلثہ مین ہوا کسی
غیر مین نہین ہوا پر قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر جیسا کہ زمرۂ رجال سے ہونا
اور صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فائز نشان جنگ ہونا
اور اسکے بعد اُسی دن فائز فتح خیبر ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی نہ کسی غیر مین یہ دلیل قطعیت
الدلالت ہی آنجناب کا مراد از حدیث مذکور ہونے پر پس جسطور سے ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہونا
کسی غیر مین نہونا آنجناب کا مراد از حدیث مذکور ہونے پر دلیل ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ عار سے نار کو غنیمت
سمجھنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اور عار سے نار کو سہل سمجھنے والا منکر بدیہی کے انکار کا
اعتبار نہین ہوسکتا ہی اُسی طور سے اُن امور ثلثہ کا اجتماع صرف خلفائے ثلثہ مین ہونا کسی غیر مین نہونا خلفائے ثلثہ
کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر قطعی دلیل ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ عار سے نار کو سہل گمان کرنے والا منکر بدیہی کے
سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اور عار سے نار کو سہل گمان کرنے والا منکر بدیہی کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی
پس نہ زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا ایسی دلیل قطعی کی ایسی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی
کہ معارضہ اُسکا خارج از دائرۂ امکان ہی پس بدستور دیگر مناقشات بالا یہ مناقشہ بھی ہبا منثورا ہوگیا اور مثل
آفتاب بے سحاب کے آشکار بر کبار و صغار ہوگیا کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہونا خیال محال ہی اور زمانۂ خلفائے ثلثہ
مراد ہونا غیر محال قیل و قال۔

مناقشۂ بست و دوم اس آیت مین خلافت و غلبہ و امن از خوف اعدا مطلق و بلاقید واقع ہی اور مطلق سے ہر جگہ فرد
کامل مراد ہوتا ہی اور خلافت و غلبہ و امن از خوف اعدا کا فرد کامل وہ ہی جو کہ تمام زمین مین ہو اور خلافت و غلبہ و امن از
خوف اعدا تمام زمین مین نہ زمانۂ ثلثہ مین ہوئی ہی نہ بعد ثلثہ کے ابھی تک ہوئی نہ قبل زمانۂ امام مہدی علیہ السلام
کے ہوگی آنجناب کے زمانے مین ہونا البتہ مسلمات فریقین سے ہی لہذا اس آیت سے نہ زمانۂ ثلثہ مراد ہوسکتا
ہی نہ قبل جناب امام مہدی علیہ السلام کے کوئی اور زمانہ مراد ہوسکتا ہی بلکہ قطعاً زمانۂ آنجناب مراد ہی۔

جواب اول یہ کہ اس مناقشہ کی بنا ہی مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتے پر حالانکہ یہ بنا ظاہر الفساد و بین الکساد ہی

کیونکہ کسی فن کی کسی کتاب مین یہ نہین لکھا ہی کہ مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی یہ البتہ ہی کہ جن مقامون مین مطلق سے
فرد کامل مراد لینے کے بغیر توجیہ کلام نہین بنتی ہی اور فساد کلام رفع نہین ہوتا ہی ان مقامون مین توجیہ کلام و تاویل مرام
علما نے یہ کی ہی کہ اراد بالمطلق الکامل اس قسم تاویلات و توجیہات سے یہ قاعدہ کلیہ اخذ کرنا کہ مطلق سے
ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی ایسی سفاہت ہی کہ حد و پایان نہین ہی مطلق سے اگر ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی تو مطلق کس سے
مراد ہوتا ہی اور آیہ کریمہ یاداؤد انا جعلناك خلیفۃ فی الارض مین خلیفہ مطلق و بلا قید ہی حالانکہ فرد کامل
بمعنے خلیفہ در تمام زمین مراد نہین ہی کیونکہ حضرت داود تمام زمین مین خلیفہ نہ تھے اور آیہ کریمہ عسی ربکم ان یھلك
عدوکم و یستخلفکم فی الارض مین جو کہ خطاب باصحاب حضرت موسی ہی استخلاف مطلق و بلا قید ہی حالانکہ فرد
کامل بمعنے استخلاف در تمام زمین مراد نہین ہی کیونکہ اصحاب موسی سے کوئی خلیفہ در تمام زمین نہین ہوا ہی اور خود
آیت استخلاف کے لفظ کما استخلف الذین من قبلھم مین جو عبارت ہی استخلاف سابقین سے استخلاف مطلق
و بلا قید ہی حالانکہ فرد کامل بمعنی استخلاف در تمام زمین مراد نہین ہی کیونکہ خلافت سابقین تمام زمین مین نہ تھی جا ے
غور بلکہ جاے تماشا ہی کہ جس آیت استخلاف مین کلام ہی خود اسمین مطلق سے غیر فرد کامل مراد ہونے کا شاہد صریح
موجود ہی پھر بھی مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہونے کی بنا پر مناقشہ پیدا کیا گیا کسی عاقل ذی حیا سے یہ ارتکاب
نہین ہو سکتا ہی پس کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہونا جو کہ اس مناقشہ کی بنا ہی فاسد
محض و کاسد بحت ہی لہذا بدستور مناقشہ بالا کے یہ مناقشہ بھی بناے فاسد علی الفاسد ہو کر کالعھن المنفوش ہو گیا
اور زمانۂ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش عظم کے ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ رہے گا
اور زمانۂ امام مھدی کا مراد از آیہ ہونا جیسا خیال محال تھا و یسا خیال محال رہا اور ہمیشہ و یسا خیال محال رہیگا

جواب دوم یہ کہ بدیہی امر ہی کہ جس کلام مین مطلق سے کوئی خاص فرد غیر کامل مراد ہونے پر دلیل ہو گی اُس
کلام مین مطلق سے نہ مطلق مراد ہو گا نہ فرد کامل کیونکہ اتباع دلیل ضروری ہی و الا اقامت دلیل بیکار ہو گی اور
علماے فریقین کی ترتیب دلائل محض لغو ہو گی مجتہد لکھنوی نے بوارق کے مقام آیہ مباہلہ مین لکھا ہی کہ مراد از
مساوات مساوات در جمیع فضائل است الا ما اخرجہ الدلیل انتہی جس سے معلوم ہوا کہ اتباع دلیل ہر حال مین
ضروری ہی کوئی طالب حق و راغب صدق کسی دلیل صحیح سے سرتابی نہین کر سکتا ہی پس چونکہ اتباع دلیل صحیح ضروری ہی

اور خلافت در زمین و تمکین دین کے جس فرد کا وقوع زمانۂ خلفائے ثلثہ مین ہوا ہی اُس فرد کے مراد از آیہ ہونے پر وہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ قطعیت الدلالت ہین جو کہ بجواب مناقشۂ یکم مفصلاً سلک تحریر مین آچکی ہین لہذا اس آیت مین فرد کامل بمعنی خلافت در تمام زمین مراد ہونا جو اس مناقشہ کی بناہی خیال محال ہی پس یہ مناقشہ بنا محال بر محال ہو کر خاک سیاہ ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی کا مراد از آیہ ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال رہیگا اور زمانۂ خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش عظم کے ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ بست و یکم حسب مفاد و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم زمانۂ آیہ مذکورہ مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا ضروری ہی اور زمانۂ ثلثہ مین کل ادیان باطلہ نابود نہین ہوئے بلکہ قبل زمانہ جناب امام مہدی نابود نہونگے زمانۂ آنجناب مین البتہ نابود ہونگے پس زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ یہ مناقشہ بھی مولوی عمار علی صاحب کے دفع المغالطہ و تحفۃ الاثنا عشریہ مین ہی۔

جواب اول یہ کہ بوارق مین یہ مناقشہ اُس عنوان سے ہی جو کہ مناقشۂ بست و ششم مین مع جواب گذر چکا تسہیلاً علی الناظرین یہان بھی جواب عرض کیا جاتا ہی صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لفظ و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کی تفسیر مین لکھا ہی کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی پس دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کردینے کا وعدہ ہی کل ادیان باطلہ کو نابود کردینے کا وعدہ نہین ہی اور جس حالت مین دین اسلام قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہوگا حتے کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہین رہیگا جیسا کہ بزمانۂ خلفائے ثلثہ واقع ہوا ہی اُس حالت مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا صریح بدیہی ہی کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی لہذا بزمانۂ خلفائے ثلثہ خصوصاً بزمانۂ فاروق اعظم دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونے سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ زمانۂ مذکورہ مین دین اسلام قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہوا ہی حتی کہ ادیان باطلہ مین کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر باقی نہ تھا اسی سے مجبور ہوکے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لکھدیا ہی کہ در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ صریح اعتراف ہی اس امر کا کہ بزمانۂ خلفائے ثلثہ

دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہے اور وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہوچکا ہے حالت منتظرہ باقی نہین ہے پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کردینے سے کل ادیان باطلہ کو نابود کردینا مراد نہین ہے بلکہ موعود دین بالخلافت کو جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم پر قابض کر کے دین اسلام کو قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے ایسا زیادہ کر دینا مراد ہے کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے جیسا کہ بزمانہ خلفاے ثلثہ واقع ہوا ہے لہذا یہ مناقشہ بھی بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش عظیم کے قائم و محکم اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب دوم یہ کہا جاتا ہے کہ اس زمانے مین نصارا غالب ہین اس سے دیگر اقوام کا نابود ہونا ہرگز نہین مراد ہوتا ہے بلکہ نصارا کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہوتا ہے اور حضرات اہل لعنت فرمایا کرتے ہین کہ علی اور انکے رفقا مغلوب و منکوب تھے مخالفین غالب و مستولی اس سے علی اور انکے رفقا کا نابود ہونا ہرگز نہین مراد ہوتا ہے بلکہ مخالفین کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہوتا ہے نیز حضرات اہل لعنت فرمایا کرتے ہین کہ اہل لعنت اکثر زمانے مین مغلوب و منکوب رہے اہل سنت غالب و مستولی اس سے اہل لعنت کا نابود ہونا ہرگز مراد نہین ہوتا ہے بلکہ اہل سنت کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہوتا ہے اور حضرات اہل لعنت کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جسوقت اہل لعنت مغلوب ہوا اور مخالف غالب اسوقت اہل لعنت کو تقیہ واجب ہوتا ہے بدیہی بات ہے کہ اس سے اہل لعنت کا نابود ہونا مراد نہین ہے کیونکہ نابود ہوگا تو تقیہ کیونکر کریگا بلکہ مخالف کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہے سطور سے آیہ مذکورہ مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کردینے کا جو وعدہ ہے اس سے کل ادیان باطلہ کو نابود کردینا مراد نہین ہے بلکہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج کے افادہ مذکورہ جواب بالا کے مطابق اور جناب امیر کی شہادت مذکورہ بجواب مناقشہ یکم کے موافق خلفاے ثلثہ کو جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم پر قابض کر کے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ سے قوت و شوکت مین ایسا زیادہ کردینا مراد ہے کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا

مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش عظیم کے ثابت و مستحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب سوم ابھی ہر دو جواب بالا مین واضح ہوچکا کہ دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے سے ادیان باطلہ کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بلکہ دین اسلام کو قوت و شوکت مین ادیان باطلہ سے ایسا زیادہ کر دینا مراد ہی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نباقی رہے اور بجواب مناقشہ دوم واضح ہوچکا ہی کہ جن خلفا کی خلافت مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی ان خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا لابدی ہی اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے بے شبہہ خارج ہین لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا ایسا محال ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی اور خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ کی خلافت مین دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی وبس لہذا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد نہونا کوئی دوسرا زمانہ مراد ہونا بھی ایسا محال ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی پس یہ مناقشہ بتمامہا بناے محال بر محال ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ خیال محال رہے گا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے ثابت و مستحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشہ سی و دوم لفظ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا صریح الدلالت ہی اسپر کہ زمانۂ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین سے خوف دشمن بالکل زائل ہو جائیگا اور زمانۂ ثلثہ مین مومنین صالحین سے خوف دشمن زائل نہین ہوا تھا کیونکہ دشمن بکثرت موجود تھے اور زمانۂ جناب امام مہدی علیہ السلام مین خوف دشمن بالکل نابود ہو جائےگا کیونکہ دشمن بالکل تہ تیغ مجاہدین ہو جائین گے پس زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ یہ مناقشہ بھی دفع المغالطہ و تحفۃ الاثنا عشریہ مین ہی اور رسالۂ روشنی مین بھی ہی۔

جواب اول بوارق کی عبارت مناقشہ بست و ششم سے ظاہر غیر محتاج منظر ہی کہ اہل لعنت کے نزدیک ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا سے امن فی العقبی مراد ہونیکا احتمال باقی ہی پس مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ اللہ مومنین صالحین کو دنیا مین خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین و تمکین دین عطا کریگا اور عقبی مین امن از خوف دشمن عنایت فرمائیگا بنا بر اسکے جس زمانۂ دنیا مین مومنین صالحین کو امن از خوف دشمن ہوگا وہ زمانہ مراد نہوگا اور دنیا کے زمانۂ امام مہدی مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہوگا لہذا زمانۂ امام مہدی مراد نہین ہو سکتا ہی اور

حسب افادۂ صحاب مناقشۂ دنیا کے زمانۂ خلفاے ثلثہ مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہین ہو الہذا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد
ہو سکتا ہی بلکہ قطعاً مراد ہی بوجہ دلالت قطعیہ اُن دلائل کے جو بجواب مناقشہ یکم و بست و چہارم تحریر پذیر ہو چکے ہین پس نہ ماننا
امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ
مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ تخت خالق اکبر کے پایۂ ثبوت پر قائم رہا اور دائم رہیگا اور اس مناقشہ کی یہ مثل ہی کہ
گانڈو ہاتی اپنی فوج کو مسمار کرتا ہی۔

جواب دوم بوارق مین ہی کہ انچہ از حضرت امیر از اختفا و عدم اظہار حق بسبب جور جابرین بظہور پیوستہ مؤید
ارادۂ استخلاف آنحضرت ست نہ منافی تا انچہ گفتہ کہ از انجہت کہ انچہ در آیۂ وافی ہدایہ وعدۂ قوت و شوکت شان شدہ
تعیین آن بوقت من الاوقات نفرمودہ پس اگر قوت تامہ در زمان خلافت آنحضرت حاصل نشدہ منافی وعدۂ الٰہیہ نخواہد شد
چہ آن موقوف بنا بر مصلحت بالغۂ خود بر زمان خروج و ظہور خاتم اوصیا داشتہ انتہی اس عبارت مین جو کچھ افادہ ہوا
ہی بجواب مناقشۂ سی و پنجم اُسکا پورا قلع و قمع ہوگا یہان پر غرض یہ ہی کہ یہ عبارت صریح ہی اسمین کہ جناب امیر کے
زمانے مین امن از خوف اہل عداوت و غلبہ بر اصحاب بغاوت حاصل نہونا آنجناب کے زمانے مین وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا
ہونے کی منافی نہین ہی پس چونکہ حسب ارشاد مجتہد نقاد جناب امیر کے زمانے مین قوت و شوکت و امن از خوف
اہل عداوت و غلبہ بر صحاب بغاوت کا حاصل نہونا آنجناب کے زمانے مین وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہونے کی منافی
نہین ہی لہذا حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین بالفرض اگر امن حاصل نہین ہوا تھا تو بھی اُن
حضرات کے زمانے مین وعدۂ خلافت زمین و وعدۂ تمکین دین و وعدۂ استیلاے مومنین صالحین بر اہل کین پورا
ہونیکی منافی نہین ہوسکتا ہی لہذا یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر بنیہ در آتش ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی
مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا
مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش خالق اکبر کے قائم بر پایۂ ثبوت رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب سوم اس مناقشہ کی بنا اسپر ہی کہ بغیر نابود ہونے دشمن کے زوال خوف دشمن غیر ممکن ہی حالانکہ بوجہ
شکار شیر ہونے کے بز یعنی گوسپند دشمن شیر ضرور ہی باوصف این شیر کو اُسکا خوف ہرگز نہین ہوتا ہی بدین وجہ
بغیر نابود ہونے دشمن کے زوال خوف دشمن غیر ممکن ہونا جو اس مناقشہ کی بنا ہی بدیہی البطلان ہی اور اہل العقل کے

سید العلماے لکھنوی کی تشئید المبانی کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تقیہ بغیر خوف کے حرام مطلق ہے پس چونکہ تقیہ عبارت ہے
بظاہر مخالف کے موافق بنجانے سے لہذا جب کوئی مخالف نہوگا تقیہ متصور نہوگا پس لامحالہ تقیہ بغیر خوف کے اُسوقت ہوگا
کہ دشمن موجود ہو خوف دشمن نابود بدینوجہ بھی بغیر نابود ہونے دشمن کے زوال خوف دشمن غیر ممکن ہونا جو اس مناقشہ
کی بنا ہے بدیہی البطلان ہے اسی سے بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور زمانۂ امام مہدی
مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونا
مثل قطب شمال فلکی بے جنبش رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب چہارم کوئی عاقل منصف اس سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ درصورت موجود ہونے دشمن کے بھی جسوقت
اپنی قوت وشوکت وجمعیت بزیادت معتد بہا زائد ہوتی ہے اُسوقت خوف دشمن خود بخود زائل ہوجاتا ہے زمانہ حضرت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم مین مخالفین اسلام سے اکثر قبائل عرب اور اہل فارس اور اہل روم وشام کی ملکی وسعت وقوت وشوکت
وجمعیت کے مقابلے مین اہل اسلام کی ملکی وسعت وقوت وجمعیت قابل شمار نہ تھی اور اُن سبھون کو دعوت اسلام ہوچکی
تھی جس سے دشمن جان ومال اہل اسلام ہورہے تھے اسی سے خوف غالب ہو گیا تھا خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم نے
اُن سبھون کی ملکی وسعت وقوت وشوکت وجمعیت کو پامال کرکے اُن سبھون کے ملکون پر قبضہ وتسلط حاصل کرلیا
تھا اور اُن سبھون سے بدرجہا زیادہ ملکی وسعت وقوت وشوکت وجمعیت پیدا کرلی تھی حتی کہ تمام دنیا مین کوئی ہمسر
باقی نہ تھا اسی سے خوف بالکل زائل ہوگیا تھا اور ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا سے ظاہر ہے کہ قلت وسعت و
اور قلت قوت وشوکت اور قلت جمعیت سے جو خوف دشمنون کا غالب ہو گیا تھا اسی خوف کو دور کردینے کا وعدہ ہے
خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین جب یہ قلتین زائل ہوگئین اور مخالفون سے بدرجہا زیادہ ملکی وسعت و
قوت وشوکت وجمعیت حاصل ہوگئین وہ خوف بالکل زائل ہوگیا بالجملہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ
کے واسطے جو امور آیہ مسطورہ مین موعود ہین اُن سب امور کا خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین پورا ہونا
کالشمس اذا تجلی ہے لہذا زمانۂ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہونا ایسا آفتاب جہانتاب ہے کہ اُسپر کوئی غبار
نہین آسکتا ہے اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا محض خیال محال ہے
جواب پنجم آیہ مذکورہ مین زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت

اور زمانہ خلافت مین غلبہ اہل عداوت و امن از خوف اصحاب معاندت عطا کرنے کا وعدہ ہی چنانچہ بجواب مناقشہ دوم دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی دلالت قطعیہ جلیہ سے کالشمس اذ انجلی ہو چکا لہذا زمانہ امام مہدی مراد ہونا محض خیال محال ہی کیونکہ امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے بیشبہہ خارج ہین اور خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین غلبہ بر اعدا حاصل ہوا ہی بعد اُسکے بالعکس ہوا ہی اور یہ بدیہی ہی کہ جسوقت اعدا پر غلبہ حاصل ہوتا ہی اُسوقت خوف اعدا خود زائل ہوتا ہی لہذا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین سے خوف دشمن کا زائل ہوجانا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا ایسا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہی کہ کسی کے انکار سے اُسپر غبار نہین آسکتا ہی لطف یہ ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے کے شواہد عادلہ کتب اہل لعنت مین بیشمار ہین چنانچہ بجواب مناقشۂ سیزدہم واضح ہو چکا پس یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے بنائے فاسد بر فاسد و بناے محال بر محال ہی لہذا زمانہ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل عرش خالق اکبر کے بے جنبش رہا اور ہمیشہ بے جنبش رہیگا۔

مناقشۂ سی و سوم نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے بعض لوگ موحد باری و عابد الٰہی تھے لہذا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا سے یہ مراد نہین ہوسکتا ہی کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت کرین گے کسی شی کو اللہ کے شریک نکرینگے بلکہ یہ مراد ہی کہ سب لوگ اللہ کی عبادت کرینگے کسی شی کو اللہ کے شریک نکرینگے یہ بات زمانہ ثلثہ مین نہین ہوئی یہ قبل جناب امام مہدی علیہ السلام کے ہوگی آنجناب کے زمانے مین البتہ ہوگی لہذا زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ

جواب یہ کہ رسالہ کافیہ تک جسکے مبلغ نخوت ہی اُسکو بھی اسمین ہرگز شبہہ نہین ہوسکتا ہی کہ یعبدوننی اور لا یشرکون کی ضمیر فاعل مستتر کا مرجع الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت ہی جس سے وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ بوقت نزول آیت موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جنکو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین اعدا پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی پس اللہ جل جلالہ نے قبل ذکر امور موعودہ کے اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت فرمایا ہی تاکہ ظاہر ہوجائے کہ موعودین بالخلافت نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے پھر بعد ذکر امور موعودہ کلمۂ یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا

فرمایا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ موعودین بالخلافت بدستور ماضی و حال آئندہ بھی موحد و عابد رہینگے مشرک و فاسق نہوجائینگے
پس کلمہ مذکورہ کا یہ مطلب ہرگز نہین ہو سکتا ہے کہ سب لوگ اللہ کی عبادت کرین گے کسی شی کو اللہ کو شریک نکرین گے بلکہ
روز روشن کی طرح روشن مطلب یہ ہے کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت و ثروت بدستور ماضی و حال آئندہ بھی اللہ کی
عبادت کرین گے شرک و ریا بالکل نکرین گے یعنے ہمیشہ ایمان کامل و عمل صالح پر ثابت و قائم رہین گے خلافت و ثروت
سے دگرگون نہو جائین گے یہ مطلب کلمہ مذکورہ کا مفسرین اہل لعنت نے بھی لکھا ہے چنانچہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے
کلمہ مرقومہ کی تفسیر مین لکھا ہے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی یہ عبارت تملا ندا دیرہی
ہے کہ کلمہ مذکورہ سے مراد یہ ہے کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت و ثروت بدستور ماضی و حال آئندہ بھی اللہ کی عبادت اور
توحید پر ثابت یعنے ایمان کامل و عمل صالح پر قائم رہین گے خلافت و ثروت سے دگرگون نہو جائین گے اور صاحب تفسیر
مجمع البیان نے کلمہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہے ھذا استیناف فی کلام الثناء علیہم و معناہ لا یخافون
غیری انتہی یہ عبارت نص صریح ہے اسپر کہ کلمہ مذکورہ سے مراد یہ ہے کہ موعودین بالخلافت فی الحال عبادت کرتے
ہین کلمہ وحدت پڑھتے ہین مخالفون سے ڈرتے ہین جب خلافت و دیگر امور موعودہ سے فائز ہونگے عبادت کرینگے
کلمہ وحدت پڑھین گے بجز خدا کے کسی کو نہ ڈرین گے پس قاعدہ نحویہ عربیہ سے بھی اور شہادت مفسرین اہل لعنت سے
بھی خوب واضح ہو گیا کہ کلمہ مذکورہ سے ہرگز یہ مراد نہین ہے کہ سب لوگ اللہ کی عبادت کرین گے کسی شی کو اللہ کے شریک
نکرین گے بلکہ روز روشن کی طرح روشن مراد یہ ہے کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت و ثروت بدستور ماضی و حال آئندہ
بھی خدا کی عبادت کرین گے کلمہ وحدت پڑھین گے خلافت و ثروت سے دگرگون نہو جائین گے بلکہ ہمیشہ ایمان
و عمل صالح پر ثابت و قائم رہین گے فرق یہ ہے کہ ابھی ایمان کامل رکھتے ہین عمل صالح کرتے ہین غیر خدا سے ڈرتے ہین
موعودہ خلافت و ثروت ملنے کے بعد ایمان کامل رکھین گے عمل صالح کرینگے غیر خدا سے نہ ڈرینگے جس سے شمع انجمن
کیطرح عیان و نمایان ہو گیا کہ صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ کلمہ مذکورہ سے یہ مراد ہے کہ سب لوگ عبادت کرینگے کسی شی کو
اللہ کے شریک نکرینگے بالکل عمداً کلام باری مین تحریف معنوی کر کے دائرۂ اسلام سے اپنے خارج ہونے کا افشا
کرنا ہے پس یہ مناقشہ ترانہ ملحدانہ ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیۂ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال
تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا استوار مثل

پائیہ عرش پروردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ سی و چہارم قال استاذ البریہ صاحب القوت القدسیہ فی تحفۃ الاثنا عشریہ امام مہدی مراد از ین آیہ نمی تواند شد زیرا کہ در وقت نزول این آیہ موجود نبود انتہی بالفاظ الراقم قال صاحب البوارق کہ چون در ان وقت جناب امیر و حسنین حاضر بودند خطاب فرا بور صحیح خواہد بود و ذالک ما تقرر فی الاصول و ہمین ست حال سائر خطابات قرآنیہ کما لا یخفی انتہی بلفظہ بقول الراقم الآثم واقعہ نزول اس آیت کا یہ ہے کہ بعد ہجرت کے مہاجرین جب انصار کے گھرون مین رہتے تھے کفار قریش نے اکثر کفار مکہ و مدینہ کو متفق کرکے مہاجرین کو دہشت آمیز و فتنہ انگیز پیام جنگ و مقابلہ پر در پے بھیجنے لگے مہاجرین بغلبہ خوف ایک وقت آپس مین کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی دن ہوگا کہ ہم اپنے کو امن اور اطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ فریقین کی جس کتاب مین اس آیت کا واقعہ نزول مذکور ہے یہی مذکور ہے اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین ہے اور یہ حالت مہاجرین کی قبل جنگ بدر کے تھی جو کہ سوم سال ہجرت مین ہوا ہے اسوقت تک حضرت سیدہ کا عقد شریف بھی نہین ہوا تھا بعد واقعہ بدر کے آخر سوم سال ہجرت مین عقد شریف ہوا ہے جسکے ایک سال بعد تولد شریف امام حسن کا ہوا ہے مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطین مین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا و علی مرتضی کہ اصل مخاطبین بودند وقت نزول آیہ موجود بودند انتہی بلفظہ غور کرنا چاہیے کہ اسوقت علی مرتضی کا موجود ہونا بیان کیا حسنین کا پس بوقت نزول آیہ مذکورہ حسنین کا موجود ہونا کذب صریح و بہتان فضیح اور بجواب مناقشۂ دوم معالم الاصول کی عبارت سے جو کہ اصول فقہ کی کتب معتمدۂ اہل لعنت سے ہے واضح ہو چکا ہے کہ جو لفظ قرآنی لغت مین خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہے وہ لفظ قرآن مین بھی زمانۂ نزول خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہے بلکہ در صورت نہونے کسی دلیل کے حکم آیت بھی بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہے ایسی صورت مین لفظ اور حکم دونون مختص باہل زمانہ نزول خطاب ہوتے ہین لہذا مجتہد صاحب کا وذالک مما تقرر فی الاصول کہنا بھی کذب صریح و بہتان فضیح ہے اور اس کلام سے لازم آتا ہے کہ موجودین وقت نزول آیت سے کوئی شخص مراد نہو بلکہ انمین سے ایک شخص کی اولاد سے ایک وہ شخص مراد ہو جو کہ صدہا برس کے بعد پیدا ہونیوالا ہو حالانکہ ایسا خطاب قرآن مین بالکل ناپید ہے لہذا و ہمین ست حال سائر خطابات قرآنیہ کہنا ایسی کذب بیحیائی و بہتان بیباکی ہے کہ بیان نہین

نہین آسکتی ہی اور زمانہ جناب امیر مین امور موعودہ آیۂ مذکورہ کا وقوع نہین ہوا ہی لہذا آنجناب مراد ہونے کے کوئی معنے ہو سکتے ہین نہ بوقت نزول آیہ آنجناب کے موجود ہونے سے امام مہدی مراد ہونا صحیح ہونے کے کوئی معنے ہو سکتے ہین اور اصول فقہ کے قواعد مقررہ مقصود ہین اُن آیات پر جوکہ احکام مین ہین یہ آیت احکام مین نہین ہی بلکہ پیشین گوئی مین ہی لہذا اس مقام مین ما نقرر فی الاصول کو دخل دینا محض جہل یا اظہار تبحر بر امثال خرد تسترید اگر بچشم غور دیکھا جائے تو جناب امیر مراد آیہ ہون اور بوقت نزول آیہ آنجناب کے موجود ہونے سے امام مہدی مراد آیہ ہون یہ ایسی بات ہی کہ ہرگز کسی عاقل کی عقل مین نہین آسکتی ہی پس مثل روز روشن کے عیان و نمایان ہوگیا کہ یہ مناقشہ سراسر کذب بے معنی و بہتان لا یعنے و ہزیان جنونی ہی لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا ہمیشہ ویسا خیال محال ہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا جیسا مثل سد سکندر بلکہ مثل عرش خالق اکبر کے قائم بر پاے استوار تھا ویسا قائم بر پاے استوار رہا اور ہمیشہ ویسا قائم بر پاے استوار رہیگا۔

مناقشۂ سی و پنجم مجتہد لکھنوی بوارق مین فرماتے ہین کہ مراد جناب امیر و اولاد طاہرین و شیعیان آنحضرت اند کہ در زمان رجعت موافق وعدۂ حتمیۂ الٰہیہ اعلاے کلمۂ دین خواہند فرمود۔

جواب یہ کہ مناقشۂ بست و ہفتم مین مجتہد منقد نے اپنے یہان کی جس حدیث سے استناد کیا ہی اُس حدیث سے بھی اور آثم راقم نے اُسکے جواب مین جو اقوال علماے اہل لعنت کے نقل کیے ہین اُن اقوال سے بھی بنا بر مذہب اہل لعنت آیہ مذکورہ سے کسی اہل لعنت کا مراد ہونا صرف ائمۂ اہل لعنت کا مراد ہونا عیان غیر محتاج بیان ہی لہذا اس مناقشہ مین اہل لعنت کو بھی مراد آیہ مین داخل کرنا محض کذب و دنی ورکا ترانہ ہو کر یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا اور مناقشۂ بست و ہفتم کے جواب مین دلائل ظاہرہ و براہین باہرہ سے یہ بھی کالشمس اذا تجلی اہو چکا ہی کہ ائمۂ اہل لعنت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بھی محض خیال محال ہی بالجملہ مناقشۂ بست و ہفتم کے جواب مین اس مناقشہ کا قلع و قمع ہو چکا ہی لیکن تنشیط خاطر ناظرین کیواسطے یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی پس واضح ہی کہ جناب امیر و اولاد طاہرین آنجناب عبارت ہی آئمہ اہل لعنت سے اور ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونا خیال محال ہی اولاً اسلیے کہ اسکا نتیجہ یہ کہ نزول آیت کے وقت والون سے ایک شخص مراد ہوا اور سب خارج ہون اور نزول آیت کے بعد والون سے صدہا برس تک جتنے پیدا ہون اُنمین سے گیارہ شخص مراد ہون اور سب خارج ہون

پھر ہزار ہا برس کے بعد زمانۂ رجعت کے سب اہل لعنت مراد ہون ایسا خطاب قرآن مین اور کلام عرب مین بالکل نابود ونابید ہی لہذا ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الخیال ہی ثانیا اسلیئے کہ مراد از آیہ مذکورہ وہ لوگ ہونگے جو کہ آیہ مذکورہ کے فقرہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے مراد ہین جس مین لفظ کم موجود ہی اور نزول آیت کے وقت والون سے فقط ایک متنفس مراد ہون دیگر سب خارج ہون اور نزول آیت کے بعد والون سے صدہا برس تک جتنے ہون اُنمین سے فقط گیارہ تن مراد ہون دیگر سب خارج ہون پھر ہزار ہا برس کے بعد کسی زمانے کے سب مراد ہون ایسا استعمال لفظ کم کا نہ قرآن مین ہی نہ کسی کلام عرب مین بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال ہی ثالثا اسلیے کہ اہل لعنت کے اصول فقہ کی نہایت معتمد کتاب معالم الاصول کی عبارت منقولہ جواب ثانیا شبہ دوم سے عیان مثل روز روشان ہی کہ جو لفظ قرآنی لغت مین خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی وہ لفظ نزول خطاب کے وقت والون کے ساتھ مختص ہوتا ہی نزول خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی اور درصورت آیات احکامیہ سے ہونے کے حکم آیت بدلیل دیگر بعد والون کو شامل ہوتا ہی اور درصورت نہونے دلیل کے بعد والے حکم سے بھی خارج ہوتے ہین حکم اور لفظ دونون زمانۂ نزول آیت والون کے ساتھ مختص ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ جو لفظ قرآنی لغت مین خطاب مشافہ کیواسطے موضوع ہی اُسکا استعمال قرآن مین اس طور سے ہوتا ہی کہ نزول آیت کے وقت والون سے کوئی متنفس کسی حال مین خارج نہین ہوتا ہی سب مراد ہوتے ہین اور نزول آیت کے بعد والے کبھی خارج ہوتے ہین یہ درصورت نہونے ضرورت عموم حکم کے ہی اور کبھی مراد ہوتے ہین یہ درصورت ہونے ضرورت عموم حکم کے ہی اور یہ بھی ہی کہ بعد والے جب داخل مراد ہوتے ہین سب ہوتے ہین نہ بعض اور اسمین شبہ نہین ہو سکتا کہ لفظ کم جو آیہ مذکورہ کے فقرہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت مین واقع ہی لغت مین خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی اور اسمین بھی شبہ نہین ہو سکتا ہی کہ مجموعہ امور موعودۂ آیہ مذکورہ کا وقوع کل ازمنۂ امت محمدیہ مین نہین ہی لہذا انیا برافادہ مذکورہ صاحب معالم الاصول آیہ مذکورہ مین فقرہ مذکورہ کے لفظ کم سے جو لوگ مراد ہین اُنمین نزول آیہ مذکورہ کے بعد والے نہ سب داخل ہین نہ بعض بلکہ سب خارج ہین اور قطعاً آیہ مذکورہ مین لفظ کم سے فقط وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل

رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے بدینوجہ بھی ائمۂ اہل لعنت و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی
از اختلال قائل مختل الحال ہے **رابعاً** اسلیے کہ خود مجتہد صاحب نے اسی آیت کے مقام بوارق مین چند سطرون کے بعد
لکھا ہی کہ اصل حمل لفظ عربی بر معنی لغویست ما دامی کہ نقل آن از معنی اصلی بمعنی اصطلاحی ثابت نشود الخ یہ عبارت
نص صریح ہی اسپر کہ تا وقتیکہ لفظ منقول از معنی لغوی نہو غیر معنی لغوی پر محمول نہین ہو سکتا ہی اور لفظ کم جو آغاز
آیہ مذکورہ مین واقع ہی منقول از معنی لغوی نہین ہی اور لغت مین لفظ مذکور حاضرین موجودین وقت خطاب کے واسطے
موضوع ہی لہذا بحسب معنے لغوی کے آیہ مذکورہ مین لفظ مذکور سے بجز گروہ مومنین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ کے دوسرا
کوئی گروہ مراد نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ بھی ائمۂ اہل لعنت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال
قائل مختل الحال ہی **خامساً** اسلیے کہ اولیاے مجتہد صاحب سے مولوی عمار علی صاحب نے اپنی تفسیر عمدۃ البیان
مین آیہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کی طرف جو کہ اُس زمانے مین تھے انتہی اسمین
شک نہین ہو سکتا ہی کہ اُس زمانے سے زمانۂ نزول آیہ مذکورہ مراد ہی اس تخصیص زمانۂ نزول سے بعد والون کا خارج
ہونا عیان غیر محتاج بیان ہی اور چونکہ آیت مین صرف لفظ امنوا نہین ہی بلکہ لفظ وعملوا الصّٰلحٰت بھی ہی
لہذا عبارت مذکورہ مین مومنین سے مومنین صالحین مراد ہونا بھی مخفی نہین ہی بنا بر اسکے عبارت مذکورہ نص
صریح ہی اسپر کہ آیہ مذکورہ سے جمیع مومنین صالحین زمانۂ نزول مراد ہین بدینوجہ بھی ائمۂ اہل لعنت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت
مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال ہی **سادساً** اسلیے کہ جناب امیر کا اس آیت کو زمانۂ خلفاے
ثلثہ پر محمول کرنا اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دینا نہج البلاغت اہل لعنت کی قوی حدیثون سے ثابت ہی چنانچہ
بجواب مناقشہ نہم گذر چکا بدینوجہ بھی ائمۂ اہل لعنت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال
قائل مختل الحال ہی **سابعاً** اسلیے کہ زمانۂ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ باوصف فرط التعصب
مذہبی کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے وعدۂ آیہ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا ایسے
عنوان سے بیان کر دیا ہی کہ سبیل تاویل و توجیہ بالکل مسدود ہی چنانچہ بجواب مناقشہ نہم و بست و دوم واضح
ہو چکا بدینوجہ بھی ائمۂ اہل لعنت و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال
ہی **ثامناً** اسلیے کہ خلاصہ واقعہ نزول آیہ مذکورہ یہ ہی کہ بعد ہجرت کے مہاجرین جب منازل انصار مین قیام رکھتے تھے

اور بغلبۂ خوف اعدا ہر وقت مسلح رہتے تھے ایک وقت آپسمین مہاجرین نے کہا کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم اپنے کو امن واطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ فریقین کی جس تفسیرمین بلکہ جس کتاب مین واقعہ نزول آیہ مذکورہ مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کتاب مین مذکور نہین ہی نہ فریقین مین کسی کو اس واقعہ کی وقعیت مین کلام ہی یہ واقعہ واقعیہ عند الفریقین بلا نزاع بتا رہا ہی کہ آیہ مذکورہ سے گروہ مہاجرین مراد مین قطعاً بدینوجہ بھی اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل الحال ہی بعض بے سند و بے اصل روایات مین بیان کیا گیا ہی کہ ایک روز مسجد نبوی مین بوقت ظہر جناب امیر و دیگر لوگ نماز مین تھے ایک سائل نے سوال کیا جناب امیر نے عین نماز مین بحالت رکوع سائل کو انگوٹھی دی پس آیت نازل ہوئی انما ولیکم اللہ الخ اس واقعہ خلافیہ غیر واقعیہ سے بزعم اہل لعنت جناب امیر کا مراد ازین آیہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اس واقعہ واقعیہ غیر خلافیہ سے گروہ مہاجرین کا مراد ازان آیہ ہونا نہین ثابت ہوتا ہی ان ھذا الشیٔ عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب درحقیقت یہ واقعہ جناب امیر کا مراد ازین آیہ ہونے پر دال ہونیکی صورت مین گروہ مہاجرین کا مراد ازان آیہ ہونے پر اس واقعہ کا دال ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ جسکو تعصب مذہبی و حمایت مشرب آبائی نے بالکل دشمن حق اور دشمن حیا منکر بدیہی بنا دیا ہی اسکے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اگر کہا جائے کہ اہل سنت کا قول ہی کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہوگا تو جو لوگ مراد ازین آیہ ہین ان لوگون مین جناب امیر کا داخل ہونا ثابت ہوگا صرف جناب امیر کا مراد ازین آیہ ہونا ثابت نہوگا بنا برا سکے جو لوگ مراد ازان آیہ ہین گروہ مہاجرین کا ان لوگون مین داخل ہونا ثابت ہوگا صرف گروہ مہاجرین کا مراد ازان آیہ ہونا ثابت نہوگا تو عرض کیا جائے کہ اس صورت مین بھی عیان مثل روز روشن ہی کہ اہل لعنت زمانہ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی بالجملہ نزول آیہ مذکورہ کا واقعہ واقعیہ عند الفریقین سے گروہ مہاجرین کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا ایسا آشکار تا مجال انکار ہی کہ حق و حیا کے دشمن منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی بدینوجہ بھی اہل لعنت زمانہ رجعت اور انکی ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی تاسعاً اسلیے کہ جسطور سے آیۂ تطہیر مین یعنے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت مین مراد از لفظ کم کی تصریح موجود ہی اسی طور سے جن آیتون مین مراد از لفظ کم کی تصریح نہین ہی ان آیتون مین درصورت ضرورت عموم حکم ہونے کے لفظ کم سے امت مراد ہوتی ہی

تغلیباً اور درصورت ضرورت عموم حکم نہونے کے فقط مومنین موجودین وقت نزول آیت مراد ہوتے ہین حقیقۃً اسکے خلاف
قرآن مین کوئی نہین دکھا سکتا ہی اور آیت استخلاف مین مراد از لفظ کم کی تصریح نہین ہی لهذا آیت استخلاف مین اگر ضرورت
عموم حکم ہوگی تو لفظ کم سے امت مراد ہوگی تغلیباً اور امنوا وعملوا الصّٰلحٰت سے جمیع مومنین صالحین کل
از منۂ امت مراد ہونگے اور اگر ضرورت عموم حکم نہوگی تو لفظ کم سے مومنین موجودین وقت نزول آیت مراد ہونگے حقیقۃً اور
امنوا وعملوا الصّٰلحٰت سے جمیع مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیت مراد ہون گے ان دونون صورتون کے
سوا کوئی تیسری صورت ممکن نہین ہی بدینوجہ بھی فقط اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی
از اختلال حال قائل مختل البال ہی اولیائے مجتہد صاحب ارشاد فرماوین کہ آیہ انما ولیکم اللہ مین لفظ کم سے
حضرت سیدۂ نساء عالمین و اولاد طیبین آنجناب و اہل لعنت زمانۂ رجعت کیون مراد نہین ہو سکتے ہین آیت استخلاف
مین لفظ کم سے اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ کیون مراد ہو سکتے ہین حقیقت امر یہ ہی کہ جس طور سے آیہ
انما ولیکم اللہ مین لفظ کم سے جنابۂ فاطمہ و اولاد طاہرین آنجناب و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا بحسب
قواعد عربیہ و استعمالات قرآنیہ کسی طرح درست نہین ہو سکتا ہی اسی طور سے آیت استخلاف مین لفظ کم سے
اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا بحسب قواعد عربیہ و استعمالات قرآنیہ کسی طرح درست نہین ہو سکتا ہی
بدینوجہ بھی اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی
عاشراً اسلیئے کہ مولوی حکیم علی اظہر رئیس کھجوہ ضلع چھپرہ نے اپنی کتاب مسمی بذوالفقار حیدریہ مین لکھا ہی کہ
یا ایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ کاشف ہی اسکا کہ مرتدین صحابہ مخاطبین سے ہون
جیسا کہ مقتضا ہے لفظ منکم ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد پھر صفحہ بھر کے بعد فرماتے ہین یا ایها الذین اٰمنوا
من یرتد منکم عن دینہ کا صاف صاف مقتضا یہ ہی کہ صحابہ موجودین حاضرین مخاطبین سے کچھ لوگ
مرتد ہون الخ صحابہ موجودین حاضرین مخاطبین عبارت ہی مومنین موجودین وقت نزول آیت سے بدینوجہ
ان عبارتون سے خوب واضح ہی کہ بوجہ لفظ منکم کے یا ایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ
کا بدیہی قطعی مقتضا یہ ہی کہ مومنین موجودین وقت نزول آیت سے کچھ لوگ مرتد ہون اور یہ ظاہر ہی کہ نزول آیت
کے بعد والے اگر مراد آیت مین داخل ہوتے تو بعد والون سے بعض لوگون کا مرتد ہونا تمامیت مقتضا من یرتد منکم

کیواسطے کافی ہوتا قبل والون سے کسی کا مرتد ہونا ضروری نہوتا لیکن حسب مفاد عبارات مذکورہ حکیم رئیس اہل لعنت
قبل والون سے بعضون کا مرتد ہونے کے بغیر مقتضاے من یرتد منکم تمام نہین ہو سکتا ہی پس معلوم ہوا کہ
بعد والے بالکل خارج ہین صرف قبل والے مراد ہین یعنے فقط وہ مومنین قبل نزول آیت مراد ہین جو کہ بوقت نزول آیت
موجود تھے بنابراسکے عبارات مذکورہ حکیم رئیس اہل لعنت سے مثل روز روشان کے عیان و نمایان ہوگیا کہ بوجہ لفظ
منکم کے آیۂ کریمہ یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ سے فقط وہ مومنین قبل نزول آیہ
جو کہ بوقت نزول آیہ موجود تھے مراد ہونا بدیہی قطعی ہی پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ حسبطور سے حسب افادۂ
فخر العلما و الحکما اہل لعنت بوجہ لفظ منکم کے آیۂ کریمہ یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ
سے فقط وہ مومنین قبل نزول آیہ جو کہ بوقت نزول آیہ موجود تھے مراد ہونا قطعی بدیہی ہی اُسی طور سے بوجہ لفظ منکم کے
آیۂ کریمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض الخ سے فقط وہ مومنین صالحین قبل
نزول آیہ جو کہ بوقت نزول آیہ موجود تھے مراد ہونا بدیہی قطعی ہی جن کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا
بدیہی لابدی ہی اور ائمۂ مابعد جناب امیر اور اہل لعنت زمانۂ رجعت زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین بدیں وجہ اہل لعنت
زمان رجعت اور اسکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال ہی یہ بھی واضح رہے کہ آیۂ مذکورہ
مین وعدہ ہی مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرنے کا لہذا جیسے واضح
ہوگیا کہ جو مومنین صالحین مراد از آیہ مذکورہ ہین وہ مومنین صالحین زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے
ہین تب یہ لائح ہوگیا جن خلفاے زمرۂ مذکورہ کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا ہی اُن خلفاے زمرۂ مذکورہ
کی خلافت مراد از آیہ مذکورہ ہی اور یہ معلوم ہی کہ جن خلفاے زمرۂ مذکورہ کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا ہی وہ
صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہی آیہ
مذکورہ سے جب خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا تب کالصبح اذا اسفر ہوگیا کہ
جو مومنین صالحین آیہ مذکورہ سے مراد ہین وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین جس سے روز روشان کیطرح
عیان و نمایان ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا نزول آیہ مذکورہ کے قبل سے مومنین صالحین تھے اور تادم مرگ
ہمیشہ مومنین صالحین رہے پس یقینا معلوم ہوگیا کہ بحکم آیۂ کریمہ یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ

زمرۂ صحابہ سے جو لوگ مرتد ہوئے ہین اُن لوگون سے خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا خارج ہین بالجملہ بوجوہ عشرۂ تامہ عشرۂ کاملہ اظہر من الشمس ابین من الامس ہوگیا کہ اہل لعنت زمانۂ رجعت اور اُنکے ائمہ مراد ہونا محض خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہے اور خلفاے ثلثہ اور اُن کے رفقا مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل عرش خالق اکبر کے محکم و مستحکم ہے۔

مناقشۂ سی و ششم جناب امیر و حسنین علیہم السلام اُن مومنین صالحین مین داخل ہین جو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین پس یہ ائمہ ثلثہ زمانۂ رجعت مین بعد امام مہدی کے خلافت کرین گے پس انھین ائمۂ ثلثہ کی خلافت زمانۂ رجعت آیۂ مذکورہ سے مراد ہے نہ خلافت خلفاے ثلثہ یہ مناقشہ مختلف کتابون سے ماخوذ ہے۔

جواب اول کہ یہ تماشا قابل دید ہے کہ اہل سنت خیر البریت کا برابر یہ قول چلا آتا ہے کہ زمانۂ خلفاے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد ہے اور حضرات اہل لعنت کا برابر یہ قول چلا آتا ہے کہ زمانۂ امام مہدی آیہ مذکورہ سے مراد ہے بنا بر اسکے جمیع امت کا جماع اسپر ہے کہ آیہ مذکورہ سے یا تو زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہے یا زمانۂ امام مہدی اگر ان دونون قولون سے کوئی قول حق ہوگا اور زمانۂ مابعد امام مہدی مراد ہونیکا قول حق ہوگا جو تیرہ سو برس کے بعد ایجاد ہوا ہے تو حق تیرہ سو برس تک دائرۂ جمیع امت سے خارج ہوگا لیکن یہ محال ہے پس زمانۂ مابعد امام مہدی مراد ہونا محال ہے پس علی و حسنین رضی اللہ عنہم کی خلافت زمانۂ رجعت مابعد امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بناے محال محال ہوکر گاؤ خستہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا جیسا پایۂ ثبوت قطعی پر تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوم جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہے اسوقت تک حضرت سیدہ علیہا السلام کا عقد شریف بھی نہین ہوا تھا دیکھو جواب مناقشۂ سی و چہارم اور رسالۂ روشنی مین لکھا ہے کہ "یہ آیت ابتدائی زمانۂ نبوت مین نازل ہوئی ہے" اور یہ معلوم ہے کہ ابتداے زمانۂ نبوت مین حضرت سیدہ علیہا السلام کا عقد شریف نہین ہوا تھا بلکہ زمانۂ نبوت کے تین حصے کرکے دو حصے منقضی ہونے کے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا عقد شریف ہوا ہے اسی لئے مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطین مین ائمہ اثنا عشر سے صرف جناب امیر کا بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود ہونا بیان کیا ہے حسنین علیہما السلام کا نام بھی نہین لیا ہے پس حسنین علیہما السلام کا بوقت نزول آیہ مذکورہ

موجود ہونا کذب صریح و دروغ فضیح ہے پس یہ مناقشہ بہتان سراٹھیکا فسانہ افترا پرداز یکا ترانہ ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا بنیان مرصوص مثل پایۂ عرش بیچون تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب سوم آیۂ مذکورہ کا واقعۂ نزول یہ ہے کہ مہاجرین مدینہ مین جب اپنا اپنا گھر نہین بنا چکے تھے بلکہ انصار کے گھرون مین رہتے تھے اور غلبۂ خوف اعدا سے ہر وقت ہتیار ہاتھ مین رکھتے تھے ایک وقت آپس مین کہے تھے کہ یہ خوف کبھی ہم سے دور بھی ہوگا پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ فریقین کی جس کتاب مین آیۂ مذکورہ کا واقعۂ نزول مذکور ہے یہی مذکور ہے اسکے خلاف کوئی واقعۂ نزول آیۂ مسطورہ کا کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین ہے اور جس فریق کی جس تفسیر مین یہ واقعۂ نزول مرقوم ہے ربط آیت کے ساتھ ہے جس سے تسلیم صحت منجلی و مکشوف ہے جس سے عیان غیر محتاج بیان ہے کہ آیۂ مذکورہ سے فقط گروہ مہاجرین مراد ہین جن سے حسنین علیہما السلام بے شبہہ خارج ہین لہذا آیۂ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام مراد ہونا غلط محض سفسطہ بحت ہے پس یہ مناقشہ بنائے غلط بر غلط ہوکر بمفوۂ فاسد و یا وہ کاسد ہوگیا اور آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب چہارم حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ای لینصرنہم بعد ان کانوا خائفین بمکۃ امنین بقوۃ الاسلام وانبساطہ۔ اور بیشک ضرور بدل دیگا من بعد اُنکے خوف کو امن سے یعنے بعد اُنکے خوف مکہ کے بیشک ضرور انکو ایسی نصرت دیگا کہ بسبب قوت اور وسعت اسلام کے خوف دشمن اُنسے دور ہوجائے گا **ف** یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہے کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دیکے خوف دشمن کو دور کردینے کا وعدہ ہے اُس سے وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ قبل نزول اس آیت کے ہجرت سے پہلے مکہ مین دشمنون سے خائف رہتے تھے جن مین سے حسنین علیہما السلام بے شبہہ خارج ہین کیونکہ مدینہ مین ہجرت کے چار سال بعد پیدا ہوئے تھے لہذا آیۂ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کا مراد ہونا ایسا مغلطہ و سفسطہ ہے کہ قابل بیان نہین ہے پس یہ مناقشہ مغلطۂ باطلہ و سفسطۂ عاطلہ ہوگیا اور یہ معلوم ہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ مین رہنے والے کلمہ گویان اسلام سے بجز خلفائے ثلثہ کے اور کسی کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا جس سے زمانۂ خلفائے ثلثہ کا

آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا ہی آشکار مثل آفتاب نصف نہار کہ ہرگز کسی منکر کا انکار نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار۔

جواب پنجم بفرض محال حسنین علیہما السلام اگر نزول آیہ مذکورہ سے پہلے پیدا ہوئے تھے تو اسمین کلام نہین ہوسکتا ہی کہ وقت نزول آیہ مذکورہ تک صغیر محض تھے مغلوب خوف اعدا نہین ہوسکتے تھے اور آیت مین عدہ اُن لوگون سے ہی جو کہ بوقت نزول آیت مغلوب خوف اعدا تھے چنانچہ رسالہ روشنی مین اسکی تصریح موجود ہی اور مجمع البیان کی عبارت مذکورہ جواب بالا بھی اسپر شاہد عادل ہی اور کلمہ آیت ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا اسمین صریح ہی لہذا آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین مراد ہین اُن مین حسنین علیہما السلام کسی طرح داخل نہین ہوسکتے ہین جس سے یہ مناقشہ باد ہوائی ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے زمانہ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا محکم مثل پایہ عرش اعظم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب ششم جناب امیر کا آیہ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کرنا اور وقتا فوقتا اسکی شہادت دینا نہج البلاغت اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے ثابت ہی کہ آجتک اُن حدیثون کی صحت مین کلام کرنے کی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی دیکھو جواب مناقشہ یکم وجہ دہم پس چونکہ جناب امیر نے آیہ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی لہذا حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ سے علی وحسنین علیہم السلام کی خلافت مراد ہی مدعی سُست گواہ چست کا حساب ہی پس یہ مناقشہ مدعی سُست گواہ چست کے قبیل سے ہوکر محض ابلہ فریبی و چشم پوشی کا ترانہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا تثبیت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایہ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم مناقشہ یکم کے جواب مین وجہ ششم و ہفتم و ہشتم کو دیکھو باوصف تعصب مذہبی و حمایت مشربی کے مفسرین معتمدین اہل لعنت سے صاحب تفسیر منہج الصادقین و صاحب تفسیر مجمع البیان نے خلفائے ثلثہ کے زمانے مین وعدہ آیہ مذکورہ کا پورا ہونا ایسی عبارت صریحۃ الدلالت واضحۃ الافادت سے بیان کردیا ہی کہ ہرگز کسی قسم کی توجیہ و تاویل نہین ہوسکتی ہی صرف آیت کی مقتضائے عربیت اور واقعات صادقہ کی شہادت سے مجبور ہوکر اہل لعنت کے مفسرین معتمدین نے ایسی عبارت لکھدی ہی جو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین وعدہ آیہ مذکورہ کے پورا ہونے پر ایسی صریحۃ الدلالت ہی کہ سبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود ہی پس چونکہ آیت کی مقتضائے عربیت اور وقعات صادقہ کی شہادت سے وعدہ آیہ مذکورہ کا خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا ایسا آشکارا نا محال انکار ہی کہ باوصف ہزار

تعصب و عناد کے مفسرین مذکورین اہل لعنت سے سوائے اقرار کے کچھ نہو سکا لہذا آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت زمانہ رجعت مراد ہونیکا قول ہو گیا ہم پلہ برازو بول اور خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا جیسا قوی تر از جدار سکندر تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم اگر آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت زمانہ رجعت مراد ہو گی تو آیہ مذکورہ کے لفظ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد ہونگے حالانکہ یہ کسی طرح نہیں ہوسکتا ہے **اولاً** اسلیے کہ آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین مراد ہین اُن مومنین صالحین مین حسنین علیہما السلام داخل نہین ہوسکتے ہین بوجوہ مذکورہ جواب دوم و سوم و چہارم و پنجم **ثانیاً** اسلیے کہ حضرات اہل لعنت کی تفسیر عمدۃ البیان مین لکھا ہی " اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کیطرف جو کہ اُس زمانے مین تھے " یہ عبارت نص صریح ہی اسپر کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد نہین ہین بلکہ اس زمانے کے جمیع مومنین صالحین مراد ہین **ثالثاً** اسلیے کہ حضرات اہل لعنت کے رسالہ روشنی مین لکھا ہی " جنکے ایمان اور عمل صالح اکمل درجہ پر بھی تھے اور کامل درجہ پر بھی اور ناقص درجہ پر بھی اُن سب سے قومی بادشاہت اور تمکین دین کا وعدہ کیا گیا ہی " پھر چند ورقون کے بعد لکھا ہی " بیشک اس آیت مین خطاب ہی اُن لوگون سے جو نزول اس آیت کے وقت موجود تھے " ان دونون عبارتون سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد نہین ہین بلکہ وقت نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہین **رابعاً** اسلیے کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص ہی یہ مناقشہ خود اسپر مبنی ہی بنابر اسکے مجتہد اہل لعنت نے بوارق مین جو لکھا ہی " لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین صالحین ست " اُس سے روشن مثل شمع انجمن ہی کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد نہین ہین بلکہ زمانہ نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہین **خامساً** اسلیے کہ جس طور سے یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت مین کلمہ اہل البیت کلمہ کم کی تفسیر ہی بدون اس قسم تفسیر کے کسی آیت قرآنیہ مین بلکہ کسی عرب کے کلام مین لفظ مذکور کا خصوصاً لفظ مذکور کے کلمہ کا ایسا استعمال کوئی نہین دکھا سکتا ہی لہذا فقط علی و حسنین علیہم السلام کو مراد بتانا بجز تحریف معنوی کے کچھ نہین ہوسکتا ہی پس بوجوہ خمسہ مذکورہ سے کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام کا مراد ہونا خلاف تصریحات علمائے اہل لعنت ہونے کے علاوہ خلاف عربیت ایسا ہی کہ صریح تحریف معنوی ہی پس یہ مناقشہ تحریف معنویکا

ترانہ الحدانہ ہو کر آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا اور کبھی استوار مثل ساق عرش پروردگار ہو گیا۔

جواب نہم حضرات اہل لعنت کی حیات القلوب مجلسی مین یہ تصریح موجود ہی کہ بعد وفات سرور کائنات خلافت حضرت علی اور حضرت ابوبکر مین دائر تھی" یعنے جب حضرت ابوبکر کا خلیفۂ بحق ہونا ثابت ہوگا خلافت بلافصل کا حق حضرت علی ہونا باطل ہوگا اور جب خلافت بلافصل کا حق حضرت علی ہونا ثابت ہوگا ابوبکر کا خلیفہ بحق ہونا باطل ہوگا اور یہ بالکل ظاہر ہی کہ آیہ مذکورہ سے اگر علی وحسنین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہوگی تو زمانہ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ ہوگا غیر زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ نہوگا اور زمانۂ خلافت بلافصل غیر زمانۂ رجعت ہی پس خلافت بلافصل حق حضرت علی نہین ہوسکتا ہی پس حضرت ابوبکر کے بلکہ ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہی کیونکہ اہل لعنت کی حیات القلوب مین جو تصریح ہی کہ بعد رسول خلافت ابوبکر و علی مین اور بعد ابوبکر عمر و علی مین اور بعد عمر عثمان و علی مین دائر تھی اُسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ جب غیر زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ نہوگا ہر سہ خلیفہ کا امام بحق وخلیفۂ راشد ہونا معین ہوگا لہذا جب ثابت ہوگیا کہ زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ ہی غیر زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ نہین ہی تب ہر سہ خلیفہ کا امام بحق وخلیفۂ راشد ہونا معین ہوگیا بلکہ یہ بھی قطعاً لازم آگیا کہ بعد خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے حضرت علی نے جو خلافت کی ہی وہ بھی حق نہ تھا پس حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے حضرات اہل لعنت نے جو زمانۂ رجعت ایجاد کیا تھا اُسکا نتیجہ خوب نکلا کہ بعد خلفاے ثلثہ کے حضرت علی نے جو خلافت کی ہی اُس سے حضرت علی کا غاصب خلافت ہونا لازم آگیا سچ ہی جو آفتاب پر خاک ڈالیگا اُسی کے سر پر خاک پڑیگی آفتاب جیسا ہی ویسا رہیگا ؎ چراغی راکہ ایزد برفروزد * ہر انکو پف زند ریشش بسوزد *۔

جواب دہم آیہ مذکورہ سے اگر علی وحسنین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہوگی تو زمانۂ صحابہ حضرت علی کی خلافت کا زمانہ نہوگا بلکہ زمانۂ رجعت حضرت علی کی خلافت کا زمانہ ہوگا پس آیۂ کریمہ انما ولیکم اللہ سے اگر خلافت حضرت علی مراد ہوگی تو زمانہ رجعت اُسکا زمانہ ہوگا اور حدیث من کنت مولاہ سے بھی اگر خلافت حضرت علی مراد ہوگی تو زمانہ رجعت اُسکا زمانہ ہوگا علی ہذا برعم حضرات اہل لعنت جن آیتون اور جن حدیثون سے خلافت حضرت علی مراد ہی بفرض محال اگر اُن آیتون اور اُن حدیثون سے خلافت حضرت علی مراد ہوگی تو

زمانہ صحابہ اُسکا زمانہ نہوگا بلکہ زمانۂ رجعت اُسکا زمانہ ہوگا پس بعد حضرت عثمان کے زمانۂ صحابہ مین حضرت علی نے جو خلافت
کی ہی وہ خلافت مغتصبہ و مغصوبہ ہوگی اور حضرت علی غاصب خلافت ہونگے اور وہ خلافت حضرت معاویہ کا حق ہوگا کیا خوب غاصب
خلافت بھی ہوئے معصوم بھی رہے اور اس سے انکار نہین ہوسکتا ہی کہ زمانۂ صحابہ زمانۂ خلافت حضرت علی نہونے کی
صورت مین حقیت ہرسہ خلافت کا کوئی منکر نہین ہی اور حق دائرہ جمیع امت سے خارج نہین ہوسکتا ہی لہذا جب زمانۂ
صحابہ خلافت حضرت علی کا زمانہ نہوا بلکہ زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ ہوا ہرسہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ ارشد
ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا پس آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت جو آفتاب بے سحاب
کی طرح عیان و نمایان ہی اُسکو نہان و پنہان کرنے کے واسطے حضرات اہل لعنت نے جو زمانۂ رجعت ایجاد کیا تھا اُسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ جن آیتون اور حدیثون سے یہ حضرات خلافت بلافصل حضرت علی ثابت کرتے ہین اُن آیتون اور حدیثون سے
خلافت بلافصل مراد ہونا محال ہوگیا اور حضرت علی کی زندگی مین حضرت معاویہ کا خلیفہ بحق ہونا لازم آکر حضرت علی
کا غاصب خلافت اور ظالم ہونا لازم ہوگیا معاذ اللہ اور ہرسہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا عیان سے تابان نمایان
سے درخشان ہوگیا پس حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کی آفتاب پر خاک ڈالنے اور باطل خلافت بلافصل ناشدہ کو
حق بنانے کے واسطے حضرات اہل لعنت جو بات بناتے ہین اس سے برابر ہرسہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا عیان تر
اور حضرت علی کا مستحق خلافت بلافصل نہونا نمایان تر ہوکر حضرات اہل لعنت کا زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون
اور زمرۂ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے ہونا روشن تر از ماہ و مہر ہوتا ہی ؎ مریض
عشق پر رحمت خدا کی * مرض بڑھتا گیا جو جو دوا کی *

جواب یازدہم جب حضرات اہل لعنت نے دیکھا کہ جو مومنین صالحین نزول آیہ مذکورہ سے پہلے شکم مادر سے پیدا ہوئے
تھے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور خوف اعدا سے ترسان تھے اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور
زمانۂ خلافت مین اکابر دشمنون پر غلبہ دیکے خوف دشمن کو اُن سے دور کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہونا ایسا عظیم سنگ
سخت ہی کہ جو اسپر گرتا ہی وہ بھی اور جسپر وہ گرتا ہی وہ بھی چور چور ہوتا ہی جس سے خلافت امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے
مراد ہونا ایسا تراشہ ملحدانہ ہوگیا کہ اُسکا الحاد کمین بھی چھپائے نہین چھپتا ہی تب زمانۂ رجعت ایجاد کیا مگر اُسکے ساتھ یہ بھی
ارشاد ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام غار استتار سے نکل کر دشمنون کو قتل کرکر تمام صفحۂ زمین پر قابض و مسلط ہوجائینگے

اور تمام صفحۂ زمین سے دشمنون کو نیست و نابود کردین گے حتی کہ شوکت و ثروت غلبہ و عزت امن و امان ایمنی و اطمینان کے
کل مدارج پورے ہوجائین گے پھر بعد وفات امام مہدی علیہ السلام کے دیگر ائمہ یکے بعد دیگر اُسی خلافت کے مسند نشین
ہوکے خلافت کرین گے جسمین کسی وقت کسی دشمن کا وجود نہوگا یہ ایجاد اسلیے کیا گیا ہی کہ آیہ مذکورہ سے جو حقیت
و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرے اُسکو یہ جواب دیا جائے کہ علی و حسن و حسین علیہم السلام نزول آیہ مذکورہ سے پہلے شکم
مادر سے پیدا ہو چکے تھے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور بعد امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ رجعت مین خلافت
کرین گے وہی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی خلافت خلفاے ثلثہ مراد نہین ہی مگر بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد حضرات
اہل لعنت کو یاد نرہا کہ آیہ مذکورہ سے خلافت امام مہدی مراد ہونیکی حدیثین جو تصنیف کرکے رکھی گئی ہین اُن حدیثون
سے یہ ایجاد بے بنیاد ہوجائے گا اور یہ بھی یاد نرہا کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے بلا فصل خلافت حضرت علی
ثابت ہونے کا جو دعوی ہی اُس سے بھی یہ ایجاد بے بنیاد ہوجائے گا دیکھو جواب نہم اور یہ بھی یاد نرہا کہ لفظ و لیمکنن
لہم دینہم الذی ارتضی لہم صریح بتا رہی ہی کہ جو خلافت مراد ہی اُسی خلافت مین روز بروز دین اسلام اور
اہل اسلام کو دشمنون پر غلبہ دیگا دیکھو وجہ اول جواب مناقشہ یکم اور بعد امام مہدی کے جو امام تخت نشین خلافت
ہون گے اُنکے زمانے مین تو کوئی دشمن موجود نہوگا دشمن تو امام مہدی کی حیات مین سب نابود ہوجائین گے پھر
امام مہدی کے بعد جو امام سریر آرای خلافت ہونگے اُنکے زمانۂ خلافت مین روز بروز دشمنون پر غلبہ دینا کیونکر معقول ہوگا
اور یہ بھی یاد نرہا کہ لفظ و لیبدلنہم من بعد خوفہم امنا بر ملا ندا دیرہی ہی کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ مومنین صالحین کو
جو خوف دشمن غالب تھا اُسی خوف کو خلافت موعودہ مین دور کردینے کا وعدہ ہی پس وہ خوف اُن مومنین صالحین سے
اگر زندگی مین دور نہین ہوا تھا تو موت سے دور ہوجانے مین چون و چرا نہین ہوسکتا ہی پھر امام مہدی کے بعد جو
امام خلافت کرینگے اُس امام کی اُس خلافت مین اُس خوف کو دور کردینا کیونکر معقول ہوگا اور یہ بھی یاد نرہا کہ
لفظ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا صریح ظاہر کر رہی ہی کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین روز بروز دشمنون پر
نصرت یعنے غلبہ ہوتے ہوتے ایسا ہوگا کہ مومنین صالحین خدا کی عبادت کرین گے اور وحدت خدا کا کلمہ پڑھینگے
بجز خدا کے کسی کو نہ ڈرین گے یہ بات زمانۂ خلافت موعودہ مین قوت سے فعل مین آئیگی دیکھو وجہ اول جواب
مناقشہ یکم حالانکہ یہ بات امام مہدی کی حیات مین پورے طور پر قوت سے فعل مین آجائیگی پھر امام مہدی کے بعد

جوامام خلافت کرین گے اُس امام کے اُس خلافت مین اس بات کا قوت سے فعل مین آنا کیونکر معقول ہوگا بالجملہ یہ خوب
واضح ہوگیا کہ یہ مناقشہ بوجوہ بسیار سراسر دروغ گورا حافظہ نباشد کا حساب ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ آیہ مذکورہ مین
جو ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی لا یشرکون
بی شیئا واقع ہے مطابق اُسکے زمانہ خلافت موعودہ مین جن امور کا قوت سے فعل مین آنا ضروری ہے امام مہدی
کے بعد حضرت علی یا اور کسی امام کی خلافت زمانہ رجعت مین اُن امور کا قوت سے فعل مین آنا کسی طرح ممکن نہین
ہے لہذا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت زمانہ رجعت مراد ہے صریح تحریف معنوی کا ترانہ
ملحدانہ ہے پس یہ مناقشہ ترانہ ملحدانہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم
رہا اور دائم رہے گا۔

جواب دوازدہم آیہ کریمہ انی جاعل فی الارض خلیفہ سے حضرت آدم کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کرنا
کیون نہین مراد ہوسکتا ہے آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم
فی الارض سے مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کرنا کیون مراد ہوسکتا ہے اور مجتہد صاحب نے تو بوارق
مین لکھا ہے کہ آیہ کریمہ انی جاعلک للناس اماما سے یہ ظاہر ہے کہ امامت نبوت سے بالاتر ہے پھر آیہ کریمہ
انی جاعلک للناس اماما سے یہ کیون نہین مراد ہوسکتا ہے کہ اے ابراہیم مین نے تجھکو اس زمانے مین نبی
کیا ہے زمانہ رجعت مین امام کرون گا آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت
لیستخلفنہم فی الارض سے یہ کیون مراد ہوسکتا ہے کہ اللہ مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کریگا اور
آیہ کریمہ عسی ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض جو حضرت موسی کا قول ہے اپنے اصحاب
سے فرمایا ہے اُس سے کیون یہ مراد نہین ہوسکتا ہے کہ عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کریگا اور زمانہ
رجعت تمکو زمین مین خلیفہ کریگا آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض
سے کیون یہ مراد ہوسکتا ہے کہ اللہ مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کریگا اور آیہ کریمہ یاداؤد انا جعلنک خلیفۃ
فی الارض سے کیون یہ مراد نہین ہوسکتا ہے کہ اے داود ہمنے تجھکو خلیفہ گردانا ہے واسطے زمانہ رجعت کے آیت استخلاف یعنے
وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم سے کیون یہ مراد ہوسکتا ہے کہ اللہ مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین

خلیفہ کریگا درحقیقت جسکو کچھ خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ اس سے کبھی انکار نہین کرسکتا ہی کہ جسطرح مذکورہ آیتون سے خلافت یا امامت زمانۂ رجعت ہرگز مراد نہین ہوسکتی ہی اسی طرح آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض سے بھی خلافت زمانۂ رجعت ہرگز مراد نہین ہوسکتی ہی لہذا یہ کہنا کہ آیت استخلاف سے علی و حسن و حسین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہی عمداً کلام خدا مین صریح تحریف معنوی کرنا ہی بنا بر اسکے بھی یہ مناقشہ صریح تحریف معنوی کا ترانۂ ملحدانہ ہی کیا جسکو کچھ بھی عربی زبان سے واقفیت ہی اور کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ یہ کہہ سکتا ہی کہ عسٰی ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض سے یہ مراد ہوسکتا ہی کہ عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمھارے مرنے کے بعد پھر زندہ کر کے اسی دنیا مین تمکو زمین مین خلیفہ کریگا ہرگز نہین ہرگز نہین کیونکہ اسکا قطعی مفاد اور یقینی مستفاد یہ ہی کہ عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمھارے مرنے سے پہلے تمکو زمین مین خلیفہ کریگا اسیطرح جسکو کچھ بھی عربی زبان سے واقفیت اور کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز نہین کہہ سکتا ہی کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض سے مراد یہ ہی کہ بعد مرجانے مومنین صالحین کے پھر زندہ کر کے مومنین صالحین کو اسی دنیا مین اللہ خلیفہ کریگا کیونکہ جسطرح عسٰی ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض کا قطعی مفاد اور یقینی مستفاد یہ ہی کہ عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمھارے مرنے سے پہلے تمکو زمین مین خلیفہ کریگا اُسی طرح وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کا قطعی مفاد اور یقینی مستفاد یہ ہی کہ وعدہ دیا اللہ نے تم مین جو مومنین صالحین ہین اُنکو کہ بیشک ضرور خلیفہ کریگا اُنکو زمین مین اُنکے مرنے سے پہلے لہذا یہ کہنا کہ اس سے علی و حسن و حسین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہی جو کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کے اسی دنیا مین اُنکو ملیگی عمداً کلام خدا مین تحریف معنوی کرنے کے سوا کچھ نہین ہوسکتا ہی غرضکہ اس مناقشہ کا تحریف معنوی عمداً کا ترانۂ ملحدانہ ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ ہرگز کسیکے چھپائے چھپ نہین سکتا ہی پس جانے دو حضرات اہل لعنت ذرہ بھر خوف خالق یا ذرہ بھر شرم خلائق کسی سے مستعار لے کے ارشاد فرمائین کہ آیت انما ولیکم اللہ آلخ سے ولایت زمانۂ رجعت اور حدیث من کنت مولاہ سے مولائیت زمانۂ رجعت کیون مراد نہین ہوسکتی ہی آیت استخلاف سے خلافت زمانۂ رجعت کیون مراد ہوسکتی ہی

درحقیقت جسطرح آیت انما ولیکم اللہ اور حدیث من کنت مولاہ سے ولایت اور مولائیت زمانہ رجعت ہرگز مراد نہین ہوسکتی ہی اسیطرح آیت استخلاف سے خلافت زمانہ رجعت ہرگز مراد نہین ہوسکتی ہی بلکہ جسطرح قطعاً ویقیناً شکم مادر سے پیدا ہوکر مرنے سے پہلے ہونے والی ولایت و مولائیت آیت انما ولیکم اللہ وحدیث من کنت مولاہ سے مراد ہی اسیطرح قطعاً ویقیناً شکم مادر سے پیدا ہوکر مرنے سے پہلے ہونیوالی خلافت آیت استخلاف سے مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ جو لوگ نزول آیت استخلاف سے پہلے کلمہ گویان اسلام مین داخل تھے اور بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اُن لوگون مین سے صرف خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم زمین مین خلیفہ اور زمانہ خلافت مین برابر غالب اہل کینہ ہوئے ہین لہذا آیت استخلاف سے صرف خلافت خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مراد ہونا ایسا ہی آشکار مثل لیل ونہار کہ حضرات اہل لعنت کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار۔

مناقشہ سی وہفتم - جناب امیر مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے ہین اور آنجناب کے زمانہ خلافت مین اکثر مومنین مذکورین موجود تھے پس زمانہ خلافت آنجناب آیہ مذکورہ سے مراد ہی نہ زمانہ خلافت خلفائے ثلثہ

جواب اول یہ کہ مجتہد صاحب لوامع مین فرماتے ہین کہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ برینکہ مراد از آیہ اہل بیت اند در زمان ظہور حضرت صاحب العصر انتہی پھر دو صفحے کے بعد فرماتے ہین کہ مراد از آیہ بنصوص عترۃ طاہرہ زمان صاحب العصر والزمان است انتہی پہلی عبارت نص صریح ہی اسپر کہ زمانہ تسلط امام مہدی آیہ مذکورہ سے مراد ہونے پر ائمہ اہل بیت کا اجماع منعقد ہی اور دوسری عبارت نص صریح ہی اسپر کہ زمانہ تسلط امام مہدی آیہ مذکورہ سے مراد ہونے پر عترۃ طاہرہ کے نصوص صحیحہ موجود ہین پس یہ مناقشہ صریح مخالف اجماع و نصوص اہل بیت ہی اور مذہب اہل لعنت مین اجماع و نصوص اہل بیت کی مخالفت ایسا کفر ہی کہ انتہا نہین ہی لہذا یہ مناقشہ مدہوشی بلکہ خواب خرگوشی کا ترانہ ہوگیا اور خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا مثل ساق عرش رحمان کے برقرار رہا اور ہمیشہ برقرار رہیگا۔

جواب دوم جناب امیر کا مومنین صالحین ازقبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ایسی بات ہی کہ اہل سنت خیر البریہ کے دل مین اسکا اقرار ہی اور زبان مین اسکا اقرار اور اہل لعنت کے دل مین اسکا انکار ہی زبان مین اسکا اصرار بہرحال صرف خلیفہ کا مومنین صالحین ازقبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونیکی علامت نہین ہی بلکہ خلیفہ کا زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا بھی ضروری ہی اور جناب امیر کو اپنے زمانہ خلافت مین اعدا پر غلبہ نہین ہوا ہی

بلکہ آنجناب پر برابر اعدا کو غلبہ ہوا ہے لہذا خلافت علویہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا بدیہی البطلان ہو گیا اور خلافت صدیقیہ
و فاروقیہ و ذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا سد سکندر سے قوی تر ہو گیا۔

جواب سوم بطلان مناقشہ تمکین یہ ہے کہ اول ہی میں واضح ہو چکا ہے کہ بحکم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی
لهم خلافت موعودہ آیہ مذکورہ کے زمانے میں خداوند کریم روز بروز قوت و شوکت میں ترقی دیگا مومنین صالحین
موعودین بالخلافت کو دشمنوں پر اور دین اسلام کو ادیان باطلہ پر ایسا غالب کر دیگا کہ نہ کوئی دشمن قوت و شوکت میں مومنین صالحین
موعودین بالخلافت کے برابر باقی رہیگا نہ کوئی دین قوت و شوکت میں دین اسلام کے برابر باقی رہیگا اور زمانہ خلافت
علی میں یہ واقع نہیں ہوا ہے بلکہ اسکا ضد واقع ہوا ہے کیونکہ روز بروز ضعف و نکبت میں ترقی ہوتی تھی اور ایسا ہی تا
دشمنوں کا غلبہ ہوا ہے لہذا زمانہ خلافت علی کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا بین البطلان ہو گیا اور زمانہ خلافت صدیقیہ
و فاروقیہ و ذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا مثل پائے عرش کردگار استوار ہو گیا۔

جواب چہارم نیز بطلان مناقشہ مذکورہ کی وجہ مذکور میں بیان ہو چکا ہے کہ مستفاد ولیبدلنهم من بعد
خوفهم امنا خلافت موعودہ آیہ مذکورہ کے زمانے میں خداوند کریم مومنین موعودین بالخلافت کو روز بروز
ایسی نصرت دیگا کہ غلبہ بر اعدا روز افزون ہوگا اور [illegible] ایسا ہوگا کہ [illegible] اور قوت
و شوکت میں کوئی ہمسر باقی رہیگا اور جناب امیر کے زمانہ خلافت میں یہ واقع نہیں ہوا ہے [illegible] ہوا ہے
کیونکہ روز بروز کمزوری و زبونی ہوتی گئی اور [illegible] اعدا روز افزون ہوا [illegible] مصداق آیہ مذکورہ
ہونا بدیہی البطلان ہو گیا اور خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ [illegible] سد سکندر ہو گیا

جواب پنجم بطلان [illegible] ہو چکا ہے کہ بنا بر تصریح [illegible] یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہے کہ زمانہ خلافت موعودہ میں مومنین موعودین بالخلافت [illegible] کے
کسی سے نہ ڈرینگے اور جناب امیر کی خلافت میں [illegible] آنجناب کے [illegible] دشمنوں کا خوف ایسا غالب
رہا کہ زمانہ خلافت کی ابتدا سے انتہا تک [illegible] تقیہ میں بسر کیا [illegible] خلافت جناب امیر [illegible]
از آیہ مذکورہ ہونا [illegible] سے [illegible] مراد آیہ مذکورہ [illegible]

جواب ششم [illegible] مناقشہ [illegible] شیری کا شانی کے [illegible]

خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین بہ بداہت آیہ مذکورہ کا پورا ہونا ایسے عنوان سے بیان کر دیا ہے کہ سبیل توجیہ و تاویل
بالکل غیر ممکن ہے لہذا یہ مناقشہ گزشتہ نیز و بنان سنگ ہو گیا اور زمانہ خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بے گزند
رہا اور ہمیشہ بے گزند رہیگا۔

جواب ہفتم چونکہ اس آیت مین جن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت
عطا کرنے کا وعدہ ہے اور یہ مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہے کما مر اور
لہذا حسب طور سے حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے صرف جناب امیر کو نشان
فتح جنگ خیبر کا ثبوت حاصل ہونا معلوم ہونے کے بعد آنجناب کا حدیث مذکور سے مراد ہونا ایسا آشکار کالشمس نے
نصف النہار ہے کہ خوارج و نواصب کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہے قابل اعتبار اسی طور سے بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمرۂ
کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ
بر اہل عداوت دونون کا مجموعہ حاصل ہونا اور زمرۂ مذکورہ سے دوسرے کسی کو مجموعہ مذکورہ حاصل ہونا معلوم ہونے کے بعد
ہر سہ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا اور کسی خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد نہ ہونا ایسا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہے
کہ روافض و نواصب کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہے قابل اعتبار فانظروا یا اولی الابصار۔

جواب ہشتم بجواب مناقشہ نہم نہج البلاغت اہل سنت کی قوی حدیثون سے واضح ہو چکا ہے کہ جناب امیر نے
خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کے وقتاً فوقتاً شہادت دی ہے لہذا یہ مناقشہ مدعی سست گواہ
چست کا حساب ہو گیا اور ہر سہ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بے آزار رہا بلکہ زیادہ استوار ہو گیا۔

مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطین مین اس مناقشہ کی تشیید ارکان کے لیے ایک عجیب کلام ارقام فرمایا ہے جسکا
حاصل یہ ہے کہ آیہ مذکورہ کے وعدہ استخلاف خلافت اولی سے پورا ہو گیا ہے وعدہ تمکین دین اور وعدہ تبدیل خوف مومنین
ابھی تک پورے نہین ہوئے اور یہ دونون وعدے وعدہ استخلاف پر معطوف ہین اور زمانہ معطوف علیہ مین معطوف
کا واقع ہونا ضروری نہین ہے جیسا کہ کلام معجز نظام بھی بہت شاہد عادل ہے انتہی۔

جواب اول یہ کہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو خلافت زمین عطا کرنے کا وعدہ ہے انھین مومنین صالحین کو
تمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ ہے جو عبارت ہے ایسا غلبہ بر اعدا سے جو مزیل خوف اعدا ہو

لہذا خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ کے زمانے میں موعودین با لخلافت کو ایسا غلبہ بر اعدا ہونا کہ خوف اعدا دور ہو جائے ایسی ضروری ہے کہ جس خلافت میں خلیفہ اور رفقائے خلیفہ کو ایسا غلبہ بر اعدا نہیں ہوا ہے وہ خلافت مصداق آیہ مذکورہ نہیں ہوسکتی ہے اور یہ کلام اہل السنت صریحۃ الدلالت ہے اسپر کہ جناب امیر کو اپنی خلافت میں اعدا پر غلبہ نہیں ہوا ہے پس خلافت آنجناب مصداق آیہ مذکورہ نہیں ہوسکتی ہے لہذا خلافت آنجناب سے آیہ مذکورہ کے وعدۂ استخلاف پورا ہونا ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا ہے بدیں وجہ یہ کلام بین الانہدام ہوگیا اور صرف خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا شدید الاستحکام ہوگیا۔

جواب دوم یہ کہ جن مومنین صالحین کو خلافت زمین و تمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ آیہ مذکورہ میں ہے اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہے جیسا کہ بجواب مناقشۂ دوم واضح ہوچکا ہے لہذا بعد منقضی ہوجانے زمانۂ زمرۂ مذکورہ کے یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ کے وعدۂ استخلاف پورا ہوگیا ہے وعدۂ تمکین دین اور وعدۂ تبدیل خوف مومنین ابھی تک پورے نہیں ہوئے صریح یہ کہنا کہ ایک وعدۂ خدا وفا ہوگیا دو وعدۂ خدا خلاف ہوگئے تعالی جنابہ عن ذلک علوا کبیرا چونکہ خدا کا کوئی وعدہ خلاف نہیں ہوسکتا ہے بدیں وجہ قبل منقضی ہونے زمانۂ زمرۂ مذکورہ کے تینوں وعدوں کے پورے ہوجانے میں ہرگز تردد نہیں ہوسکتا ہے لہذا وعدۂ تمکین دین اور وعدۂ تبدیل خوف مومنین کا ابھی تک پورا ہونا ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا ہے بدیں وجہ بھی یہ کلام بین الانہدام ہوگیا اور صرف خلافت خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا مستحکم مثل پایۂ عرش محکم ہوگیا۔

جواب سوم یہ کہ آیہ مذکورہ میں جن مومنین کو خلافت زمین عطا کرنیکا وعدہ ہے انھیں مومنین کو تمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ ہے لہذا اگر خلافت مذکورہ کے زمانے میں مومنین مذکورین کو تمکین دین و امن از خوف اہل کین دونوں حاصل ہونا ضروری نہوگا تو لازم آویگا کہ مومنین مذکورین کو ایک زمانے میں موعودہ خلافت زمین حاصل ہو پھر جب وہ زمانہ منقضی ہوجاسے اور خلافت رفت و گذشت ہوجائے اسکے بعد ایک زمانے میں مومنین کو موعودہ تمکین دین حاصل ہو پھر جب وہ زمانہ منقضی ہوجائے اور تمکین دین رفت و گذشت ہوجائے اسکے بعد ایک زمانے میں انھیں مومنین کو امن از خوف اہل کین حاصل ہو حالانکہ مومنین سے خلافت زمین و تمکین دین دونوں رفت و گذشت ہوجانے کے بعد مومنین کو امن از خوف اہل کین حاصل ہونا قطعاً غیر متصور ہے بلکہ مومنین سے خلافت زمین رفت و گذشت ہونے کے بعد مومنین کو تمکین دین حاصل ہونا بھی غیر متصور ہے لہذا موعودہ خلافت زمین کے زمانے میں

موعودہ تمکین دین موعودہ امن از خوف اہل کین دونون کا حاصل ہونا ایسی ضروری ہی کہ جس خلافت مین ان دونون کا حصول نہین ہوا ہی وہ خلافت ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی اور جناب امیر کی خلافت مین ان دونون سے ایک کا بھی حصول نہین ہوا ہی بدینوجہ خلافت آنجناب ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی لہذا خلافت آنجناب سے آیہ مذکورہ کے وعدۂ استخلاف پورا ہونا خیال محال ہی بدینوجہ بھی یہ کلام بین الانہدام ہو گیا اور صرف خلافت خلفائے ثلٰثہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا استوار مثل پایۂ عرش کردگار ہو گیا۔

جواب چہارم یہ کہ زمانۂ معطوف علیہ مین وقوع معطوف بعض جگہ بے شبہہ ضروری ہی چنانچہ کلام معجز نظام اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول شاہد مرشد ہی ہر جگہ البتہ ضروری نہین ہی بفرض محال اگر تسلیم کیا جائے کہ کسی جگہ ضروری نہین ہی تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہی کیونکہ آیت استخلاف کی موعودہ خلافت مین موعودہ تمکین دین وامن از خوف اہل کین ضروری الحصول ہین بوجہ واحد ہونے موعود بخلافت اور موعودہ تمکین دین وامن از خوف اہل کین کے نہ بوجہ معطوف ہونے کے پس یہ کلام غایت فہمی بلکہ نافہمی کا نتیجہ ہو گیا اور صرف ہر سہ خلافت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا قوی تر از سد سکندر ہو گیا۔

جواب پنجم یہ کہ قائل کا قول ہی کہ حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ مین جو وعدہ ہی عطائے نشان کا وہ تو صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن پورا ہو گیا ہی اور جو بشارت ہی حصول ظفر کی وہ بعد وفات سرور کائنات جس دن خالد بن ولید کو مسیلمہ کذاب اور اُسکے اتباع پر ظفر حاصل ہوا ہی اُسدن پوری ہوئی ہی اور حدیث مذکور مین غدا قید ہی لاعطین الرایۃ کی نہ یفتح اللّٰہ کی قائل کے اس قول کا جو جواب منجانب حضرات اہل لعنت ہوگا وہی جواب اس کلام اہل لعنت کا منجانب اہل سنت ہوگا اگر حضرات اہل لعنت کوئی جواب عنایت نکرین تو منجانب اہل سنت علاوہ جوابات بالا کے ایک جواب یہ ہوگا کہ حدیث مذکور مین یفتح اللّٰہ علی یدیہ کی ضمیر مجرور کا مرجع وہی رجل ہی جو حدیث مذکور مین موعود برایت ہی لہذا صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن اس رجل کو نشان ملنے کے بعد بحالت نشان برداری اُسی رجل کو ہی ظفر کا حاصل ہونا جو حدیث مذکور مین مراد ہی ایسی ضروری ہی کہ جس رجل کو صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان ملنے کے بعد بحالت نشان برداری وہ ظفر حاصل نہین ہوا ہی وہ رجل حدیث مذکور سے مراد نہین ہو سکتا ہی

اسی طور سے آیہ مذکورہ میں ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم
امنا کے کل ضمائر بارزہ کا مرجع وہی مومنین صالحین ہیں جو کہ آیہ مذکورہ میں موعود بخلافت ہیں لہذا خلافت موعودہ
آیہ مذکورہ کے زمانے میں انھیں مومنین صالحین کو دین پر دوام و استقرار ایسا ہونا چاہیے جو زوال خوف اعدا سے ایسی ضروری ہے
کہ جس خلافت میں خلیفہ اور رفقائے خلیفہ کو اعدا پر ایسا غلبہ نہیں ہوا ہے وہ خلافت ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہیں
ہوسکتی ہے اور جناب امیر کی خلافت میں نہ آنجناب کو اعدا پر غلبہ ہوا ہے نہ آنجناب کے رفقا کو پس خلافت آنجناب ہرگز
مصداق آیہ مذکورہ نہیں ہوسکتی ہے اور خلافت آنجناب سے آیہ مذکورہ کے وعدہ استخلاف پورا ہونا ہرگز صحیح نہیں
ہوسکتا ہے پس جبکہ یہ کلام یہاں تک منتہی ہوگیا اور سوائے خلافت خلفائے ثلثہ کا مراد آیہ مذکورہ ہونا محکم مثل
پایۂ عرش سے مستحکم ہوگیا۔

مناقشہ سی و ششم مجتہد صاحب اسی ارشاد میں فرماتے ہیں کہ انچہ از حضرت امیر از اخفا و عدم اظہار حق
بسبب جور جائرین بظہور پیوستہ موید ارادہ استخلاف آن حضرت ست نہ منافی آن زیرا کہ آنچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ
تمکین و شوکت شان شدہ تعیین آن بوقتی من الاوقات نفرمودہ بنابر مصلحت بالغہ خود آن را موقوف بزمان
ظہور خاتم اوصیا داشتہ انتہی بحذف ما لا یراد مفاد اس کلام مجتہد ممقام کا یہ ہے کہ جناب امیر کو جو اپنی خلافت میں
ہمیشہ خوف و ضعف رہا اور نہ اعدا پر غلبہ ہوا نہ خوف اعدا سے امن حاصل ہوا یہ موید ہے خلافت آنجناب آیہ مذکورہ
سے مراد ہونے کی نہ منافی کیونکہ آیہ مذکورہ میں جو غلبہ بر اعدا و امن از خوف اعدا عطا کرنے کا وعدہ ہے اس میں
تعیین وقت نہیں ہے خداوند کریم نے اپنی مصلحت بالغہ اور حکمت غامضہ سے اسکو زمانہ ظہور امام مہدی
پر اٹھا رکھا ہے

جواب اول یہ کہ آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ سے امامت جناب امیر مراد ہونا بالفرض محال مسلم ہے اور حقیقت
ہر سہ خلافت کی موید ہے نہ منافی کیونکہ اسمیں تعیین وقت نہیں ہے خداوند کریم نے اپنی مصلحت بالغہ و حکمت
غامضہ سے زمانہ مابعد ذی النورین ارادہ فرمایا ہے یا اسکو زمانہ امام مہدی پر اٹھا رکھا ہے اسی طور سے حدیث
من کنت مولاہ سے امامت علی مراد ہونا بالفرض محال مسلم ہے اور یہ حقیقت ہر سہ خلافت کی موید ہے
نہ منافی کیونکہ اسمیں تعیین وقت نہیں ہے رسول کریم نے اپنی مصلحت بالغہ و حکمت غامضہ سے زمانہ مابعد

ذی النورین یا زمانہ امام مہدی ارادہ فرمایا ہی اسی طور سے جن آیتون اور جن حدیثون سے حضرات اہل بدعت خلافت بلافصل علی پر دلائل قائم کرتے ہین اُن سب دلائل مین یہی کلام ہوگا پس جانب حضرات اہل بدعت جو جواب اس کلام کا ہوگا منجانب اہل سنت وہی جواب اس کلام مجتہد تمتاشہ کا ہوگا۔

جواب وجہ چہارم یہ کہ زمانہ نزول انما ولیکم اللہ و صدور حدیث من کنت مولاہ زمانہ وجود نبی ہی لہذا درصورت امامت حضرت علی کا اثبات [illegible] کے ضرور اور کوئی زمانہ مراد ہوگا اور کیا ضرور ہی کہ وہ زمانہ زمانہ مابعد نبی ہو کیون نہین جائز ہی کہ وہ زمانہ زمانہ مابعد عثمان ہو مجتہد صاحب نے بوارق مین اسکا جواب دیا ہی کہ عقلا مستبعد معلوم ہوتا ہی کہ خلافت اولی منصوص نہو اور خلافت رابعہ منصوص ہو عبارت مجتہد صاحب کی یہ ہی عقلا مستبعد معلوم می شود کہ خلافت اولی کہ بمرتبہ نبوت باشد منصوص نباشد و خلافت درجہ رابعہ منصوص باشد انتہی اس جواب ابتداء مآب کی خرافت [illegible] اور وجہ مین واضح ہوگی یہان پر غرض یہ ہی کہ مجتہد صاحب کو یہ تو مستبعد معلوم ہوا کہ خلافت اولی منصوص نہو اور خلافت رابعہ منصوص ہو لیکن یہ مستبعد نہ معلوم ہوا کہ آیہ استخلاف مین [illegible] خلافت [illegible] موعود بالغلبہ ہو [illegible] موعود بالخلافت کو خلافت موعودہ مین غلبہ موعودہ حاصل نہو اور وہ بیچارہ دنیا سے تقیہ [illegible] المشتکی مجتہد صاحب درحقیقت خدا نے کلام واحد مین بدون تعیین وقت کے جسکو خلافت و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ دیا ہی اسکو خلافت موعودہ حاصل ہو اور خلافت موعودہ مین غلبہ موعودہ حاصل نہو اور وہ بیچارہ تقیہ کرتا ہوا گیا ہو یہ عقلا بالکل بدیہی البطلان ہی۔

جواب وجہ سوم آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو غلبہ دینے کا وعدہ ہی اُن [illegible] کا زمرہ گویان اسلام قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی [illegible] سابقا مراد او امام مہدی زمرہ مذکورہ سے خارج ہین لہذا خلافت امام مہدی مین جو غلبہ ہوگا وہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتا ہی اگر کہا جائے کہ بعد خلافت امام مہدی کے جناب امیر کمال غلبہ و دبدبہ سے خلافت کرینگے یہی غلبہ و دبدبہ آیہ مذکورہ سے مراد ہی تو یہ منافی [illegible] کا مضمون ہی جسکا پورا قلع قمع ہو چکا ہی اعادہ بیفائدہ ہی۔

جواب وجہ چہارم یہ کہ اس کلام مجتہد [illegible] آیہ مذکورہ [illegible] صالحین [illegible] مین خلافت اور زمین پر ایسا غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی کہ خوف [illegible] امن حاصل ہو جائے [illegible] اپنی خلافت مین

اعدا پر غلبہ نہونا خلافت آنجناب کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونیکی مؤید ہی جسکا صریح مآل یہ ہی کہ اگر آنجناب کو اپنی خلافت مین اعدا پر غلبہ ہوتا تو خلافت آنجناب آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی منافی ہوتا ان ھذا الشیٔ عجاب

فاعتبروا یا اولی الالباب

جواب پنجم یہ کہ تین صفحہ قبل اس کلام کے زمانۂ امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ثابت کرنے کے خیال خام سے خود مجتہد صاحب نے ارقام فرمایا ہی کہ در ازمنۂ سابقہ اکثر اقطار عالم مملو از کفر بود و اکثر مسلمین خصوصاً اہل بیت سید المرسلین در کمال خوف و ضعف انتہیٰ بحذف الزوائد بجواب مناقشۂ شانزدہم اس عبارت کے ایک ایک حرف کا قلع و قمع ہوچکا ہی یہان غرض یہ ہی کہ یہ عبارت برملا منادی رہی ہی کہ مجتہد صاحب خود قائل بلکہ مصر اسکے ہین کہ زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی بالکل منافی ہی پس خلافت امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ثابت کرنیکے مقام مین یہ افادہ کرنا کہ زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی منافی ہی اور خلافت جناب امیر کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ثابت کرنے کی غرض سے یہ تصریح کرنا کہ جناب امیر کو اپنی خلافت مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی مؤید ہی خوب ہی کمال اجتہاد کا تماشا قابل دید ہر پیر و برنا ہی۔

جواب ششم یہ کہ نیز خود مجتہد صاحب نے اس کلام سے ایک صفحہ قبل خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کے انکار پر خاک ڈالنے کے واسطے لکھا ہی کہ حصول امن در زمانۂ آنہا ممنوع است تا اینچہ نوشتہ کہ ایامی تواند شد کہ انتزاع فدک از فاطمہ و قصد احراق بیت آنجناب امن باشد مگر آنکہ مراد امن غیر عترت رسول بودہ باشد و ایضاً افسادہا کہ در زمان عثمان بظہور پیوستہ از ادلۂ قویہ است بر آنکہ امن حاصل نبود انتہیٰ بحذف الزوائد ان حرفون کا استیصال قابل دید رجال بجواب مناقشۂ شانزدہم گذر چکا یہان مقصد یہ ہی کہ اس عبارت مین مجتہد صاحب نے جو افادہ فرمایا ہی وہ یہ ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو نہ اعدا پر غلبہ تھا نہ خوف اعدا سے امن حاصل تھا لہذا خلافت خلفاے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہی یہ افادہ فرما کر صفحہ بھر کے بعد یہ تصریح کرنا کہ خلافت جناب امیر مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت آنجناب کا

آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی مؤید ہے منافی ایسا ترانہ ویوانہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ

جواب ہفتم ناظرین مناقشہ بست و چہارم و بست و پنجم و بست و ششم و بست و ہفتم و بست و ہشتم و سی و دوم کو ملاحظہ کرین اگر راقم اثم کیطرف بدگمانی ہو تو مولوی عمار علی مجتہد دہلوی کے دفع المغالطہ اور تحفۃ الاثنعشریہ اور مولوی سید محمد مجتہد لکھنوی کے بوارق و تشئید المبانی مین پورا اتمام آیہ مذکورہ کو نظر غور دیکھین اور معلوم کرین کہ خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے خیال خام سے کذب صریح و دروغ فضیح کے مرتکب ہو کر دونون مجتہدون نے کسقدر اصرار سے بیان کیا ہے کہ خلفائے ثلثہ کی خلافت مین نہ دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہے نہ مومنین صالحین کو اعدا پر غلبہ حاصل ہوا ہے لہذا خلافت خلفائے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتی ہے بعد اس بیان واصرار بسیار ان کے دونون مجتہدون کا یہ کہنا کہ خلافت جناب امیر مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی مؤید ہے ایسی غلبہ فراموشی بلکہ مدہوشی بلکہ خواب خرگوشی کا ترانہ اور بیباکی در تحریف کلام باریکا کشف خزانہ ہے کہ نہ تحریر مین آسکتی ہے نہ تقریر ادا کر سکتی ہے والعیاذ باللہ الجیاد من کفر الکفار اور جس طور سے امام حسین علیہ السلام کا واقعہ کربلا ایسا واقعہ ہے کہ اسکی واقعیت سے اگر کوئی انکار کرے تو اسکا اعتبار نہین ہو سکتا ہے اسی طور سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا اور مومنین صالحین کا اعدا پر غالب ہونا اور خوف اعدا کا دور ہونا ایسے امور واقعیہ ہین کہ انکی واقعیت سے اگر کوئی انکار کرے تو اسکا اعتبار نہین ہو سکتا ہے چنانچہ جوابات مناقشات مذکورہ مین اسکی تفصیل گذر چکی ہے۔

جواب ہشتم ہر دو مجتہد مذکور کے پیر و مرشد صاحب تفسیر مجمع البیان نے آیہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہے مکن لھم فی الارض وبدل لھم امنا بعد خوف وبسط لھم فی الارض فقد انجز موعدہ لھم انتھی عن البوارق حاصل ترجمہ اسکا یہ ہے کہ تمکین دی اللہ نے واسطے اُن لوگون کے زمین مین یعنے دیا اللہ نے اُن لوگون کو غلبہ و قوت اور شوکت و دبدبہ اور بدل دیا اللہ نے اُن لوگون کو امن بعد خوف کے یعنے اللہ نے اُن لوگون کو اعدا پر ایسا غلبہ دیا کہ خوف اعدا اُن لوگون سے دور ہو گیا اور کشائش دی اللہ نے واسطے اُن لوگون کے زمین مین یعنے دی اللہ نے اُن لوگون کو زمین مین سلطنت وسیعہ اور خلافت عظیمہ پس بیشک پورا کر دیا اللہ نے وعدہ اپنا واسطے اُن لوگون کے یعنے اللہ نے اُن لوگون کو خلافت عظیمہ اور غلبات شدیدہ برابل کینہ عطا کر دیا ہے کُل

امور موعودہ آیۂ مذکورہ پورے ہوگئے ہین کوئی حالت منتظرہ باقی نہین ہے پس خوب واضح ہوگیا کہ مجتہد صاحب کا فرمانا
کہ اللہ نے موعودہ قوت و شوکت کو زمانۂ امام مہدی پر اٹھا رکھا ہے بالکل ہفوۂ کاذبہ اور سفسطۂ باطلہ ہے۔

جواب نہم نیز دونون مجتہدون کے پیر و مرشد دیگر ملا فتح اللہ کاشانی صاحب خلاصۃ المنہج نے آیۂ مذکورہ کی تفسیر مین
لکھا ہے کہ و در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی
خداوند کریم کا وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہوجانے پر یہ عبارت سراسر بشارت ایسی نص صریح ہے کہ سبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود ہے
اور بدیہی امر ہے کہ زمین مین خلافت عظیمہ اور غلبۂ شدیدہ حاصل ہونے کے بغیر خداوند کریم کا وعدۂ آیۂ مذکورہ
پورا نہین ہوسکتا ہے لہذا جب دونون مجتہدون کے پیر و مرشد کی مذکورہ عبارت سراپا رشادت سے ثابت ہوگیا کہ
وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہوگیا ہے تب کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ کل امور مندرجۂ آیۂ مذکورہ پورے ہوگئے ہین کوئی حالت
منتظرہ باقی نہین ہے لہذا دونون مجتہدون کا یہ ترانہ کہ اللہ نے موعودہ قوت و شوکت کو زمانۂ امام مہدی پر اٹھا
رکھا ہے بالکل ہفوۂ ملحدانہ ہے۔

جواب دہم حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ
کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ مین اس کلام مجتہد کے طور سے قائل کا یہ قول ہوسکتا ہے کہ صدور حدیث
مذکور کے دوسرے دن علی کو جو نشان ملا ہے اور ظفر حاصل ہوا ہے وہ حدیث مذکور سے مراد نہین ہے خلافت صدیقیہ مین
مسیلمہ کذاب اور اسکے اتباع کو واصل جہنم کرنے کے واسطے حضرت سیف اللہ کو صدیق اکبر سے جو نشان ملا ہے اور
آن حضرت نے مسیلمہ کذاب اور اسکے اتباع کو واصل جہنم کیا ہے حدیث مذکور سے وہی مراد ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمانا کہ ہم نشان دین گے اسی قبیل سے ہے جو کہ جنگ خندق مین آنسرور نے فرمایا ہے کہ سلطنت و دفائن
کسری اور مملکت و خزائن قیصر میرے قبضۂ اقتدار و دست تصرف مین آگئے حالانکہ سلطنت و خزائن کسری و قیصر
اپنی خلافت مین فاروق اعظم کے قبضۂ اقتدار و دست تصرف مین آگئے ہین اس سے پہلے نہ سرور عالم کے قبضے
مین آئے تھے نہ کسی اہل اسلام کے اگر یہ خیال ہو کہ حدیث مذکور مین روز فردا کی قید ہے پھر کیونکر ممکن ہوگا کہ صدور
حدیث مذکور کے دوسرے دن جو نشان عطا اور ظفر حاصل ہوئے ہین وہ حدیث مذکور سے مراد ہون کسی اور زمانے
پر مراد حدیث مذکور موقوف ہو تو یہ مرکوز خاطر ہو کہ آیۂ مذکورہ مین خاص وقت نزول کے جمیع مومنین صالحین کی جماعت کو

زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی پھر کیونکر ممکن ہوگا کہ اُن حسنین صالحین کی زندگی مین کل امور موعودہ آیہ مذکورہ اُن مومنین صالحین کو حاصل نہون بلکہ کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ زمانۂ رجعت پر موقوف ہو اگر کہا جائے کہ حدیث مذکور مین جو یوم فردا کی قید ہی وہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن کے سوا اور کسی زمانے پر مراد حدیث مذکور موقوف ہونے کا مانع ہی تو کہدیا جائے کہ جسطرح یوم فردا سے روز قیامت مراد ہوا کرتا ہی اُسیطرح یوم فردا سے زمانۂ رجعت مراد ہو سکتا ہی باوجود اسکے جس طرح کل یا بعض مراد حدیث مذکور زمانۂ رجعت پر موقوف نہین ہو سکتا ہی اُسیطرح بلکہ بطرح اولی کل یا بعض امور موعودۂ آیہ مذکورہ زمانۂ رجعت پر موقوف نہین ہو سکتا ہی بلکہ جس طرح صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز زمرۂ رجال سے جسکو رایت و نصرت دونون حاصل ہوئے ہین اُس رجل اور اُس رایت و نصرت کا مصداق حدیث مذکور ہونا ضروری ہی اُسیطرح بعد نزول آیہ مذکورہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جن لوگون کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دونونکا مجموعہ حاصل ہوا ہی مع رفقا اُن لوگون کا اور اُن لوگونکی خلافت و غلبہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا یقیناً ضروری ہی اور کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ کا اور کسی زمانے پر موقوف ہونا قطعاً محال ہی پس غلبۂ موعودۂ آیہ مذکورہ کا زمانۂ ظہور امام مہدی پر موقوف ہونا خیال محال ناشی از اختلال مجتہد مختل البال ہی اور زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب رہنا ان دونون امرون کا مجموعہ زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفائے ثلثہ کو حاصل ہوا ہی لہذا صرف خلفائے ثلثہ کی خلافت و غلبہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا آشکار نا مجال انکار ہی جیسا کہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز جناب امیر کی نشان یابی و فتحیابی کا مراد حدیث مذکور ہونا آشکار نا مجال انکار ہی پس مشتو مناقشات بالا کے یہ مناقشہ بھی خیال محال ناشی از اختلال حال مناقش مختل البال ہو گیا اور سہرۂ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا استوار مثل سکندری جدار ہو گیا اگر یہ خطرہ ہو کہ خلفائے ثلثہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے سے حقیقۃً یا حکماً کل اشخاص جماعت مذکورہ کو مجموعہ مذکورہ حاصل ہونا کیونکر ثابت ہوگا تو مناقشۂ سی و ششم کے جواب چہارم کو دیکھنا چاہیے اور آیۂ مذکورہ مین جماعت مذکورہ کی جو تخصیص ہی اُس سے یہ ظاہر ہی کہ قبل منقضی ہونے زمانۂ جماعت مذکورہ سے امور موعودۂ آیہ مذکورہ جماعت مذکورہ کو ضرور حاصل ہو

پس آیہ مذکورہ مین جماعت مذکورہ کی جو تخصیص ہے وہ تعیین جماعت موعودہ باستخلاف و استیلا ہے جس سے تعیین زمانہ
ظاہر ہے اور حدیث مذکور مین جو یوم فردا کی قید ہے اُس سے زمانۂ رجعت مراد ہو سکتا ہے لہذا اُس سے نہ تعیین وقت
ہو سکتی ہے نہ تعیین رجل موعود برایت و نصرت پس آیہ مذکورہ مین تعیین زمانہ اور تعیین موعود باستخلاف و استیلا
دونون ہین اور حدیث مذکور مین نہ تعیین وقت ہے نہ تعیین موعود برایت و نصرت لہذا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ مین
تعیین وقت نہین ہے حدیث مذکور مین تعیین وقت ہے محض کور چشمی یا کور چشمون کی راہ زنی ہے پس
مجتہد صاحب کا فقرہ کہ انچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ قوت و شوکت شان شدہ تعیین آن بوقت من الاوقات
نہ فرمودہ مفوہٗ کاذبہ و ترانۂ ابالسہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قوی
مثل ساق عرش باری ہو گیا۔

جواب یازدہم یہ کہ بنا بر اس کلام مجتہد مقام کے کل یا بعض مراد حدیث مذکور جواب ما کا زمانۂ ظہور امام مہدی پر
موقوف ہونا باحتمال قوی محتمل ہو گا لہذا خیبر مین دوسرے روز جو شان عطا ظفر حاصل ہوئے ہین حدیث مذکور سے اُسکی مراد
ہونے کی بنا پر حضرات اہل لعنت جو حجت قائم کرتے ہین وہ حجت قائم نہین ہو سکتی ہے پس یا تو حضرات اہل لعنت اپنی اس
حجت کو ساقط از درجۂ صحت کہین یا اس کلام مجتہد مقام کو باطل از پایۂ استقامت فرمائین اور اگر یہ کہا جائے کہ حدیث مذکور
مین یوم فردا کی قید ہے لہذا کل یا بعض مراد حدیث مذکور صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز کے سوا اور کسی زمانے پر
موقوف نہین ہو سکتا ہے تو یہ قبول کیا جائے کہ آیہ مذکورہ مین تخصیص ہے جماعت مومنین صالحین وقت نزول کے جو
بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہے لہذا جس زمانے مین زمرۂ مذکورہ کو خلافت
و شوکت ہو گئی ہے اُس زمانے کے سوا اور کسی زمانے پر کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ موقوف نہین ہو سکتا ہے بلکہ حدیث مذکور مین
وعدۂ نصرت و غلبہ حق ہے جو کہ بزعم مخترعین رجعت موقوف ہے زمانۂ رجعت پر جو ایک قسم کی قیامت ہے یوم فردا سے
اکثر مراد ہوتی ہے لہذا بنا بر مذہب قائلین رجعت حدیث مذکور مین یوم فردا سے زمانۂ رجعت مراد ہونا محتمل ہونے مین
چون و چرا نہین ہو سکتا ہے لہذا بنا بر مزعوم قائلین رجعت مراد حدیث مذکور کا زمانۂ رجعت پر موقوف ہونا محتمل باحتمال
قوی ہے لہذا تیسرے روز خیبر کے حاصل شدہ ایت و نصرت کے مراد حدیث مذکور ہونیکی بنا پر معتقدین رجعت جو حجت قائم کرتے
ہین وہ خود بنا بر مسلمات جامعین رجعت قائم نہین ہو سکتی ہے لیکن چونکہ آیہ مذکورہ مین تخصیص ہے جماعت جمیع مومنین صالحین وقت

نزول کی جو بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین لہذا بعد نزول آیہ مذکورہ کے جس زمانے
مین زمرۂ مذکورہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُس زمانے کے سوا اور کسی زمانے پر کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ
کا موقوف ہونیکی سبیل بالکل مفقود ہی اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے جس زمانے مین زمرۂ مذکورہ کو مجموعہ مذکورہ حاصل ہوا ہی وہ
زمانۂ خلافت خلفاے ثلثہ ہی لہذا زمانۂ خلافت خلفاے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی بنا پر اہل رشاد نے اہل فساد
پر جو حجت قائم کی ہی اسمین بنا پر کسی مذہب کے جنبش نہین ہو سکتی ہی پس یہ مناقشہ بنا بر مذہب اہل لغت کے بھی فاسد
وکاسد ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا ثبت حقیت راشدیت ہر سہ خلافت ہونا استوار مثل ساق عرش تھا رہو گیا۔

جواب دوازدہم یہ کہ اس کلام سے اگر یہ مراد ہی کہ امام مہدی کو جو خلافت ثروت و نون کا مجموعہ حاصل ہوگا
وہی آیۂ مذکورہ سے مراد ہی تو اسکا جواب بکرات و مرات گذر چکا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جس خلیفہ کی خلافت و ثروت آیۂ مذکورہ
سے مراد ہی اس خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے
خارج ہین لہذا خلافت و ثروت امام مہدی کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونا خیال محال ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ بعد
امام مہدی کے بذریعۂ رجعت جناب امیر جو بکمال غلبہ و دبدبہ خلافت کرین گے وہی آیہ مذکورہ سے مراد ہی تو مناقشہ سی و ششم
کے جواب مین اسکا پورا قلع وقمع ہو چکا ہی من شاء رجع اور اگر یہ مراد ہی کہ آیہ مذکورہ کا وعدۂ استخلاف خلافت جناب امیر
سے پورا ہو گیا ہی اور وعدۂ ستقبلا امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا تو ابھی جواب مناقشۂ بالا کے ذیل مین اسکا استیصال
ہو چکا بالجملہ اس مناقشہ کا بطلان سابقا بھی عیان ہو چکا حالا بھی عیان ہو گیا اور ہر سہ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا
جیسا مثل آفتاب تابان کے درخشان تھا ویسا درخشان رہا اور ہمیشہ ویسا درخشان رہیگا۔

مناقشہ سی و نہم نیز مجتہد لکھنوی بوارق مین فرماتے ہین کہ شکے نیست درانکہ رواج شعائر اسلام در وقت جناب
امیر حاصل بود و خوفیکہ از فراعنۂ امت در زمان خلافت ثلثہ بود نیز انتقاص پذیرفتہ و اما امن کلی پس در زمان آنہا نیز نبودہ
لاسیما بالنسبۃ الی اہل البیت کما اسلفناہ انتہی اسکا استیصال بدین منوال ہی **قولہ** رواج شعائر اسلام در وقت جناب
امیر حاصل بود جواب یہ بیشک خلافت علویہ مین رواج شعائر اسلام حاصل تھا لیکن اس سے خلافت آنجناب آیۂ مذکورہ
سے مراد نہین ہو سکتی ہی کیونکہ آیہ مذکورہ مین خلافت مع قوت و غلبہ کا وعدہ ہی اور آنجناب کی خلافت مع قوت و غلبہ
نہ تھی چنانچہ خود مجتہد صاحب کی عبارت مذکورۂ مناقشۂ بالا اسمین صریح ہی **قولہ** و خوفیکہ از فراعنۂ امت در زمانہ

خلفاے ثلثہ بود انتقاص پذیرفتہ **جوابہ** بجواب مناقشہ شانزدہم مفصل و مدلل گذر چکا ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی
خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف اعدا دور ہوگیا تھا اور جس سے خوف اعدا دور نہین ہوا تھا وہ مومن صالح
نہ تھا بلکہ ابالسئہ امت سے تھا اور اثنا عشری حکیم زمانی نے تشفی خوارج مین لکھا ہی کہ جناب امیر پر خلافت کا زمانہ اور بھی
نازک تھا اور حضرت عزیز المتکلمین اعلی اللہ مقامہ فی العلیین نے نامہ علویہ بنام معاویہ سے جو استدلال کیا ہی بجواب اسکے
خود مجتہد صاحب نے اسی بوارق مین بہت آب و تاب سے لکھا ہی کہ جناب امیر کا حال اپنی خلافت مین مثل بے زبان
پتھر کے تھا کہ خوف اعدا کے مارے اپنا ما فی الضمیر بیان نہین کر سکتے تھے حرف بطلان خلافت ثلثہ زبان پر نہین لا سکتے تھے
سواد اعظم حقیت و فضلیت ثلثہ کے اعتقاد رکھتے تھے نیز خود مجتہد صاحب کی عبارت مذکورہ مناقشہ بالا صریح ہی
اس مین کہ جناب امیر اپنی خلافت مین اعدا سے ایسے خائف و مغلوب تھے کہ حق بات زبان سے نہین نکال سکتے تھے
پس معلوم ہوا کہ مجتہد صاحب جو فرماتے ہین کہ جناب امیر کی خلافت مین خوف فراعنہ امت انتقاص پایا تھا وہ ایسا ہی
جیسا کہ یزید پلید کے زمانے مین امام حسین سے خوف فراعنہ امت انتقاص پایا تھا قابل تماشا ہی کہ جناب امیر کا اپنی
خلافت مین اعدا پر غالب ہونا بلکہ برابر مغلوب و منکوب اعدا رہنا جو کہ خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی
مانع ہی اسکا تو بار بار اظہار کرتے ہین لیکن جنکی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی انکو فراعنہ امت بناتے ہین جیسا کہ خوارج
و نواصب علی و حسنین علیہم السلام کو ابالسئہ امت کہتے ہین اور اپنا مُنھ کالا کرتے ہین درحقیقت جسطور سے صدور
حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن نزمرہ رجال سے جناب امیر کو نشان و ظفر دونون کا مجموعہ حاصل
ہونے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ آنجناب کو
ابالسئہ امت سے کہنے والے خوارج و نواصب یقیناً اپنا مُنھ کالا کرتے ہین اسی طور سے بعد نزول آیہ مذکورہ
زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے
کے بعد ہر سہ خلیفہ کا مومن صالح و امام بحق و خلیفہ راشد و افضل امت ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی
کہ ان حضرات کو جو فراعنہ امت کہتا ہی وہ یقیناً اپنا مُنھ کالا کرتا ہی ابالسئہ امت سنت آن دانند کہ چون از حجت خصم
عاجز آیند بیکان را بد گفتن آغاز کنند **قولہ** واما امن کلی پس در زمان آنہا نیز نبودہ لاسیما بالنسبت الی اہل البیت
کما اسلفناہ **جوابہ** خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین جو مومن صالح تھا اُسکو خوف اعدا سے امن حاصل

ہوگیا تھا اور جسکو خوف اعداسے امن حاصل نہین ہوا تھا وہ مومن صالح نہ تھا بلکہ ابالسہ امت سے تھا کما سلفنا

فی الجواب عن المناقشة السادسة العشر۔

مناقشہ سی و دوم صاحب بوارق نے ایک طولانی عبارت مین جو بیان کیا ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ اگر خلافت تمام زمین مراد ہے چنانچہ لفظ فی الارض دلالت اُسپر رکھتا ہے تو اس امت مین اسوقت تک کسیکو حاصل نہین ہوئی اور اگر خلافت بعض زمین مراد ہے تو جناب امیر کو بھی حاصل تھی تخصیص ثلثہ کیا ہے ایسے ہی اگر امن کلی مراد ہے تو خلافت ثلثہ مین غیر حاصل اور اگر امن غیر کلی مراد ہے تو خلافت جناب امیر مین حاصل ایسے ہی اگر امن خوف کفار سے مراد ہے چنانچہ لفظ من بعد خوفھم امنا دلالت اُسپر رکھتا ہے تو خلافت علویہ مین حاصل خلافت بکریہ و عمریہ مین غیر حاصل بوجہ ارتداد اکثر عرب اور وقوع فتنۂ مدینہ وغیرہا کے اور اگر امن خوف غیر کفار سے مراد ہے تو زمانہ ثالث مین غیر حاصل بوجہ ماجرائے قتل و خواری و انسداد آب و طعام اُسی کے انتہی۔

جواب یہ کہ خلافت داؤد علی نبینا و علیہ السلام کی نسبت قرآن پاک مین ہے یا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض حالانکہ خلافت داود علی نبینا و علیہ السلام تمام زمین مین نہ تھی پس اگر لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دال ہوگا تو کذب کلام باری لازم آویگا لہذا کوئی عاقل باایمان یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دلالت رکھتا ہے اور خلافت اصحاب موسی علی نبینا و علیہ السلام کی نسبت قرآن پاک مین ہے عسے ربکم ان یہلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض حالانکہ اصحاب موسی سے کسی کو خلافت تمام زمین نہین ہوئی پس اگر لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دال ہوگا تو کذب کلام حق لازم آویگا لہذا کوئی عاقل باایمان یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دلالت رکھتا ہے اور موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ کے جمیع مومنین صالحین کی نسبت آیہ مذکورہ مین ہے لیستخلفنھم فی الارض حالانکہ زمرۂ مذکورہ سے کسی کو خلافت تمام زمین نہین ہوئی خلافت زمین عرب و عجم و روم و شام البتہ ہوئی لہذا اگر لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دال ہوگا تو کذب کلام رب لازم آویگا بدینوجہ کوئی عاقل باایمان نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دلالت رکھ سکتا ہے نہ یہ کہہ سکتا ہے کہ خلافت زمین عرب و عجم و روم و شام مراد نہین ہے پس خوب واضح ہوگیا کہ مجتہد صاحب کا فرمانا کہ خلافت تمام زمین مراد ہونے پر لفظ فی الارض

دلالت رکھتا ہی محض ایمان کی دشمنی اور حیا کی خون ریزی سے ناشی ہی جسکو کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی پاس حیا ہوگا
اُس سے ایسی بات سرزد نہین ہوسکتی ہی اور زمرۂ مذکورہ کو خلافت زمین عرب و عجم و روم و شام خلفاے ثلثہ کے
زمانے مین حاصل ہوئی ہی نہ جناب امیر کے زمانے مین لہذا کوئی عاقل نہ بحیانہ خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد آیہ مذکورہ
ہونے سے انکار کرسکتا ہی نہ خلافت جناب امیر کا مراد آیہ مذکورہ ہونیکا اقرار کرسکتا ہی نیز فقط خلافت زمین آیہ مذکورہ
مین موعود نہین ہی بلکہ خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ موعود آیہ مذکورہ ہی اور یہ مجموعہ زمرۂ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ کے
زمانے مین حاصل ہوا ہی نہ جناب امیر کے زمانے مین بدینوجہ بھی کوئی عاقل نہ بحیانہ خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد آیہ
مذکورہ ہونے سے انکار کرسکتا ہی نہ خلافت جناب امیر کا مراد آیہ مذکورہ ہونے کا اقرار کرسکتا ہی اسی سے مجتہد صاحب
کے پیر و مرشد ملا فتح اللہ کاشانی نے تفسیر خلاصۃ المنہج مین وعدہ آیہ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا
ایسے صاف عنوان سے بیان کردیا ہی کہ سبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود و مفقود ہی عبارت ملا موصوف کی یہ ہی
و در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمود انتہی
بلفظہ پس عیان مثل روز روشان ہوگیا کہ خلافت تمام زمین مراد نہین ہی بلکہ وہ خلافت بعض زمین مراد ہی جو کہ
خلفاے ثلثہ کے زمانے مین زمرۂ مذکورہ کو حاصل ہوئی ہی اور ملا موصوف نے لفظ من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین
لکھا ہی کہ از پس ترس ایشان از دشمنان انتہی بلفظہ پس معلوم ہوا کہ امن خوف دشمن سے مراد ہی نہ کفار کی تخصیص
ہی نہ غیر کفار کی نیز نہ امن کلی کی تخصیص ہی نہ امن غیر کلی کی لیکن جسوقت ایسی ترقی ہوتی ہی کہ وسعت و قوت و شوکت
و جمعیت مین کوئی دشمن ہمسر باقی نہین رہتا ہی اسوقت خود بخود خوف دشمن بالکل زائل ہوجاتا ہی جیسا کہ خلفاے
ثلثہ کے زمانے مین ہوا ہی جسکو اکثرون نے امن کلی سے تعبیر کیا ہی اور بنا برمزعوم اہل لعنت جناب امیر اپنی خلافت
مین اعدا سے ایسے مغلوب الخوف تھے کہ مثل بے زبان تھے کہ خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے
تھے چنانچہ ابھی مناقشہ بالا کے جواب مین واضح ہوچکا لہذا خلافت جناب امیر ہرگز آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی
ہی اور خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے کے شواہد
کتب اہل لعنت مین بیشمار ہین مناقشۂ شانزدہم کے جواب مین بطور نمونے کے چند شواہد نقل کیے گئے ہین
جسکو خواہش ہو دیکھ لے معہذا ابتداے خلافت صدیقیہ سے آغاز واقعۂ شہادت ذی النورین تک برابر

فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ و قبضہ و تسلط بر سلطنتہائے عظیمہ حاصل ہوتے رہے جو کہ حصول امن کی یسی
دلیل جلیل ہے کہ کوئی خبر کوئی قول معارضہ نہیں کرسکتا ہے اسکے علاوہ آیۂ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ اور خوف
دشمن سے امن عطا کرنے کا وعدہ ہے اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری ہے کما تقدم
سابقاً مراراً اور وعدۂ خدا خلاف نہیں ہوسکتا ہے لہذا جس طرح سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ
و رسوله و یحبه اللہ و رسوله کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیه سے جو رجل اور جو نشان و ظفر مراد ہین
صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن اُس رجل کو وہ نشان و ظفر دونون حاصل ہونے پر خود حدیث مسطور ایسی قطعیت
الدلالت ہے کہ اگر کوئی خبر یا قول مخالفت کرے تو ہرگز اس خبر و قول کا اعتبار نہیں ہوسکتا ہے اسی طور سے جس زمانے
مین زمرۂ مذکورہ کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین اُس زمانے مین مومنین صالحین کو خوف اعدا سے امن حاصل ہونے پر
خود آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ جو خبر و قول مخالفت کرے اُس خبر و قول کا ہرگز اعتبار نہیں ہوسکتا ہے اور
زمرۂ مذکورہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین حاصل ہوا ہے نہ اُس سے پہلے نہ اُسکے بعد لہذا
خلفائے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہیں ہوا ہے اُسکا دائرۂ مومنین صالحین
سے خارج ہونے پر خود آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ جو خبر و قول مخالفت کرے اُس خبر و قول کا ہرگز اعتبار
نہیں ہوسکتا ہے پس بوجہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین سیدۃ النسا اور راس الاولیا پر ظلم ہونا اگر کسی خبر یا قول مین بیان
کیا گیا ہے تو ہرگز اُس خبر و قول کا اعتبار نہیں ہوسکتا ہے اور جو اس قسم خبر و قول کا اعتبار کرتا ہے وہ یکفرون بالقرآن
و یومنون بغیرہ کے زمرے سے ہے پس خوب واضح ہوگیا کہ آیۂ مذکورہ مین جو امن خوف دشمنون سے موعود ہے خلفائے
ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو وہ امن حاصل ہوا ہے اور آخر زمانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین مرتدون نے فتنہ برپا
کیا تھا اور بعد وفات سرور کائنات زور و شور مچایا تھا بعد حصول بیعت مہاجرین و انصار کے صدیق اکبر نے بہت جلد
اُن مرتدون کو واصل جہنم کرکے امن برپا کرلیا تھا اور باقی ماندہ کل قبائل عرب کو مقتول و مخذول کرکے قوت و غلبہ اور
شوکت و دبدبہ پیدا کرلیا تھا جسکو اکثر لوگون نے امن کلی سے تعبیر کیا ہے اور خلافت فاروقیہ مین ایک گروہ مرتد ہوکر گروہ
اعزۃ علی الکافرین قاتلین مرتدین کے خوف سے بھاگ کر ملک شام چلے گئے مومنین صالحین کی امن مین کوئی جنبش
نہ پیدا ہوئی بلکہ وہان بھی قوم اعزۃ علی الکافرین کے ہاتھون سے تہ تیغ واصل جہنم ہوگئے چنانچہ مقام آیت قتال

مرتدین مین واضح ہوگا پس عیان مثل روز روشان ہوگیا کہ فتنۂ ارتداد کے دامن پکڑ کر خلافت صدیقیہ فاروقیہ مین امن حاصل ہونے سے مجتہد صاحب کا انکار کرنا محض جہل یا تجاہل سے ناشی ہے اور خلافت ذی النورین مین ابتدا سے قریب زمانہ واقعۂ شہادت ذی النورین تک برابر فتوحات عظیمہ غلبات شدیدہ حاصل ہوتے رہے جس سے سلطنت اسلام دولت خیر الانام مین قوت اور وسعت ہوتی رہی جو صریح دلیل حصول امن ہے در حقیقت واقعہ شہادت ذی النورین مع متعلقات مرض موت کے حکم مین ہے اور علامت ہے اختتام امور موعودۂ آیۂ مذکورہ کی جیسا کہ فتنۂ دجال علامت ہے اختتام زمانہ خلافت امام مہدی کی اسکی تفصیل فصل چہارم اور مناقشۂ دہم کے جواب مین گذر چکی عادت مین طوالت موجب ملالت ہے ہر دو مقام مذکور کی طرف رجوع کر کے دیکھ لینا چاہیے پس ابتداے فتوحات صدیقیہ سے انتہاے فتوحات ذی النورین تک خلافت موعودۂ آیۂ مذکورہ قائم رہی اور کل امور موعودۂ آیۂ مذکورہ پورے ہوگئے اور واقعۂ شہادت ذی النورین اختتام زمانۂ خلافت موعودہ کی علامت ہے پس واضح ہوگیا کہ اس مقام مین اس واقعہ کو مجتہد صاحب نے جو اپنا سپر بنایا ہے اُسکا سبب محض ابلہی یا ابلہ فریبی ہے معہذا خلافت ذی النورین مین امن حاصل نہونیکی صورت مین صرف خلافت صدیقیہ و فاروقیہ مصداق آیہ مذکورہ ہوکر خلافت بلافصل علی باطل ہوجائیگی مذہب اہل لعنت خاک سیاہ ہوجائیگا حقیت ہر سہ خلافت ثابت ہوجائیگی خلافت ذی النورین مین امن حاصل ہویا نہو اور سنیے یہان پر مجتہد صاحب کا حصول امن مین کلام کرنا محض دروغ گو را حافظہ نباشد کا حساب ہے کیونکہ مجتہد صاحب کی عبارت مذکورۂ مناقشۂ بست و ششم سے واضح ہے کہ آیہ مذکورہ مین امن سے امن فی العقبیٰ مراد ہونے کا احتمال باقی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بحکم آیہ مذکورہ خداوند کریم جماعت جمیع مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ کو جو کہ بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام اور قبل نزول آیہ مسطورہ سے ہے دنیا مین خلافت و غلبہ دونون عطا کریگا اور عقبیٰ مین امن بخشیگا اور یہ معلوم ہے کہ زمرۂ مذکورہ کو خلافت و غلبہ دونون خلفاے ثلثہ کے زمانے مین حاصل ہوئے ہین نہ اُس سے پہلے نہ اُس سے پیچھے لہذا جسطور سے غزوۂ خیبر مین تیسرے روز جناب امیر کو جو نشان و ظفر حاصل ہوئے ہین اسکا مراد حدیث مذکور بالا ہونا ایسی یقینی ہے کہ کسی منکر نابکار کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار اُسی طور سے خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد آیہ مذکورہ ہونا ایسی یقینی ہے کہ کسی منکر نابکار کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار پس یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے خاک سیاہ ہوگیا اور ہر سہ خلافت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا استوار مثل ساق عرش کردگار ہوگیا۔

مناقشہ چہل و یکم حضرت عزیز المتکلمین نے جواز عام فرمایا ہی کہ مجموعہ امور موعودۂ آیہ مذکورہ غیر زمانۂ خلافت شیخین وذی النورین مین واقع نہین ہوا او رجناب امیر نے بزعم شیعہ بفرط خوف اعدا ہمیشہ دین مخالفین کے پردے مین بسر کیا ہی بجواب اسکے مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ بربن تقدیر خلافت حضرت امیر بسبب عدم امن کلی درزمان آنحضرت موعود نبودہ باشد وخلافت کسانی کہ مستخلف من اللہ بالاتفاق نبودند مراد باشد اللہ لشئ عجاب سبحان اللہ کذب ناصبی را ملاحظہ باید کرد چگونہ داد تعصب وعناد دادہ خود را از جملہ شیعۂ ولی ہیدانہ وراضی نشدہ بانکہ خلافت آنحضرت از کتاب الٰہی ثابت شود اگر دیدۂ بصیرتش کور نمی بود البتہ میدید کہ میدانست کہ علمای سلف او چگونہ تفسیر این آیہ کردہ فخر رازی بآن تعصب وعناد گفتہ ان الایۃ دلت علی امامۃ الائمۃ الاربعۃ وفضل بن روزبہان ناصب در ابطال الباطل نوشتہ واما ان یکون المراد من قولہ تعالیٰ لیستخلفنہم فی الارض علی بحسب فغیر ظاہر ولا خبر صحیح یدل علی ہذا بل الظاہر یشمل الخلفاء الاربع فان ظاہر الایۃ ان اللہ وعد المؤمنین بان یجعلہم خلفاء الارض وینزع الملک من کسری وقیصر ویوتیہ المؤمنین واین صریح است در آنکہ خلافت ثلثہ فقط مراد از آیہ نیست چنانچہ ناصبی فہمیدہ الحال عداوت ناصب را با علی بن ابی طالب باید دید وکذب وعذر او ملاحظہ باید فرمود انتہی بلفظہ۔

جواب یہ کہ تین امرون کا مجموعہ خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ کی علامت ہی **امر اول** خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا **امر دوم** بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا **امر سوم** زمانۂ خلافت مین روز بروز دشمنون پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع علامت ہی خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ کی اور شی اپنی علامت سے متخلف نہین ہوتی ہی بدینوجہ یہ غیر ممکن ہی کہ چار خلیفون مین امور ثلثہ مذکورہ کا اجتماع ہو پھر چارون خلافت مصداق آیہ مذکورہ نہون تین یا دو یا ایک خلافت مصداق آیہ مذکورہ ہو بلکہ چارون خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا بالبداہت ضروری ہوگا اور چارون خلیفہ زمرۂ مذکورہ سے ہین اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہوئے ہین لہذا اگر چارون اپنی اپنی خلافت مین برابر وسیع الخلافت و غالب بر اہل عداوت ہوتے تو تین یا دو یا ایک خلافت مصداق آیہ مذکورہ نہوتی بلکہ بالبداہت چارون خلافت مصداق آیہ مذکورہ ہوتین لیکن

چونکہ علم علام الغیوب اسکو حاوی تھا کہ جن لوگون کی زبان مین محبت دل مین عداوت علی کی ہوگی اُن لوگون کو انکار
بدیہی مین یدطولی ہوگا حتی کہ اگر چارون خلیفہ اپنی اپنی خلافت مین برابر وسیع الخلافت و غالب اہل عداوت ہوتے
تو وہ لوگ جو کہ زبان مین محبت دل مین عداوت علی کی رکھتے ہین ضرور ایک خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونے پر مصر اور
چارون خلافت کے مصداق آیہ مذکورہ ہونے سے منکر ہوتے اور بنظر جہال حجت اہل حق مین ضعف ہوگا لہذا حکمت
حکیم مطلق اسکو مقتضی ہوئی کہ خلفاے ثلثہ اپنی اپنی خلافت مین برابر وسیع الخلافت و غالب اہل عداوت ہون
اور خلیفہ رابع بالعکس ہون پس درحقیقت خلافت علی کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا نہین ہے منظور خدا اسمین نہین ہے
صاحب تحفہ کی خطا ہے حکمت الٰہیہ کا مقتضا **قولہ** برین تقدیر خلافت حضرت امیر بسبب عدم امن کلی در زمان
آنحضرت موعود نبوده باشد **جوابہ** مجموعہ خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین موعود ست و آنحضرت را در خلافت خود
این مجموعہ حاصل نشده لہذا خلافت آنجناب موعود نمی تواند شد **قولہ** و خلافت کسانیکہ مستخلف من اللہ بالاتفاق
نبوده مراد باشد انہ لشئ عجاب **جوابہ** این کذب صریح و بہتان فضیح است چہ بجواب مناقشہ تو نزد ہم بوضوح
انجامید کہ آیہ مذکورہ بر مستخلف من اللہ بودن ہر سہ خلیفہ قطعیت الدلالت ست بعد حصول خلافت و غلبہ اہل
عداوت مثل آنکہ حدیث مذکور جواب مناقشہ بالا بر محبوب و محب خدا و رسول بودن جناب امیر قطعیت الدلالت
است بعد حصول نشان و ظفر بروز فرداے صدور حدیث مذکور نیز چون اہل حق می گویند کہ خلافت خلفاے ثلثہ
مراد ازین آیہ است بازہ مستخلف من اللہ بالاتفاق نبودن چہ معنی دارد استیفای این کلام را بجواب مناقشہ نوزدہم باید دید
قولہ سبحان اللہ کذب ناصبی را ملاحظہ باید کرد چگونہ داد تعصب و عناد داده خود را از شیعہ اولی میداند در اضی
نشده بآنکہ خلافت آنحضرت از کتاب الٰہی ثابت شود **جوابہ** این کلام بدان ماند کہ یہودیان می گویند کہ کذب عیان
اسلام را ملاحظہ باید کرد کہ چگونہ داد تعصب و عناد میدہند کہ حضرت موسی را نبی اولی العزم صاحب شریعت میگویند
و راضی نمی شوند بآنکہ شریعت آنحضرت موبدہ ماضیہ الی یوم القیامہ باشد انتہی نیز آنچہ صاحب تحفہ فرموده
حاصلش این است کہ خلافت آنجناب مراد ازین آیہ نیست و ازین لازم نمی آید کہ خلافت آنجناب ازین آیہ ثابت
نشود چہ جاے آنکہ از کتاب الٰہی ثابت نشود کما ستقف **قولہ** اگر دیدہ بصیرتش کور نمی بود البتہ می دید و میدانست
کہ علماے سلف او چگونہ تفسیر این آیہ کرده فخر الدین رازی با آن تعصب و عناد گفتہ ان الآیۃ دلت علی امامۃ

الائمۃ الاربعۃ **جواب** حضرت امام المتکلمین در تفسیر کبیر بعد عبارت مذکورہ بفاصلہ لفظی چند نوشتہ کہ ومعلوم ان بعد الرسول الاستخلاف الذی هذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان لان فی ایامهم کانت الفتوح العظیمۃ وحصل التمکین وظهور الدین والامن ولم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ عنہ انتهی این عبارت نص صریح است برینکہ علامت خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ در خلافت صدیقیہ وفاروقیہ وذی النوریہ یافتہ شدہ ودر خلافت علویہ یافتہ نشدہ پس معلوم شد کہ آنچہ مجتهد معاند زکلام او نقل کردہ محمول بر تغلیب است یا مقول برپاس ادب یا مبنی برانیکہ بنا بر مراد از آیہ بودن ہر سہ خلافت کسانیکہ مومنان صالح بودن آنها ثبوت رسد اتفاق بر خلافت علی دارند بنا علی هذا ہر چہار خلافت ازین آیت بشارت بثبوت انجامد اگرچہ خلافت علویہ مراد از آیہ نیست پس اگر دیدہ مجتهد معاند کور نمی بود مثل لا تقربوا الصلوٰۃ کورکورانہ عبارت امام المتکلمین نقل می کرد ومیدید کہ امام بچہ صراحت ارشاد فرمودہ کہ علامت خلافت موعودہ آیہ مذکورہ در خلافت علویہ یافتہ نشدہ **قولہ** فضل بن روزبهان ناصب در ابطال الباطل نوشتہ واما ان یکون المراد الخ واین صریح ست درانکہ خلافت ثلثہ فقط مراد از آیہ نیست چنانچہ ناصبی فهمیدہ پس الحال عداوت ناصب با علی بن ابی طالب باید دید **جواب** لفظ وملوک العرب فی الاسلام در ابطال الباطل یافتہ نباشد یا باشد بہر حال ینزع الملک من کسریٰ وقیصر ویوتیہ المؤمنین صریح ست درینکہ درین خلافتی کہ بر ملک کسریٰ وقیصر قبضہ وتسلط اہل اسلام شدہ مراد از آیہ ست وآن خلافت خلفائے ثلثہ است نہ خلافت جناب امیر پس معلوم شد کہ لفظ یشمل الخلفاء الاربع نیز محمول بر تغلیب یا مقول برپاس ادب یا مبنی برین نکتہ ست کہ چون مراد بودن ہر سہ خلافت بر پایۂ ثبوت رسید ایمان وعمل صالح کسانیکہ باتفاق آنها خلافت جناب امیر ازقوت بفعلیت انجامید واضح گردید بنا برین ازین آیت حقیت ہر چہار خلافت بوضوح گرائید گو خلافت علی داخل در مراد آیہ نباشد بوجہ فقدان غلبہ بر اعداد ر خلافت آن شیر خدا پس الحال غباوت وبلادت رافضی را باید دید کہ صریح مدلول لفظ ینزع الملک من کسریٰ وقیصر ویوتیہ المؤمنین را نفهمید بمجرد دیدن لفظ یشمل الخلفاء الاربع از خود رفتہ وبدر از جامہ گردید **قولہ** وکذب عذرا ملاحظہ باید فرمود **جواب** آنچہ بار بار مجتهد ودیگر علمای اہل لعنت میگویند کہ شیر کبریا را در خلافت خود غلبہ بر اعدا حاصل نشدہ بلکہ زمانۂ خلافت بر آنجناب زیادہ تر نازک بود تا آنکہ جناب ثبات مثل سنگ بیزبان بخلافت دشمن حرفے نمی توان گفت حضرت عزیز المتکلمین حرفی ازان بیان فرمودہ

پس کذب عذرا زکجا برآمد کذب و مکر آنست کہ مجتہد گفتہ کہ آنچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدہ قوت و شوکت شدہ موقوف بزمان خاتم اوصیا داشتہ و تفصیل این کذب مکو بجواب مناقشہ سی و ہشتم باید دید نیز بالفرض اگر صاحب ابطال الباطل حقیقہ لیشمل الخلفاء الاربعہ گفتہ پس درمیان او و صاحب تحفہ اختلاف در تعیین مراد آیہ خواہد شد کذب عذرا زکجا پیدا شود کسی کہ فرق درمیان کذب و اختلاف را نداند و خود را مجیب تحفہ مشتہر نماید بجز ذلت و خواری چہ بیند پس این مناقشہ ہم خاک سیاہ گردید و مزید استواری استدلال اہل سنت بوضوح انجامید۔

مناقشہ چہل و دوم مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین ایک کلام فرمایا ہی تا آل اسکا یہ ہی کہ جسطرح سے وعدہ عسے ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض حضرت موسی کے زمانے مین پورا ہو گیا ہی اُسی طور سے زمانہ خاتم الانبیا مین وعدہ آیت استخلاف پورا ہو گیا ہی جیسا کہ کما استخلف الذین من قبلھم دلالت اُسپر رکھتا ہی اور مولوی ناصر حسین صاحب نے رسالہ ناصریہ مین جو معروف برسالہ روشنی و مشتہر بنام دیگر ہی یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہین وعدہ اس آیت کا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ کے پورا ہو گیا اور اُسی کی طرف سعد بن عبادہ نے اشارہ کیا ہی جسکی تائید مین دوسری آیات موجود ہین کہ خدا نے جن مین اُس وعدے کے پورا ہوجانیکا ذکر فرمایا ہی وھو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فیما اتٰکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم (سورۂ انعام) اور وہ خدا ہی کہ کردیا اسنے تم کو جانشین زمین کا بعد پہلے لوگون کے اور بلند کیا بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجون مین تاکہ آزمائے وہ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہی تمکو کہ تحقیق پروردگار تیرا کہ جلد عذاب کرنے والا ہی اور تحقیق کہ وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہی۔ ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون (سورۂ یونس) پھر کردیا ہمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے بعد پہلون کے تاکہ دیکھین ہم کہ کیونکر عمل کرتے ہو۔ اٰمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین اٰمنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر (سورۃ الحدید) ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ کیا ہی تمکو جانشین پہلون کا بیچ اُسکے پس جو لوگ ایمان لائے تم مین سے اور خرچ کیا واسطے اُن کے ہی ثواب بڑا ان آیات سے صاف ظاہر ہی کہ مسلمانون کے لیے خدا نے جو وعدہ خلافت فی الارض کا کیا تھا وہ عہد پیغمبر ہی مین پورا ہو گیا بلکہ ان آیات سے بعد غور کے یہ بھی واضح ہوتا ہی کہ کس غرض سے مسلمانون کو خلافت فی الارض دیگئی

اور وہ کسطرح سے اُسکو برتین گے جسمین اُنکی ایسی حالت ہو گی جسمین وہ سزا اور جزا کے مستحق ہونگے اور سزا اور جزا کی
ترتیب جیسی کہ آیات مین ہی اُنکو اوقات خلافت پر منطبق کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہی کہ کون خلافت کس چیز کے قابل
اور مستحق ہی انتہی الفاظہ پھر قریب دو سو صفحے کے بعد ان آیتون کو نقل کر کے فرماتے ہین کہ ان آیات سے کچھ شبہ نہین
رہتا ہی کہ خلافت فی الارض کا جس سے مراد پادشاہت اور سلطنت ہی جو خدا نے مومنین سے وعدہ کیا تھا اُس
وعدیکو خدا نے خود عہد پیغمبر مین پورا کر دیا اور مومنین کو خلافت فی الارض حاصل ہو گئی جسکے خلیفہ اور پادشاہ در حقیقت
حضرت محمد تھے انتہی بلفظہ اسکا جواب چند مبحثون مین ہی۔

مبحث اول یہ کہ دونون مولوی صاحبون نے ان بیانون مین آیہ مذکورہ سے زمین کی بادشاہت مراد ہونا
بالاحتمال نہین بیان کیا ہی بلکہ بالجزم والقطع بیان کیا ہی لہذا صاحب نصیحۃ الشیعہ کے استدلال بآیۂ مذکورہ کے جواب مین
مولوی ثانی نے جو بیان فرمایا ہی کہ آیہ مذکورہ سے علم کی بادشاہت مراد ہو سکتی ہی وہ محض دروغ گو را حافظہ نباشد کا
حساب ہو گا۔

مبحث دوم یہ کہ اہل سنت خیر البریت کی حجت قاہرہ بآیۂ مذکورہ کے برق خرمن سوز رفضہ سے حفظ خرمن مذہب
کیواسطے متقدمین اہل لعنت نے یہ اختراع کیا کہ اس آیت سے زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور اُسکے موافق روایتین بھی بنا لین
اور دوسرے قسم کے دلائل بھی مرتب کر لیے جب اہل سنت نے اُن دلائل کا محض بناے فاسد علی الفاسد ہونا اور ان
روایات کا محض کذب و افترا ہونا وا نشگاف کر دیا اور دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت کر دیا کہ
جو مومنین صالحین آیہ مذکورہ سے مراد ہین اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیہ مذکورہ سے
ہونا ضروری ہی جس سے امام آخر الزمان بے شبہہ خارج ہین لہذا آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا خیال
محال ہی تب حضرات اہل لعنت بالکل اپنے اسلاف اور احادیث کے خلاف اسکے قائل ہو گئے کہ بعد امام مہدی کے
جس زمانۂ رجعت مین یکے بعد دیگر علی و حسنین علیہم السلام خلافت کرین گے وہ زمانۂ رجعت آیۂ مذکورہ سے مراد ہی
جب اہل سنت خیر البریت نے براہین عقلیہ و نقلیہ سے کالشمس اذا تجلی کر دیا کہ زمانۂ آیۂ مذکورہ مین جن امور کا قوت سے
فعل مین آنا ضروری ہی رجعت کے زمانۂ مذکورہ مین اُن امور کا قوت سے فعل مین آنا غیر ممکن ہی لہذا آیہ مذکورہ سے رجعت
کا زمانۂ مذکورہ مراد ہونا بھی خیال محال ہی نیز جسطرح آیۂ کریمہ عسے ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم

فی الارض سے خلافت زمانہ رجعت مراد ہونا محال ہی اسیطرح آیۂ استخلاف سے خلافت زمانہ رجعت مراد ہونا محال ہی نیز
جن آیات و احادیث سے حضرات اہل لعنت خلافت بلافصل علی پر استدلال کرتے ہین ان آیات و احادیث سے زمانہ
رجعت مراد ہونیکا قوی احتمال پیدا ہوتا ہی جس سے مذہب اہل لعنت کی بیخ اکھڑتی ہی بلکہ گردن کٹ جاتی ہی حضرات
اہل لعنت اسکے قائل ہو گئے کہ جناب امیر کی خلافت مین وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہو گیا ہی جب اہل سنت نے اسپر بھی ٹھہرنے نہ دیا
اور برملا کہدیا کہ آیہ مذکورہ مین خلافت کے ساتھ اور جن امور کا وعدہ ہی انمین سے کسی امر کا وقوع جناب امیر کی خلافت مین
نہین ہوا ہی بلکہ ان امور کے اضداد کا وقوع ہوا ہی بلکہ بنا بر زعم اہل لعنت آنجناب اپنی خلافت مین ایسے مغلوب عدا
تھے کہ مثل سنگ بے زبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے تب حضرات اہل لعنت اسکے
قائل ہو گئے کہ وعدہ استخلاف آیہ مذکورہ خلافت جناب امیر سے پورا ہو گیا اور وعدہ استیلا بعد امام مہدی کے زمانے
مین پورا ہوگا جب اہل سنت نے یہان بھی گلو در شکنجہ کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ خلافت موعودہ آیہ مذکورہ مین حصول غلبہ
موعودہ آیہ مذکورہ ضروری ہی اور یہ غیر ممکن ہی کہ ازمنہ مابعد خلافت موعودہ آیہ مذکورہ سے کسی زمانے پر غلبہ موعودہ آیہ مذکورہ
موقوف ہو تب حضرات اہل لعنت اسکے قائل ہو گئے کہ عہد پیغمبر مین اس آیت کا وعدہ پورا ہو گیا پس دار و گیر اہل سنت سے
مجبور ہو کر سب سے پہلے حضرات اہل لعنت اسکے قائل ہو گئے کہ اس آیت سے زمانہ امام مہدی مراد ہی جب اہل سنت نے
اُسپر قرار لینے نہ دیا تب اسکے قائل ہو گئے کہ زمانہ مابعد امام مہدی مراد ہی جب اہل سنت نے اُسپر بھی ٹھہرنے نہ دیا
تب اسکے قائل ہو گئے کہ زمانہ خلافت جناب امیر مراد ہی جب اہل سنت نے اسپر بھی دم لینے نہ دیا تب اسکے قائل ہو گئے
کہ وعدہ استخلاف خلافت جناب امیر سے پورا ہو گیا وعدہ استیلا سے تسلط امام مہدی سے پورا ہوگا جب اہل سنت
نے اُسپر بھی ٹکنے نہ دیا تب اسکے قائل ہو گئے کہ زمانہ نبی مراد ہی اور زمانہ نبی مین بعد فتح مکہ یہ وعدہ پورا ہو گیا پس فقط
ایک حجت اہل سنت کے جواب مین حضرات اہل لعنت سے اسقدر فرار وقوع مین آچکا ہی حالانکہ اہل بصیرت کے نزدیک
ان حضرات سے جسقدر فرار وقوع مین آرہا ہی اُسی قدر قوت حجت اہل سنت مین پیدا ہو رہی ہی ع عدو
شود سبب خیر گر خدا خواہد

مبحث سوم یہ کہ زمانہ نبی مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونے پر بھی حضرات اہل لعنت نہ ٹھہرینگے
اس سے بھی نمایان فرار کرینگے اسواسطے کہ خود مولوی ثانی نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جس مقام مین صاحب نصیحۃ الشیعہ

استدلال بآیہ مذکورہ کا جواب دیا ہے اُس مقام مین لکھا ہے کہ جنکے ایمان اور عمل صالح اکمل درجہ پر بھی تھے اور کامل درجہ اور ناقص درجہ پر بھی اُن سب سے بحیثیت قومی وعدہ بادشاہت کا اور تمکین دین کا اور تبدیل خوف کا امن کے ساتھ کیا گیا ہے انتہی پھر چند ورقون کے بعد لکھا ہے کہ بشبک اُس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور مومن صالح تھے انتہی ان دونون عبارتون کو اور اس مناقشہ کو آیہ مذکورہ کے ساتھ ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حق تعالی نے آیہ مذکورہ مین وقت نزول کے جمیع مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ دیا ہے اور عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ حق تعالی کا یہ وعدہ پورا ہو گیا ہے اور وقت نزول آیہ مذکورہ کے جمیع مومنین صالحین دشمنون پر غالب ہو گئے پس معلوم ہوا کہ بعد فتح مکہ کے جو لوگ دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہ لوگ مومنین صالحین ہین اب یہ دیکھنا چاہیے کہ بعد فتح مکہ کون لوگ دشمنون پر غالب ہوئے تھے اور کن لوگون کے دشمن مغلوب و منکوب ہو گئے تھے پس بعد وفات سرور کائنات جو فتح مکہ سے کچھ کم دو برس بعد کا واقعہ ہے دربارۂ خلافت نزاع واقع ہو کر جو انجام ہوا ہے اُس سے آشکار کالشمس فی نصف النہار ہے کہ بعد فتح مکہ خداوند کریم نے حسب وعدۂ صادقہ خود جن لوگون کو دشمنون پر غالب کر دیا ہے اور جنکے دشمنون کو مغلوب و منکوب کر دیا ہے وہ لوگ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین اور اہل سنت کے علی و فاطمہ بھی اُنمین داخل ہین اور اہل لعنت کے علی و فاطمہ اُنسے خارج اسلیے کہ خود حسب بیان اہل لعنت اُنکے علی و فاطمہ ایسے مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ مثل سنگ بیزبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے اسی حالت مین زندگی ختم کر کے دنیا سے راہی ہو گئے اور حق تعالی نے حسب وعدۂ صادقہ خود بعد فتح مکہ جن لوگون کو دشمنون پر غالب کر دیا ہے اور دشمنون کو مغلوب و منکوب کر دیا ہے وہ لوگ کم از دو سال مین دشمنون سے ایسے مغلوب و منکوب ہو جائین کہ مثل سنگ بیزبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہ نکال سکین اور اسی حالت مین زندگی ختم کر کے دنیا سے راہی ہو جائین یہ ہرگز نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ آیت بے شبہ تسلی مومنین صالحین کے لیے نازل ہوئی ہے چنانچہ مفسرین اہل لعنت سے صاحب تفسیر عمدۃ البیان نے تصریح کی ہے اور جو لوگ برسون سے مغلوب و منکوب دشمن ہون وہ لوگ دشمنون پر غالب ہونے کے بعد کم از دو سال مین پھر دشمنون سے ایسے مغلوب ہو جائین کہ مثل سنگ بیزبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نکال سکین اور تیس برس تک اسی حالت مین زندگی ختم کر کے دنیا سے راہی ہو جائین ایسے غلبہ کم از دو سالہ کے وعدے سے ہرگز تسلی نہین ہو سکتی ہے لہذا زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدۂ آیۂ مذکورہ

پورا ہونیکی تقدیر پر مقدمۂ خلافت سے جن لوگون کا مغلوب و منکوب اعدا ہونا ظاہر ہوگیا ہے جن مین اہل لعنت کے علی و فاطمہ بھی داخل
ہین وہ لوگ ہرگز آیۂ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتے ہین اور مقدمۂ خلافت سے جن لوگون کا اعدا پر غالب ہونا ظاہر ہوگیا ہے وہ
لوگ آیۂ مذکورہ سے مراد ہین اور یہ معلوم ہے کہ مقدمۂ خلافت سے جن لوگونکا اعدا پر غالب ہونا ظاہر ہوگیا ہے وہ لوگ خلفاے ثلثہ اور اُن کے
رفقا ہین جن مین اہل سنت کے علی و فاطمہ بھی داخل ہین لہذا زمانۂ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہونے کی تقدیر
پر بھی مع اپنے رفقا کے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہے جسکا
نتیجہ یہ ہے کہ جو مومنین صالحین آیۂ مذکورہ سے مراد ہین وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین اور اہل لعنت کے علی
و فاطمہ مومنین صالحین کے دشمن اور جن مومنین صالحین کے مومنین صالحین ہونے پر خدا کی شہادت موجود ہے وہ مومنین صالحین
ناصب خلافت نہین ہوسکتے ہین اور اُن مومنین صالحین کے دشمن لائق وہ مستحق خلافت نہین ہوسکتا ہے وہ تو بحکم و من
کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کامل ہین کفر اور فسق مین لہذا ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح و امام بحق
و خلیفۂ راشدہ ہونے سے ہرگز کوئی عاقل با ایمان انکار نہین کرسکتا ہے اور سنیئے خلاصۂ واقعہ نزول آیۂ مذکورہ یہ ہے کہ بعد ہجرت
کے مہاجرین غلبۂ خوف اعدا سے ایک وقت آپس مین کہہ رہے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم مین یہ خوف نہو پس
آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین الخ فریقین کی جس کتاب مین واقعہ نزول آیۂ مذکورہ بیان کیا گیا ہے یہی
بیان کیا گیا ہے اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین بیان کیا گیا یہ واقعہ بر ملا ندا دیرہا ہے کہ زمانۂ نبوت مین
بعد فتح مکہ وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہونے کی تقدیر پر بعد فتح مکہ جن مہاجرین کو اعدا پر غلبہ حاصل ہوا ہے وہی مہاجرین آیۂ مذکورہ
سے مراد ہین اور فتح مکہ سے تھوڑے دنون کے بعد دربارۂ خلافت نزاع ہوکر جو انجام ہوا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ بعد فتح
مکہ جن مہاجرین کو اعدا پر غلبہ حاصل ہوا ہے وہ مہاجرین مقبولین اہل سنت ہین جن مین فاطمہ و علی اہل سنت داخل ہین اور
بعد فتح مکہ جو لوگ مغلوب و منکوب اعدا تھے ان مین اہل لعنت کے علی و فاطمہ داخل ہین جسکا نتیجہ یہ ہے کہ جو مومنین صالحین آیۂ
مذکورہ سے مراد ہین وہ مومنین صالحین مہاجرین مقبولین اہل سنت ہین پس معلوم ہوا کہ حق تعالی نے قرآن پاک مین
جن مہاجرین کی نسبت ایک جگہ فرمایا ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور ایک جگہ فرمایا ہے واولئک ہم
المفلحون اور ایک جگہ فرمایا ہے واولئک ہم الصادقون اور ایک جگہ فرمایا ہے اولئک ہم المومنون
حقا وہ مہاجرین مقبولین اہل سنت ہین جنکے سرگروہ خلفاے ثلثہ ہین اور جن مین اہل سنت کے علی و فاطمہ داخل اور

اہل لعنت کے علی و فاطمہ خارج ہیں پس جن مہاجرین کے حق میں اللہ کی ایسی شہادتیں موجود ہیں اُن مہاجرین سے جھوٹ صادر ہو سکتا ہی نہ وہ مہاجرین غاصب خلافت ہو سکتے ہین نہ اُن مہاجرین کے دشمن لائق و مستحق خلافت ہو سکتے ہیں لہذا حقیت و راشدیت ہر سہ خلفا میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ہی پس خوب واضح ہو گیا کہ زمانہ نبوت میں ابتدا فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی آیہ مذکورہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی۔

مبحث چہارم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی عادت ہی کہ جسوقت علی کے غالب و مستولی بر اعدا ہونے کی بنا پر خصم حجت قائم کرتا ہی اُسوقت یہ حضرات صاف کہدیتے ہین کہ علی تو غالب و مستولی بر اعدا تھے بلکہ ایسے مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ ہمیشہ ہمارا تقیہ مین جان بچاتے رہے اور جسوقت علی کے مغلوب و منکوب اعدا ہونے کی بنا پر خصم حجت قائم کرتا ہی اُسوقت یہ حضرات صاف کہدیتے ہین کہ علی تو مغلوب و منکوب اعدا نتھے بلکہ غالب بر کل تھے مقدمۂ خلافت مین سکوت کرنا مقاتلہ و محاربہ نکرنا بسبب مغلوبیت و منکوبیت کے نتھا بلکہ بمقتضائے صبر اور بسبب وصیت نبی کریم علیہ التسلیم کے تھا اور کبھی کہتے ہین کہ حدیبیہ کے سال کفار مکہ کے ساتھ سرور کائنات کا مصالحہ کرنا مقاتلہ و محاربہ نکرنا جس قبیل سے ہی علی کا مقدمۂ خلافت مین سکوت کرنا مقاتلہ و محاربہ نکرنا اُسی قبیل سے ہی اور کبھی کہتے ہین کہ علی کا خلفا سے قتال نکرنا رسول اللہ کا قبل ہجرت قتال نکرنے کے قبیل سے ہی لہذا **گذارش اول** یہ کہ قبل ہجرت قتال ممنوع تھا اور قتال بعد ہجرت نازل ہوا لہذا علی کا خلفا سے قتال نکرنا قبل ہجرت رسول کا قتال نکرنے کے قبیل سے نہین ہو سکتا ہی اور حدیبیہ کے سال کفار مکہ کے ساتھ سرور کائنات کا مصالحہ کرنے مقاتلہ و محاربہ نکرنے کا ایک سبب یہ ہی کہ قتال حرم مین ممنوع ہی اگر محاربہ کیا جاتا تو قتال حرم مین ہو جاتا دوسرا سبب یہ ہی کہ اگر اسوقت اہل مکہ سے محاربہ کیا جاتا تو غزوہ خیبر مین تاخیر ہوتی جو خلاف منظور باری تھی تیسرا سبب یہ ہی کہ تھوڑے دلون مین بدون استعمال سیف و نضال کے مکہ فتح ہونیوالا تھا علی کا خلافت کے واسطے مقاتلہ و محاربہ نکرنے کا کوئی سبب ان تینون سببون سے نہین ہو سکتا ہی کما ہو الاظہر جدا لہذا علی کا خلافت کیواسطے قتال نکرنا ہرگز حدیبیہ کے سال سرور کائنات کا کفار مکہ سے قتال نکرنے کے قبیل سے نہین ہو سکتا ہی **گذارش دوم** یہ کہ اسی طور سے ہر مغلوب و منکوب دشمن کو اُسکی طرف دار دشمن پر غالب و مستولی اور صابر دشاکر اور کسی بزرگ کی وصیت کے پابند کہکے خصم کا مُنہ بند کر سکتا ہی خالی حضرات اہل لعنت کے مُنہ مین زبان نہین ہی **گذارش سوم** یہ کہ اگر کوئی شریر ایسا شر قائم کرے کہ اُس سے دین کا بھی اور اہل دین کا بھی ضرر عظیم ہو

باوجود قدرت اُس شر کو دفع نکرنا نہ صبر ہو سکتا ہے نہ شکر اسی سے اہل لعنت کے فاطمہ نے انکے علی سے کہا ہے کہ خود را ذلیل کردی مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ الخ **گذارش چہارم** یہ کہ جس شر سے دین کا بھی اور اہل دین کا بھی ضرر عظیم ہو اُس شر کی نسبت کسی کو ایسی وصیت کرنا کہ اگر قدرت بھی ہو تو اُس شر کو دفع نکرنا اور اُن اشرار سے نہ بولنا کھلے میدان یہ اعلان کرتا ہے کہ نبی خود ایسے انتظام کر گئے تھے جس سے کہ دین اسلام و اہل اسلام بالکل نیست و نابود ہو جائے کیا خدا کا رسول ایسا انتظام کر جا سکتا ہے جس سے کہ خدا کا دین برباد ہو جائے ہرگز نہیں یہ سب حضرات اہل لعنت کا افترا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ **گذارش پنجم** یہ کہ کتب اہل لعنت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وصیت یہ تھی کہ دشمن لوگ اللہ کے دین کو تباہ کر ڈالیں جب بھی نہ بولنا اور اللہ کی کتاب کو ناپید کر ڈالیں جب بھی نہ بولنا اور کعبہ کو منہدم کر ڈالیں جب بھی نہ بولنا اور خلافت کو غصب کر لیں جب بھی نہ بولنا اور ہدایت یافتہ لوگوں کو گمراہ کر ڈالیں جب بھی نہ بولنا اور گلے میں رسی ڈال کے کھینچتے ہوئے تم کو اپنے دربار میں لیجائیں جب بھی نہ بولنا اور تمھاری عورت کی موروثی جائداد چھین لیں جب بھی نہ بولنا اور تمھاری حاملہ عورت کو لاتیں مار کے بچہ شکم کو شہید کر ڈالیں جب بھی نہ بولنا اور تم پر مع زن و فرزند تمھارے کے گھر جلا دیں جب بھی نہ بولنا بالکل مردہ بدست زندہ ہو جانا حالانکہ جو شخص فرمان نبوی سے سر مو تجاوز نہیں کرتا ہے اُسکو ایسی وصیت کرنا صریح اسکو مغلوب و منکوب دشمن کر دینا ہے اور اُسکے دشمن کو اُس پر غالب و مستولی کر دینا لہذا اہل لعنت کے خیالی علی اور خیالی رفقاے علی کا بعد فتح مکہ بھی بالکل مغلوب و منکوب دشمن ہونا ایسا کھلا ہوا ہے کہ کیسے چھپائے چھپ نہیں سکتا **گذارش ششم** یہ کہ نہج البلاغت میں اول عبارت خطبہ شقشقیہ جسکو حضرات اہل لعنت اپنے علی کا کلام قطعی الصدور کہا کرتے ہیں یہ ہے ولقد تقمصها ابن ابی قحافة وانه ليعلم ان محلي منها محل القطب من الرحى ينحدر عني السيل ولا يرقى الي الطير فسدلت دونها ثوبا وطويت عنها كشحا وطفقت ان ارتئي بين ان اصول بيد جذاء او اصبر على طخية عمياء قسم ہے خدا کی بیشک ضرور پہن لیا قمیص خلافت ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر نے حالانکہ بیشک وہ خوب جانتا ہے کہ البتہ مرتبہ میرا خلافت میں جیسا کہ مرتبہ میخ کا ہے چکی میں بہتا ہے مجھ سے دریا اور نہیں چڑھ سکتا ہے مجھ تک پرندہ پس لٹکا یا میں نے اُسکے آگے کپڑا اور پھیر لیا میں نے اُس سے پہلو اور لگا میں سوچنے درمیان اس بات کے کہ حملہ کردن دست بریدہ سے یا صبر کرون اوپر تاریکی اور کور چشمی کے **ف** ملا فتح اللہ کاشانی اپنی شرح نہج البلاغت میں لکھتے ہیں کہ دور ایستادم بفکر کردن

درام خود وجولان دادن فکریان آنکہ حملہ آرم بدست بریدہ این کنایہ است از عدم معاون و ناصر چہ در ملازمت او بیش
از دو از دہ کس نبودند یا صبر نمایم و شکیبائی پیشہ کنم الخ اور یہ ممکن نہین ہی کہ علی کو نبی کی یہ وصیت ہو کہ غاصب خلافت سے
نہ بولنا پھر علی خلافت کیواسطے قتال کرنیکی فکر کرین حالانکہ یہ کلام علی برملا ندا دیرہا ہی کہ علی خلافت کیواسطے قتال
کرنیکی فکر کرتے تھے پس معلوم ہوا کہ روایت وصیت بالکل جھوٹی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علی ایسے بے یار و مددگار اور
مغلوب اعدا تھے گویا انکے دونون ہاتھ کٹے ہوئے تھے **گذارش ہفتم** یہ کہ حق الیقین کے ایک طویل خطبہ مین ہی پس
حضرت فاطمہ بجانب خانہ برگردید و حضرت امیر انتظار او می کشید چون بمنزل شریف در رسید خطابہای درشت با سید
اوصیا نمود کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ بعد از انکہ شجاعان دہر را بر خاک ہلاک افگندی
مغلوب این نامردان گردیدہ اینک پسر ابو قحافہ بظلم و جبر بخشیدہ پدرم را و معیشت فرزندانم را از من می گیرد و باواز بلند
با من مخاصمہ و لجاج می کند و انصار مرا یاری نمی کنند و مہاجران خود را بکنار کشیدہ اند و سائر مردم دیدہا را پوشیدہ اند
نہ دافعے دارم و نہ یاورے و نہ شافعے خشمناک بیرون رفتم و غمناک برگشتم خود را ذلیل کردی در روزے کہ دست از سطوت
خود برداشتی گرگان میدرند و می برند و تو از جای خود حرکت نمی کنی الخ علی کا گھر مین سکوت کرکے بیٹھ رہنے پر فاطمہ کا
یہ ملامت و سخت کلامی کرنا کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ خود را ذلیل کردی گرگان
میدرند و می برند و تو از جاے خود حرکت نمی کنی صریح دلیل اسکی ہی کہ ہرگز صبر و سکوت کی وصیت نہ تھی اگر ایسی وصیت
ہوتی تو صبر و سکوت پر فاطمہ ہرگز ایسی ملامت و شناعت نکرتین اور فاطمہ کا یہ جزع و فزع کرنا کہ پسر ابو قحافہ دا ابو بکر بظلم
و جبر بخشیدہ پدرم را و معیشت فرزندانم را از من می گیرد و انصار مرا یاری نمی کنند و مہاجران خود را بکنار کشیدہ اند
و سائر مردم دیدہ ہا را پوشیدہ اند نہ دافعے دارم و نہ یاورے و نہ شافعے خشمناک بیرون رفتم و غمناک برگشتم اوضح دلیل
اسبات کی ہی کہ بعد فتح مکہ بھی اہل لعنت کے علی و فاطمہ ایسے بے یار و انصار اور مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ کوئی متنفس
انکا معاون و مددگار نہ تھا **گذارش ہشتم** یہ کہ نیز حق الیقین مین متعلق فدک ایک طولانی روایت مین بیان کیا گیا
ہی کہ ابو بکر نے عمر سے کہا کہ علی سے ہمکو جو نجات مل رہی ہی اسکا ایک سبب یہ ہی کہ علی اکیلا ہی سب لوگ دشمن اسکے
ہین جس سے عیان مثل روز روشن ہی کہ بعد فتح مکہ بھی اہل لعنت کے علی و فاطمہ ایسے مغلوب و منکوب اعدا تھے
کہ اس سے بڑھکے مغلوب و منکوب اعدا کوئی نہین ہوتا ہی **گذارش نہم** یہ کہ مجالس المومنین مین لکھا ہی کہ

شیخین (ابوبکر و عمر) با امیر المومنین علیہ السلام حرب ننمودہ اند بلکہ بی زحمت قتال و تکلف استعمال سیف انفال
بکثرت خیل و رجال حق را ابطال نمودند و غصب خلافت رسول متعال از وکردند انتہی یہ عبارت بر ملا ندا دیرہی کہ
اہل سنت کے علی بعد فتح مکہ بھی کثرت و شوکت اعدا کی ہیبت و دہشت سے مثل مردہ بدست زندہ کے تھے **گذارش دوم**
احتجاج طبرسی کی ایک طولانی روایت مین بیان کیا گیا ہی کہ بعد غصب خلافت اور فدک کے فاطمہ اور حسنین علیہم السلام
کو لیکر چالیس دن تک علی مدینہ مین گھر گھر مدد مانگتے پھرے مگر کسی ایک شخص نے بھی مدد نکی سبھون نے صاف
صاف انکار کردیا جس سے آشکارا مجال انکار ہی کہ بعد فتح مکہ بھی شیعون کے علی بالکل بے یار و مددگار اور بیحد مغلوب
و منکوب اعدا تھے اور یہ بھی ظاہر ہی کہ روایت وصیت بالکل جھوٹی ہی کیونکہ اگر ظالمون سے نہ بولنے کی وصیت ہوتی
تو خلاف وصیت ظالمون سے مقابلہ کرنے کے واسطے مدد نہ مانگتے پھرتے پس چونکہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین
کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی ان مومنین صالحین کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول
آیہ مذکورہ سے ہونا اور زمرہ مومنین صالحین مہاجرین کا ان مین داخل ہونا ضروری ہی اور زمرتین مذکورتین سے صرف
خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا زمانہ فتح مکہ سے آخر تک زبردست اعدا پر غالب رہتے ہین اور انکے اعدا زیردست
مغلوب و منکوب و مخذول ہوتے رہے ہین لہذا زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہوا انکی تقدیر پر بھی صرف
خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا آیہ مذکورہ سے مراد ہونگے نہ غیر انکے جسکا نتیجہ یہ ہی کہ حق تعالی نے آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین
مہاجرین کو خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہی وہ مومنین صالحین مہاجرین صرف خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا ہین
جنکی نسبت حق تعالے نے آیہ مذکورہ مین **اولاً** حسب مفاد امنوا منکم وعملوا الصلحت یہ شہادت دی ہی کہ پہلے
سے ایمان کامل رکھتے ہین اور اعمال صالحہ کرتے ہین **ثانیاً** بنا بر تصریح صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج او صاحب تفسیر مجمع البیان
حسب مفاد یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا یہ شہادت دی ہی کہ بدستور ماضی و حال آیندہ بھی ہمیشہ ایمان کامل
رکھین گے اور اعمال صالحہ کرین گے اور زمانہ خلافت موعودہ مین بجز خدا کے کسی کو نڈرین گے **ثالثاً** حسب مفاد
ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یہ شہادت دی ہی کہ انکو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہونیکے بعد
انکے مومن صالح اور امام برحق خلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین پس معلوم ہوا کہ جن
مہاجرین کی نسبت حق تعالی نے ایک آیت مین فرمایا ہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور ایک آیت مین فرمایا ہی

فاولئک ہم المفلحون اور ایک آیت مین فرمایا ہی اولئک ہم المؤمنون حقا اور ایک آیت مین فرمایا ہی
واولئک ہم الصادقون وہ مہاجرین خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا ہین پس چونکہ جن لوگون کے حق مین خدا کی یہ
سب شہادتین موجود ہین اُن لوگون مین ہر سہ خلیفہ داخل ہین اور ان لوگون کے سرگروہ ہین لہذا ہر سہ خلیفہ کو خلافت
و غلبہ حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد و خلیفہ باستخلاف آلہی ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین
وہ لوگ یقینا کفر اور فسق مین کامل ہین پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی
تقدیر پر بھی آیہ مذکورہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی بضمیمہ اسکے کہ زمانہ فتح مکہ سے آخر عمر تک حضرت
خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا وزیر و زبردست دشمنون پر غالب و مستولی ہوگئے ہین نہ غیر انکے اور انکے اعدا زیر دست و مغلوب و مقہور و مخذول
ہوئے جیسا کہ حدیث لاعطین الرایۃ الخ جناب امیر کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہی بضمیمہ
اسکے کہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان و ظفر دونون کا مجموعہ آنجناب کو حاصل ہوا ہی نہ غیر کو پس بعینہ اسی طور
سے جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور قطعیت الدلالت ہی بضمیمہ اسکے کہ صدور حدیث مذکور
کے دوسرے دن نشان و ظفر دونون کا مجموعہ آنجناب کو حاصل ہوا ہی نہ غیر کو اسی طور سے ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح و
امام برحق و خلیفہ راشد و خلیفہ باستخلاف آلہی ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر و فسق مین کامل
ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہے زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی بضمیمہ اسکے کہ زمانہ
فتح مکہ سے آخر عمر تک جو لوگ زبردست و اعدا پر غالب و مستولی ہوگئے ہین وہ لوگ خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا ہین نہ غیر انکے بالجملہ جس طور سے
جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی
اُسی طور سے زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت
ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی لہذا حضرات اہل السنت بعد فتح مکہ زمانہ نبوت مین وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکے قول سے بھی بغیر قرار کرینگے
مبحث پنجم یہ کہ اس مناقشہ کے ہر ہر جزو کا تفصیلی ابطال بدین منوال ہی **قولہ** جس طور سے وعدہ عسی
ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض حضرت موسی کے زمانے مین پورا ہوگیا ہی اُسی طور سے
زمانہ خاتم الانبیا مین وعدہ آیت استخلاف پورا ہوگیا ہی **جواب** یہ کسی فریق کی کسی کتاب مین اسکا ثبوت نہین ہی تواریخ
سے فقط اسی قدر ثابت ہی کہ حضرت موسی کی حیات مین فرعون مع اپنے ایک گروہ لشکر کے غرق ہوگئے تھے باقی سب

اعدا بڑی قوت و شوکت کے ساتھ موجود اور قابض بر اراضی مصر و شام تھے اسی سے اصحاب حضرت موسی کو حضرت موسی کی حیات مین اطمینان حاصل نہین ہوا تھا بعد حضرت موسی کے یوشع بن نون نے خلیفہ ہو کے تمام مصر و شام پر فتح و تسلط حاصل کر کے مومنین بنی اسرائیل کو مطمئن کیا تھا جس سے ظاہر ہی کہ وعدۂ عسے ربکم ان یھلك عدوکم و یستخلفکم فی الارض حضرت موسی کی حیات مین پورا نہین ہوا تھا بلکہ بعد حضرت موسی کے یوشع بن نون کی خلافت مین پورا ہوا ہی اسی طور سے وعدۂ آیت استخلاف حضرت محمد مصطفی کی حیات مین پورا نہین ہوا ہی بلکہ بعد حضرت محمد مصطفی کے خلفائے ثلثہ کی خلافت مین پورا ہوا ہی **قولہ** جیسا کہ کما استخلف الذین من قبلھم اُسپر دلالت کرتا ہی **جواب** یہ مبنی ہی وعدۂ عسے ربکم ان یھلك عدوکم و یستخلفکم فی الارض حیات موسی مین پورا ہونے پر لہذا جب حیات موسی مین وعدۂ مذکورہ کا پورا ہونا باطل ہو گیا یہ بنائے فاسد علی الفاسد ہو گیا معہذا اگر حیات موسی مین وعدۂ و یستخلفکم کا پورا ہونا بالفرض محال تسلیم کیا جائے تو بھی وعدہ لیستخلفنہم کا حیات محمد مصطفی مین پورا ہونے پر کما استخلف الذین من قبلھم کا دال ہونا صحیح نہین ہو سکتا ہی کیونکہ جن مولوی عمار علی صاحب کا یہ کلام ہی خود اُنھون نے بجواب سید نجف علی صاحب اپنے دفع المغالطہ کے ایک مقام مین جو ارقام فرمایا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ تشبیہ نفس استخلاف مین ہی نہ کل امور مین لہذا کما استخلف الذین من قبلھم سے جو لوگ مراد ہین اُن مین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونا لیستخلفنہم سے جو لوگ مراد ہین اُنہین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونے پر دال نہین ہو سکتا ہی جائے غور و انصاف ہی کہ کما استخلف الذین من قبلھم سے جو لوگ مراد ہین اُنہین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونا تو لیستخلفنہم سے جو لوگ مراد ہین اُنہین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونے پر دال نہین ہو سکتا ہی پھر کما استخلف الذین من قبلھم سے جو مراد ہین اُن لوگونکو حیات موسی مین خلافت حاصل ہو کر وعدۂ و یستخلفکم پورا ہونا حیات مصطفی مین وعدۂ لیستخلفنہم پورا ہونے پر کیون دال ہو سکتا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد بالجملہ خوب واضح ہو گیا کہ حیات موسی مین وعدۂ و یستخلفکم پورا ہونا نہ صحیح ہی نہ حیات مصطفی مین وعدۂ لیستخلفنہم پورا ہونے پر دال ہی **قولہ** وعدہ اس آیت کا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ کے پورا ہو گیا **جواب** یہ کذب صریح و بہتان فضیح ہی بلکہ خیال محال ہی چنانچہ عنقریب واضح ہو گا **قولہ** اور اُسکی طرف سعد بن عبادہ نے اشارہ کیا ہی **جولہ** یہ بھی

دروغ بیفروغ ہی عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونے کی طرف سعد بن عبادہ نے اپنے کسی کلام مین اشارہ نہین
کیا ہی **قولہ** جسکی تائید مین دوسری آیات موجود ہین **جواب** یہ بھی جھوٹ ہی عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونا
کسی آیت مین مذکور نہین ہی نہ بتصریح نہ بلا تصریح **قولہ** کہ خدا نے جن مین اُس وعدے کے پورا ہو جانے کا ذکر فرمایا ہی
وھو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجت لیبلوکم فیما اتٰکم
ان ربک سریع الحساب وانہ لغفور رحیم (سورۂ انعام) **جواب** وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونے کا
ذکر خداوند کریم نے نہ اس آیت مین کیا ہی نہ اور کسی آیت مین مفسرین معتمدین اہل السنت سے صاحب منہج الصادقین نے
اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی وھو الذی جعلکم آنکسے کہ گردانید شمارا ای دمیان خلائف الارض۔ خلیفہاے
زمین بعد از قوم بنی الجان ویا اہل ہر عصر را از شما جانشین اہل عصر سابق ویا ای مومنان زمان خاتم الانبیا شمارا
خلیفہاے امم گذشتہ گردانید ورفع بعضکم وبرداشت بعضے از شما فوق بعض بربعضے دیگر درجات پایہاے
بلند در شرف وبزرگی ودر غنا وتوانگری وامثال آن بروجہ مصلحت لیبلوکم تا بیازماید شمارا فیما اتٰکم در انچہ شمارا
دادہ از مال وجاہ یعنے با شما معاملہ از بندگان کند تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ کدام از شما گواہ است بر غنا وصابر بر فقر انتہی
بلفظہ بقدر الحاجت اس عبارت سے عیان مثل روز روشن ہی کہ اس آیت مین صرف تین معنے محتمل ہین پہلے معنے یہ کہ
ابناے آدم سے خطاب ہی کہ بعد قوم اجنہ کے تم لوگون کو اللہ نے ساکنان زمین کیا ہی اور تم لوگون مین سے بعض کو
جاہ ومال دیا ہی بعض کو نہین دیا تاکہ جس طور سے قوم اجنہ سے مالداری اور ناداری مین جسنے جو عمل کیا ہی وہ عالم آشکار
ہو گیا ہی اُسی طور سے مالداری اور ناداری مین تم لوگون مین سے جو شخص جو عمل کرے وہ بھی عالم آشکار ہو جائے
بنا بر اس معنے کے اس آیت مین وعدۂ آیت استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہی کما ھو الاظہر من الشمس وابین من الامس اور
یہ بھی مخفی نرہے کہ یہ معنے ہرگز قابل قبول ارباب تحقیق معقول نہین ہین کیونکہ آیت مین قوم بنی الجان کی تخصیص نہین ہی نہ
بتصریح نہ بلا تصریح دوسرے معنے یہ کہ مومنان زمانہ سید الانس والجان سے خطاب ہی کہ اے اس زمانے کے ایمان والو
اللہ نے تم لوگون کو امم سابقہ کا خلیفہ کیا ہی یعنے بعد امم سابقہ کے تم لوگون کو زمین مین سکونت دی ہی اور تم لوگون مین سے
بعض کو جاہ ومال دیا ہی بعض کو نہین دیا تاکہ جس طور سے امم سابقہ مین جس حالت مین جسنے جو عمل کیا ہی وہ عالم آشکار
ہو گیا ہی اُسی طور سے تم لوگون مین سے جس حالت مین جو شخص جو عمل کرے وہ بھی عالم آشکار ہو جائے

بنابراس معنے کے بھی اس آیت مین وعدۂ آیت استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہو کما ہو الاظہر من الشمس جلی الاًیضاحا لانکہ یہ معنے بھی ہرگز
قابل قبول ارباب تحقیق معقول نہین ہو کیونکہ مومنان زمانۂ سید الانس والجان کی تخصیص بھی آیت مین نہین ہو نہ بتصریح
نہ بلا تصریح تیسرے معنے یہ کہ زمانۂ نزول آیت کے کل ابنائے آدم سے خطاب ہو کہ بعد اگلون کے اللہ نے تم سبھون کو
ساکنان زمین کیا ہو اور تم لوگون مین سے بعض کو جاہ و مال دیا ہو بعض کو نہین دیا تاکہ جس طور سے اگلون مین جسنے
جس حالت مین جو عمل کیا ہو وہ عالم آشکار ہو گیا ہو اسی طور سے تم لوگون مین جو شخص جس حالت مین جو عمل کرے
وہ بھی عالم آشکار ہو جائے اس معنی مین کوئی تخصیص یا تعمیم ایسی نہین ہو کہ آیت مین نہو اور نہ اس معنی مین کوئی
بات ایسی ہو کہ مثل نہ وجہ برا بعہ کے آیت پر منطبق نہو لہذا اس معنے کے قابل قبول ارباب تحقیق معقول ہونے مین
مجال لاو لم نہین ہو بنابراس معنے کے اس آیت مین آیت استخلاف کی کسی بات کا کوئی ذکر نہو نا عیان تر از زر و زر و سیان
ہو لہذا یہ کہنا کہ عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف کا پورا ہونا اللہ نے اس آیت مین بیان کیا ہو ایسی تحریف معنوی
کلام ربانی ہو کہ جسکو کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی شرم و حیا ہو اس سے ممکن نہین ہو اور علماے اہل لعنت مجبور رہین کہ
بدون اس قسم تحریف معنوی کے مذہب کی جان نہین بچتی ہو بس کالشمس اذا انجلی ہو گیا کہ اس آیت مین وعدۂ آیت
استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہو نہ بتصریح نہ بلا تصریح **اولاً** اسلیے کہ آیت استخلاف سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ
بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور پہلے سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ
کرتے تھے کما التصیح سابقاً مرارا اور اس آیت سے وہ مومنین صالحین مراد نہین ہین بلکہ غیر مومنین مراد ہین اسی وجہ سے
صاحب تفسیر مذکور نے تفسیر مین آنکسی کہ گردانید شمارا ای آدمیان کہا ہو اسے مومنان نہین کہا پھر اہل ہر عصر کہا
ہو اہل ایمان نہین کہا ان دونون کے بعد جداے مومنان کہا ہو وہ تخصیص بلا مخصص ہو اسی سے وصفاً موخر
کر کے اُسکا ساقط از درجۂ قبولیت ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہو **ثانیاً** اسلیے کہ آیت استخلاف مین خلافت سے زمین
کی بادشاہت مراد ہو چنانچہ بجواب مناقشۂ پنجم واضح ہو چکا اور صاحب تفسیر مذکور نے بھی آیت استخلاف کی تفسیر
مین خلافت و حکومت کا لفظ لکھا ہو بلکہ خود فاضل نامہ مذکور نے اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم مین بذیل آیت استخلاف
لکھا ہے کہ ظاہر ہو کہ وعدہ اللہ کا بادشاہت کے لیے بحیثیت قومی کے مسلمانون سے ہو انتہی بلفظہ پھر صفحہ بھر
کے بعد فرماتے ہین کہ اُن لوگون سے وعدہ بادشاہت کا کیا گیا جو ایمان لائے ہون اور عمل صالح کیے ہین انتہی بلفظہ

اور اس آیت مین یعنے آیت خلائف الارض مین خلافت سے زمین کی پادشاہت مراد نہین ہے بلکہ زمین کی سکونت مراد ہے
اسی سے صاحب تفسیر مذکور نے جس طور سے آیت استخلاف کی تفسیر مین خلافت و حکومت کا لفظ لکھا ہے جو کہ خلافت سے
پادشاہت مراد ہونے مین صریح ہے اُسی طور سے اس آیت کی تفسیر مین کوئی لفظ ایسا نہین لکھا ہے جس سے اس
آیت مین خلافت سے زمین کی پادشاہت مراد ہونیکی بو بھی پیدا ہو بلکہ جو کچھ لکھا ہے وہ برملا اور یہ رہا ہے کہ اس آیت مین
خلافت سے زمین کی سکونت مراد ہے ثالثاً اسلیے کہ اس آیت مین ہے لیبلوکم فیما اتٰکم بنا بر تفسیر صاحب تفسیر مذکور
جس سے مراد یہ ہے کہ تاکہ تم مین سے کون حالت فقر مین صبر کرتا ہے اور کون حالت غنا و تمول مین عنا کرتا ہے عالم ہو کا
ہو جاے لہذا جو مومنین صالحین آیت استخلاف سے مراد ہین وہ مومنین صالحین لیبلوکم فیما اتٰکم مین داخل نہین ہو سکتے
ہین کیونکہ اُن مومنین صالحین کے حق مین جو آیت استخلاف مین یہ شہادت الٰہیہ موجود ہے کہ وہ مومنین صالحین بدستور ماضی
و حال آیندہ بھی ہمیشہ ایمان کامل رکھین گے اور اعمال صالحہ کیا کرینگے اور زمین مین خلیفہ و غالب و اہل یمینہ ہونے کے بعد
بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرین گے اور زمین سے کیسکے سکر جو لوگ ہونگے وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین دیکھو جواب امر ثامنہ
نہم و سی و سوم اور جن مومنین صالحین کے حق مین اس قسم کی شہادت الٰہیہ موجود ہے وہ مومنین صالحین لیبلوکم فیما اتٰکم
مین داخل نہین ہو سکتے ہین لہذا فیما اتٰکم سے خلافت موعودہ آیت استخلاف ہرگز ہرگز مراد نہین ہو سکتی ہے جس سے
عیان مثل روز روشن ہو گیا کہ اس آیت مین وعدۂ آیت استخلاف کا ہرگز ہرگز کوئی ذکر نہین ہے نہ تصریح نہ تلویح

قولہ اور وہ خدا وہ ہے کہ کر دیا اُسنے تم کو جانشین زمین کا بعد پہلے لوگون کے **جواب** لفظ جانشین مین خلائف
الارض کا ترجمہ کسی طور سے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جس جگہ پر زمین کا قیام ہے اسی جگہ پر بعد زمین کے جو مقیم
ہوگا وہ جانشین زمین ہو سکتا ہے حالانکہ کسی بنی آدم کے لیے یہ متصور نہین ہے صحیح ترجمہ خلائف الارض
کا ساکنان زمین ہے چنانچہ تفسیر مذکور کی لفظ آدمیان سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہے کیونکہ لفظ آدمیان کم از کم زمانۂ
نزول آیت کے کل ابناے آدم کو شامل ہے اور بجز سکونت زمین کے لفظ خلافت کے اور کسی معنے مین کسی زمانے
کے کل ابناے آدم کی شرکت متصور نہین ہے خصوصاً پادشاہت مین تو کسی طور سے نہین ہو سکتی ہے چنانچہ کوئی
نہین کہہ سکتا ہے کہ اس زمانے مین بھی کسی برہما کو کسی پادشاہت مین شرکت ہے لہذا اس آیت مین خلائف
الارض کا ترجمہ بجز ساکنان زمین کے کچھ نہین ہو سکتا ہے بدین وجہ جس طور سے آیت استخلاف مین خلافت سے

زمین کی پادشاہت مراد ہی اُسی طور سے اس آیت مین خلافت سے زمین کی پادشاہت مراد نہین ہوسکتی ہی بلکہ قطعاً زمین
کی سکونت مراد ہی لہذا وعدۂ آیت استخلاف سے اس آیت کو کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی **قوله** اور بلند کیا بعض تمہارے
کو اوپر بعض کے درجون مین **جواب** اس سے رفعت درجہ تمول مراد ہی اسی سے صاحب تفسیر مذکور نے لفظ غنا
و توانگری اور لفظ مال وجاہ کے ساتھ تفسیر کی ہی کسی ایسے لفظ کے ساتھ تفسیر نہین کی جس سے پادشاہت
مراد ہونے کی بو بھی پیدا ہوسکے پس آیت استخلاف مین جو وقت نزول کے مومنین صالحین کو سلطنت عظیمہ عطا
کرنے کا وعدہ ہی اُسکا کوئی ذکر یہان نہین ہی بدینوجہ آیت استخلاف سے اس آیت کو کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی
قوله تاکہ آزمائے وہ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہی تمکو **جواب** اسکی تفسیر مین صاحب تفسیر مذکور نے جو لکھا ہی کہ تا بیازماید
شمارا در آنچہ شمارا دادہ از مال وجاہ تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ کدام از شما گواہ است بر غنا و صابر بر فقر۔ وہ صریح ہی
اسمین کہ مطلب ہی کہ اللہ نے بعض تمہارے کو مالدار اور بعض تمہارے کو نادار کیا ہی تاکہ مالدار سے مالداری مین
اور نادار سے ناداری مین جو عمل وقوع مین آئے وہ عالم آشکار ہوجائے پس کجھو آیت استخلاف پادشاہ و رعیت
بنانے مین ہی اور یہ آیت پادشاہ و رعیت بنانے مین نہین ہی بلکہ مالدار و نادار بنانے مین ہی لہذا اس آیت کو آیت استخلاف
سے ہرگز ہرگز کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی نیز آیت استخلاف سے خاص وقت نزول کے مومنین صالحین مراد ہین کما
اتضح سابقاً مراراً اور اس آیت سے وہ مومنین صالحین مراد نہین ہین بلکہ غیر مومنین مراد ہین چنانچہ ابھی واضح ہوچکا
اور پھر ابھی واضح ہوگا بدینوجہ بھی آشکار نامجال انکار ہی کہ اس آیت مین وعدۂ آیت استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہی
نہ بتصریح نہ بلا تصریح **قوله** تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہی **جواب**
یہ مضمون اُن آیتون مین بھی ہی جن آیتون کا قبل آیت استخلاف نازل ہونا محتاج بیان نہین ہی لہذا اس سے
اس آیت کو آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی ثم جعلنا کم خلٰئف فی الارض من بعدھم
لننظر کیف تعملون۔ اس آیت مین قرن رسول کے کل ابنائے آدم مخاطب ہونے کی صورت مین
وعدۂ آیت استخلاف سے مساس نہین ہوسکتا ہی لہذا فاضل موصوف نے صدر آیت کو حذف کردیا ہی جو کہ قرن
رسول کے کل ابنائے آدم مخاطب ہونے مین صریح ہی پوری آیت یہ ہی ولقد اھلکنا القرون من
قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینات وما کانوا لیومنوا کذٰلک نجزی القوم

المجرمین ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدهم لننظر کیف تعملون تفاسیر معتبرہ اہل السنت
تفسیر منہج الصادقین میں لکھا ہے ولقد اہلکنا القرون وبدرستی کہ ہلاک کردیم اہل قرنہا را من قبلکم پیش
از شما ہی اہل مکہ لما ظلموا آن ہنگام کہ ستم کردند بر پیغمبران و عصیان ورزیدند دار طاعت رحمان وجاءتهم وحالانکہ آمدہ
بودند بر ایشان رسلهم رسولان ایشان بالبینات بحجتہاے روشن معجزہ ہاے ظاہر کہ دال بود بر صدق
ایشان وکانوا لیؤمنوا ونبودند ایشان کہ ایمان آرند اگر ہلاک نشدندی زندہ ماندندے بجہت فرط عناد وانکار و
جحود ذلک ہمچنین کہ ایشان را جزا دادیم باہلاک ایشان بجہت تکذیب رسل نجزی القوم المجرمین جزا دہیم او
گروہ مشرکان را از اہل مکہ کہ تکذیب پیغمبر ما می کنند ثم جعلنکم پس گردانیدیم شما را ای گروہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بشما
مبعوث شد خلائف خلیفہاے گذشتگان جانشینان فی الارض در زمین من بعدهم پس از قرونے کہ
ہلاک شد لننظر تا ببینیم در صورت شہادت بعد از آنکہ دانستہ ایم در غیب کہ شما کیف تعملون چگونہ عمل
خواہید کرد از خیر وشر انتہی بلفظہ اس عبارت کی لفظ پیش از شما ای اہل مکہ بھی اور لفظ گروہ مشرکان را از اہل مکہ بھی اور لفظ
ای گروہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بشما مبعوث شد بھی نص صریح ہین اس آیت مین اہل مکہ سے خطاب ہونے پر اور جن
آیتون مین اہل مکہ سے خطاب ہے اُن آیتون کا قبل ہجرت نازل ہونے سے کوئی انکار نہین کرسکتا ہے لہذا اس آیت کا
قبل ہجرت نازل ہونا آشکار نامجال انکار ہے بدینوجہ اس آیت سے ہرگز ہرگز یہ مراد نہین ہوسکتا ہے کہ وعدہ آیت استخلاف
پورا کردیا گیا کیونکہ آیت استخلاف بعد ہجرت نازل ہوئی ہے کما اتضح سابقا مرارا اور اس عبارت کے لفظ مشرکان را از اہل مکہ
کہ تکذیب پیغمبر ما می کنند نص صریح ہے اس آیت سے کافرین ظالمین مکہ مراد ہونے پر اور چونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کفار مکہ مین مبعوث ہوئے تھے بنا بر اسکے لفظ پیش از شما ای اہل مکہ بھی اور لفظ ای گروہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بشما
مبعوث شد بھی نص صریح ہین اس آیت سے کافرین ظالمین مکہ مراد ہونے پر اور آیت استخلاف سے خاص وقت
نزول کے مومنین صالحین مراد ہین کما مر ارا لہذا اس آیت کو آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہے اور کفار
مکہ کو زمین کی پادشاہت حاصل نہ تھی زمین کی سکونت حاصل تھی اور قبل ہجرت اہل اسلام کو بھی پادشاہت حاصل
نہ تھی لہذا جب اس آیت سے کافرین ظالمین مکہ مراد ہونا اور اس آیت کا قبل ہجرت نازل ہونا ثابت ہوگئے تب یہ
کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ جسطور سے آیت استخلاف مین خلافت سے زمین کی پادشاہت مراد ہے اُسی طور سے

اس آیت مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد نہین ہی بلکہ زمین کی سکونت مراد ہی بدینوجہ بھی اس آیت کو آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی چونکہ آیت اولی کے وھوالذی جعلکم خلائف الارض اور اس آیت کے ثم جعلنکم خلائف فی الارض مین صرف لفظی فرق ہی مآل دونون کا ایک ہی اور آیت اولی کے لیبلوکم فیما اتنکم اور اس آیت کے لننظر کیف تعملون مین بھی صرف لفظی فرق ہی مآل دونون کا ایک ہی اور اس مناقشہ کے عنوان بیان فاضل ناصر کا صریح مقتضا بھی یہ ہی کہ دونون آیتون کا مورد و مراد ایک ہین لہذا جب اس آیت کا مورد کفار مکہ مراد سکونت زمین نزول قبل ہجرت ہونا انکشاف ہوگیا اُس آیت کا بھی مورد کفار مکہ مراد سکونت زمین نزول قبل ہجرت ہونا ہویدا و پیدا ہوگیا جس سے کالشمس او انجلی ہوگیا کہ دونون آیتون سے کسی آیت کو مورد یا مراد آیت استخلاف سے کوئی مساس نہین ہی کیونکہ آیت استخلاف کا مورد خاص وقت نزول کے مومنین صالحین مراد پادشاہت عظیمہ نزول بعد ہجرت ہی **قولہ** پھر کردیا ہمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے بعد پہلون کے تاکہ دیکھین ہم کیونکر عمل کرتے ہو **جوابہ** اس آیت سے مراد یہ ہی کہ ای کفار مکہ کردیا ہمنے تمکو ساکنان زمین بعد اگلون کے تاکہ تم جو عمل کروگے وہ جسطورسے معلوم بعلم غیر عالم آشکار ہی اُسی طور سے معلوم بعلم عالم آشکار بھی ہوجائے اور آیت استخلاف سے مراد یہ ہی کہ جو مومنین صالحین اسوقت موجود ہین اُن مومنین صالحین کو اللہ زمین مین سلطنت عظیمہ اور اہل دین پر غلبہ شدیدہ عطا کریگا بعد اُسکے اُن مومنین کے کل مناقب مذکورہ مندرجہ آیہ کو جو لوگ نہ مانینگے وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین لہذا یہ کہنا کہ اس آیت مین ایفاے وعدہ آیت استخلاف کا بیان ہی **سہ** چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا + الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + کے قبیل سے ہی امنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین امنوا منکم وانفقوا لہم اجر کبیر (سورۃ الحدید) ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ کیا ہی تمکو جانشین پہلون کا بیچ اُسکے پس جو لوگ ایمان لائے تم مین سے اور خرچ کیا واسطے اُنکے ہی ثواب بڑا **جوابہ** مفسرین معتمدین اہل لغت سے صاحب تفسیر منہج الصادقین نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی ای ہمہ اہل کفر و عناد و ارباب انکار بگروید بخدا و تصدیق کنید بوحدانیت و بفرستادہ او کہ محمد است و بدہید از انچہ گردانیدہ است خدای شمارا استخلاف کردہ شدگان از امم سابقہ یعنے شمار انلفا و پس نشینان گردانید در تملک دران و بعد از موت ایشان اثر اشتبار رسانیدہ و شمارا ازان متمتع و برخوردار گردانیدہ الخ یہ عبارت نص صریح

اسپر کہ اس آیت مین خطاب ہی کافرین منکرین توحید و رسالت سے نیز نص صریح ہی اسپر کہ جس طور سے بعد مرنے ایک کے دوسرا اُس کا قائم مقام ہوتا ہی اور اُسکا متروکہ اُس دوسرے کو پہونچتا ہی اور وہ دوسرا اُس سے منتفع ہوتا ہی اُسی طور سے زمانہ نزول آیۂ مذکورہ کے کافرون کو اگلون کا قائم مقام کرنا بعد مرنے اگلون کے اور اُنکا متروکہ اُنکو پہونچانا اور اس سے اُنکو منتفع کرنا مراد ہی اس آیت مین استخلاف سے اور عنوان مناقشہ سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہی کہ فاضل موجد مناقشہ ہذا کے نزدیک بھی اس آیت کا اور مذکورۂ بالا دونون آیتون کا مورد و مراد ایک ہی لہذا جب اُن دونون آیتون کا قبل ہجرت نازل ہونا ثابت ہوگیا اس آیت کا بھی قبل ہجرت نازل ہونا طشت از بام ہوگیا اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین خلافت سے بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا اور اُسکا متروکہ اسکو پہونچنا اور اُس متروکہ سے اُسکا منتفع ہونا مراد ہی تب یہ واضح ہوگیا کہ اُن دونون آیتون مین بھی خلافت سے یہی مراد ہی اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ اُن دونون آیتون مین کفار سے کفار مکہ مراد ہین تب یہ معلوم ہوگیا کہ اس آیت مین بھی کفار سے کفار مکہ مراد ہین پس بدستور آیتین مذکورتین بالا اس آیت کو بھی وعدۂ آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی اولاً اسلیے کہ آیت استخلاف بعد ہجرت نازل ہوئی ہی اور یہ آیت قبل ہجرت نازل ہوئی لہذا اس آیت مین نہین کہا جاسکتا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف پورا کردیا گیا مثلاً ثانیاً اسلیے کہ آیت استخلاف مین خلافت سے زمین کی بادشاہت عظیمہ مراد ہی اور اس آیت مین بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا مراد ہی جیسا کہ غیر بادشاہون مین بھی ہوتا ہی ثالثاً اسلیے کہ آیت استخلاف مین خاص اُن مومنین صالحین سے خطاب ہی جو کہ بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور پہلے سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اور اس آیت مین خطاب ہی کافرین منکرین اجمعین سے رابعاً اسلیے کہ آیت استخلاف مین استخلاف سے مومنین صالحین کو سلطنت عظیمہ عطا کرنا مراد ہی اور اس آیت مین جس طور سے غیر بادشاہون مین بھی ہوتا ہی اُسی طور سے کافرین منکرین کو نشینان اولین کرنا مراد ہی خامساً اس لیے کہ آیت استخلاف مین خلافت سے زمین کی بادشاہت عظیمہ مراد ہی اور زمانۂ نزول قرآن مین کافرون کو بادشاہت حاصل نہین ہوئی اور اس آیت مین خطاب ہی کافرون سے لہذا اس آیت مین یہ نہین کہا جاسکتا ہی کہ آیت استخلاف مین جو تمکو وعدہ دیا گیا ہی وہ پورا کردیا گیا مثلاً پس بوجوہ خمسہ واضح ہوگیا کہ جس طور سے اوپر کی دونون آیتون سے کسی آیت کو وعدۂ آیت استخلاف سے

کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی اُسی طور سے اس آیت کو بھی وعدہ آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی بس آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ برحقیت راشدیت خلافت صدیقیہ فاروقیہ وذی النوریہ کے آفتاب پر خاک ڈالنے اور جہال اہل لعنت کو گمراہی مین رکھنے کے واسطے کلام ربانی مین فاضل ناصر نے **ایک** تحریف معنوی یہ کی ہی کہ ان آیتون کا بعد ہجرت بلکہ بعد فتح مکہ نازل ہونا ظاہر کیا ہی حالانکہ یہ تینون آیتین قبل فتح مکہ بلکہ قبل ہجرت نازل ہوئی ہین چنانچہ ابھی واضح ہوچکا **دوسری** تحریف معنوی یہ کی ہی کہ جو مومنین صالحین آیت استخلاف سے مراد ہین اُن مومنین صالحین کا ان آیتون سے مراد ہونا ظاہر کیا ہی حالانکہ ان آیتون سے وہ مومنین صالحین مراد نہین ہین بلکہ کافرین منکرین مکہ مراد ہین چنانچہ نیز ابھی واضح ہوچکا **تیسری** تحریف معنوی یہ کی ہی کہ جس طور سے آیت استخلاف مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہی اُسی طور سے ان آیتون مین بھی زمین کی بادشاہت مراد ہونا ظاہر کیا ہی حالانکہ ان آیتون مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد نہین ہی بلکہ سکونت زمین اور بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا مراد ہی چنانچہ نیز ابھی واضح ہوچکا لیکن بحکم **سه** چراغی را کہ ایزد برفروزد* ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد* ان تحریفون سے فاضل ناصر کا محرف القرآن ہونا ثابت ہوگیا آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ برحقیت راشدیت خلافت صدیقیہ فاروقیہ وذی النوریہ کے آفتاب پر خاک نگئی نہ جائیگی **سه** فشاند نور مہ سگ عوعو کند* کی زعوعو ماہ ترک ضو کند* کا حساب ہی **قوله** ان آیات سے صاف ظاہر ہی کہ مسلمانون کے لیے خدا نے جو وعدہ خلافت فی الارض کا کیا تھا وہ عہد پیغمبری مین پورا ہوگیا **جوابہ** مسلمان اور مومن صالح مین عموم وخصوص مطلق ہی اور آیت استخلاف مین خاص مومنین صالحین کو خلافت وغلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی نہ عام مسلمانون کو جو کہ بنا برمزعوم اہل لعنت منافقون کو بھی شامل ہی اور ایمان والون سے نہین کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ کافرون سے کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ لہذا خود فاضل مذکور نے ان تینون آیتون کا مراد ومورد واحد قرار دیکر تیسری آیت کے ترجمہ مین جو فرمایا ہی کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اُس سے ان آیتون مین کافرون سے خطاب ہونا آشکارا مجال انکار ہی بنا براسکے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو خلافت وغلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اُسکا کوئی ذکر ان آیتون مین نہین ہی نیز ابھی بنا برتصریح صاحب تفسیر منہج الصادقین واضح ہوچکا ہی کہ ان آیتون مین کفار مکہ سے خطاب ہی اور یہ معلوم ہی کہ عہد پیغمبری مین کفار مکہ کو بادشاہت

حاصل نہین ہوئی بدینوجہ بھی صاف ظاہر ہی کہ آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو بادشاہت و غلبہ عطا کرنے کا
وعدہ ہی ان آیتون مین اُسکا کوئی ذکر نہین ہی نہ ہوسکتا ہی اور آیت استخلاف کا نزول بعد ہجرت ہی اور یہی بنا بر تصریح
صاحب تفسیر منہج الصادقین عیان ہوچکا ہی کہ ان آیتون کا نزول قبل ہجرت ہی بدینوجہ بھی ان آیتون مین ہرگز
نہین کہا جاسکتا ہی کہ وعدہ آیت استخلاف پورا ہوگیا مثلا **قولہ** بلکہ ان آیات سے بعد غور کے یہ بھی واضح ہوتا ہی کہ کس غرض
سے مسلمانون کو خلافت دی گئی اور وہ کسطرح برتین گے جسمین انکی ایسی حالت ہوگی کہ وہ سزا و جزا کے مستحق ہونگے
اور سزا و جزا کی ترتیب جیسی کہ آیات مین ہی اسکو اوقات خلافت پر منطبق کرنے سے ظاہر ہوجاتا ہی کہ کون خلافت کس چیز
کے قابل اور مستحق ہی **جواب** یہ سب بنائے فاسد علی الفاسد ہی اولاً اسلیے کہ آیت استخلاف مین عام مسلمانون کو خلافت
دینے کا وعدہ نہین ہی بلکہ خاص مومنین صالحین کو خلافت یعنے بادشاہت زمین عطا کرنے کا وعدہ ہی **ثانیاً** اسلیے
کہ آیت استخلاف مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہی اور ان آیتون مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد نہین ہی
بلکہ بعد اولین کے آخرین کا ساکنان زمین ہونا اور متروکہ اولین کا آخرین کو پہونچنا مراد ہی کما لا یخفی علی الفطن **ثالثاً** اسلیے
کہ نزول آیت استخلاف بعد ہجرت ہی اور نزول ان آیات کا قبل ہجرت کما لا یخفی علی الفطن **رابعاً** اسلیے کہ بنا بر
مفاد اس قول صاحب مناقشہ کے بھی ان آیتون کا مورد و مراد ایک ہونا عیان مثل روز روشن ہی بنا بر اسکے تیسری آیت
مین جو حکم ہوا ہی کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ و ساتھ رسول اللہ کے وہ صریح ہی ان آیتون سے کفار مراد ہونے مین اور آیت
استخلاف مین جو لفظ امنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت ہی وہ صریح ہی مومنین صالحین مراد ہونے مین **خامساً** اسلیے کہ
بھی معلوم ہوچکا ہی کہ تفسیر منہج الصادقین اہل سنت کی عبارات متعددہ صریح ہین ان آیتون سے کفار مکہ مراد ہونے
مین اور سابقاً مراراً معلوم ہوچکا ہی کہ تفسیر خلاصۃ المنہج کی عبارت صریح ہی آیت استخلاف سے مہاجرین مراد ہونے مین
پس ان وجہون سے آشکار کالشمس فی نصف النہار ہوگیا کہ وعدہ آیت استخلاف سے ان آیتون کو نہ کوئی واسطہ ہی نہ کوئی
رابطہ لہذا اس قول صاحب مناقشہ کے کل اجزا کے بنائے فاسد علی الفاسد ہونے مین کوئی عاقل منصف اصلا کلام نہین کرسکتا
ہی اور سزا و جزا جس ترتیب سے یہان مذکور ہی اُس ترتیب سے صدہا آیتون مین مذکور ہی لہذا اس سے کسی آیت کو آیت استخلاف
سے کوئی واسطہ پیدا نہین ہوسکتا ہی علاوہ اسکے جبکہ واضح ہوگیا کہ ان آیتون مین کفار سے خطاب ہی تب لائح
ہوگیا کہ اس ترتیب سزا و جزا سے مراد یہ ہی کہ جو کفر سے تائب ہوکر مشرف بایمان ہوکے ایمان پر قائم رہے گا وہ مستحق سزا ہوگا

اور جو کفر سے تائب ہو کر مشرف با یمان ہو کے ایمان پر قائم رہیگا وہ مستحق جزا ہوگا لهذا اسکو اوقات خلافت منطبق کر کے
خلفاے اربعہ سے بعض کو مستحق سزا بعض کو مستحق جزا قرار دینا ع چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ۔ الا یا ایہا الساقی
ادر کاسا و ناولہا ۔ کے قبیل سے ہی اور اہل مکہ سے حضرت صدیق اکبر کا بعد مشرف باسلام ہونے کے راہ خدا مین خرچ کرنا
بلا خلاف و اختلاف کتب فریقین مین مذکور و مشهور ہی حتے کہ آیہ کریمہ وسیجنبها الاتقى الذى يؤتى ماله يتزكى
سے صدیق اکبر مراد ہونے پر اہل لغت کی تفسیر مجمع البیان وغیرہ شاہد عادل ہی جس سے معلوم ہوا کہ صاحب مناقشہ کے
ذکر فرمودہ تیسری آیت مین کفار مکہ کو جو ارشاد ہوا ہی کہ جنہے تم مین سے مشرف با یمان ہو کر خرچ کیا ہی واسطے اسکے
ہی اجر کبیر بنا بر اُسکے صدیق اکبر کا مستحق اجر کبیر ہونے سے انکار کرنا صریح کلام خدا کی تکذیب کرنا ہی
اور آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ بر حقیت راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کے آفتاب پر خاک ڈالنے
کے واسطے اس طور سے کلام خدا کی تکذیب کرنے کا جو انجام ہی وہ ہر عاقل با ایمان کو معلوم ہی بیان کی کچھ ضرورت نہین
ہی **قولہ** ان آیات سے کچھ شبہ نہین رہتا ہی کہ خلافت فی الارض کا جس سے مراد بادشاہت اور سلطنت ہی جو خدا نے
مومنین سے وعدہ کیا تھا اُس وعدے کو خدا نے خود عہد پیغمبر مین پورا کر دیا اور مومنین کو خلافت فی الارض حاصل
ہو گئی **جواب** چونکہ ان آیتون مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہونا کسی دلیل سے ثابت نہین کیا گیا ہی اور ثابت کرنا
دائرہ امکان سے خارج ہی لهذا یہ قول کسی طرح گوز شتر سے کم نہین ہو سکتا ہی اور ابھی معلوم ہو چکا ہی کہ مفسرین معتمدین
اہل لغت سے صاحب تفسیر منہج الصادقین کا قول صریح ہی ان آیتون مین کفار مکہ سے خطاب ہونے مین اور اس
قول کا غلط ہونا کسی دلیل سے ثابت نہین کیا گیا اور ثابت کرنا خارج از دائرہ امکان بھی ہی بدینوجہ بھی یہ قول صاحب مناقشہ
کسی طرح بجز ترانہ دیوانہ کے کچھ نہین ہو سکتا ہی اور نیز ابھی معلوم ہو چکا ہی کہ قول صاحب تفسیر مذکور صریح ہی ان
آیتون مین خلافت سے بعد پہلے کے پچھلے کا ساکن زمین ہونا اور بعد مرنے پہلے کے پچھلے کو پہلے کا متروکہ پہونچنا
مراد ہوتے مین جیسا کہ غیر بادشاہون مین بھی ہوتا ہی اور اس قول کا غلط ہونا بھی کسی دلیل سے ثابت نہین کیا گیا
اور ثابت کرنا ممکن بھی نہین بدینوجہ بھی یہ قول صاحب مناقشہ سوائے فسانہ مجنونانہ کے کچھ نہین ہو سکتا ہی اور
ان تینون آیتون کا مورد و مراد ایک ہونا خود فاضل مناقش کے اس قول سے بھی عیان غیر محتاج بیان ہی اور
یہ کھلا ہوا ہی کہ مومن سے نہین کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ کافر سے کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ لهذا تیسری آیت مین

جو ارشاد ہوا ہی کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول اُس اللہ کے اُس سے ان آیتون کا مورد و مراد کفار ہونا
آشکار نا مجال انکار ہی بلکہ یہ جو ارشاد ہوا ہی کہ تم مین سے جسنے مشرف با یمان ہو کر خرچ کیا ہی واسطے اسکے ہی اجر کبیر
وہ بھی صریح ہی ان آیتون کا مورد و مراد کفار ہونے مین اور یہ معلوم ہی کہ عہد پیغمبر مین کسی کافر کو پادشاہت حاصل
نہین ہوئی لہذا جسطور سے آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہی اُسی طور سے ان آیتون مین
خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہونا خیال محال ہی بدینوجہ بھی یہ قول صاحب مناقشہ بجز ترانۂ ملحدانہ کے کچھ نہین
ہوسکتا ہی پس کوئی شبہہ نہین رہا کہ آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو خلافت بمعنی پادشاہت نہین عطا کرنیکا
وعدہ ہی اُسکا کوئی ذکر ان آیتون مین نہین ہی اور یہ قول فاضل مناقش محض ملحدانہ رندانہ ہی لیکن بحکم الحق یعلو و
لا یعلی فاضل مناقش نے اپنے اس قول مین ظاہر کر دیا ہی کہ آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہونا
تین آیتون سے ثابت ہی لہذا فاضل مناقش نے اپنے جس رسالہ مین یہ مناقشہ سر کیا ہی اُسکے جلد پنجم مین بجواب
صاحب نصیحۃ الشیعہ جو آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت علم مراد ہونا بالطوالت بیان کیا ہی اور اپنے
یہان کی بعض روایتون سے اُسکو مشید کیا ہی اُسکے جواب مین بجز دروغ گو را حافظہ نباشد کے کچھ کہنے کی
ضرورت نہین ہی پھر جا بجا اپنے رسالہ مذکورہ مین یہ بھی بیان کیا ہی کہ جو روایت مخالف آیت ہی اُسکا اعتبار
نہین ہوسکتا ہی لہذا اُن روایتون کے جواب مین بھی بجز دروغ گو را حافظہ نباشد کے اور کچھ کہنے کی ضرورت
نہین ہی مناقشہ پنجم کے جواب مین اقوال مفسرین اہل لعنت کو جو دیکھیگا آیت استخلاف مین خلافت سے
پادشاہت نہین مراد ہونے مین اُسکو ہرگز کوئی شبہہ نہ رہیگا اُسکے علاوہ یہان بھی کچھ عرض کیا جاتا ہی۔
اول یہ کہ تودہ تودہ روایات اہل لعنت مین اس آیت سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا بیان کیا گیا حتی کہ سلطان
العلماء اہل لعنت بوارق مین فرماتے ہین کہ در تفسیر این آیہ رجوع باخبار اہل بیت نمودہ شود پس بر انکہ اجماع
اہل بیت منعقد شدہ برانیکہ مراد از آیہ اہل بیت و شیعیان آنحضرت اند در زمان رجعت و ظہور صاحب العصر روی
العیاشی باسنادہ الخ پھر دو صفحے کے بعد فرماتے ہین کہ مراد از آیہ بخصوص عترت طاہرہ زمان امام صاحب الزمان
است و در آن زمان انچہ قلع اصول کفر و فجور بظہور خواہد رسید مصداق آیہ است انتہی کیا آیۂ مذکورہ سے زمانۂ
امام مہدی مراد ہونے پر اجماع اہل بیت منعقد ہونے کے بعد آیۂ مذکورہ مین خلافت سے پادشاہت نہین

مراد ہونے مین کوئی شبہہ رہ سکتا ہی ہرگز نہین کیا آیۂ مذکورہ سے زمانۂ امام مھدی مراد ہونے پر نصوص عترت طاہرہ موجود ہونے کے بعد آیۂ مذکورہ مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہونے مین کوئی شک رہ سکتا ہی ہرگز نہین کیا زمانۂ امام مھدی مین جو استیصال کفر و فجور ہوگا اُسکا مصداق آیۂ مذکورہ ہونے پر نصوص عترۃ طاہرہ موجود ہونے کے بعد آیۂ مذکورہ مین خلافت سے پادشاہت مین مراد ہونے مین کوئی شبہہ رہ سکتا ہی ہرگز نہین۔

دوم یہ کہ خود فاضل مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے ایک مقام مین ایک حدیث کا رسول خدا سے صادر ہونا قبول کرکے لکھا ہی کہ حدیث نے آیت کی تفسیر یون کردی کہ وعدہ عرب و عجم کی پادشاہت کا ہی انتہی بلفظہ حدیث رسول نے جو آیت کی تفسیر کردی ہی کہ وعدہ عرب و عجم کی پادشاہت کا ہی اُسکے بعد یہ کہنا کہ پادشاہت زمین کا وعدہ نہین ہی پادشاہت علم کا وعدہ ہی صریح قول رسول کی تکذیب کرنا ہی۔

سوم یہ کہ اگر پادشاہت علم مراد ہوتی تو لیستخلفنھم فی العلم ارشاد ہوتا حالانکہ آیت مین یہ ارشاد نہین ہوا ہی بلکہ لیستخلفنھم فی الارض ارشاد ہوا ہی جو کہ پادشاہت زمین مراد ہونے پر نص صریح ہی باوصف اسکے یہ کہنا کہ پادشاہت علم مراد ہوسکتی ہی کس قبیل سے ہوگا ناظرین خوب جان سکتے ہین راقم آثم کو لکھنے کی کچھ ضرورت نہین ہی۔

چہارم یہ کہ نزول آیت استخلاف سے پہلے بھی اہل اسلام پر کوئی اپنی حجت قائم نہین کرسکتا تھا بلکہ اہل اسلام سب پر اپنی حجت قائم کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ قبل نزول آیت استخلاف کے اہل اسلام کو پادشاہت علم حاصل تھی لہذا و لیمکنن لھم دینھم سے غلبہ حجت جو پادشاہت علم سے حاصل ہوتا ہی مراد نہین ہوسکتا ہی بلکہ غلبہ ثروت جو پادشاہت زمین سے حاصل ہوتا ہی مراد ہی۔

پنجم یہ کہ خود فاضل مذکور اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم مین لکھتے ہین کہ یہ آیت عہد پیغمبر مین نازل ہوئی ہی اُسوقت کہ مسلمان کم تھے اور حالت خوف مین تھے اور اُنکے دین نے تمکین نہین پائی تھی انتہی اس کلام سے عیان مثل روز روشن ہی کہ بوقت نزول اس آیت کے اہل اسلام کو حجت اعدا کا خوف نہ تھا جسکی تبدیل پادشاہت علم سے ہوتی ہی بلکہ کثرت و قوت اعدا کا خوف تھا جسکی تبدیل پادشاہت زمین سے ہوتی ہی لہذا بے شبہہ معلوم ہوگیا کہ پادشاہت علم مراد نہین ہی بلکہ پادشاہت زمین مراد ہی پس مناقشہ پنجم کے جواب مین بارہ دلیلون سے اور یہان پانچ دلیلون سے آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہونا ایسا واضح ہوگیا کہ جس روایت اہل لغت مین پادشاہت علم

مراد ہونا بیان کیا گیا ہے اس روایت کے وہم یا اتہام راوی ہونے مین کوئی شک نہین رہ سکتا ہے تاہم ایک بات اور گذارش ہے وہ یہ ہے کہ بجواب مناقشہ بیسی وچہارم دسی وششم واضح ہو چکا ہے کہ یہ آیت بعد ہجرت کے غزوۂ بدر سے پہلے نازل ہوئی ہے جسکے بعد عقد شریف حضرت سیدہ ہوا ہے حالانکہ بنابر مذہب اہل لعنت جناب امیر کو اس سے پہلے پادشاہت علم حاصل تھی پھر فاضل مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد مذکور مین لکھا ہے کہ وعدہ اُن لوگون سے ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کرچکے تھے انتہی بلفظہ پس چونکہ وعدہ خاص اُن مومنین صالحین سے ہے جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اور تولد حسنین بلکہ عقد شریف سیدہ اسکے بعد ہے بدیں وجہ جن لوگون سے وعدہ ہے اُن لوگون مین حسنین داخل نہین ہوسکتے ہین لہذا اگر کہا جاے کہ موافق وعدہ اس آیت کے جناب امیر کو پادشاہت علم حاصل ہوئی ہے تو ہرگز نہین ہوسکتا ہے کیونکہ بنابر مذہب اہل لعنت نزول اس آیت کے قبل سے آنجناب کو پادشاہت علم حاصل تھی اور اگر کہا جاے کہ حسنین کو ہوئی ہے تو یہ بھی نہین ہوسکتا ہے کیونکہ جن لوگون سے وعدہ ہے حسنین اُن لوگون مین داخل نہین ہین اور اگر کہا جاے کہ موجودین وقت نزول آیت سے اور کسیکو ہوئی ہے تو یہ بھی نہین ہوسکتا ہے کیونکہ بنابر مزعوم اہل لعنت موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے اور کسی کو پادشاہت علم نصیب نہین ہوئی پس معلوم ہوا کہ اس آیت مین خلافت سے پادشاہت علم مراد ہونا کسی طور سے صحیح نہین ہوسکتا ہے لہذا پادشاہت دین مراد ہونا ایسا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہوگیا کہ جس روایت اہل لعنت مین پادشاہت علم مراد ہونا بیان کیا گیا ہے اُس روایت کا وہم یا اتہام راوی ہونے مین کوئی شک نہین رہا اسوقت ایک بات اور یاد آگئی جسکے لکھنے بغیر رہا نہین جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مقدمۂ فدک مین پیدا ہوتا ہے کہ حضرات اہل لعنت چالیس ہزار دینار فدک کی آمدنی بیان کرتے مین حالانکہ نبی کریم کا اپنی ایک بیٹی کو اتنی بڑی آمدنی کی زمین ہبہ کردینا ایک ایسی بات ہے کہ ہرگز کوئی باخبر آدمی تسلیم نہین کرسکتا ہے اس وارد مورد کو دفع کرنے کے خیال خام سے خود فاضل مناقش اپنے رسالہ مذکورہ ہی کی بحث فدک مین جو بہت طول وطویل بیان کیا ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ رسولخدا صرف نبی نہ تھے بلکہ آیت استخلاف مین جو پادشاہت کا وعدہ ہے وہ رسولخدا کے عہد مین پورا ہوگیا تھا اسی سے رسولخدا پادشاہ بھی تھے اور پادشاہ کو زمین پادشاہت سے کسی کو بطور ہبہ کسی کو بطور جاگیر کے دینے کا اختیار ہوتا ہے لہذا رسولخدا کا فدک بطور ہبہ کے اپنی بیٹی کو دینا ایک

ایسی بات ہی کہ ہرگز کوئی باخبر آدمی استبعاد نہین کرسکتا ہی فاضل موصوف کے الفاظ اگرچہ بہت ہین مگر مضمون اس سے زیادہ نہین ہی بلکہ جو نظر غور سے دیکھیگا وہ اس سے کم پائیگا اب یہان پر چند باتین واجب الاظہار قائم ہین ایک یہ کہ فاضل موصوف کا یہ افادہ برملا ندادیر رہا ہو کہ آیت استخلاف مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہونا ایسی قطعی و جزمی ہی کہ اگر اسکے سوائے کسی اور معنے کے احتمال باقی ہونے کا کوئی قائل یا ناقل ہی تو وہ ضرور اسکا وہم یا اتہام ہی اور جواب مناقشہ یکم کی جلد اول کو جو بغور دیکھیگا وہ جزم کریگا کہ یہ بادشاہت نہین صرف دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر اور مومنین صالحین مومورین بالخلافت کو دشمنون پر غلبہ دینے کے واسطے ہی ہان موافق اس وعدے کے جو مومن صالح بادشاہ ہوگا بذریعہ علما کے علم اور ہدایت کی ترویج کرنا اسکا فرض منصبی ہوگا لہذا کہا جاسکتا ہی کہ یہ بادشاہت علم اور ہدایت کے واسطے بھی ہی یہ ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ بادشاہت نہین صرف علم اور ہدایت کے واسطے ہی معہذا یہ بھی بادشاہت نہین مراد ہونے کا اعتراف ہی جو ہمارا استدلال اہل عدل و انصاف ہی دوسری بات یہ ہی کہ حصہ فدک آیات بینات کو جو دیکھ لیگا اسپر منکشف ہوجائیگا کہ فتح مکہ سے قریب دو برس پہلے بعد فتح خیبر کے رسولخدا کا اپنی بیٹی کو فدک ہبہ کردینا کتب اہل سنت کی روایات و عبارات مین بیان کیا گیا ہی اور فاضل موصوف نے یہ بیان کیا ہی کہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدہ آیت استخلاف پورا ہوگیا تھا اسی سے رسولخدا بادشاہ بھی تھے پس جسکی بنا پر رسولخدا کا بادشاہ ہونا بیان کیا ہی اسکا فتح مکہ کے بعد ہونا بھی بیان فرمادیا ہی اور ہبہ فدک کا فتح مکہ سے قریب دو برس پہلے ہونا بھی انکے کتب کی روایات و عبارات مین بیان کیا گیا ہی لہذا فاضل موصوف کا یہ افادہ کرنا کہ رسولخدا بادشاہ تھے اور زمین بادشاہت سے جسکو چاہے بطور ہبہ کے دینے کا اختیار بادشاہ کو ہوتا ہی بدینوجہ ہبہ فدک ہرگز مستبعد نہین ہوسکتا ہی ایسا بے جوڑ ترانہ مجنونانہ ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی یہ تو ایسی بات ہی کہ نبی ہوئے پیچھے نبوت کی پہلے معہذا ایک شخص کو ایک فعل کا اختیار ہونا بلحاظ اسکے حالات و عادات کے اس سے اس فعل کے مستبعد ہونیکی منافی نہین ہی لہذا بالفرض اگر سرور اخیار کو یہ اختیار تھا کہ جو زمین جسکو چاہین ہبہ کردین تاہم سید ابرار کے حالات و عادات سے جو واقف ہی وہ ہبہ فدک کو ہرگز تسلیم نہین کرسکتا ہی چنانچہ تفصیل اسکی آیات بینات کے حصہ فدک مین موجود ہی جو چاہے دیکھ لے تیسری بات یہ ہی کہ کتب اہل سنت خیر البریت کی جن روایات مین ہبہ فدک کا ذکر ہی اُن روایات کا حال یہ ہی کہ بعض کی سند نہین ہی اور بعض کی سند ہی لیکن

شیعہ راوی سے خالی نہین ہی لہذا بنابر ہبہ فدک کے صدیق امت پر طعن قائم کرکے اہل سنت خیر البریہ سے جواب طلب کرنا صریح اپنی جہالت و حماقت کا پردہ فاش کرنا ہی حالانکہ خود حضرات اہل لعنت اپنے کتب کی بعض روایات کے جواب مین بہت نعرہ زنی سے کہا کرتے ہین کہ اس روایت کا فلان راوی شیعہ نہین ہی لہذا یہ روایت شیعہ پر حجت نہین ہوسکتی ہی اور کبھی فرمایا کرتے ہین کہ اس روایت کی سند نہین ہی ممکن ہی کہ اسکے سلسلہ روات مین کوئی غیر شیعہ ہو لہذا یہ روایت شیعہ پر حجت نہین ہوسکتی ہی اسکی تفصیل فصل سوم مین گذر چکی۔

مبحث ششم یہ کہ فاضل مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد مذکور مین بعبارت طویلہ ایک بات بیان کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ وعدہ آیت استخلاف کا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ کے پورا ہونے کی تصدیق اس آیت سے بھی ہوتی ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فاضل موصوف نے اسکا ترجمہ ان الفاظ کے ساتھ کیا ہی آج کے دن کامل کر دیا مین نے دین تمھارے لیے اور تمام کر دین مین نے تمھارے اوپر نعمتین اپنی اور راضی ہوا مین تمھارے واسطے دین اسلام کے لیے انتہی یہ ترجمہ صحیح نہین ہی صحیح ترجمہ یہ ہی آج کے دن کامل کر دیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا اور پوری کر دی مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پس فاضل موصوف نے لکم دینکم کا ترجمہ کیا ہی دین تمھارے لیے حالانکہ اسکا ترجمہ ہی واسطے تمھارے دین تمھارا اور نعمتی کا ترجمہ کیا ہی نعمتین اپنی حالانکہ اُسکا ترجمہ ہی نعمت اپنی اور رضیت لکم الاسلام دینا کا ترجمہ کیا ہی راضی ہوا مین تمھارے واسطے دین اسلام کے لیے حالانکہ اُسکا ترجمہ ہی پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین فاضل موصوف نے یہ سب عمداً کیا ہی تاکہ مطلب آیت عربی نہ سمجھنے والون سے مخفی رہے اور بعد ترجمہ کے جو لکھا ہی اُسکے الفاظ یہ ہین اس آیت کے مراتب عہد پیغمبر مین پورے ہوگئے تھے مسلمانون کے لیے دین بھی کامل ہوگیا تھا اور بادشاہت بھی قائم ہوگئی تھی اب جو کہے کہ وعدہ استخلاف خلفاے ثلثہ کے حق مین پورا ہوگیا اُسکو قبول کرنا پڑیگا کہ عہد پیغمبر مین نہ دین کامل ہوا نہ نعمتین خدا کی پوری ہوئین نہ دین اسلام کے لیے مسلمانون کے واسطے خدا راضی ہوا انتہی بحذف الزوائد فاضل موصوف کا یہ کلام اُسی قبیل سے ہی جس قبیل سے آپ کا ترجمہ آیہ ہی صرف تین خبر اس آیت مین ہین **اول** یہ کہ خدا نے مخاطبین آیت کے واسطے دین کو کامل کر دیا **دوم** یہ کہ خدا نے مخاطبین پر ایک خاص نعمت پوری کر دی **سوم** یہ کہ خدا نے پسند کیا مخاطبین کے واسطے اسلام کو دین پس فاضل موصوف

جو فرماتے ہین کہ اس آیت کے مراتب عہد پیغمبر مین پورے ہوگئے تھے اس سے اگر بعد نزول آیت پورا ہونا مراد ہی تو غلط صریح
بلکہ کذب فضیح ہی کیونکہ ہر سہ خبر مذکور خبر عن الماضی ہی اور اگر قبل نزول آیت پورا ہونا مراد ہی تو چونکہ آیت بنا جہا خبر عن
الماضی ہی لہذا قبل نزول آیت کے پورا ہونا ایسا عیان ہی کہ ہرگز سلسلۂ بیان مین آنے کے قابل نہین ہوسکتا ہی
اسی سے آجتک کسی مفسر نے اسکا ذکر نہین کیا ہی درحقیقت اس آیت کے مضمون پر مطلع ہونیکے بعد نہ نزول اس آیت سے
پہلے دین اسلام کے کامل ہونے سے کوئی انکار کرسکتا ہی نہ دین اسلام کا کامل ہونا جو ایک نعمت ہی اُسکے پورے
ہونے سے کوئی انکار کرسکتا ہی نہ خدا کا اسلام کو دین پسند کرنے سے کوئی انکار کرسکتا ہی لیکن آیت استخلاف مین
جو خاص وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین مین ایسی سلطنت عظیمہ اور اعلاپر ایسا غلبۂ شدیدہ عطا کرنے کا وعدہ ہی جس سے
دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ ہوجائے اور اُن مومنین صالحین سے خوف اعدا دور ہوجائے
نہ اُس سے اس آیت کو کوئی مس ہی نہ اور کسی نہج کی بادشاہت سے نہ دین کامل ہونا جو ایک نعمت ہی اسکے سوائے
اور کسی نعمت سے ہان عہد پیغمبر مین بہت نعمتین پوری ہونا مسلم ہی لیکن اس آیت مین ایک نعمت مذکورہ کے سوائے
کسی نعمت کا ذکر نہین ہی اسی سبب سے اللہ نے صیغۂ واحد کے ساتھ بیان کیا ہی جسکا ترجمہ فاضل موصوف نے مارے فرط دیانت کے
صیغۂ جمع کے ساتھ کیا ہی اور یہ نہ خیال ہوا کہ بحکم لکل فرعون موسیٰ آخر کوئی اس فرط دیانت کا پردہ فاش کر دیگا
اور بہت نعمتین پوری ہونے سے عہد پیغمبر مین کل نعمتون کا پوری ہونا لازم نہین آتا ہی رسولخدا نے مرض موت مین
کاغذ لکھوا دینے کا جو ارادہ کیا تھا بزعم اہل لعنت وہ نعمت تھی اور پوری نہین ہوئی نیز بزعم اہل لعنت جسطور سے
علی نے قرآن جمع کیا تھا اس طور سے قرآن کا جمع ہونا بھی نعمت ہی حالانکہ عہد پیغمبر مین پوری نہین ہوئی اور آیت
استخلاف مین جو خوف دشمن سے امن کا وعدہ ہی وہ نعمت ضرور ہی حالانکہ حسب اعتراف فاضل موصوف بھی عہد پیغمبر
مین پوری نہین ہوئی مثلا پس تمامیت نعمت کا سلسلہ عہد پیغمبر مین ہرگز ختم نہین ہوا تھا نہ کسی زمانے مین
ختم ہوگا اور اس آیت مین اکمال دین عبارت ہی اتمام احکام دین سے چونکہ اُسدن قبل نزول اس آیت کے نزول احکام
دینیہ کا سلسلہ ختم ہوچکا تھا اور کسی حکم کا نازل ہونا باقی نہ تھا لہذا اللہ نے اس آیت مین خبر دیدی کہ آج کامل کر دیا
مین نے دین تمہارا اور چونکہ اکمال دین نعمت ہی لہذا اللہ نے یہ بھی خبر دیدی کہ اور پوری کر دی مین نے اوپر تمہارے نعمت
اپنی جس سے مراد نعمت کمالیت دین ہی اور چونکہ کمال دین کا نعمت ہونا دین کا پسندیدۂ خدا ہونیکے بغیر نہین ہوسکتا ہی

لہذا اللہ نے یہ بھی خبر دیدی کہ پسند کیا مین نے واسطے تمہارے اسلام کو دین اور کمالیت دین بمعنے تمامیت احکام دین جو
اس آیت مین مراد ہی اور چیز ہی پادشاہت نہ مین جو آیت استخلاف مین موعود ہی اور چیز نیز تمامیت نعمت بمعنے کمالیت احکام شریعت
جو اس آیت مین مقصود ہی اور شی ہی تمکین دین یعنے دین کی قوت اور شوکت اور وسعت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہونا جو
موعود بآیت استخلاف ہی اور شی نیز پسند کرنا خدا کا اسلام کو دین جو اس آیت مین مطلوب ہی از اور ہی خوف دشمن سے امن
جو آیت استخلاف مین موعود ہی اور لہذا جو کہیگا کہ وعدۂ آیت استخلاف عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا اسکو نہ یہ قبول کرنا پڑیگا کہ عہد
پیغمبر مین دین کامل نہین ہوا نہ یہ قبول کرنا پڑیگا کہ عہد پیغمبر مین نعمت کمال دین بلکہ اکثر نعمتین پوری نہین ہوئین نہ یہ قبول
کرنا پڑیگا کہ عہد پیغمبر مین نہین پسند کیا خدا نے اسلام کو دین اور خود فاضل موصوف نے اپنے کلام مذکور کے ذیل مین کوئی تین
صفحون کے بعد لکھا ہی کہ آیت استخلاف کے دو وعدے عہد پیغمبر مین پورے ہو گئے لیکن تیسرا وعدہ جو امن کا بعد خوف کے تھا
وہ پورا نہین ہوا انتہی بلفظہ کیون صاحب آیت استخلاف کا تیسرا وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہونے سے دین کا کامل نہونا نعمت
خدا کا تمام نہونا اسلام کا دین پسند کردۂ خدا نہونا کیون لازم نہین آتا ہی پہلا اور دوسرا وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہونے سے
کیون لازم آتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاوے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد بجواب مناقشۂ یکم گذر چکا ہی کہ حسب تصریح مفسرین
اہل سنت دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینا اور مومنین صالحین کو دشمنون پر غالب
یعنے جمعیت و ثروت مین زیادہ کر دینا تمکین دین سے مراد ہی اور بدیہی بات ہی کہ دشمن سے جسکی جمعیت و قوت و ثروت
زیادہ ہوتی ہی اُس سے خوف دشمن ضرور زائل ہو جاتا ہی جو مراد ہی امن سے لہذا بنا بر گفتۂ فاضل مناقش جب ثابت
ہو گیا کہ وعدۂ امن خوف دشمن سے عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا تب عہد پیغمبر مین وعدہ تمکین دین پورا نہونے مین کوئی
شک نرہا بلکہ یہ غایت ظہور مین ہی کہ مومنین صالحین کو زمین مین ایسی پادشاہت اور اہل کین پر ایسا غلبہ عطا کرنے کا
وعدہ ہی جو کہ مومنین صالحین سے خوف دشمن کو دور کرے لہذا جب عہد پیغمبر مین مومنین صالحین سے خوف دشمن کا
دور نہونا ثابت ہو گیا تب عہد پیغمبر مین وعدہ پورا نہونا متیقن ہو گیا اور فاضل موصوف سے یہ کلام کس وجہ استغراق
سخن پروری مین صادر ہوا ہی بیان مین نہین آسکتا ہی کیونکہ آپنے اس آیت کا بروز حجۃ الوداع نازل ہونا بھی بیان
کیا ہی اور بروز غدیر نازل ہونا بھی بیان کیا ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوگا اور یہ دونون فتح مکہ سے قریب دو سال بعد کے
واقعہ ہین پھر آپنے بعد فتح مکہ وعدہ پورا ہونا بھی بیان کیا ہی جسکا صریح مفاد یہ ہی کہ حصول فتح مکہ سے وعدہ پورا ہو گیا

حالت منتظرہ باقی نہین رہی اور آپنے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہی وہ صریح ہی اس مین کہ اس آیت سے جو شی مراد ہی وہ شی اُسی دن
پوری ہوئی ہی جس دن یہ آیت نازل ہوئی ہی جو فتح مکہ سے قریب دو برس بعد ہی پس ایک وعدہ بروز فتح مکہ بھی پورا ہوا
پھر قریب دو برس بعد بروز حجۃ الوداع بھی پورا ہوا پھر اُسکے بعد بروز غدیر بھی پورا ہوا ایسا کلام کس سخن پرور ہی سے صادر
ہوا ہی کیونکر بیان مین آسکتا ہی اور چونکہ آیت کا لفظ الیوم صریح ہی بروز نزول آیت مراد آیت پوری ہونے مین اور یہ معلوم
ہی کہ بروز نزول اس آیت کے اہل اسلام کو بادشاہت زمین حاصل نہین ہوئی بلکہ کوئی زمین اہل سلام پر فتح نہین ہوئی لہذا
بادشاہت زمین اس آیت مین کسی طرح داخل نہین ہوسکتی ہی بدینوجہ وعدۂ بادشاہت آیت استخلاف پوری ہونے پر
اس آیت مین دلالت ہونا خیال محال ہی اور سنیے فاضل موصوف نے اہل حق و رشاد کی ایک روایت سے بھی
یہان پر تمسک کیا ہی جسکو بحوالہ تفسیر الکسیر اعظم ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہی کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی ہی
وہ حج اکبر کا دن تھا اس آیت کو سنکر حضرت عمرؓ روئے رسول صلعم نے رونیکی وجہ پوچھی تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ مجھکو
اس خیال نے رولایا کہ ابتک روز بروز ہمارا دین ترقی پر تھا اب انتہاے کمال کو پہونچ گیا اور ہر چیز اپنے کمال
کے بعد گھٹتی ہی رسول صلعم نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا اسکا نتیجہ یہ ہی کہ حضرت عمر نے کامل ہونا دین کا اور تمام ہونا نعمتون
آلہی کا جس مین بادشاہت داخل ہی عہد پیغمبر مین قبول کیا انتہی بلفظہ اسکا جواب اولا یہ کہ خود فاضل موصوف نے
اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد اول حصہ ہشتم مین مصنف نصیحۃ الشیعہ کو ایک حدیث کافی کلینی کا یہ جواب دیا ہی کہ مصنف
کو چاہیے تھا کہ اعتراض کرنے سے قبل یہ دکھلاتے کہ علماے مذہب شیعہ نے اس روایت کو قطعی الصدور
مانا ہی انتہی بلفظہ پس فاضل موصوف کو موافق اپنے اس ارشاد کے فرض تھا کہ پہلے یہ دکھاتے کہ یہ روایت
تفسیر الکسیر اعظم اہل سنت خیر البریہ کے بیان صحیح الست پائی گئی ہی ثانیا یہ کہ اس روایت مین صرف دین کامل ہونے کا
ذکر ہی نعمت کا کوئی ذکر نہین ہی ہان دین کامل ہونا ایک نعمت ضرور ہی لیکن فاضل موصوف جو صیغہ جمع کے ساتھ تمامیت
نعمتون آلہی کا ذکر ہونا بتاتے ہین وہ تو صریح دروغ گویم بر روے تو کے قبیل سے ہی اور جس طور سے امن اہل دین
از خوف اہل کین کمال دین مین داخل نہین ہی اُسی طور سے بادشاہت اہل دین بھی کمال دین مین داخل نہین ہی
اور یہ بھی سب کو معلوم ہی کہ جن لوگون کو بادشاہت حاصل نہین ہی ان لوگون سے بعض کی نسبت کہا جاتا ہی کہ فلان
شخص کامل دیندار ہی جس سے کمال دین مین بادشاہت داخل نہونا عیان مثل روز روشان ہی بلکہ خود فاضل موصوف نے

اپنے رسالہ مذکورہ کے مقام آیت استخلاف مین لکھا ہی کہ جنکے ایمان اور عمل صالح اکمل درجہ پر بھی تھے اور کامل درجہ اور
ناقص درجہ پر بھی اُن سب سے وعدہ ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد یہ عبارت صریح ہی قبل نزول آیت استخلاف بھی بعض لوگون کے
دین و ایمان کامل ہونے مین حالانکہ اُسوقت اہل اسلام کو بادشاہت نہ تھی لہذا فاضل موصوف نے جو یہان پر
کمال دین مین بادشاہت کا داخل ہونا بیان کیا ہی اُسکی نسبت بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد
بالجملہ چونکہ کمال دین مین بادشاہت اہل دین داخل نہین ہی لہذا اس روایت مین جو دین کامل ہونا بیان کیا گیا ہی اس سے
اس روایت مین وعدہ بادشاہت پورا ہونے پر دلالت ہونا ہرگز صحیح نہین ہوسکتا ہی ثالثاً یہ کہ یہ روایت بر ملا
مُنادی ہی کہ اس آیت سے جو مراد ہی تا نزول اس آیت کے اُسکی ترقی رہی اسکے بعد اُسکی تنزلی ہوئی اور یہ معلوم ہی کہ اسکے بعد
بادشاہت اہل اسلام کی تنزلی نہین ہوئی بلکہ اسکے بعد زائد از بیس سال تک روز بروز دینی بادشاہت
اہل اسلام کی ترقی رہی لہذا حسب افادہ اس روایت کے اس آیت کی مراد مین بادشاہت ہرگز داخل نہین ہوسکتی ہی
بات یہ ہی کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی تھی وہ دن حج اکبر کا دن تھا اور بعد ادائے مناسک حج کے فوراً یہ آیت
نازل ہوئی اسی سے فاروق اعظم کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ حج اکبر کمال دین و تمام نعمت ہی بایں معنی کہ ایسا حج کہ
اکبر بھی ہو اور نبی کے ساتھ بھی ہو اور اسقدر اصحاب نبی کے ساتھ بھی ہو اسکے بعد نصیب نہوگا اس اعتبار سے
آج کے دن جو لوگ حج مین شریک اور اس آیت مین مخاطب ہین بعد آج کے منجملہ ان لوگون کے دین کی تنزلی ہی
گو منجملہ آخر دین کی ترقی بھی ہو پس بنا بر اس روایت کے نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام مہم کرنا جو ترقی دین ہی
اُسکے ختم ہونے اور نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام مہم نہ میسر ہونا جو تنزلی دین ہی اُسکے قریب ہونے کا ذکر اس آیت
مین ہی ترقی و تنزلی بادشاہت اہل دین سے جو دین کی ترقی و تنزلی ہوتی ہی اُسکا کوئی ذکر اس آیت مین نہین ہی پس
مطلب آیت کا یہ ہی کہ نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام مہم جو ایک کمالیت دین و تمامیت نعمت ہی وہ تو آج ختم ہو گئی لیکن
ہمنے پسند کیا ہی تمہارے واسطے اسلام کو دین جسکی ترقی مین ابھی بہت بقا ہی چنانچہ معلوم ہی کہ بعد وفات سرور کائنات
خلفاے ثلثہ کی خلافت مین دین کی ایسی ترقی ہوئی ہی کہ اُس سے پہلے اسکے عشر عشیر بھی نہین ہوئی تھی
لیکن آیندہ نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام مہم نہ میسر ہونیکی جو خبر آیت مین ہی جسکے پردے مین وفات نبی کی خبر ہی
اُسکو سمجھنا اور اسکو تنزلی دین شمار کرنا اور اُسپر رونا عشق رسول کا پانا ہی اس مرتبہ عشق رسول نے وفات

رسول کے روز بھی جلوہ دکھایا ہی رابعًا یہ کہ فاضل موصوف کے والد ماجد نے عبقات الانوار کی جلد حدیث غدیر مین
مین اور فاضل موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ کے پہلا حصہ ضمیمہ جلد اول مین اہل سنت کی کتب متعددہ کی روایات عدیدہ
سے اس آیت کا بروز غدیر بعد تبلیغ حدیث غدیر نازل ہونا اور اس آیت مین اکمال دین و اتمام نعمت سے تبلیغ حدیث غدیر
مراد ہونا بزعم خود ثابت کیا ہی پس ایک مقام مین روایات عدیدہ سے تمسک کرکے دوسرے مقام مین اُن روایات
عدیدہ کے مخالف روایت سے تمسک کرنا ضدین کو جمع کرنا اور اپنی تدلیس و تلبیس کو فاش کرنا ہی اور صرف اُن روایات
عدیدہ سے تمسک کرنا بھی محض تدلیس و تلبیس ہی کیونکہ فاضل موصوف کے سلطان العلما مجتہد سید محمد لکھنوی نے جواب
حضرت حیدر المتکلمین تشیید المبانی مین لطمطراق بسیار بیان فرمایا ہی کہ کتب امامیہ کی حدیث سمع و بصر متروک و مطروح اور روایات
مثالب ابن عباس ساقط از درجۂ اعتبار ہین چنانچہ فصل سوم مین گذر چکا اسیطور سے اہل سنت خیر البریہ نے اُن روایات
عدیدہ کا متروک و ساقط از درجۂ اعتبار ہونا بیان کردیا ہی باوصف این اُن روایات سے اہل سنت پر احتجاج کرنا تدلیس
و تلبیس نہین ہی تو کیا ہی پس اُن روایات سے تمسک کرنیکی بدولت ایک تو تدلیس و تلبیس کا پردہ فاش ہو گیا دوسرا
یہ انکشاف ہو گیا کہ اس آیت کا بروز غدیر بعد تبلیغ حدیث غدیر نازل ہونا اور اس آیت مین اکمال دین و اتمام نعمت سے
تبلیغ حدیث غدیر مراد ہونا اہل البدعت کے یہان مقرر ہی اور اس آیت کا حجۃ الوداع کے روز بعد ادائے مناسک حج
نازل ہونا اور اکمال دین و اتمام نعمت سے اتمام کل احکام دین و اختتام سلسلۂ نزول عقائد و اعمال شرع متین مراد ہونا اہل سنت
خیر البریہ کے یہان مقرر ہی لہذا اس آیت کے اکمال دین یا اتمام نعمت مین پادشاہت زمین کو داخل کہنا اہل سنت و اہل البدعت
دونون سے خارج ہو کر خارجیون مین داخل ہونا ہی علاوہ اسکے جس روز یہ آیت نازل ہوئی اُسی روز جو مقصود اس آیت
سے ہی اُسکا درجۂ انتہا پر پہونچنے پر خود اس آیت کے لفظ الیوم صریحۃ الدلالت ہی بلکہ فاضل موصوف کا ترجمہ بھی
اسمین صریح ہی حالانکہ بروز نزول اس آیت کے پادشاہت اسلام کی وسعت و قوت درجۂ انتہا کو نہین پہونچی تھی پھر
اس آیت کے اکمال دین یا اتمام نعمت مین پادشاہت زمین کیونکر داخل ہو سکتی ہی ہرگز نہین ہو سکتی ہی لہذا آیت استخلاف
مین جو پادشاہت زمین کا وعدہ ہی اُسکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے پر اس آیت مین ہرگز دلالت نہین ہو سکتی ہی پس
فاضل موصوف نے جو لکھا ہی کہ مین بیشک اس بات کا قائل ہون کہ وعدۂ آیت استخلاف کے مراتب پادشاہت اور تمکین
دین عہد پیغمبر مین پورے ہو گئے اور اسکی تصدیق آیات قرآنیہ سے دکھاتا ہون اُسکی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ آپنے

جو چار اُن آیتون سے عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونیکی تصدیق دکھائی ہی اُنمین سے ایک یہی آیت ہی
جسمین خلافت کا کوئی ذکر نہین ہی نہ بتصریح نہ بلاتصریح کیونکہ یہ آیت صریح ہی اسمین کہ جو چیز اس آیت سے مراد ہی بروز
نزول اس آیت کے وہ چیز درجۂ انتہا کو پہونچ گئی ہی حالانکہ پادشاہت اہل اسلام کو اُسکے بعد ایسی ترقی ہوئی ہی کہ پہلے
اُسکے عشر عشیر بھی نہین ہوئی تھی جس سے اس آیت کو پادشاہت سے لگاؤ ہونا ایسی بدیہی الاستحالہ ہی کہ اس آیت
سے عہد پیغمبر مین آیت استخلاف کے وعدۂ پادشاہت پورا ہونیکی تصدیق دکھانا نہین بلکہ کلام آلہی کی تحریف معنوی
مین بطولی ہونیکی تصدیق دکھانا ہی اور اُنمین وہ تین آیتین ہین جو مبحث بالا مین گذر چکی جن مین خلافت کا ذکر ہی
لیکن آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہی اُن آیتون مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد نہین ہی بلکہ جسطرح
سے غیر پادشاہون مین بھی بعد مرنے ایک کے دوسرا اُسکا قائم مقام ہوتا ہی اور اُسکو اُسکا متروکہ پہونچتا ہی اُسی طور
سے بعد مرنے ایک کے دوسریکا اُسکے قائم مقام ہونا اور اُسکا ترکہ اُسکو پہونچنا اور ساکن زمین ہونا مراد ہی چنانچہ بھی
مبحث بالا مین واضح ہوچکا علاوہ اسکے آیت استخلاف کے مراد و مورد مومنین صالحین ہین اور اُن آیتون کی مراد و مورد
کفار ہین چنانچہ نیز ابھی مبحث بالا مین واضح ہوچکا لہذا اُن آیتون سے عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونے کی
تصدیق دکھانا نہین ہی بلکہ معنوی تحریف کلام باری مین دستگاہ کامل ہونیکی تصدیق دکھانا ہی۔

مبحث ہفتم یہ کہ مبحث سوم مین واضح ہوچکا ہی کہ اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کی تقدیر پر بھی یہ آیت
حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی تاہم اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے سے اہل سنت
جو انکار کرتے ہین اُسکا سبب صرف یہ ہی کہ فی الواقع اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا محال ہی لوجوہ بسیار چنانچہ

وجہ اول یہ کہ لغت مین آیا ہی الخلیفۃ السلطان الاعظم پس معلوم ہوا کہ خلافت ہر سلطنت کو نہین کہتے
ہین بلکہ صرف سلطنت عظیمہ کو کہتے ہین حالانکہ عہد پیغمبر مین اہل اسلام کو سلطنت عظیمہ نہین حاصل ہوئی تھی لہذا آیت
استخلاف کے وعدۂ خلافت کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا خیال محال ہی۔

وجہ دوم یہ کہ آیت استخلاف مین خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی لہذا مطابق اس وعدے کے جسنے جس زمانے مین
خلافت کی ہی اُسپر اُس زمانے مین خلیفہ کا اطلاق ہونا ضروری ہی حالانکہ عہد پیغمبر مین نہ پیغمبر پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی
نہ کسی مسلمان پر بدینوجہ بھی عہد پیغمبر مین اس وعدیکا پورا ہونا خیال محال ہی۔

وجہ سوم یہ کہ فاضل طبرسی اہل سنت نے اپنی تفسیر مجمع البیان مین اس آیت کے لفظ لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین لکھا ہی والمعنے لیورثنہم ارض الکفار من العرب والعجم الخ اور فاضل کاشانی اہل سنت نے لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی ہرآینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم انتہی یہ ہر دو عبارت سراسر بشارت واضحۃ الافادت وصریحۃ الدلالت ہی اسپر کہ اس آیت مین جس پادشاہت کا وعدہ ہی اُس پادشاہت مین زمین عرب و زمین عجم دونون داخل ہین اور دونون زمین کی پادشاہت کا وعدہ ہی بلکہ حیات القلوب کی ایک حدیث سے جو ظاہر ہوتا کہ اس آیت سے زمین عرب و عجم کی بادشاہت مراد ہی خود فاضل موصوف نے اسکی صحت کو قبول کرکے جو فرمایا ہی وہ یہ ہی یہ سچ ہی کہ حدیث نے اس آیت کی تفسیر یون کر دی کہ وعدہ عرب اور عجم کی پادشاہت کا ہی انتہی بلفظہ پس چونکہ اہل سنت کی تفسیر و حدیث صریح ہی اس آیت سے زمین عرب و عجم کی پادشاہت مراد ہونے مین اور عہد پیغمبر مین اہل اسلام کو زمین عرب و عجم کی پادشاہت حاصل نہین ہوئی تھی بدینوجہ بھی اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا خیال محال ہی اور فاضل موصوف نے بیان کیا ہی کہ عجم غیر عرب کو کہتے ہین صرف اہل فارستان کو نہین کہتے ہین اور غیر عرب کی کل زمین مین خلفائے ثلثہ کو پادشاہت نہین ہوئی راقم آثم کہتا ہی کہ عجم بمعنے غیر عرب غیر متعارف ہی بمعنے اہل فارستان متعارف چنانچہ اس دیار مین فارستان سے جو آتا ہی اُسکو عجم کہتے ہین اور غیر فارستان سے جو آتا ہی اُسکو عجم نہین کہتے ہین لہذا عجم سے فارستان مراد ہونا قطعا ظاہر و متبادر ہی اور کل فارستان مین فاروق اعظم و ذی النورین معظم کی پادشاہت ہونے سے کوئی انکار نہین کر سکتا ہی علاوہ اسکے فاضل موصوف یہ تو ارشاد فرما دین کہ زمین عرب کے ایک قلیل حصہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہونا عہد پیغمبر مین ... وعدہ پورا ہونے کے لیے کیون کافی ہو سکتا ہی اور خلافت صدیقیہ مین کل زمین عرب و بعض زمین غیر عرب اور خلافت فاروقیہ و ذی النوریہ مین کل زمین عرب اور روم و فارس و سلطنت عظیمہ غیر عرب پر اہل اسلام کا قبضہ ہونا اس وعدے کے پورا ہونے کے لیے کیون کافی نہین ہو سکتا ہی بجز اسکے کیا جاے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد پس چونکہ زمین عرب و زمین غیر عرب کی پادشاہت مراد ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہی اور عہد پیغمبر مین زمین غیر عرب کے کسی حصہ پر اہل اسلام کا قبضہ نہین ہوا ہی لہذا عہد پیغمبر مین اس وعدے کا پورا ہونا کسی طرح ممکن نہین ہو سکتا ہی۔

وجہ چہارم یہ کہ نیز صاحب تفسیر مجمع البیان نے اس آیت کی لفظ ولیمکنن لہم دینہم کی تفسیر مین لکھا ہی

یعنی دین الا سلام الذی امرھم ان یدینون بہ وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ الی ماقال تمکینہ باعزاز اھلہ الخ یہ عبارت صریح ہے اسمین کہ اہل اسلام کو اہل کل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کردینا لفظ مذکور سے مراد ہے اور صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہے کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی تفسیر مجمع البیان کی عبارت مذکورہ کے کلمہ تمکینہ باعزاز اھلہ کو ملانے سے یہ عبارت خلاصۃ المنہج بھی صریح ہے اسمین کہ اہل اسلام کو کل اہل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کرکے دین اسلام کو کل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کردینا لفظ مذکور سے مراد ہے لہذا کوئی عاقل ذیحیا اس سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ اس آیت مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر ایسا غالب کردینے کا بھی وعدہ ہے کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے اور اہل اسلام کو کل اہل ادیان باطلہ پر ایسا غالب کردینے کا بھی وعدہ ہے کہ کوئی اہل دین باطل قوت و ثروت مین اہل اسلام کے برابر نہ باقی رہے حالانکہ عہد پیغمبر مین نہ کفار فارس و روم کی قوت و شوکت کے لحاظ سے اہل اسلام کو کچھ قوت و ثروت تھی نہ دین کفار فارس و روم کی قوت و شوکت کے لحاظ سے دین اسلام کو کچھ قوت و شوکت تھی لہذا عہد پیغمبر مین اس وعدے کا پورا ہونا ایسا خیال محال ہے کہ بیان مین نہین آسکتا ہے۔

وجہ پنجم یہ کہ نیز تفسیر مجمع البیان مین اس آیت کی لفظ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین لکھا ہے ای لینصرنھم الی ماقال بقوۃ الاسلام وانبساطہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہے ہر آینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی ان دونون عبارتون کا مجموعہ صریح ہے اسمین کہ لفظ مذکور سے مراد یہ ہے کہ اللہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو خلافت موعودہ مین ایسی نصرت اور ایسی وسعت و قوت اسلام عطا کریگا کہ انسے خوف دشمن دور ہوجائے گا اور انکو خوف دشمن سے امن حاصل ہوجائے گا اور بدیہی بات ہے کہ تاوقتیکہ دشمن کی قوت و شوکت سے اپنی قوت و شوکت زیادہ نہو خوف دشمن زائل اور امن حاصل نہین ہوسکتا ہے اور عہد پیغمبر مین بسبب دعوت اسلام کے اہل فارس و روم بھی اہل اسلام کے دینی و جانی دشمن تھے جنکی قوت و شوکت کے آگے اہل اسلام کی قوت و شوکت کچھ نہ تھی اسی سے عہد پیغمبر مین اہل اسلام سے خوف دشمنان مذکور زائل اور خوف دشمنان مسطور سے امن حاصل نہین ہوا تھا بلکہ تا نسل

موصوف نے بھی اسکا اعتراف کیا ہی چنانچہ بحث بالا مین مذکور ہوچکا بدیں وجہ بھی اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا
ایسا خیال محال ہی کہ تقریر دا نہین کر سکتی ہی اور یہ ممکن نہین ہی کہ وعدہ خلافت پورا ہوا ور خلافت موعودہ مین
مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو تمکین دین یا امن از خوف اہل کین حاصل نہو کسی اور زمانے پر موقوف ہو چنانچہ
جواب مناقشہ سی و چہارم کے ذیل مین اور بعض جوابات مناقشہ سی و پنجم مین بیان بالبرہان ہوچکا۔

وجہ بست و ششم یہ کہ قواعد نحویہ سے جسکو کچھ بھی وقفیت ہی اسپر مخفی نہین ہوسکتا ہی کہ اس آیت کے لفظ یعبدوننی و
لا یشرکون بی شیئا کے ضمیر فاعل مستتر کا مرجع سوا ے مومنین صالحین موعودین بالخلافت کے دوسرا کوئی نہین
ہوسکتا ہی اسی سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اسکی تفسیر مین لکھا ہی یعنے خلافت و حکومت بجا ایشان را
از عبادت و توحید باز ندارد انتہی اور صاحب تفسیر مجمع البیان نے لکھا ہی کہ ھذا استیناف فی کلام
الثناء علیہم ومعناہ لا یخافون غیری انتہی ان دونون عبارتون کا مجموعہ نص صریح ہی اسپر کہ لفظ مذکور
سے مراد یہ ہی کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت ابھی خدا کی عبادت کرتے ہین لیکن غیر خدا سے ڈرتے ہین تو زمانہ خلافت
موعودہ مین خدا کی عبادت کرینگے بجز خدا کے کسی کو نہ ڈرینگے اور بنا بر زعم اہل لعنت عہد پیغمبر مین مومنین صالحین
غیر خدا سے یہانتک ڈرتے تھے کہ سرور کائنات علیہ التسلیمات نے اپنے مرض موت مین ایک مضمون لکھوا دینے کے
واسطے کاغذ قلم دوات مانگا خوف مخالفین سے کسی مومن صالح کو حاضر کردینے کی جرأت نہوئی پس چونکہ حسب
تصریح مفسرین اہل لعنت بھی خود اس آیت مین یہ شہادت آلہیہ موجود ہی کہ خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ مین مومنین
صالحین غیر خدا کو نہ ڈرینگے اور بنا بر زعم اہل لعنت عہد پیغمبر مین تا وفات پیغمبر غیر خدا سے اتنا ڈرتے تھے کہ
فرمان نبی کی تعمیل نہین کرسکتے تھے لہذا عہد پیغمبر مین اس عہد کا پورا ہونا ایسا خیال محال ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا ہی۔

وجہ بست و ہفتم یہ کہ بحث بالا مین ابھی معلوم ہوچکا ہی کہ عہد پیغمبر مین مومنین صالحین کو امن از خوف دشمن نہ حاصل ہونا
خود فاضل موصوف نے قبول بلکہ ادعا کے ساتھ بیان کیا ہی اور بوارق مجتہد کی عبارت مناقشہ بست و ششم صریح
ہے اس مین کہ اس زمانے مین مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن حاصل نہوا وہ زمانہ زمانۂ خلافت موعودہ باین آیہ
نہین ہوسکتا ہے پس چونکہ عہد پیغمبر مین مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن حاصل نہ تھا اور جس زمانے مین
مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن نہو وہ زمانہ زمانۂ خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہوسکتا ہے لہذا عہد پیغمبر مین

اس وعدۂ خلافت کا پورا ہونا ایسا خیال محال ہے کہ قیل و قال نہیں ہو سکتا ہے۔
وجہ ہشتم یہ کہ فاضل موصوف کے سلطان العلمانے بوارق مین اس آیۂ شریفہ کی نسبت لکھا ہے کہ مراد از آیہ بنصوص عترت طاہرہ زمان صاحب العصر ست و دران زمان آنچہ بظہور خواہد رسید مصداق آیہ است انتہی بحذف فحشہ یہ عبارت نص صریح ہے اسپر کہ بحکم نصوص ائمہ اہل لعنت زمانۂ امام مہدی مراد ازین آیہ ہے نہ زمانۂ نبی اور زمانۂ امام مہدی مین جو ظہور پذیر ہوگا وہ مصداق آیۂ مذکورہ ہے اور زمانہ نبی مین جو ظہور پذیر ہوا ہے وہ مصداق آیہ مذکورہ نہیں ہے پھر اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا بر مذہب اہل لعنت کے کیونکر خیال محال نہوگا ضرور لا مقال خیال محال ہوگا۔
وجہ نہم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر صافی مین لکھا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض لیجعلھم خلفاء بعد نبیھم الخ یہ عبارت نص صریح ہے اسبات پر کہ بعد نبی کے مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہے پس اولیا نے فاضل موصوف ارشاد تو فرماوین کہ بعد نبی کے خلیفہ کرنیکا جو وعدہ ہے اُس وعدیکا عہد نبی مین پورا ہونا کیا معنے رکھتا ہے بجز اسکے کیا کہا جاے کہ جسوقت شکنجہ حجت اہل سنت سخت گلوگیر ہوتا ہے اسوقت بیمعنے سخن کرنا پڑتا ہے تاکہ لا یعقل سمجھکے چھوڑ دے اور جہال اہل لعنت یہ سمجھے کہ خصم کو جواب دیکے عہدہ برا ہو گئے مگر یہ تلبیے اہل سنت ایکبار چھوڑ دینگے دوبارہ چھوڑ دینگے آخر ایکبار پوچھینگے کہ حضرت آپ کا یہ سخن کیا معنے رکھتا ہے کہ اللہ نے تو بعد نبی کے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اور آپ فرماتے ہین کہ یہ وعدہ عہد نبی مین پورا ہو چکا درحقیقت اس آیت مین بعد نبی کے خلیفہ کرنے کا وعدہ ہونے مین آخر تیرھوین صدی تک کسی اہل سنت نے تو خلاف نہین کیا ہے کسی اہل لعنت نے بھی خلاف نہین کیا ہے اُسکے بعد ایک مولوی عمار علی اور ایک فاضل موصوف نے خلاف کیا ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ تیرہ سو برس کے بعد ان دو صاحبون کے خلاف کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔
وجہ دہم یہ کہ بوارق مجتہد کی عبارت مناقشہ بست و ہفتم کے بعض الفاظ صریح ہے اس آیت سے زمانہ امام مہدی مراد ہونے پر اہل لعنت کے اجماع ہونے مین اور جس طور سے آیہ انما ولیکم اللہ کا ثبت خلافت علی ہونے پر اہل لعنت کا اجماع ہونا آنکا نا محال انکار ہے اسی طور سے آیت استخلاف سے زمانہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہونے پر اہل سنت کا اجماع ہونا آنکا نا محال انکار ہے پس واضح ہو گیا کہ فاضل موصوف کے پیر و مرشد سید محمد مجتہد لکھنوی کے زمانے تک

فرق اسلامیہ سے اہل لعنت و غیر اہل لعنت کا اجماع ہے آیت استخلاف سے زمانۂ امام مہدی یا زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونے پر
لہذا اگر اس وعدے کا عہد پیغمبر میں پورا ہونا صحیح ہوگا تو تیرہ سو برس تک حق دائرہ جمیع فرق اسلامیہ سے خارج ہوگا
اور یہ محال ہے بدینوجہ اس وعدے کا عہد پیغمبر میں پورا ہونا بداہتاً محال ہے پس مبحث ہذا میں بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ
کاملۃ عیان مثل مہر و زر روشان ہوگیا کہ اس وعدے کا عہد پیغمبر میں پورا ہونا خارج از دائرہ امکان ہے اور مبحث بالا میں
واضح ہوچکا ہے کہ جن آیتون سے فاضل موصوف نے اس وعدے کا عہد پیغمبر میں پورا ہونا بیان کیا ہے ان آیتون مین
کسی آیت کو وعدہ آیت استخلاف سے مس بھی نہین ہے کیا یہ ممکن ہے کہ خلاف آیات قرآنیہ پر صدہا برس سے اہل لعنت
و غیر اہل لعنت سب کا اجماع چلا آوے ہرگز نہین اور مبحث پنجم مین واضح ہوچکا ہے کہ اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا
ہونے کی تقدیر پر بھی حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر ایسی قطعیت الدلالت ہے جیسے کہ عہد خلفائے ثلثہ
مین پورا ہونیکی تقدیر پر ہے لہذا بدستور مناقشات سابقہ کے صاحبان مناقشہ کو روسیاہ کرکے یہ مناقشہ بھی
خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا محکم یا مثل پایۂ عرش کبریا
ہوگیا الحمد للہ علی وضوح الحق وفضوح الباطل

مناقشہ چہل و سوم چونکہ اس مناقشہ کو فاضل ناصر نے طولانی عنوان سے بیان فرمایا ہے لہذا اسکا کشف
حال بدین منوال ہے **قولہ** اس آیت مین جو مومنین و صالحین کی خلافت کے لیے قید لگائی گئی ہے جب دیگر آیات قرآنی
سے اسکا مقابلہ کیا جاتا ہے تو صاف یہ عقدہ کھل جاتا ہے کہ وہ کون مومن صالح ہین جو مصداق اس آیت کے ہوسکتے
ہین **جواب۔ اولاً** یہ کہ مناقشہ بالا مین جو فاضل موصوف نے بزعم خود تین آیتون سے اس وعدے کا عہد پیغمبر
مین پورا ہونا ثابت کیا اس سے اصحاب نبی کا اس آیت کے مصداق ہونا ایسا کھلا ہوا ہے کہ بعد اسکے غیر اصحاب
نبی کا اس آیت کے مصداق ہونا دیگر آیات قرآنیہ سے ثابت کرنا اپنے فقدان حافظہ سے تحریف معنوی کرکے
آیات قرآنیہ مین تعارض پیدا کرنے کے سوا کچھ نہین ہوسکتا ہے اور فی الواقع نہ ان آیتون سے عہد پیغمبر مین اس
وعدے کا پورا ہونا ثابت ہے چنانچہ ابھی واضح ہوچکا ہے نہ ان آیتون سے غیر اصحاب نبی کا اس آیت کے مصداق
ہونا ثابت ہوسکتا ہے چنانچہ ابھی واضح ہوگا بلکہ جس طور سے فاضل موصوف کا ان آیتون مین تحریف معنوی
کرنا ابھی عیان ہوچکا ہے اسی طور سے آپ کا ان آیتون مین تحریف معنوی کرنا ابھی نمایان ہوگا **ثانیاً** یہ کہ

فاضل موصوف نے ناشتہ بالا کو اولا اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد یکم صفحہ ۲۶ مین ثانیا صفحہ ۲۷ مین لکھا ہی اور اس مشتہ کو رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم صفحہ ۱ مین لکھا ہی پھر اسی جلد کے صفحہ ۲۴ مین لکھا ہی کہ اس سے ہمکو انکار نہین کہ یہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کر کے عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ یہ عبارت نص صریح ہی اسپر کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے اس آیت مین اُنھین مومنین صالحین کو پادشاہت زمین وتمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنیکا وعدہ ہی جس سے اُنھین مومنین صالحین کا اس آیت کے مصداق ہونا ایسا عیان مثل روز روشان ہی کہ ہرگز کوئی عاقل و بحیا انکار نہین کر سکتا ہی پس جن لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا خود اس آیت سے عیان مثل روز روشان ہی کہ ہرگز کوئی عاقل و بحیا انکار نہین کر سکتا ہی دیگر آیات قرآنیہ سے اُن لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا باطل اور دیگر لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا ثابت کرنا تحریف معنوی کر کے آیات قرآنیہ مین تعارض پیدا کرنے کے سوا ہرگز کچھ نہین ہو سکتا ہی ثالثا یہ کہ فاضل موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم صفحہ ۸ مین لکھا ہی کہ جو کوئی کام دین حق کے غالب کرنیکے لیے ہوگا ضرور ہی کہ اسمین ترقی مسلمانون کی بحیثیت دنیا کے بھی ہو انتہی بلفظہ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اس آیت مین دین اسلام کو کل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی صراحۃً اور مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو دشمنون پر غالب یعنے قوت و ثروت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی کنایۃً اور ابن میثم بحرانی اہل لعنت نے شرح نہج البلاغت مین جناب امیر کے مقولہ نحن علی موعود من اللہ کی شرح مین لکھا ہی ھو النصر والغلبۃ والاستخلاف فی الارض کما قال تعالی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ نیز آنجناب کے مقولہ فقد توکل اللہ لاھل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ الخ کی شرح مین لکھا ہی وھذا الحکم من قولہ تعالی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض الخ اور مفسرین معتمدین اہل سنت سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اس آیت کی لفظ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین لکھا ہی و ہر آئینہ بدل دہد ایشان را ازپس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی اور اس آیت مین اُنھین مومنین صالحین سے وعدہ ہونا جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر

عمل صالح کرتے تھے ایسا ہی کہ آخر مجبور ہوکے فاضل موصوف نے کہدیا کہ ہمکو اس سے انکار نہیں بنا بر اسکے شرح مذکور اور تفسیر مذکور کی مذکورہ تینون عبارتون کا مجموعہ صریح ہی اسمین کہ اس آیت مین صرف وقت نزول کے مومنین صالحین کو جو کہ بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے تھے زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ ہی حتی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جن لوگون کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُن لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا ایسا آشکار نا مجال انکار ہی جیسا کہ صدور حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جسکو رسول خدا نے نشان جنگ اور بفضل خدا سے فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُسکا مصداق حدیث مذکور ہونا آشکار نا مجال انکار ہی اور جسطور سے یوم فردا کی تخصیص نے صدور اس حدیث کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جسکو رایت و نصرت دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُسکا اس حدیث کے مصداق ہونا متحتم کر دیا ہی اُسی طور سے مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص نے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جن لوگون کو زمین مین بادشاہت اور زمانۂ بادشاہت مین دشمنون پر غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُن لوگون کا مصداق آیۂ مذکورہ ہونا متحتم کر دیا ہی لہذا بجز اُن لوگون کے اور کسی کا اس آیت کے مصداق ہونا ہرگز کسی آیت سے مستفاد نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ کسی آیت سے دیگر لوگون کو اس آیت کے مصداق بنانا غلط فہمی یا تحریف معنوی کے سوا کچھ نہین ہو سکتا ہی **رابعاً** یہ کہ مرارا و کرارا مذکور ہو چکا ہی کہ خلاصۂ واقعہ نزول اس آیت کا یہ ہی کہ اول سال ہجرت مین ایکدن مہاجرین بغلبۂ خوف اعدا آپسمین کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہمکو خوف اعدا سے امن ہو آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ فریقین کی جس کتاب مین اس آیت کا واقعۂ نزول مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف ہرگز کسی فریق کی کسی کتاب مین مذکور نہین ہی اور اس واقعہ کی واقعیت ایسی ہی کہ باوصف بیخ کن بلکہ گردن زن ہونے مذہب اہل سنت کے آجتک کسی اہل سنت کو اسکی واقعیت سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی یہ واقعہ واقعیہ برملا ندا دیکر مہاجرین کو اس آیت کے مصداق بتا رہا ہی اور واقعہ واقعیہ کے خلاف کسی آیت سے کوئی بات مستفاد نہین ہو سکتی ہی لہذا اس واقعہ واقعیہ کے خلاف کسی آیت سے اس آیت کے مصداق بیان کرنا بجز معنوی تحریف کلام الہی کے ہرگز کچھ نہین ہو سکتا ہی اہل سنت

جو اس آیت سے استدلال کرتے ہین اُسکے جواب مین حضرات اہل لغت بتیرا دست و پا گم کرتے ہین لیکن اس آیت کے
واقعہ نزول کا نام بھی نہین لیتے ہین اسکا سبب صرف یہ ہی کہ اس واقعہ کی واقفیت سے بھی انکار نہین ہوسکتا ہی اور یہ واقعہ
جو برملا ندا دیتا ہی کہ جن مہاجرین کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ مہاجرین اس آیت کے مصداق ہین اسمین
کچھ تاویل بھی نہین ہوسکتی ہی بالجملہ مومنین صالحین وقت نزول کی تخصیص بھی اور واقعہ نزول سے بھی اس آیت کے مصداق
ایسا عیان مثل روز روشن ہی کہ کسی مکر و فریب سے پنہان نہین ہوسکتا ہی **قولہ** کیونکہ آیات قرآنی کو جنمین مضامین
ہین کہ خدا نے جب حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ مین تجھکو لوگون کے لیے امام کرنے والا ہون اور انھون نے عرض کیا
کہ میری ذریت سے تو خدا نے جواب دیا کہ میرا عہد ظالمون کو نہین پہونچیگا **جواب** یہان پر لفظ نہین پہونچیگا ترجمہ آیت
کے لفظ لا ینال کا یہ ترجمہ غلط ہی چنانچہ خود فاضل موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد دوم صفحہ ۱۰۸ مین اسی
لفظ لا ینال کا ترجمہ کیا ہی نہین پہونچتا ہی یہ ترجمہ صحیح ہی لیکن اس سے تحریف مین دشواری پڑتی تھی اسی سے
غلط ترجمہ کیا ہی تاکہ تحریف مین دشواری نہ ہو **قولہ** جس سے صاف ظاہر ہی کہ خدا کا وہ عہد امامت جو مرادف
لفظ خلافت ہی ذریت حضرت ابراہیم سے اسی کو پہونچ سکتا ہی جو مومن صالح ہو اور جسنے شرک اور کفر اور فسق
اختیار نہ کیا ہو **جواب** عہد امامت مرادف لفظ خلافت نہین ہوسکتا ہی لفظ امامت مرادف لفظ خلافت ہوسکتا
ہی اور جو پیدا ہو کافر کے گھر مین اور ہوشیار ہو کفر مین اسکو نہین کہتے ہین کہ کفر اختیار کیا اور جو مومن ہو پھر کافر ہو جاے
اسکو کہتے ہین کہ کفر اختیار کیا اور یہ بھی کہتے ہین کہ مرتد ہو گیا چنانچہ اسی دیار کے لوگ بخوبی واقف ہین کہ یہ جو
کہا جاتا ہی کہ فلان شخص نے مذہب سنی اختیار کیا فلان شخص نے مذہب شیعی اختیار کیا اس سے یا شیعہ سے سنی
ہونا سنی سے شیعہ ہونا مراد ہوتا ہی اور یہ بھی کہا جاتا ہی کہ فلان شخص کا آبائی مذہب شیعہ ہی اُسنے اپنی طبیعت سے مذہب
سنیہ اختیار کیا ہی پس فاضل موصوف جو فرماتے ہین اور جسنے شرک اور کفر اور فسق اختیار نہ کیا ہو اسکا نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ
جو شخص آبائی کافر ہوگا عہد امامت اسکو پہونچیگا اور جو شخص آبائی مسلم ہوگا مرتد ہو کے کافر ہوگا اسکو عہد امامت
نہ پہونچیگا اور یہ ظاہر ہی کہ جب آبائی کافر کو عہد امامت پہونچیگا تو جو کافر کفر سے تائب ہو کر مشرف با یمان ہوگا
اُسکو بدرجہ اولی پہونچیگا اور جو کافر آبائی کافر ہے اسکو پہونچنا فاضل موصوف کی مراد ہو تو تعجب کیا ہی بہرحال اس
کلام فاضل موصوف کا نتیجہ یہ ہی کہ جو پہلے مومن تھا بعد کو کافر ہو گیا ہی اُس کافر کو تو عہد الہی نہین پہونچ سکتا ہی اور

جو کافر ایسا نہو اُس کا فر کو عہد الٰہی پہونچ سکتا ہی لیکن کوئی عاقل با ایمان آیہ کریمہ لاینال عہدی الظالمین
سے یہ مراد ہونا قبول نہین کر سکتا ہی لہذا بیان راقم آثم کو اور کچھ کہنے کی ضرورت نہین فاضل موصوف کے اولیا خود
اُنسے سمجھ لین گے لیکن دیگر علماے اہل لعنت نے جو بیان کیا ہی وہ یہ ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا
ظالمون کو وہ صریح ہی اسمین کہ جو کسی وقت ظالم رہا ہی اسکو بھی عہد الٰہی نہین پہونچ سکتا ہی علماے اہل سنت نے
جو اسکا جواب دیا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو وہ اگر اسمین صریح ہوگا کہ
جو کسی وقت ظالم رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی تو جو کلیہ مسلمہ کل ہی کہ طفل خردسال کو عہد خدا نہین
پہونچتا ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت طفل خردسال رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی پس علی
ابن ابی طالب کو بھی عہد خدا نہ پہونچ سکیگا کیونکہ علی ابن ابی طالب بھی ایک زمانے مین طفل خردسال تھے اور
جو کلیہ مسلمہ کل ہی کہ تکلیف شرعی طفل لایعقل کو نہین پہونچتی ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت طفل لایعقل رہا ہی
اسکو بھی تکلیف شرعی نہین پہونچ سکتی ہی پس علی بن ابی طالب کو بھی تکلیف شرعی نہ پہونچ سکیگی کیونکہ علی بن ابی طالب بھی
ایک زمانے مین طفل لایعقل تھے اور کلیہ جو مسلمہ کل ہی کہ جنت مین کافر نہین داخل ہو سکتا ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ
جو کسی وقت کافر رہا ہی وہ بھی جنت مین داخل نہین ہو سکتا ہی پس حضرت حمزہ و حضرت جعفر طیار و حضرت مقداد و حضرت
سلمان بھی جنت مین نہین داخل ہو سکین گے کیونکہ یہ حضرات بھی ایک زمانے مین کافر تھے اور جو کلیہ مسلمہ کل ہی کہ
نائم پر حد شرع جاری نہین ہو سکتی ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت نائم رہا ہی اُسپر بھی حد شرع جاری نہین
ہو سکتی ہی پس کسی مجرم پر حد شرع جاری نہو گی کیونکہ کوئی مجرم ایسا نہوگا جو کسی زمانے مین نائم نرہا ہو اور آیہ کریمہ
لا یمسہ الا المطہرون بر بنا اندا دیکے جو کلیہ بتا رہی ہی کہ ناپاک قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی وہ صریح ہوگا
اسمین کہ جو کسی وقت ناپاک رہا ہی وہ بھی قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی پس کوئی بھی کسی وقت قرآن پاک نہ چھو سکیگا
کیونکہ ایسا کوئی نہوگا جو کسی زمانے مین ناپاک نرہا ہو کیا باوصف پیش نظر ہونے اس قسم صدہا کلیات کے بھی کوئی خائف
خدا یا صاحب حیا کہہ سکتا ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو وہ صریح ہی اسمین کہ جو کسی زمانے
ظالم رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی ہرگز نہین کہہ سکتا ہی بلکہ جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ بجز
اسکے کچھ نہین کہہ سکتا ہی کہ جسطرح کافر کے جنت مین نہ داخل ہونے سے مراد یہ ہی کہ جو ہمیشہ کافر رہیگا اور کفر مین گا

وہ جنت مین نہین داخل ہوگا لیکن جو کفر سے تائب ہو کے مومن ہو کر ایمان پر مریگا وہ جنت مین داخل ہوگا اسیطرح عہد خدا ظالم کو نہ پہونچنے سے مراد یہ ہی کہ جو ہمیشہ ظالم رہیگا اور کبھی ظلم سے تائب نہوگا اسکو عہد خدا نہ پہونچیگا لیکن جو ظلم سے تائب ہو کے عادل ہو کر عدل پر قائم رہیگا اسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور یہ بدیہی بات ہی کہ جو سابق مین کافر تھا حال مین مومن ہی اسکو حال مین کافر نہین کہہ سکتے ہین اسیطرح جو سابق مین ظالم تھا حال مین عادل ہی اسکو حال مین ظالم نہین کہہ سکتے ہین لہذا مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ جو جسوقت ظالم ہوگا اُسکو اُسوقت عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی گو اُس سے پہلے عادل رہا ہو اور جو جسوقت عادل ہوگا اسکو اسوقت عہد خدا پہونچ سکتا ہی گو اُس سے پہلے ظالم رہا ہو بلکہ یون کہنا چاہیے کہ جسطرح جسنے کبھی ظلم نہین کیا ہی اسکو عادل کہتے ہین اُسیطرح جسنے بعد ارتکاب ظلم کے توبہ کر لیا ہی اور عدل پر اپنے کو قائم رکھا ہی اسکو بھی عادل کہتے ہین پس اسکو بھی عہد خدا پہونچ سکیگا جناب مجتہد صاحب نے بوارق مین لکھا ہی کہ جسطرح باپ نے جس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہی وہ عورت بیٹے کے واسطے حلال نہو سکنے سے مراد یہ ہی کہ جس عورت سے باپ نے کبھی ہمبستری کی ہی وہ عورت بیٹے کے واسطے کبھی حلال نہین ہو سکتی ہی اسیطرح ظالم کو عہد الٰہی نہ پہونچنے سے مراد یہ ہی کہ جسنے کبھی ظلم کیا ہی اسکو کبھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی آثم راقم عرض کرتا ہی کہ باپ نے جس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہی اُس عورت کا بیٹے کے واسطے حلال نہونے پر کیون قیاس کیا ایک مرد کے نکاح مین جو عورت ہی اس عورت کا دوسرے مرد کیواسطے حلال نہونے پر کیون نہ قیاس کیا بجز اسکے کیا کہا جائے کہ اگر ایسا کرتے تو حق بات چھپ نسکتی ظاہر ہو جاتی مگر یہ نہ سمجھے کہ الحکم الحق یعلو ولا یعلے حق بات کی حقیت باطل بات کی باطلیت بغیر ظاہر ہوے نہین رہ سکتے ہین جناب من ظالم کو عہد خدا نہ پہونچنا باپ نے جس عورت سے ہمبستری کی ہی اُس عورت کا بیٹے کیواسطے حلال نہونیکی قبیل سے نہین ہی بلکہ جو عورت ایک مرد کے نکاح مین ہی اُس عورت کا دوسرے مرد کیواسطے حلال نہونیکے قبیل سے ہی یعنے جسطور سے جو عورت کسی مرد کے نکاح مین ہی اُس عورت سے دوسرا مرد نکاح نہین کر سکتا ہی لیکن اُس مرد کے مرنے یا طلاق دینے اور عدت گذرنے کے بعد اُس عورت سے دوسرا مرد نکاح کر سکتا ہی اسیطور سے عہد خدا ظالم کو نہ پہونچنے سے مراد یہ ہی کہ جو شخص ظالم ہی اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی لیکن توبہ کر کے ظلم کو چھوڑ دینے اور عدل پر قائم ہونیکے بعد اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور نیز ظالم کو عہد خدا نہ پہونچنا مثل عدم شرع جاری ہونیکے قبیل سے ہی یعنے جسطرح جو شخص نائم ہی حالت نیند مین اُسپر شرع جاری

نہین ہو سکتی لیکن نوم سے بیدار ہونے کے بعد حالت بیداری مین اُسپر حد شرعی جاری ہو سکتی ہی اسیطرح جو شخص ظالم ہی حالت ظالمی مین اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی لیکن ظلم سے توبہ کرکے عدل پر قائم ہونے کے بعد حالت عادلی مین اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی نیز جیسا کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ ناپاک قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی اُس سے یقینا مراد یہ ہی کہ جو شخص ناپاک ہی حالت ناپاکی مین وہ شخص قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی ناپاک سے پاک ہونے کے بعد حالت پاکی مین وہ شخص قرآن پاک کو چھو سکتا ہی ویسا ہی خدا نے جو فرمایا ہی کہ ظالم کو میرا عہد نہین پہونچ سکتا ہی اُس سے یقینا مراد یہ ہی کہ جو شخص ظالم ہی حالت ظالمی مین اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی توبہ کرکے عادل ہونے کے بعد حالت عادلی مین اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور آیت استخلاف مین جو وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی بوجہ اسکے بعد نزول آیت استخلاف زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُن لوگون کا مصداق آیت استخلاف ہونا ایسا ہی کہ اُسکے خلاف نہ کسی کلام خدا سے مستفاد ہو سکتا ہی نہ کسی کلام مصطفے سے جیسا کہ حسد و حدیث رایت یعنے لاعطین الرایة الخ کے دوسرے روز زمرۂ رجال سے جسکو نشان جنگ اور فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُسکا مصداق حدیث رایت ہونا ایسا ہی کہ اُسکے خلاف نہ کسی کلام خالق انام سے مستفاد ہو سکتا ہی نہ کسی کلام خیر الانام سے اور جسطور سے یہ معلوم ہی کہ بعد حدیث رایت کے دوسرے روز زمرۂ رجال سے جسکو نشان جنگ و فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ جناب امیر ہین جس سے آنجناب کا مصداق حدیث کو ہونا ایسا ہی آشکارا کہ ہرگز کسی منکر کا انکار نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اُسی طور سے بلکہ اور زیادہ طور سے یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیت استخلاف زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ لوگ خلفاے ثلثہ ہین جس سے خلفاے ثلثہ کا مصداق آیت استخلاف ہونا ایسا ہی عیان کہ ہرگز کسی منکر کے انکار سے نہین ہو سکتا ہی پس یہان لامحالہ تین حال سے خالی نہین ہو سکتا ہی یا تینون خلیفون مین کوئی خلیفہ بھی ظالم نتھے یا خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی عہد میرا ظالمون کو اُس سے نبوت [illegible] مثال خلافت سو عہدۂ آیت استخلاف اُس سے خارج یا اُس سے یہ مراد ہی کہ جو ظالم ہی حالت ظالمی مین اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی ظلم سے توبہ کرکے ظالم سے عادل ہونے کے بعد اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی بہرحال خدا نے جو فرمایا ہی

کہ نہین پہونچ سکتا ہی عہد میرا ظالمون کو اُس سے یہ ثابت کرنا کہ جو کبھی ظالم رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین
پہونچ سکتا ہی یقیناً کلام باری مین تحریف معنوی کرنا ہی **اوّلاً** اسلیے کہ زمان مذکور رب غفور مین عہد سے
نبوت مراد ہی خلافت کو شامل نہین ہی دیکھو فصل پنجم **ثانیاً** اسلیے کہ جو حال مین مومن ہی سابق مین کافر تھا حال
مین لفظ کافر اُسکو شامل نہین ہو سکتا ہی اسیطرح جو حال مین عادل ہی سابق مین ظالم تھا حال مین لفظ ظالم
اُسکو شامل نہین ہو سکتا ہی **ثالثاً** اسلیے کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ مشرک ہرگز نہ بخشا جائیگا اُس سے یقیناً یہ مراد ہی کہ
جو مشرک رہیگا وہ ہرگز نہ بخشا جائیگا جو مشرک سے مومن ہوگا وہ بخشا جائیگا اسیطرح خدا نے جو فرمایا ہی کہ ظالم کو عہد خدا
نہین پہونچ سکتا ہی اُس سے یقیناً یہ مراد ہی کہ جو ظالم رہیگا اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی جو ظالم نہ رہیگا عادل
ہوگا اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی **رابعاً** اسلیے کہ مسدود حدیث رایت کے دوسرے دن زمرہ رجال سے جناب امیر کو
نشان جنگ اور فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر
حدیث رایت ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ہرگز کوئی تاویل ممکن نہین ہی اسیطرح بعد نزول آیت استخلاف زمرہ مکلّفین اہل
اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہر سہ خلیفہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے کے بعد عہد خلافت راشدہ
ہر سہ خلیفہ کو پہونچنے پر آیت استخلاف ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ہرگز کوئی تاویل ممکن نہین ہی لہذا خدا نے جو فرمایا
ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو یعنی یا لفظ عہد مخصوص ہی نبوت سے خلافت کو شامل نہین ہی یا لفظ ظالم
امثال خلفاے ثلثہ کو شامل نہین ہی بہر وجہ یہ مناقشہ بھی کالعھن المنفوش ہو گیا اور آیۂ مذکورہ کا مثبت حقیت
و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قوی تر و محکم تر ہو گیا **قولہ** اور آیت استخلاف مین بھی یہ مضمون ہی کہ عبادت کرینگے
میری شریک کرینگے ساتھ میرے کسی چیز کو **جواب** یہ جواب مناقشہ کلام آفتاب کی طرح تابان و درخشان ہو چکا ہی
کہ حسب تصریح صاحب تفسیر مجمع البیان اہل لعنت آیت استخلاف مین خدا نے جو فرمایا ہی کہ عبادت کرینگے میری
شریک نکرینگے ساتھ میرے کسی چیز کو اُس سے مراد یہ ہی کہ حال مین عبادت کرتے ہین غیر خدا سے ڈرتے ہین زمانہ خلافت
موعودہ مین عبادت کرینگے غیر خدا سے نہ ڈرینگے اور ائمۂ اہل لعنت تمام عمر غیر خدا سے ایسے ڈرتے رہے کہ حصار تقیہ مین بسر
کرتے رہے پس ائمۂ اہل لعنت کسیطرح مصداق آیت استخلاف نہو سکینگے اور عہد خدا ظالمون کو نہ پہونچنا اور چنین زمانہ خلافت
موعودہ مین مومنین صالحین کا بلا خوف غیر خدا کی عبادت کرنا انتہے ان دونون کو ایک بنا دینا وہی جنون ہی جو مجنون سے صادر

ہوا ہی کہ فدک لیلی کا حق تھا نہ فاطمہ کا نہ اور کسی مسلمان کا معہذا اگر یہ دونون ایک ہو نگے تو جب طور سے اسکا نتیجہ یہ
ہی کہ زمانہ خلافت موعودہ مین عبادت کرینگے شرک نہ کرینگے اسی طور سے انکا نتیجہ یہ ہوگا کہ عہد خلافت مین ظلم نہ
کرینگے زمانہ گذشتہ مین کبھی ظلم کئے ہون یا نہ کیے ہون جس سے واشگاف ہوگیا کہ جو عادل کبھی ظالم رہا ہی اس
عادل کو بھی عہد خدا پہونچ سکتا ہی **قولہ** و جس کسی نے کفر کیا بعد اسکے پس وہ فاسقون مین سے ہی جواب یہ
ترجمہ ہی آیت استخلاف کے لفظ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون کا تفسیر کاشانی مین لکھا ہی
ومن کفر و ہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد درین نعمت بعد ذلک بعد ازین وعدہ یعنی پس از راست شدن آن
فاولئک پس آن گروہ مرتدان یا کافران نعمت ھم الفاسقون ایشانند فاسقان کاملان در فسق
بجہت مرتد شدن یا کفران ورزیدن باین نعمت عظیمہ بعد از وضوح این آیات انتہی بلفظہ یہ عبارت نص صریح ہی
اسپر کہ لفظ مذکور سے مراد یہ ہی کہ وعدۂ مذکورہ و نعمت مسطورہ پورا ہونے اور اسکے علامات واضح ہونے کے بعد
جو لوگ کفر یا کفران کرین وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین اور بجواب مناقشہ نہم مدلل مذکور ہو چکا ہی کہ جو لوگ مومنین
صالحین موعودین یا خلافت کے منکر و معاند ہین وہی لوگ لفظ مذکور کے مصداق ہین پس یہان وہ مضمون نہین ہی
جو اسنے حضرت ابراہیم سے فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو بلکہ یہان یہ مضمون ہی کہ جو مومنین صالحین موعود
بعہد آیت استخلاف ہین ان مومنین صالحین کو عہد موعود بآیت استخلاف پہونچنے کے بعد جو لوگ ان مومنین صالحین کو عہد خدا
پہونچنے کا اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اور عنقریب معلوم ہو چکا ہی کہ خود فاضل موصوف کا بیان ہی
کہ وعدہ ان لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے ایمان قبول کرکے
عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ اس آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو خلافت
وغلبہ دونون کا مجموعہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین پہلے کافر تھے بعد اسکے مشرف بایمان ہو کر
عمل صالح کرکے مومنین صالحین ہوے بعد اسکے موعود بعہد خلافت خدا بآیت استخلاف ہوے جسکا صریح نتیجہ
یہ ہی کہ جو مومن صالح کسی زمانے مین کافر رہا ہی اس مومن صالح کو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور پہونچا ہی پس
فاضل موصوف کا یہ مناقشہ بھی ہبا منثورا ہوگیا اور حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بآیت استخلاف کا قطعیت
الدلالت ہونا زیادہ محکم ہوگیا **قولہ** دوسری آیت مین حضرت ابراہیم کی دعا ہی اے پروردگار میرے کردے

سی شہر کو امن والا اور بچا مجھکو اور میرے بیٹون کو بت پرستی سے کہ ان بتون نے بہتون کو گمراہ کر دیا لوگون مین سے جس کسی نے پیروی کی میری پس تحقیق کہ وہ مجھ سے ہے اور جس کسی نے نافرمانی کی پس تو بخشنے والا مہربان ہے پس آیت مین امن کا لفظ بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ آیت استخلاف مین ہے **جواب** اس آیت مین لفظ امن الف ممدودہ اور کسرہ میم کے ساتھ اور آیت استخلاف مین الف مقصورہ اور سکون میم کے ساتھ لہذا جو کہے کہ ان دونون آیتون مین لفظ امن ایک طرح پر ہے وہ قابل خطاب نہین ہو سکتا ہے **قولہ** اور حضرت ابراہیمؑ کے پیروکار وہی ہو سکتے ہین کہ جنھون نے بت پرستی نہ کی ہو اور مومن صالح ہون **جواب** جس مومن صالح نے کبھی بت پرستی نہ کی ہو وہ مومن صالح جسطور سے حضرت ابراہیم کا پیروکار ہو سکتا ہے اُسی طور سے جسنے حضرت ابراہیم یا بعد حضرت ابراہیم کے اور کسی نبی کا کہنا مانکر بت پرستی اور بت پرستون کو چھوڑکر ایمان لایا ہو اور عمل صالح کیا ہو وہ بھی حضرت ابراہیم کا پیروکار ہو سکتا ہے اور حضرت ابراہیم نے جو فرمایا ہے کہ جس کسی نے پیروی کی میری پس تحقیق کہ وہ مجھ سے ہے وہ صریح ہے اسمین کہ جسکی نسبت کسی نبی نے فرمایا ہے کہ فلان مجھ سے ہے اُسکا اُس نبی کے پیروکار ہونے مین کوئی عاقل ذی حیا شک نہین ظاہر کر سکتا ہے اور آتش پرستی چھوڑکر مشرف باسلام ہونے کے بعد حضرت سلمان فارسی کی نسبت سرور بریت نے فرمایا ہے السلمان منا اہل البیت سلمان ہم سے ہین لہذا حضرت سلمان کا حضرت سید الانس والجان کے پیروکار ہونے مین کوئی عاقل ذی حیا شک نہین ظاہر کر سکتا ہے اسی طور سے جسنے پہلے بت پرستی کی ہے اور بعد کو مشرف باسلام ہو کر عمل صالح کیا ہے اُسکا حضرت حبیب کردگار و حضرت خلیل پروردگار کا پیروکار ہونے مین بھی کوئی عاقل ذی حیا شک نہین ظاہر کر سکتا ہے اور اصحاب مقبولین اہل سنت سے سلمان و ابوذر و مقداد وغیرہم سب کے سب پہلے کافر تھے بعد کو مشرف باسلام ہوے پس یہ لوگ اگر پیروکار نبی نہین ہو سکتے ہین تو آیۂ کریمہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی مین نبی کی پیروی کرنے کا حکم کن لوگون کو ہوا ہے کیا جن لوگون نے پہلے بت پرستی کی ہے اور بعد کو سچے دل سے ایمان قبول کیا ہے وہ لوگ اس حکم سے مستثنےٰ ہین ہرگز نہین اور اگر امثال ابوذر و مقداد نبی کے پیروکار ہو سکتے ہین تو اس تخصیص کے کیا معنے ہین کہ حضرت ابراہیم کے پیروکار وہی ہو سکتے ہین کہ جنھون نے بت پرستی نہ کی ہو بجز اسکے کیا کہا جاے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اہل سنت کے جواب مین اگر کلام خدا کی اس قسم تحریف معنوی نہ کی جاے تو ابن سبا کی روح کو صدمہ ہوگا **قولہ** اس آیت مین اسی عنوان سے

خلیفہ کی مراد بیان ہوئی ہی جواب اسرا دمہ اس آیت مین خلیفہ کی مراد کا بیان کہان ہی قرآن مین حضرت آدم کا خلیفہ ہونا مذکور ہی انی جاعل فی الارض خلیفہ اور حضرت داود کا خلیفہ ہونا مذکور ہی یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت طالوت کا خلیفہ ہونا مذکور ہی ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا اور اصحاب حضرت موسی کا خلیفہ ہونا مذکور ہی عسی ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض اور انھین خلیفون کا ذکر کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر مین مفسرین اہل السنت نے بھی کیا ہی اور قرآن کے کسی لفظ خلیفہ اور کسی لفظ استخلاف کی تفسیر مین کسی مفسر اہل السنت نے بھی حضرت ابراہیم کا ذکر نہین کیا ہی جب خود حضرت ابراہیم خلیفہ تھے پھر حضرت ابراہیم نے جو فرمایا ہی کہ جسنے پیروی کی میری پس وہ مجھ سے ہی اُس سے خلیفہ کی مراد بیان ہونا کیا معنے رکھتا ہی ہرگز کوئی معنے نہین رکھتا ہی ایسی کھلی کھلی تحریف معنوی کلام باری مین کرنے سے حقیقت ہر سہ خلافت کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے کلام خدا مین تحریف معنوی کرنا بار بار نمایان اور حقیقت ہر سہ خلافت کا آفتاب زیادہ تر تابان ہونے کے سوائے اور کچھ نہین ہوسکتا ہی **قولہ** تیسری آیت مین یہ مضمون ہی کہ جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے تحقیق کہ مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ پوجتے ہو تم مگر اُسکو کہ فطرت بنائی اُسنے میری پس تحقیق کہ قریب ہی یہ کہ ہدایت کرے مجھکو اور کر دیا ابراہیم نے اُس کلمہ کو باقی رہنے والا اپنے پس ماندون مین شاید کہ وہ رجوع کرین اس آیت سے بھی ظاہر ہی کہ غیر معبود حقیقی کی پرستش سے بیزاری اور معبود حقیقی کی پرستش اور ہدایت وہ کلمہ ہی جو باقی رہا پس ماندون حضرت ابراہیم مین **جواب** لا نسلم کہ حضرت ابراہیم کی یہ بات پس ماندون مین باقی ہی اور باقی رہیگی لیکن آیت استخلاف مین جو خاص وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت بمعنے بادشاہت و غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی اُسکو اس کلمہ ابراہیمی سے کوئی واسطہ نہین ہی اسی سے آیت استخلاف کی تفسیر مین کسی فریق کے کسی مفسر نے حضرت ابراہیم کا ذکر بھی نہین کیا ہی اُن بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہی جو کہ بعد حضرت موسی کے زمین مصر و شام کے بادشاہ ہوئے ہین **قولہ** دیکھو ہادی خلیفہ کا اس نمط سے اس آیت مین ذکر کیا گیا ہی کہ دین حق پس ماندون مین باقی رہا **جواب** حضرت ابراہیم نے جو فرمایا ہی کہ قریب ہی یہ کہ ہدایت کرے مجھکو اُس سے تو مراد یہ ہی کہ قریب ہی کہ جو معبود حقیقی ہی وہ ہدایت کرے مجھکو لہذا اس ہدایت کا ہادی خداوند عالم ہی اور آجتک خداوند عالم کو کسی نے کسی معنے

کر کے خلیفہ نہین کہا ہی اور لفظ ہادی بمعنی خلیفہ بھی آجتک مستعمل نہین ہوا ہی پس از برائے خدا حیا و انصاف
کی جان پر ترحم کر کے کہا جائے کہ اس آیت مین خلیفہ کا ذکر کہان ہی اور بجواب مناقشہ بالا واضح ہو چکا ہی کہ آیت
استخلاف مین خلافت زمین سے بادشاہت زمین مراد ہونا فاضل موصوف کے نزدیک آیات قرآنیہ سے بھی ثابت
ہی اور اس آیت مین بادشاہت زمین کا ذکر کہان ہی اور حضرت ابراہیم کے پس ماندون مین دین حق باقی رہنے
سے بادشاہت زمین باقی رہنا کیا ضرور ہی نہ انکا ز صد سال تک کسی زمین مین اہل لعنت کی بادشاہت
نہ تھی اور دین اہل لعنت کا باقی تھا پھر بقاے دین حق سے بقاے بادشاہت زمین کیونکر ضروری ہو سکتا ہی
ہرگز نہین ہو سکتا ہی **قولہ** الیقین کرنا چاہیے کہ جس استخلاف کی بنا عہد حضرت ابراہیم مین قائم ہوئی تھی
اور جسکا تعلق علم اور دین اور عبادت اور ایمان و عمل صالح اور ہدایت سے تھا **جوابہ** یقین کرنا چاہیے کہ
نہ ان آیتون مین استخلاف کا کوئی ذکر ہی نہ حضرت ابراہیم کے عہد مین استخلاف کی کوئی بنیاد قائم ہوئی تھی ہان
اسمین شک نہین ہی کہ حضرت ابراہیم کو جو اللہ نے امام بمعنے نبی کیا تھا اُسکا تعلق علم سے بھی تھا دین سے بھی
تھا عبادت سے بھی تھا ہدایت سے بھی تھا لیکن بادشاہت زمین سے کچھ واسطہ نہ تھا اسی سے اللہ نے حضرت
ابراہیم سے انی جاعلک للناس اماما فرمایا ہی انی جاعلک خلیفۃ فی الارض نہین
فرمایا اور حضرت داؤد کو نبوت و بادشاہت دونون عنایت ہوئی تھین اسی سے اللہ نے یاداؤد انا
جعلناک خلیفۃ فی الارض فرمایا ہی **قولہ** اُسی استخلاف کا ذکر اس آیت استخلاف مین ہی **جوابہ**
اُسی کا استخلاف ہونا جب غلط ہو گیا اسی استخلاف کا ذکر آیت استخلاف مین ہونا بناے فاسد علی الفاسد
ہو گیا **قولہ** کہ یہ آیت اور وہ آیات ہم مضمون ہین **جوابہ** ذرہ بھر تو خوف خدا کیجیے اور کچھ تو شرم و حیا سے
کام لیجیے یہ آیت اور وہ آیات ہم مضمون کیونکر ہین اس آیت مین تو وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین
مین بادشاہ کرنے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین تو کسی کو زمین مین بادشاہ کرنے کا ذکر بھی نہین ہی اور اسمین تو
اُن مومنین صالحین کو دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین تو کسی کو کسی پر غلبہ دینے کا ذکر بھی نہین
ہی اور اس آیت مین تو اُن مومنین صالحین کو خوف دشمن سے مطمئن کر دینے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین تو کسی
فرد بشر کو بھی خوف دشمن سے مطمئن کر دینے کا ذکر نہین ہے اور اس آیت مین تو اُن مومنین صالحین کے دین کو

تمکین دینے کا وعدہ ہے اُن آیتون مین کسی دین کو تمکین دینے کا ذکر بھی نہین ہے با اینہمہ اس آیت کو اور اُن آیتون کو ہم مضمون کہنا ایسی بات ہے کہ جسکو کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی شرم و حیا ہے اُسکی زبان سے نہین نکل سکتی ہے **قولہ** سوا اسکے دیگر آیات قرآنی مین انبیا کو صالحین اور علی مرتضی کو صالح المومنین قرار دیا گیا ہے **جواب** اولاً یہ کہ آنفا و سابقاً مرارا و کرارا معلوم ہو چکا ہے کہ خود فاضل موصوف نے یہ اعتراف فرمایا ہے کہ آیت استخلاف مین جمیع مومنین صالحین موجودین وقت نزول سے وعدہ ہے جسکا صریح نتیجہ یہ ہے کہ بوقت نزول اس آیت کے علی کے سوا اور بھی بہت لوگ صالح المومنین تھے لہذا بالفرض محال اگر کسی آیت مین علی صالح المومنین قرار دیے گئے ہین تو بھی ہر سہ خلافت کا مصداق آیت استخلاف ہونے مین کوئی شک پیدا نہین ہو سکتا ہے **ثانیاً** یہ کہ جس روایت مین علی مرتضی کو صالح المومنین قرار دینا بیان کیا گیا ہے اُس روایت کی صحت سے خود اہل لعنت کو بالکل انکار ہے اور آیت استخلاف مین مہاجرین کو مومنین صالحین قرار دینا جس روایت مین بیان کیا گیا ہے مفسرین اہل لعنت نے آیت کے ساتھ ربط دیکر اُسکی صحت کا اظہار کر دیا ہے اور مومنین صالحین و صالحین مومنین مین کوئی معنوی فرق نہین ہے بدینوجہ بھی اگر کسی آیت مین علی مرتضی صالح المومنین قرار دیے گئے ہین تو بھی ہر سہ خلافت کا مصداق آیت استخلاف ہونے مین ہرگز خلل نہین ہو سکتا ہے **ثالثاً** یہ کہ اس آیت مین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہے اور جناب امیر کو اپنی خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل نہین ہوا ہے بلکہ بنا بر مزعوم اہل لعنت آنجناب ایسے مغلوب اعدا تھے کہ مثل سنگ بے زبان کے خلاف مخالف کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے لہذا اگرچہ آنجناب مومن صالح تھے لیکن خلافت آنجناب کا مصداق آیت استخلاف ہونا ایسا خیال محال ہے کہ مجال قیل و قال نہین ہے **قولہ** بنظر ان آیات کے صریح معنی مین استخلاف فی الارض علم اور عبادت اور ہدایت دین سے متعلق ہے اور وعدہ خلیفہ مقرر کرنے کا علم اور عبادت اور دین سے مقصود ہے **جواب** ہدایت اور علم کا ذکر نہ اس آیت مین ہے نہ اُن آیتون مین ہان یہ بات ضرور ہے کہ موعود خلافت و معہودہ غلبہ حاصل ہونے کے بعد بذریعہ علما کے علم اور ہدایت کو ترقی دینا مومنین صالحین موعودین بالخلافت کا فرض منصب ہوگا جس سے نہ اہل لعنت کو فائدہ نہ اہل سنت کو نقصان اور اس آیت مین

تو یہ وعدہ صریح موجود ہی کہ خلافت موعودہ مین اللہ روز بروز دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غلبہ دیگا اور یہ بات
بھی صریح موجود ہی کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت فی الحال خدا کی عبادت کرتے ہین دشمنون سے
ڈرتے ہین زمانہ خلافت موعودہ مین خدا کی عبادت کرین گے دشمنون سے نڈر رہین گے لہذا اس آیت کی تفسیر مین
یہ کہنا کہ منتظر اور آیات کے متعلق ہی مقصود عبادت اور دین سے ہی ایسا ترانہ کورانہ ور بانہ جھوٹا ہی کہ بیان
مین نہین آسکتا ہی جو بات خود اس آیت مین صریح موجود ہی اُس بات کا منتظر اور آیتون کے اس آیت مین ہونا
کیا معنے رکھتا ہی **قولہ** اور انھین آیات کے ساتھ جب اُن آیات کو شامل کیا جاے جن مین خدا نے انبیا کو صالحین
بولا ہی اور علی مرتضی کو صالح المومنین تو کچھ شبہہ نہین رہتا کہ آیت استخلاف مین جو آیندہ اور گذشتہ مومنین صالحین
کا ذکر ہی اُسکے مصداق صرف انبیا اور اُنکے اوصیا قرار پاتے ہین **جواب** آیت استخلاف مین وقت نزول کے
مومنین صالحین کو پادشاہت زمین عطا کرنے کا وعدہ ہی اور سواے معدودے چند کے کسی نبی کو پادشاہت
زمین نہین ہوئی لہذا انبیا کو مصداق آیت استخلاف قرار دینا بھی سواے جنون کے کچھ نہین ہوسکتا ہی والفرض
محال اگر خدا نے علی مرتضی کو صالح المومنین کہا ہی تو اُس سے اوصیا کا مصداق آیت استخلاف ہونا کہان سے
ثابت ہوسکتا ہی ہرگز نہین ہوسکتا ہی اور خود فاضل موصوف نے اس قول سے چند ورقون کے بعد لکھا ہی کہ
بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے انتہی بلفظہ پھر اور
چند ورقون کے بعد لکھا ہی کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے انتہی بلفظہ
فاضل موصوف کی یہ دونون عبارت صریح ہین اسمین کہ اس آیت مین صرف زمانہ نزول کے موجودہ مومنین
صالحین کا ذکر ہی زمانہ آیندہ کے مومنین صالحین کا کوئی ذکر نہین ہی لہذا اس قول مین فاضل موصوف کا
یہ کہنا کہ آیت استخلاف مین جو آیندہ اور گذشتہ مومنین صالحین کا ذکر ہی بجز خرابی فقدان حافظہ کے اور کچھ نہین
ہوسکتا ہی پس چونکہ آیت استخلاف مین خطاب اور وعدہ خاص اُن مومنین صالحین سے ہی جو کہ وقت
نزول آیت استخلاف موجود تھے لہذا کوئی شک نہین ہی کہ انبیا اور اہل لعنت کے مزعومی اوصیا ہرگز مصداق
آیت استخلاف قرار نہین پاسکتے ہین **قولہ** اور علم اور عبادت اور ہدایت دین کے لیے خلیفہ کرنے کا وعدہ
نبی اور علی اور دیگر ائمہ اہل بیت کے قرار پاسکتا ہی **جواب** کس بلا کا غلو ہی کہ جب بار بار اسکا اقرار ہی کہ اسی آیت مین

خطاب اور وعدہ اُن لوگون سے ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے پھر جو لوگ بوقت نزول اس آیت کے
موجود نتھے یہ وعدہ اُن لوگون سے کیونکر قرار پاسکتا ہی نیز آیت مین جو خلافت زمین یعنی پادشاہت زمین کا وعدہ ہی
وہ علم اور عبادت اور ہدایت دین کے لیے ہونے کی صورت مین بھی جو ائمہ اہل بیت بدون حصول پادشاہت زمین
کے دنیا سے فوت ہوگئے اُن ائمہ اہل بیت سے یہ وعدہ کیونکر قرار پاسکتا ہی ہرگز نہین پاسکتا ہی نیز جب وعدہ پادشاہت
زمین کے ساتھ وعدہ غلبہ بر اہل کین بھی ہی اور علی مرتضی کو پادشاہت زمین کے ساتھ غلبہ بر اہل کین حاصل
نہین ہوا ہی پھر علی مرتضی سے یہ وعدہ کسطرح قرار پاسکتا ہی کسیطرح نہین پاسکتا ہی اور جب خلافت زمین و غلبہ
دونون کے مجموعہ کا وعدہ ہی اور یہ وعدہ اُن مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے
باوصف این جو لوگ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اسکے قبل سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل تھے
اُنہین سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ لوگ تو اس آیت کے مصداق نہون اور جو
لوگ بوقت نزول اس آیت کے موجود بھی نتھے اور بدون حصول خلافت دنیا سے فوت بھی ہوگئے وہ لوگ اس
آیت کے مصداق ہون اس تعصب و غلو کی کیا انتہا ہی اور ایک آیت مین علی کو صالح المومنین کہنا ایک
ناقابل اعتبار روایت مین جو بیان کیا گیا ہی اُس سے علی کا مصداق آیت استخلاف ہونا ثابت ہو
اور مہاجرین کو آیت استخلاف مین مومنین صالحین کہنا غیر ممکن الانکار روایت مین جو بیان کیا گیا ہی
اس سے مہاجرین کا مصداق آیت استخلاف ہونا ثابت نہو اس غلو اور تعصب کی بھی کچھ انتہا ہی اور حدیث
رایت مین سرور بریت علیہ التحیۃ نے جو فرمایا ہی کہ بروز فردا ہم نشان دین گے خدا اور رسول کے محبوب و محب
مرد کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اُسکے دونون ہاتھون پر اُسکے دوسرے دن تمام رجال سے جسکو نشان ظفر دونون
حاصل ہوئے ہین وہ جناب امیر ہین نہ دوسرا کوئی اُس سے تو آنجناب کا مصداق حدیث مذکور ہونا ثابت ہوا اور جو
مومنین صالحین بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہو کر عمل صالح کرتے تھے
جو بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے تھے اُن مومنین صالحین کی نسبت آیت استخلاف مین
جو فرمایا ہی کہ اللہ اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرے گا
اسکے بعد جمہور مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہونے وہ لوگ صرف خلفاے ثلثہ

رضی اللہ عنہم ہین نہ دوسرا کوئی اُس سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مصداق آیت استخلاف ہونا ثابت ہو
اس تعصب و غلو کی بھی کیا انتہا ہی لیکن جسطورسے خوارج و نواصب کے اس قسم تعصب و غلو سے جناب امیر کا
مصداق حدیث رایت ہونے کے آفتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی اُسیطورسے حضرات اہل لعنت کے اس قسم تعصب
و غلو سے خلفائے ثلثہ کا مصداق آیت استخلاف ہونیکے آفتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی کیونکہ جسطورسے یوم فردا
کی تخصیص نے صدور حدیث رایت کے دوسرے دن جسکو رایت و نصرت دونون حاصل ہوئے ہین اُسکا مصداق حدیث
رایت ہونا ایسا مستحکم کردیا ہی کہ اگر کوئی انکار کرے تو کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک ہرگز قابل اعتبار
نہین ہوسکتا ہی اُسیطورسے مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص نے وقت نزول آیت استخلاف کے موجودہ
زمرۂ کلمہ گویان اسلام سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین اُن لوگون کا مصداق آیت استخلاف
ہونا ایسا مستحکم کردیا ہی کہ اگر کوئی انکار کرے تو ہرگز کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک لائق اعتبار نہین
ہوسکتا ہی اسلیے کہ یہ آفتاب ایسا تابان و درخشان ہی کہ ہرگز کسی مکر و انکار کی خاک سے پنہان نہین ہوسکتا
ہی اور کسی آیت سے اسکے خلاف بیان کرنا تحریف معنوی کرکے کلام خدا مین تعارض پیدا کرنے کے سوا اور کچھ
نہین ہوسکتا ہی مگر یہ نہین سمجھے کہ کہنے والا یہ ضرور کہدیگا کہ حضرت آپکے اس بیان سے کلام خدا مین تعارض
ہوا جاتا ہی لہذا آپکے اس بیان کا بطلان مستغنی عن البیان ہی پس بدستور مناقشہ بالا کے فاضل موصوف کا
یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور فاضل موصوف کا تحریف معنوی کرکے کلام خدا مین تعارض پیدا کرنے کے
ہمہ تن درپے ہونا و اشگاف ہوکر صرف خلفائے ثلثہ کا مصداق آیت استخلاف ہونا اور بھی زیادہ محکم ہوگیا
اس قول فاضل موصوف کے بعد جو قول بلا فاصل ہی اُسمین بوجہ کثرت زوائد کے طوالت موجب ملالت ہی
لہذا وہ قول بحذف زوائد بلفظہ لکھا جاتا ہی **قولہ** یہی معنے ہین کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب
دریافت کیے گئے معنے اس آیت کے تو فرمایا کہ وہ ائمہ ہین اور یہی معنے ہین جو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ فرماتا ہی خدا کہ استخلاف کرونگا مین تمھارا واسطے علم اپنے اور دین اپنے اور عبادت اپنے کے بعد نبی کے اپنے
کے جیسے کہ استخلاف کیا اوصیاے آدم کا بعد اُسکے او روہ ہم ہین اور اسی اعتبار سے صاحب تفسیر صافی
نے تفسیر کی ہی ہر آینہ گردانا انکو خلفا بعد نبی تمھارے کے جیسا کہ استخلاف کیا اُن لوگون کے لیے جو

پہلے اُن سے ہین یعنے اوصیا انبیا کے بھی کوئی اعتراض مصنف مخاطب کا وارد نہین ہو سکتا جواب بیشک آپکے اس قول
پر کوئی اعتراض وارد نہین ہو سکتا ہی لیکن آپکا یہ قول صحیح بھی نہین ہو سکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ مناقشہ ثلث و ہفتم کے
جواب مین آپ کی کافی کلینی کی جو حدیث منقول ہو چکی ہی وہ صریح اس امر مین ہی کہ زمانۂ ائمہ کے اہل لعنت سب کے سب
کاذب خائن و غادر تھے جس سے معلوم ہوا کہ آپکے اس قول کے دونون حدیثون کے راوی بھی بالکل کاذب خائن
غادر تھے لہذا کوئی طالب حق و راغب صدق ان حدیثون کا اعتبار نہین کر سکتا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ راقم آثم نے سابقا
چند مقامون مین آپکے اس ارشاد کو بلفظہ نقل کیا ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ حدیث کو دیکھو اگر مخالف قرآن ہو تو اسکو
راوی کا وہم یا اتہام سمجھو اور آپکی یہ دونون حدیثین خود اس آیت استخلاف کے مخالف ہین اسوجہ سے کہ جو مومنین صالحین
بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہو کر عمل صالح کرتے تھے خاص اُنھین مومنین
صالحین سے اس آیت مین خطاب اور وعدہ ہونا ایسا امر ہی کہ اسکا انکار ناقابل انکار ہی کہ آخر آپکو بھی کہنا پڑا کہ اس سے ہمکو انکار
نہین اور آپکی یہ دونون حدیثین بالکل اسکے خلاف اُن ائمہ سے خطاب اور وعدہ ہونا بتا رہی ہین جو باستثنا
ایک کے سب اُن مومنین سے خارج ہین بنابر اسکے یہ دونون حدیثین خود اس آیت کی مخالف ہین لہذا خود
حسب ارشاد آپکے یہ دونون حدیثین ضرور وہم یا اتہام راوی ہین نیز اسوجہ سے کہ مناقشہ پنجم و مناقشہ بالا کے
جواب مین جو آپکے ارشادات و دیگر دلائل کثیرہ سے اس آیت مین خلافت سے بادشاہت مین مراد ہونا عیان مثل
روز روشن ہو چکا ہی اُسکے علاوہ آپکا قول آئندہ کا فقرہ اس آیت سے ظاہر ہی کہ وہ بادشاہت بحیثیت قومی
مسلمانون سے ہی اسمین صریح ہی پس چونکہ اس آیت مین بادشاہت مین کا وعدہ صریح ہی اور آپکی دونون حدیثین
اُن ائمہ کو اس آیت کی مصداق بتا رہی ہین جو کہ بدون بادشاہ زمین ہوئے کے دنیا سے رحلت فرما گئے ہین
اسوجہ سے بھی یہ دونون حدیثین خود اس آیت کے مخالف ہین بدین وجہ بھی خود حسب ارشاد آپکے
یہ دونون حدیثین ضرور وہم یا اتہام راوی ہین نیز اسوجہ سے کہ یہ قاعدہ متفق علیہ بین الفریقین ہی
کہ جو واقعہ تاریخی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہی جو حدیث اُسکے خلاف ہی وہ حدیث بھی وہم یا اتہام راوی
ہی اور سابقا چند مقامون مین واضح ہو چکا ہی کہ اس آیت کا واقعہ نزول جو مہاجرین کا اس آیت
کے مصداق ہونے مین صریح ہی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہی اور آپکی یہ دونون حدیثین اس واقعہ کے

بالکل مخالف ہین بدینوجہ بھی یہ دونون حدیثین قطعاً وہم یا اتہام اوسی ہین ثمّ اقول ایسیہ کہ ان حدیثون مین
جو اس استخلاف کا علم اور دین اور عبادت کے واسطے ہونا بیان کیا گیا ہو اس سے اگر یہ غرض ہو کہ اس آیت مین وعدہ خلافت
زمین و غلبہ بر اہل کین کا وعدہ نہین ہو تو بحمد اللہ خود اس مناقشہ کے اول قول کے جواب [illegible] مناقشہ بالا
کے بحث ششم و ہفتم مین اور مناقشہ پنجم کے جواب مین الفاروان بہی [illegible] دلیلون سے اس آیت مین [illegible]
و غلبہ بر اہل کین کا وعدہ ہونا ایسا عیان مثل روز روشن ہو چکا ہو کہ ہرگز ہرگز کوئی ذی حیا انکار نہین کر سکتا
اور اگر یہ مراد ہو کہ علم اور دین اور عبادت کے واسطے مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہو تو آیت مین
یہ کہنا کہ وہ ائمہ ہین گزشتہ کے قبیل سے ہوگا کیونکہ ایک امام کو پادشاہت تو حاصل ہوئی لیکن [illegible] پادشاہت
مین ایسے مغلوب اعدا تھے کہ مثل ساکتین زبان کے خلاف اعدا کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے
اور باقی امامون کو نہ پادشاہت ہوئی ہو نہ غلبہ لہذا ائمہ کا اس آیت استخلاف کے مصداق ہونا [illegible] محال ہو [illegible]
وعدہ ان مومنین صالحین سے ہی جو کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیت سے تھے اور بوقت نزول آیت موجود تھے [illegible]
بجز ایک امام کے کل ائمہ زمرہ مذکورہ سے خارج ہین بدینوجہ بھی ائمہ کا مصداق آیت ہونا خیال محال ہو [illegible]
نہ علم کا ذکر ہو نہ ہدایت کا دین اور عبادت کا ذکر البتہ ہو [illegible] دین اور عبادت کے واسطے ان مومنین صالحین کو
خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی جو کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیت سے تھے اور بوقت نزول آیت
موجود تھے اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیت کے زمرہ مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ [illegible] حاصل ہوا
وہ لوگ صرف خلفائے ثلثہ ہین جس سے یقیناً معلوم ہو گیا کہ دین اور عبادت کے واسطے مومنین صالحین کو
خلافت و غلبہ و تمکین عطا کرنے کا وعدہ اس آیت استخلاف مین ہی [illegible]
ہین پس فاضل موصوف کا یہ کلام بھی بین الانہدام ہو گیا اور خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مصداق
آیت استخلاف ہونا اور بھی زیادہ محکم ہو گیا۔ **قولہ** اس آیت مین جو وعدہ استخلاف فی الارض کا ہے
دوسرے معنے استخلاف فی الارض کے پادشاہت کے ہو سکتے ہین [illegible] اس قول [illegible]
یہ فوائد مین اسی قدر کافی ہو کہ اس آیت مین استخلاف فی الارض کے دوسرے معنے پادشاہت کے
ہو سکتے ہین باوصف کمی الفاظ کے [illegible] زیادہ ہو قول الیقین جیسے قول علی مرتضی [illegible] من اللہ

اس دین والون کے لیے انکی جماعت کو غالب کرنے اور عیب چھپانے کا جسکا ماخذ یہی آیت وعدہ استخلاف ہے یہ
مقصود ہے کہ وہ ضمانت خدا اس دین والون کے لیے غالب کرنے اور عیب چھپانے کے واسطے بحیثیت قومی
مسلمانون کے لیے ہے جسمین باعیب مسلمان بھی تھے ویسے ہی اس آیت سے ظاہر ہے کہ وعدہ اللہ کا بادشاہت کے لیے
بحیثیت قومی مسلمانون سے ہے جواب اسکا جواب چند بحثون مین ہے۔

بحث اول یہ کہ اس قول کا آخری فقرہ صریح ہے اسمین کہ اس آیت مین استخلاف فی الارض کا بادشاہت
کے معنے مین ہونا خود اس آیت سے ظاہر ہے لہذا قول بالا کے لفظ ہو سکتے ہین کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا ہے کیونکہ
یہ لفظ اُس معنے کی نسبت کہا جاتا ہے جو کہ ظاہر نہو بلکہ لفظ دوسرے معنے بھی صحیح نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جس کلام کے
ظاہر معنے متعذر نہین ہوتے ہین سوائے ظاہر معنی کے کوئی دوسرے معنے اُس کلام کے نہین ہوتے ہین اور
یہان پر ظاہر معنے کے غیر متعذر ہونے پر خود فاضل موصوف کے یہ قول شاہد ہین پس چونکہ اس آیت مین استخلاف
فی الارض سے بادشاہت کے معنے مراد ہونا خود اس آیت سے ظاہر ہے لہذا ائمہ اس آیت کے مصداق نہین ہو سکتے
ہین کیونکہ ائمہ بادشاہ زمین ہونے کے بغیر دنیا سے رحلت فرما گئے۔

بحث دوم چونکہ اس قول کا آخری فقرہ صریحۃ الدلالت ہے اس آیت مین وعدہ بادشاہت ہونے پر
لہذا فاضل موصوف کے اس مقام سے پہلے کی نو سطرون مین جو بیان کیا ہے کہ اس آیت مین استخلاف فی الارض
کے ایک معنے ہو سکتے ہین جسکو بادشاہت سے تعلق نہو اُسکی نسبت بکمال ادب یہ گذارش ہے کہ جب اس آیت
مین وعدہ بادشاہت ہونا ظاہر غیر متعذر ہے پھر اس آیت مین استخلاف فی الارض کے وہ معنے کیونکر ہون گے جسکو
بادشاہت سے تعلق نہو گستاخی معاف بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد پس چونکہ اس آیت
مین وعدہ بادشاہت کھلا ہوا ہے لہذا اس آیت مین استخلاف فی الارض کے معنے زمین مین بادشاہ کرنیکے سوا
اور کچھ نہین ہو سکتا ہے بدین وجہ ائمہ اس آیت کے مصداق ہرگز نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ائمہ زمین مین بادشاہ ہونیکے
بغیر دنیا سے رحلت فرما گئے ہین لہذا جن حدیثون مین ائمہ کا اس آیت کے مصداق ہونا بیان کیا ہے ان حدیثون کا
وہم یا اتہام راوی ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہے۔

بحث سوم جناب امیر کا مقولہ ہے قد توکل اللہ لاھل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ

دستر العورة انتهى نقلا عن البوارق فاضل موصوف نے اپنے اس قول مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ بیشک
ضامن ہوا ہی اللہ اس دین الہی کے لیے انکی جماعت کو غالب کرنے اور عیب چھپانے کا یہ ترجمہ غلط ہی صحیح ترجمہ
یہ ہی بیشک ضامن ہوا ہی اللہ اس دین کیواسطے جماعت کے غالب کردینے اور ذلت سے بچانیکا بہرحال فاضل موصوف نے
یہ تو اقرار فرمایا کہ اسکا ماخذ یہی آیت استخلاف ہی جس سے عیان مثل روز روشان ہوگیا کہ مراد جناب امیر یہ ہی کہ آیت
استخلاف مین اللہ ضامن ہوا ہی دین کیواسطے جماعت کو غالب کردینے کا ازین وجہ بھی ائمہ اس آیت کے مصداق
نہین ہوسکتے ہین کیونکہ دنیا مین کل ائمہ آخر عمر تک ہمیشہ مغلوب باعدا رہے بدینوجہ بھی جن حدیثون مین ائمہ کا
اس آیت کے مصداق ہونا بیان کیا گیا ہی ان حدیثون کا وہم یا اتہام راوی ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہی۔

بحث چہارم اس آیت مین ان مومنین صالحین سے خطاب اور وعدہ ہونا جو کہ بوقت نزول اس آیت کے
موجود تھے ایسا ہی کہ خود فاضل موصوف کو بار بار دوبار کہنا پڑا کہ اس سے ہمکو انکار نہین چنانچہ ماسبق مین مذکور
ہوچکا ہی پھر ابھی بحث پنجم مین مذکور ہوگا اسکو جناب امیر کے مقولہ مذکورہ بحث بالا کے ساتھ ملانے سے عیان مثل
روز روشان ہی کہ اس آیت مین وقت نزول اس آیت کے مومنین صالحین کی جماعت کو دین کیواسطے غلبہ دینے کا وعدہ
ہی اور اس قول فاضل موصوف کا آخری فقرہ بر ملا ندا دے رہا ہی کہ اس آیت مین وعدہ بادشاہت ظاہر غیر محتاج مظہر ہی
پس کوئی شک نہین رہا کہ اس آیت مین وقت نزول اس آیت کے مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و غلبہ دونون
عطا کرنے کا وعدہ ہی اور مومنین صالحین وقت نزول اس آیت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام وقت نزول اس آیت کے ہونے
مین مجال لا ولم نہین ہی لہذا اب ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین وقت نزول اس آیت کے مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت
و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ ہی تب کالشمس اوانجلی ہوگیا کہ ائمہ اس آیت کے مصداق نہین ہوسکتے ہین **اولاً**
اسلیے کہ سوائے ایک امام کے کل ائمہ زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین **ثانیاً** اسلیے کہ کسی امام کو بادشاہت و غلبہ دونون
حاصل نہین ہوئے بلکہ آخر عمر تک ہمیشہ مغلوب و منکوب باعدا رہے ان دونون وجہون سے ائمہ کا اس آیت کے
مصداق ہونا خیال محال ہونے مین کوئی شک نہین ہوسکتا ہی تاہم ایک وجہ اور بیان کی جاتی ہی وہ یہ کہ
آیت مین خلیفہ فی الارض کرنے کا وعدہ ہی اور خلیفہ فی الارض سوائے ساکنین زمین اور بادشاہ زمین کے اور کسیکو
نہین کہتے ہین چنانچہ یہ سب کو معلوم ہی کہ ہر استاد فن کے بعد جو اسکا قائم مقام ہوتا ہی اوسکو اوسکا خلیفہ

کہتے ہیں خلیفہ فی الارض نہیں کہتے ہیں اور اس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ کل یا بعض موعودین یا باختلاف نزول اس آیت کے قبل ساکن زمین تھے لہذا اس آیت میں خلیفہ فی الارض سے ساکن زمین مراد نہیں ہو سکتا ہے بلکہ بادشاہ زمین مراد ہے اور حقیقۃً نہ سہی تو حکماً تو کل امید بدون حصول بادشاہت کے دنیا سے راہی ہو گئے لہذا ائمہ کا اس آیت کے مصداق ہونا خیال محال ہونے میں ہرگز شک نہیں ہو سکتا ہے نیز چونکہ مومنین صالحین وقت نزول اس آیت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے ہونا ضروری ہونے میں مجال ادلم نہیں ہے لہذا اب ثابت ہو گیا کہ اس آیت میں وقت نزول کے مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و خلیفہ دونوں عطا کرنے کا وعدہ ہے تب مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہو گیا کہ بعد نزول اس آیت کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے جس جماعت کو بادشاہت و خلیفہ دونوں حاصل ہوئے ہیں وہی جماعت اس آیت کی مصداق ہے سوائے اُس جماعت کے اور کوئی جماعت اس آیت کے مصداق نہیں ہو سکتی ہے اور یہ معلوم ہے کہ بعد نزول اس آیت کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے جس جماعت کو بادشاہت و خلیفہ دونوں حاصل ہوئے ہیں وہ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا کی جماعت ہے سوائے اسکے اور کوئی جماعت نہیں ہے لہذا کالشمس فی نصف النہار نمودار و آشکار ہو گیا کہ صرف خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا کی جماعت اس آیت کے مصداق ہیں سوائے اُنکے اور کوئی جماعت اس آیت کے مصداق نہیں ہے۔

بحث ششم فاضل موصوف نے آگے چل کے ایک مضمون ظاہر کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ وعدہ مسلمانوں کی قوم سے ہے اس وعدے میں مسلمانوں کے کسی خاص قوم کی تخصیص نہیں ہے لہذا زمانۂ نبی یا زمانۂ خلفاے ثلثہ میں اس وعدے کے پورا ہونے سے وعدہ خلافی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ مسلمانوں کی قوم ابھی تک باقی ہے اور بہت زمانے تک باقی رہیگی اسی مضمون کی بنیاد ہے جو اس قول کے آخری فقرے میں لفظ بحیثیت قومی مسلمانوں سے مرقوم ہوا ہے طالب حق و راغب صدق کو اسکے جواب میں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بنیاد صفحہ ۱۷ میں ہے اسکے بعد صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے کہ بیشک اس آیت میں قطعاً اُن لوگوں سے ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے مومن صالح تھے انتہی بلفظہ پھر صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں کہ اس سے ہمکو انکار نہیں کہ وعدہ اُن لوگوں سے ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کر کے

عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ۔ یہ دونون عبارت صریح تصریح ہی اس بات کی کہ اس آیت کے وعدہ مین
تخصیص ہی اُن مومنین صالحین کی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف
بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے پس ایسے بعد دیگرے دو مقامون مین خود اس تخصیص کی صریح تصریح کرنے کے
باوجود تیسرے مقام مین یہ کہنا کہ یہ وعدہ مسلمانون کی قوم سے ہی اس وعدے مین مسلمانون کے کسی
خاص قوم کی تخصیص نہین ہی بجز اسکے کیا ہو سکتا ہی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور یہ تو ہر شخص سے کہیگا کہ
مسلمانون کی قوم ابھی تک باقی ہی لیکن یہ کوئی نہ کہیگا کہ اصحاب رسول ابھی تک باقی ہین نہ یہ کوئی کہیگا کہ مہاجرین
جو اس آیت کے مورد ہین ابھی تک باقی ہین نہ یہ کوئی کہیگا کہ انصار ابھی تک باقی ہین نہ یہ کوئی کہیگا کہ جو
مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے وہ ابھی تک باقی ہین پس چونکہ اسی آیت مین وعدۂ
پادشاہت و غلبہ خاص اُن مومنین صالحین سے ہی جو بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے
مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے جنکا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے ہونا عیان غیر
محتاج بیان ہی لہذا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل اس آیت کے حین حیات مین یہ وعدہ پورا ہونے کی تقدیر
پر وعدۂ خدا ضرور خلاف ہوگا حالانکہ وعدۂ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ اسمین خیال لاولم نہین
ہی کہ یہ وعدہ زمرۂ مذکورہ کے حین حیات مین پورا ہوگیا ہی اور زمرۂ مذکورہ سے جسکو بعد نزول اس آیت کے
پادشاہت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین وہی اس آیت کے مصداق ہی سوائے اُسکے اور کوئی اس آیت کے
مصداق نہین ہو سکتا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول اس آیت کے زمرۂ مذکورہ سے جن لوگون کو پادشاہت و غلبہ
دونون حاصل ہوئے ہین وہ لوگ صرف خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین دوسرا کوئی نہین ہی جس سے مثل بدر الدجی کے
نمودار اور مثل شمس الضحی کے آشکارا ہوگیا کہ صرف خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا اس آیت کے مصداق ہین اور کوئی
دوسرا اس آیت کے مصداق نہین ہو سکتا ہی اور یہ بھی باقی نہ رہے کہ جناب موصوف کے صفحہ ۲۳۱ کی عبارت مذکورہ کے
ساتھ یہ الفاظ بھی تھے مگر مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہی انتہی عاقل منصف دیکھے کہ صریح اقرار کرنا
کہ اس آیت مین خطاب اور وعدہ اُن مومنین صالحین سے ہی جو بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے پھر اسمین ایسا
ٹکڑا لگا کے یہ کہنا کہ مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہی سوائے اپنے کو مضحکہ بنانے کے کیا ہو سکتا ہی سطور

اہل بیت کو مبہوت کرنیکے واسطے بھی کہا جا سکتا ہے کہ آیۂ کریمہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت مین خطاب اہل بیت سے ہے مگر مضمون اُسکا کل مسلمانون کے متعلق ہے پس جو جواب اس مکر کا فاضل موصوف کی طرف سے ہوگا وہی جواب اُس مکر کا اس جانب سے ہوگا سبحان اللہ کجا تو وہ شورہ شوری کہ اُسکا مصداق صرف ائمہ ہین کجا یہ بے تکی کہ مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہے اور کجا وہ غوغا کہ ہین بیشک اس بات کا قائل ہون کہ وعدۂ آیت استخلاف کے مراتب پادشاہت اور تمکین دین عہد پیغمبر مین پورے ہوگئے اور اُسکی تصدیق آیات قرآنیہ سے دکھاتا ہون کجا یہ دعوی کہ مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہے اگر یہ کہیے کہ عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت کا پورا ہونا مضمون آیت کا مسلمانان قیامت تک کے متعلق ہونیکی منافی نہین ہے تو عہد خلفائے ثلثہ مین وعدۂ آیت پورا ہونیکی دلیل کو یہ مکر آپ کا کیا ضرر پہونچا سکتا ہے کچھ نہین پہونچا سکتا ہے لہذا جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا بلکہ عہد خلفائے ثلثہ مین پورا ہوا اور عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی تقدیر پر بھی یہ آیت حقیت و اشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہے تب یہ مکر آپ کا آپ کے لیے نہ رہا بلکہ آپ کے اوپر ہوگیا بالجملہ آپ کا یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے کالعہن المنفوش ہوگیا اور آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا مثل پایۂ عرش عظیم کے قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ چہل و چہارم مسلمانون کی قوم کو پادشاہت و غلبہ دینے کا وعدہ ہے مطابق اس وعدے کے مسلمانون کی قوم کو پادشاہت و غلبہ حاصل ہونے کے بعد اگر مسلمانون کی قوم اپنے مابین سے مرضی خدا و رسول کے خلاف کسی کو خلیفہ کرلین تو وہ خلیفہ بحق نہین ہوسکتا ہے اور یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا ہوگیا تھا مسلمانون کی قوم کو پادشاہت و غلبہ عہد پیغمبر ہی مین حاصل ہوگیا تھا اور قوم کا پادشاہ پیغمبر تھا لیکن بعد پیغمبر کے قوم نے خلاف مرضی خدا و رسول کے ابوبکر و عمر و عثمان کو خلیفہ کرلیا تھا لہذا ابوبکر و عمر و عثمان خلفائے بحق نہین ہوسکتے ہین یہ وہ مناقشہ ہے جسکو فاضل موصوف نے بعد مناقشۂ بالا کے متعدد مقامون مین مختلف عبارتون سے بیان کیا ہے

جواب اول یہ کہ فاضل موصوف نے بزعم خود جس تقریر سے اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا ثابت کیا ہے وہ بلفظہ مناقشۂ چہل و دوم مین نقل کرکے جواب عرض کیا گیا ہے جس سے تابان و درخشان مثل آفتاب روز روشن ہوگیا ہے کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا ہے بلکہ عہد خلفائے ثلثہ مین پورا ہوا ہے اور عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی

تقدیر پر بھی یہ آیت مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہی پس چونکہ اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونے اور اس
وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کی صورت مین اس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت نہونے پر اس مناقشہ
کی بنا ہی اور فی الواقع یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا ہی بلکہ عہد خلفاے ثلثہ مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی اور عہد پیغمبر
مین پورا ہونیکی تقدیر پر بھی یہ آیت مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بناے فاسد
علی الفاسد ہو کر بیخ و بن سے منہدم ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا
محکم و مستحکم تھا ویسا محکم و مستحکم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم و مستحکم رہیگا۔

جواب دوم یہ کہ عام مسلمانون کی قوم سے اس آیت مین وعدہ ہونے پر بھی اس مناقشہ کی بنا ہی جن مین
مسلمین فاسقین بھی داخل ہین حالانکہ ابھی جواب مناقشہ بالا کے بالکل اخیر مین بھی کالشمس اذا تجلی ہو چکا ہی کہ اس
آیت مین عام مسلمانون کی قوم سے وعدہ نہین ہی جن مین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین بلکہ بالخصوص ان مومنین
صالحین سے وعدہ ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور نزول اس آیت کے قبل سے مشرف باسلام ہو کر
ایمان کامل رکھتے تھے اور عمل صالح کرتے تھے پس چونکہ اس مناقشہ کی بنا عام مسلمانون کی قوم سے اس آیت
مین وعدہ ہونے پر ہی جنمین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین اور فی الواقع اس آیت مین عام مسلمین کی قوم سے وعدہ نہین
ہی جنمین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین بلکہ بالخصوص ان مومنین صالحین کی جماعت سے وعدہ ہی جو کہ بوقت نزول اس
آیت کے موجود تھے اور اسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور عمل صالح کرتے تھے بدینوجہ بھی
یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر بالکل بیخ و بن سے منہدم ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت
ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم تھا ویسا محکم و مستحکم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم و مستحکم رہیگا چونکہ اس آیت مین
خاص مومنین صالحین موجودین وقت نزول سے وعدہ ہونا ایسا محکم و مستحکم ہی کہ عام مسلمانون کی قوم
سے وعدہ ہونے کا ڈھکوسلہ کسی طرح چل نہین سکتا ہی لہذا خود فاضل موصوف نے ایک دوسرا ترانہ
اختیار کیا ہی وہ یہ ہی۔

مناقشہ چہل و پنجم اس آیت مین جو جماعت مومنین صالحین سے وعدہ ہی اسمین درجہ مومنین صالحین
کی تصریح نہین ہی بدینوجہ ہر درجہ کے مومنین صالحین کو شامل ہی حتی کہ جسکے ایمان و عمل صالح بالکل ناقص تھے

اُسکو بھی شامل ہی لہذا مطابق اس وعدے کے پادشاہت و غلبہ ملنے کے بعد وہ جماعت مومنین صالحین اگر اپنے
مابین سے اُس مومن صالح کو خلیفہ نکرین جسکا ایمان و عمل صالح اکمل ہون بلکہ اپنے مابین سے اُس مومن صالح کو خلیفہ
کرین جسکا ایمان و عمل صالح بالکل ناقص ہون تو وہ خلیفہ بحق نہین ہو سکتا ہی لہذا مطابق اس وعدے کے پادشاہت
و غلبہ ملنے کے بعد اُس جماعت مومنین صالحین نے جو اپنے مابین سے یکے بعد دیگرے حضرات ثلثہ کو خلیفہ کیا تھا اُس سے
یہ حضرات خلفاے بحق نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ان حضرات کے ایمان و عمل صالح کا بالکل ناقص ہونا اس سے ظاہر ہی
کہ یہ حضرات ہمراہ پیغمبر برابر جہاد مین جایا کرتے تھے اور بروقت جنگ فرار کر جایا کرتے تھے اس مناقشہ کو بھی فاضل
موصوف نے مختلف مقامون مین مختلف عبارتون سے بیان فرمایا ہی۔

جواب اول یہ کہ بطور مولوی حامد حسین و مولوی دلدار علی صاحبان کے جن لوگون نے بہت شد و مد سے
لکھا ہی کہ کلمہ اسلام اختیار کرنے کے وقت سے آخر عمر تک خلفاے ثلثہ اور اُنکے خلیفہ کرنے والے منافق رہے ذرہ بھر
ایمان سے کبھی بہرہ یاب نہین ہوئے اُن لوگون کا منھ بالکل کالا ہو گیا کیونکہ یہ کلام فاضل بمقام برملا دیا ہی کہ
خلفاے ثلثہ اور اُنکے خلیفہ کرنیوالے اگرچہ ایمان و عمل صالح مین ناقص تھے لیکن تاہم ایسے تھے کہ مومنین صالحین
معدود تھے اور اس آیت مین مخاطب بخطاب مومنین صالحین و موعود بخلافت وغیرہا ہوئے پس خلفاے ثلثہ
اور اُنکے خلیفہ کرنے والون کا مومنین صالحین ہونا اور اس آیت مین مخاطب بخطاب مومنین صالحین ہونا اور موعود
بخلافت وغیرہا ہونا عین مدعاے اہل حق ہی جسکا اعتراف فاضل موصوف سے ہو گیا اور مومنین صالحین موعودین
بآیت استخلاف مین ایسے لوگون کا داخل ہونا جنکے ایمان و عمل صالح ناقص ہون خیال محال فاضل عدیم المثال
اسلیے کہ جسکو اللہ جل جلالہ نے کسی خصوصیت کے ساتھ مومن صالح کہا ہی اگر اُسکے ایمان و عمل صالح کا ناقص ہونا ممکن ہوگا
تو بزعم فاضل موصوف اللہ جل جلالہ نے علی کو جو ایک آیت مین صالح المومنین کہا ہی اُس سے علی کا کامل مومن
صالح ہونا ثابت نہوگا حالانکہ اُس سے کامل مومن صالح ہونا ثابت ہونے کی بنا پر فاضل موصوف اور اُنکے
ہم خیال علی کی خلافت بلافصل ثابت کرتے ہین جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ اپنے کلام مین جسکو مومن
صالح کہتا ہی اسکے ایمان و عمل صالح ناقص نہین ہو سکتے ہین لہذا حق جل جلالہ نے آیت استخلاف مین جن
لوگون کو مومنین صالحین فرمایا ہی اور خلافت و غلبہ کا وعدہ دیا ہی اُن لوگون مین کوئی ناقص الایمان یا ناقص العمل

ہرگز نہین داخل ہوسکتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہی کہ بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا نامجال جنبش تھا ویسا نامجال جنبش رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوم یہ کہ بوجہ نہونے تصریح درجۂ مومنین صالحین کے اگر مومنین صالحین موعودین آیت استخلاف مین ایسے لوگ داخل ہوسکینگے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین تو آیۂ کریمہ والذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت اولٰئک اصحٰب الجنۃ ھم فیھا خالدون مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود بخلود جنت فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسمین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور آیۂ کریمہ الا الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت فلھم اجر غیر ممنون مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود باجر غیر ممنون فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسمین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور آیۂ کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت منھم مغفرۃ واجرا عظیما مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود باجر عظیم فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسمین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور آیۂ کریمہ ان الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت اولٰئک ھم خیر البریہ مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو خیر البریہ فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسی مین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین خلافت موعودۂ آیت استخلاف کے نعمت عظیمہ ہونیکی تصریح موجود ہی پس جسطور سے آیت استخلاف مین بدون تصریح درجۂ مومنین صالحین کو موعود بنعمت عظیمۂ خلافت ونصرت اور منعوت ببودن قائم بر توحید وعبادت کیا ہی اُسی طور سے بدون تصریح درجہ کے مومنین صالحین کو اُن آیتون مین موعود بخلود بھی جنت واجر غیر ممنون واجر عظیم ومنعوت ببودن خیر البریۃ فرمایا ہی پس جسطور سے بدون تصریح درجہ کے مومنین صالحین کو ان آیتون مین ایک ایک نعمت عظیمہ کے ساتھ موعود اور ایک ایک نعت شریفہ کے ساتھ منعوت کیا ہی اُسی طور سے بدون تصریح درجہ کے آیت استخلاف مین ایک نعمت عظیمہ کے ساتھ موعود اور ایک نعت شریفہ کے ساتھ منعوت فرمایا ہی جس سے معلوم ہوا کہ جس قسم کے مومنین صالحین ان آیتون مین مراد ہین

اُس قسم کے مومنین صالحین آیت استخلاف مین مراد ہین اور جن مومنین صالحین کو اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک
مین موعود بخلود جنت یا باجر غیر ممنون یا باجر عظیم یا منعوت بہ بودن خیر البریت فرمایا ہی اُن مومنین صالحین سے
کسیکے ایمان و عمل صالح ناقص نہین ہو سکتے ہین اقل درجہ اُنکے ایمان کا صحیح ہونا اور اُنکے عمل صالح کا کثیر مثل کل کے
ہونا اور اُنکے عمل غیر صالح کا قلیل مثل معدوم کے ہونا ضروری ولابدی ہی اُسی طور سے اللہ جل جلالہ نے جن مومنین
صالحین کو موعود بنعمت عظیمۂ خلافت و نصرت اور منعوت بہ بودن قائم بر توحید و عبادت فرما کر یہ شہادت دی ہی
کہ اُن مومنین صالحین کو خلافت و نصرت موعودہ حاصل ہونے کے بعد جو لوگ اُن مومنین صالحین کے منکر ہونگے
وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اُن مومنین صالحین سے کسیکے ایمان و عمل صالح ناقص نہین ہو سکتے ہین
اقل درجہ اُنکے ایمان کا صحیح ہونا اور حقیقۃً یا حکماً اُنکے کل اعمال کا صالحہ ہونا ضروری و لابدی ہی بدین وجہ بھی
یہ مناقشہ بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم
مثل پایۂ عرش عظم تھا ویسا محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش عظم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم و مستحکم رہیگا۔

جواب سوم یہ کہ یہ مناقشہ بھی موقوف ہی عہد پیغمبر مین اس وعدے کے پورا ہونے پر حالانکہ جواب مناقشۂ
چہل و دوم کی مبحث ہفتم مین بوجوہ عشر تامۂ عشرۂ کاملہ مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہوگیا ہی کہ
یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا ہی اُن وجہون سے کسی وجہ کا اعادہ کرنا بیفائدہ ہی چند ورقون کو اُلٹ کے
دیکھ لینا کچھ دشوار نہین ہی لہذا اُن وجہون کے علاوہ دو وجہون کا ذکر یہان ہوتا ہی۔

وجہ اول یہ کہ مناقشہ یکم کے جواب مین واضح ہو چکا ہی کہ نہج البلاغت اہل لعنت مین ہی کہ بوقت
غزوۂ فارس جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو مشورہ دیا ہی اُسمین آنجناب کا یہ مقولہ ہی نحن علی موعود من
اللہ واللہ منجز وعدہ اور بجواب مناقشہ یکم یہ بھی واضح ہو چکا ہی کہ حسب تصریح ابن میثم بحرانی اثناعشری
اس مقولہ سے مراد جناب امیر یہ ہی کہ آیت استخلاف مین اللہ نے ہم لوگون سے جو وعدہ فرمایا ہی ہم لوگ اس وعدے
پر ہین اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرنیوالا ہی اور مجتہد صاحب نے بوارق مین لکھا ہی کہ قول آنجناب نحن علی موعود
من اللہ واللہ منجز وعدہ صریح است درانکہ موعود الٰہی تا حال واقع نشدہ و خدا انجاز وعدہ خواہد فرمود
انتہی بلفظہ خلاصہ مفاد اس عبارت مجتہد کا یہ ہی کہ یہ مقولہ جناب امیر صریح ہی اسمین کہ یہ وعدہ خدا ابھی

پورا نہین ہوا ہی خدا اپنا وعدہ پورا کردیگا پس چونکہ جناب امیر نے عہد خلافت فاروقیہ مین قبل غزوۂ فارس فرمادیا ہی کہ یہ وعدہ ابھی تک پورا نہین ہوچکا ہی لہذا اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کا قائل ہی ہوسکتا ہی جو کہ جناب امیر کو اس قول مین خاطی کہہ سکتا ہی حالانکہ بنابر مذہب اہل لعنت کے جناب امیر کو خاطی کہنا ایسا کفر ہی جیسا کہ بنابر مذہب اہل سنت کے خدا کو خاطی کہنا کفر ہی لہذا بنابر مذہب اہل لعنت کے بھی اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا ایسا محال ہی جیسا کہ بنابر مذہب اہل سنت خطائے باری محال ہی اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ فتح فارس موعود آیت استخلاف مین داخل نہونیکی صورت مین غزوۂ فارس کے مشورے مین جناب امیر کا یہ فرمانا کہ اللہ وعدۂ آیت استخلاف کو پورا کریگا ہرگز باموقع و برمحل نہین ہوسکتا ہی لہذا بنابر اس مقولہ علویہ کے فتح فارس کا موعود آیت استخلاف مین داخل ہونے سے کوئی ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی پس چونکہ فتح فارس موعود آیت استخلاف مین داخل ہی اور خاص فاروق اعظم کی خلافت مین ہوا ہی لہذا خلافت فاروقیہ کا مصداق آیت استخلاف ہونے سے جو انکار کریگا وہ ضرور ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون کے مصداق ہوگا۔

وجہ دوم یہ کہ نیز بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا ہی کہ نہج البلاغت اہل لعنت مین ہی کہ بوقت غزوۂ روم جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو مشورہ دیا ہی اُسمین آنجناب کا یہ مقولہ ہی قد توکل اللّٰہ لاھل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ اور یہ بھی بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا ہی کہ حسب تصریح ابن میثم بحرانی اثناعشری شارح نہج البلاغت یہ کلم جناب امیر ماخوذ ہی آیت استخلاف سے جس مین لفظ توکل اللہ نہین ہی بلکہ لفظ وعد اللہ ہی جس سے معلوم ہوا کہ اس مقولۂ علویہ مین توکل اللہ بمعنے وعد اللّٰہ ہی لہذا ترجمہ اس مقولۂ علویہ کا یہ ہوگا کہ بیشک وعدہ کیا ہی اللہ نے آیت استخلاف مین اس دین کیواسطے جماعت کو غلبہ دینے کا اور بنابر تصریح صاحب بوارق مع لحاظ تصریح ابن میثم بحرانی مقولہ علویۂ مذکورۂ جواب بالا کا مطلب جو کہ خلافت فاروقیہ مین بوقت غزوۂ فارس ارشاد فرمایا ہی یہ ہی کہ ابھی تک اللہ کا وعدۂ آیت استخلاف پورا نہین ہوا ہی اللہ اپنا وعدہ پورا کردیگا لہذا اگر اس مقولۂ علویہ کا یہ مطلب ہوگا کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ نے پورا کردیا ہی اور یہ مطلب نہوگا کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا

وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ پورا کریگا تو دونون مقولون مین تعارض فاش ہوگا لہذا قطعًا معلوم ہوگیا کہ یہ مطلب نہین ہی کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ نے پورا کردیا ہو بلکہ یہ مطلب ہی کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ پورا کریگا جسکا صریح مآل یہ ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف ابھی تک پورا نہین ہوچکا ہی بلکہ ابھی تک پورا ہورہا ہی ہوتے ہوتے آیندہ کسی وقت پورا ہوچلیگا پس چونکہ جناب امیر نے اس مقولہ مین جو کہ خلافت فاروقیہ مین بوقت غزوۂ روم ارشاد فرمایا ہی ظاہر کردیا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف ابھی تک پورا نہین ہوچکا ہی بلکہ پورا ہورہا ہی آیندہ کسی وقت پورا ہوچلیگا لہذا جناب امیر کو جو اس مقولہ مین خاطی نہ سمجھے وہ وعدۂ آیت استخلاف کا عہد پیغمبر مین پورا ہوچکنے کا قائل نہین ہوسکتا ہی نیز چونکہ خلافت فاروقیہ مین بوقت غزوۂ روم جناب امیر نے ظاہر کردیا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف ابھی تک پورا نہین ہوچکا ہی بلکہ پورا ہورہا ہی آیندہ کسی وقت پورا ہوچلیگا لہذا بنابر اس اظہار جناب امیر کے خلافت فاروقیہ کا مصداق آیت استخلاف ہونے سے جو لوگ انکار رکھتے ہین اُن لوگون کا مصداق ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہی پس چونکہ اس مناقشہ کی بنا اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہوچکنے پر ہی اور جناب امیر نے خلافت فاروقیہ مین باربار اظہار فرمایا ہی کہ یہ وعدہ ابھی تک پورا نہین ہوچکا ہی بلکہ ابھی پورا ہورہا ہی اسی طرح ہوتے ہوتے آیندہ کسی وقت پورا ہوچلے گا بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ وبُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا محکم ومستحکم مثل پایۂ عرش اعظم تھا ویسا محکم ومستحکم مثل پایۂ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم ومستحکم رہے گا۔

جواب چہارم یہ کہ اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی صورت مین اس آیت سے حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت نہ ثابت ہونے پر بھی یہ مناقشہ موقوف ہی حالانکہ اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کی تقدیر پر بھی اس آیت سے حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت کی قطعیت الدلالت ہی چنانچہ جواب مناقشہ چہل ودوم کی بحث سوم مین ایسا واضح ہوچکا ہی کہ ہرگز کوئی عاقل دیکھا انکار نہین کرسکتا ہی پس چونکہ اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی صورت مین اس آیت کا دلالت برحقیت وراشدیت ہرسہ خلافت سے عاری ہونے پر بھی

یہ مناقشہ موقوف ہی اور فی الواقع اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی صورت مین بھی یہ آیت حقیت و رشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہر گز بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش عظم تھا ویسا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب پنجم یہ کہ نامہ علویہ بنام معاویہ سے حضرت عزیز المتکلمین اعلی اللہ مقامہ فی العلیین نے جو استدلال کیا ہی بجواب اُسکے صاحب لوارق فرماتے ہین کہ کلام آنحضرت مبنی ست بر آنکہ معاویہ و اہل شام بلکہ اکثر اتباع آنجناب نیز یقین داشتند بانکہ خلافت باجماع اہل حل و عقد ثابت می شود و جمیع ایشان از ہمین جہت بیعت و اقرار حقیت خلافت ثلثہ داشتند و حضرت امیر را نیز در وقت خلافت ظاہری ہمین دلیل خلیفہ بحق میدانستند نہ آنکہ منصوص و معصوم می شمردند تا آنچہ گفتہ کہ این امر از ین جہت بود کہ عارفین حقیقت حال کم بودند و سواد اعظم اعتقاد امر یکہ در باب امامت آنحضرت و اجب بود نہ داشتند و خلفای سابقین را از آنجناب افضل میدانستند انتہی بلفظہ بقدر الحاجت یہ عبارت برملا ندا دیتی ہی کہ جن اصحاب رسول نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اُن اصحاب رسول کو افضلیت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا ایسا اعتقاد جازم تھا کہ جناب امیر نے اپنے عہد خلافت مین بھی اُسکے خلاف کوئی حرف اپنی زبان سے نہین نکالا اور علم الہدای امامیہ کی عبارت منقولہ جواب شانزدہم صریح ہی اسمین کہ جن اصحاب رسول نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی وہ اصحاب رسول خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو لائق ریاست خلافت اور جامع ترین شرائط امامت جانتے تھے بلکہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی صلاحیت و صالحیت کو ایسے غایت قصوی پر سمجھتے تھے کہ ہر سہ خلیفہ کو امامت کے اعلی منصب کے لائق سمجھتے تھے اور امامت کو ہر سہ خلیفہ کے رتبے سے کم سمجھتے تھے جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ جن اصحاب رسول نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اُن اصحاب رسول کو افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد جازم اکمل درجے کا تھا اور یہ ظاہر ہوا ہی کہ اصحاب رسول کو اپنے امامین سے کسیکی افضلیت کا اعتقاد جازم بجز آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کے اور کسی شی سے پیدا نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ جب ثابت ہوگیا کہ اصحاب رسول کو بدرجہ اکمل افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد جازم تھا تب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا افضلیت ہر سہ خلیفہ پر قطعیت الدلالت ہونا ایسا کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ ہرگز اولی

عاقل فہیم حیا انکار نہین کر سکتا ہی اور یہ بھی نہایت واضح ہی کہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی دلالت قطعیہ سے
اصحاب رسول کو اپنے مابین سے جسکی فضیلت کا بدرجۂ اکمل اعتقاد جازم ہوا اُسکا ایمان وعمل صالح ناقص نہین
ہو سکتا ہی دبدینوجہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی دلالت قطعیہ سے اصحاب رسول کو بدرجۂ
اکمل افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد جازم تھا تب ایمان مین بھی اور عمل صالح مین بھی ہر سہ خلیفہ کا کامل بلکہ
اکمل ہونا کالنور علی قلل الطور ہوگیا لہذا اس مناقشہ مین جو خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ایمان وعمل صالح کا
ناقص ہونا بیان کیا گیا ہی جسپر بناے مناقشہ ہی وہ ہباءً منثورا ہوگیا بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ وبن سے منہدم
ہوگیا اور اس آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا آفتاب جیسا تابان و درخشان
تھا ویسا تابان ودرخشان رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم یہ کہ ابھی جواب بالامین واضح ہوچکا کہ جن اصحاب رسول کریم علیہ التسلیم نے خلفاے ثلثہ
رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اُن اصحاب رسول کریم علیہ التسلیم کو افضلیت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد
بدرجۂ اکمل راسخ تھا اور یہ غیر ممکن ہی کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا برابر بوقت جنگ فرار
کرجانا اُن اصحاب رسول کو معلوم ہو پھر اُن اصحاب رسول کو افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد راسخ ہو لہذا جب
ثابت ہوگیا کہ اُن اصحاب رسول کو افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد راسخ تھا تب عیان مثل روز روشن ہوگیا
کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا برابر بوقت جنگ فرار کرجانا ایسا امر ہی کہ اُن اصحاب
رسول کو معلوم نہ تھا اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ زمانۂ رسول کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم برابر بوقت
جنگ فرار کرگئے ہون اور اُن اصحاب نبی کریم علیہ التسلیم کو معلوم نہو لہذا جب ثابت ہوگیا کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم
مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا بوقت جنگ برابر فرار کرجانا ایسا امر ہی کہ اُن اصحاب رسول کو معلوم نہ تھا تب
یہ اظہر من الشمس ہوگیا کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا بوقت جنگ برابر فرار کرجانا
ایسا امر ہی کہ نہ زمانۂ رسول مین اُسکا نشان تھا نہ زمانۂ صحابہ مین اُسکا نام تھا لہذا یقینا معلوم ہوگیا کہ جس طور سے
حسب تصریح مجتہد و پدر مجتہد در ضربت حیدریہ وصوارم وحسام اہل لعنت کی اصح الکتب کافی کلینی کی احادیث
مثالب ہشامین سب زور وبہتان ساختہ وباختہ حاسدان ومعاندان ہین اُسی طور سے فرار خلفاے ثلثہ

رضی اللہ عنہم کی روایات وحکایات جن پر بناے مناقشہ ہذا ہی سب زور وبہتان ساختہ وبافتہ مریدان ابن سبا
ہین بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر بیخ وبن سے منہدم ہو گیا اور اس آیت استخلاف کی دلالت
قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا آفتاب جیسا بے سحاب تھا ویسا بے سحاب ہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم یہ جسکو چشم بینا ہو وہ اس مناقشہ کو دیکھے کہ فاضل مناقش نے کس صفائی سے اولا بیان
کیا ہی کہ اس آیت مین جماعت مومنین صالحین سے وعدہ ہی اور آخراً تصریح کی ہی کہ مطابق اس وعدے کے
بادشاہت و غلبہ ملنے کے بعد اُس جماعت مومنین صالحین نے اپنے مابین سے یکے بعد دیگر حضرات ثلثہ کو
خلیفہ کیا تھا فاضل مناقش کا یہ بیان اور یہ تصریح دونون کا مجموعہ صریح اقرار اس امر کا ہی کہ اس آیت مین جن
مومنین صالحین کو خلافت وغلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکی بیعت کرنے والے
ہین اور جس طور سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ مین جس رجل کو نشان عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ رجل علی بن ابی طالب
ہونے کا اقرار کر کے علی بن ابی طالب کا محبوب ومحب خدا ورسول اور مومن کامل ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت
ہونے سے کوئی شخص دل سے انکار نہین کرسکتا ہی لہذا خوارج ونواصب جو انکار کرتے ہین اسکا اعتبار نہین
ہوسکتا ہی یہ انکار اُن لوگون کا یکتمون الحق وہم یعلمون کے قبیل سے ہی اُسی طور سے آیت استخلاف مین
جن مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکی بیعت کرنے والے
ہونے کا اقرار کر کے ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح اور امام بحق وخلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ کے قطعیت الدلالت
ہونے سے کوئی شخص دل سے انکار نہین کرسکتا ہی لہذا فاضل مناقش نے جو انکار کیا ہی اُس سے اُنکا زمرۂ
یکتمون الحق وہم یعلمون سے ہونا پیدا و ہویدا ہو کر بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش
ہو گیا اور ہر سہ خلیفہ اور اُنکی بیعت کرنیوالون کے مومنین صالحین ہونے اور ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد
ہونے پر اس آیت کے قطعیت الدلالت ہونے کا آفتاب جیسا تابان ودرخشان تھا ویسا تابان و درخشان ہا اور
ہمیشہ تابان و درخشان رہے گا۔

مناقشہ چہل و ششم جن مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اُن

مومنین صالحین کی نسبت جسطور سے اللہ نے یعبدو ننی لا یشرکون بی شیئا فرمایا ہی جس سے مراد
خدا یہ ہی کہ وہ مومنین صالحین عبادت کرینگے میری نہین شریک کرینگے ساتھ میرے کسی شی کو اسی طور سے
اُسکے بعد بطور استثنا اُن مومنین صالحین کی نسبت ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون
فرمایا ہی جس سے مراد یہ ہی کہ پادشاہت و غلبۂ موعودہ ملنے کے بعد منجملہ اُن مومنین صالحین کے جو کفر کریے وہ
کفر اور فسق مین کامل ہی اور یہ وعدہ خدا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ پورا ہوا ہی چنانچہ تین آیتون مین خدا نے خود ظاہر
کر دیا ہی اور بعد پورا ہونے اس وعدے کے عہد پیغمبر مین منجملہ اُن مومنین صالحین کے کسی نے کفر نہین کیا ہی
بعد پیغمبر منجملہ اُن مومنین صالحین کے خلفائے ثلثہ نے یہ کفر کیا ہی کہ افضل کا خلیفہ ہونا قبول نہین کیا ہی بلکہ
بمقابلہ افضل کے اپنا خلیفہ ہونا قبول کیا ہی اور منجملہ اُن مومنین صالحین کے غیر خلفائے ثلثہ نے یہ کفر کیا ہی کہ افضل
کو خلیفہ نہین قبول کیا ہی بلکہ بمقابلہ افضل کے غیر افضل کو خلیفہ قبول کیا ہی پس تعجب ہی کہ اہل سنت اس آیت سے
خلفائے ثلثہ اور اُنکی بیعت کرنے والون کا مومنین صالحین ہونا اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا ثابت
کرتے ہین اور یہ نہین دیکھتے ہین کہ یہ آیت ہر سہ خلیفہ اور اُنکے بیعت کرنے والون کا کفر اور فسق مین کامل
ہونے پر شاہد عادل ہی اسکا۔

جواب اول مناقشۂ چہل و سوم مین خود فاضل مناقش نے ارشاد فرمایا ہی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
سے دریافت کیے گئے معنے اس آیت کے تو فرمایا کہ وہ ائمہ ہین انتہی بلفظہ اور اس مناقشہ مین فاضل مناقش
ارشاد فرماتے ہین کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے مراد یہ ہی کہ بعد پورا
ہونے اس وعدے کے منجملہ مومنین صالحین موعودین بخلافت کے جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہین
فاضل موصوف کے ان دونون ارشادون کا صریح نتیجہ یہ ہی کہ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین موعودین بخلافت
ائمۂ اثنا عشر ہین اور بعد پورا ہونے اس وعدے کے جو امام کفر کرے منجملہ ائمۂ اثنا عشر کے وہ امام کفر اور فسق
مین کامل ہین سبحان اللہ کیا وہ شور اشوری کہ منجملہ ائمۂ اہل بیت کے کسی امام سے کسی معصیت صغیرہ کا ارتکاب
بھی نہین ہو سکتا ہی کیا یہ ہی کہ ائمۂ اہل بیت کفر اور فسق مین کامل ہو گئے اجی وہ شور اشوری تو محض
حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے تھی جب اُس شور اشوری سے اُس

آفتاب پر خاک ڈالنا ممکن نہوا یہ بے تکی اختیار کی گئی شاید اس بے تکی سے اُس آفتاب پر خاک پڑ جائے
لیکن یہ نہین سمجھتے ہین کہ بحکم ع چراغے راکہ ایزد برفروزد ٭ ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد ٭ حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت کے چراغ پر جو پف زنی کریگا اُسکی ریش و بروت جل کر اُسکا منھ کالا ہوگا اُس چراغ کا کچھ نہوگا بلکہ وہ
چراغ تیز تر ہوگا بدینوجہ بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور حقیت و راشدیت ہر سہ
خلافت پر اس آیت کی دلالت قطعیہ کا آفتاب تابان تر ہوگیا۔

جواب دوم چونکہ بنابر لسانی قول حضرات اہل لعنت ائمہ اثنا عشر مصداق ومن کفر بعد ذلک
فاولئک ھم الفاسقون نہین ہوسکتے ہین اور یہ حضرات اپنے قول لسانی کی تائید مین اپنے ائمہ سے
روایت کرتے ہین کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت بآیت استخلاف خالق بریت ائمہ اثنا عشر ہین لہذا فاضل مناقش
نے جو افادہ فرمایا ہے کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے مراد یہ ہے کہ بعد پورا ہونے
اس وعدۂ خلافت کے منجملہ موعودین بالخلافت کے جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہے بنابر لسانی مذہب اہل لعنت
بھی اُس افادے کے باطل ہونے مین کسی کو شک نہین ہوسکتا ہے اور بنابر مذہب جنانی و لسانی اہل سنت
ہر سہ خلیفہ کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہونے کے بعد نزول آیت استخلاف کے قبل سے تا دم مرگ ہر سہ خلیفہ کے
مومن صالح رہنے اور امام بحق و خلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین وہی لوگ مصداق ومن کفر بعد
ذلک فاولئک ھم الفاسقون ہین لہذا بنابر مذہب اہل سنت کے بھی افادۂ مذکورہ فاضل مناقش
کے باطل ہونے مین کسیکو شک نہین ہوسکتا ہے پس فاضل مناقش کا افادہ مذکورہ جسپر اس مناقشہ کی بنا ہے مذہب
اہل لعنت کے روسے بھی مذہب اہل سنت کے روسے بھی ایسا بین البطلان ہے کہ ہرگز کسیکو شک نہین ہوسکتا ہے
بدینوجہ بھی یہ مناقشہ مثل مناقشات بالا کے محض بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور
حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر آیۂ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا آفتاب تابان سے زیادہ درخشان
ہوگیا اور فاضل مناقش نہ اہل لعنت رہے نہ اہل سنت ہوئے بلکہ خارجی ٹھہرے۔

جواب سوم اس مناقشہ کی استیصال مین صرف یہ کلام کافی ہے ومن کفر بعد ذلک فاولئک
ھم الفاسقون سے مراد یہ ہے کہ بعد پورا ہونے اس وعدے کے منجملہ مومنین موعودین بخلافت و غلبہ کے

جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہی لہذا بعد پورا ہونے اس وعدے کے کل یا بعض مومنین صالحین موعودین بخلافت و غلبہ کا کفر اور فسق مین کامل ہونا ضروری ہی اور حسب مذہب اہل السنت مومنین صالحین موعودین بوعدۂ آیۂ مذکورہ ائمۂ اثنا عشر ہین بنا بر اسکے بعد پورا ہونے اس وعدے کے کل یا بعض ائمۂ اہل السنت کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر یہ آیہ شاہد عادل ہی پس تعجب ہی کہ حضرات اہل السنت اپنی زبان سے بھی کہتے ہین اور اپنے ائمہ سے روایت بھی کرتے ہین کہ موعودین بوعدۂ آیۂ مذکورہ ائمہ ہین اور یہ نہین دیکھتے ہین کہ اس صورت مین آیۂ مذکورہ کل یا بعض ائمہ کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر شاہد عادل ہی پس جو جواب منجانب حضرات اہل السنت ہوگا وہی جواب منجانب اہل سنت ہوگا۔

جواب چہارم جسکو مسائل نحویہ سے کچھ بھی وقفیت ہی اُسپر مخفی نہین ہوسکتا ہی کہ یعبدوننی لا یشرکون بی کی ضمیر فاعل مستتر جمیع مومنین صالحین موعودین بخلافت و نصرت کے واسطے ہی لہذا صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اسکی تفسیر مین جو لکھا ہی کہ یعنے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی بلفظہ اس سے عیان مثل روز روشن ہی کہ مراد یہ ہی کہ جمیع مومنین صالحین موعودین بوعدۂ مذکورہ بعد پورا ہونے وعدۂ مسطورہ کے بھی بدون شرک و ریا کے اللہ کی عبادت کرین گے جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ بعد پورا ہونے وعدۂ مذکورہ کے بھی جمیع مومنین صالحین موعودین بوعدۂ مذکورہ ایمان اور عمل صالح پر قائم رہینگے خلافت و ثروت سے گرگون نہو جائین گے لہذا ومن کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون سے یہ مراد نہین ہوسکتا ہی کہ بعد پورا ہونے وعدۂ مذکورہ کے منجملہ مومنین صالحین موعودین بوعدۂ مذکورہ کے جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ بعد پورا ہونے وعدۂ مذکورہ کے جمیع موعودین بوعدۂ مذکورہ کا نزول اس آیت کے قبل سے تا دم مرگ ہمیشہ ایمان و عمل صالح پر قائم رہنے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اور یہ موعودین بوعدۂ مذکورہ خلفائے ثلثہ اور انکے رفقا ہین چنانچہ اس مناقشہ کا مضمون جو لفظ بعد پیغمبر سے لفظ خلیفہ قبول کیا ہی اُس سے عیان غیر محتاج بیان ہی اور اس مناقشہ کی بنا اسپر ہی کہ وعدۂ مذکورہ بحین حیات خلفائے ثلثہ پورا ہوچکا ہی لہذا کالشمس اذا تجلی ہی کہ خلفائے ثلثہ اور انکے رفقا کو خلافت و غلبہ حاصل ہونے کے بعد نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے تا دم مرگ ہمیشہ خلفائے ثلثہ اور انکے رفقا کا وصف ایمان و عمل صالح کے ساتھ موصوف رہنے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین وہی لوگ بحکم ومن کفر الخ کفر اور فسق مین کامل ہین جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ بحکم ومن کفر الخ حضرات اہل السنت کفر اور فسق مین کامل ہین پس فاضل مناقش کا یہ افادہ فرمانا کہ بحکم ومن کفر الخ خلفائے ثلثہ اور انکے رفقا کفر اور فسق مین

کامل ہین صریح برعکس نہند نام زنگی کافور کا حساب ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا اور ہر سہ خلیفہ ورا اُنکے رفقا کا
تا دم مرگ وصف ایمان وعمل صالح کے ساتھ موصوف رہنا اور ہر سہ خلیفہ کا امام برحق وخلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت
الدلالۃ ہونا جیسا تابان مثل آفتاب درخشان تھا ویسا تابان مثل آفتاب درخشان رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب پنجم جسکو کچھ بھی عربیت سے بلدیت ہو وہ دیکھے کہ اس آیت مین استثنا یا طور استثنا کہان ہی صاحب تفسیر مجمع البیان
نے یعبدوننی لایشرکون بی کی تفسیر مین لکھا ہی ھذا استیناف فی کلام الثناء علیہم ومعناہ
لایخافون غیری یہ عبارت صریح ہی اسمین کہ یعبدوننی لایشرکون بی ثانیا مدح وثنا ہی جمیع موعودین
بخلافت ونصرت کے ساتھ ایمان وعمل صالح زمانۂ مابعد نزول آیۂ مذکورہ کے پس چونکہ زمانۂ مابعد نزول آیۂ مذکورہ کے ایمان وعمل
صالح کے ساتھ بھی جمیع موعودین بوعدۂ مذکورہ ممدوح وثنای باری ہین لہذا ومن کفر الخ یعبدوننی الخ سے
نہ مستثنی ہوسکتا ہی نہ طور مستثنی بلکہ یعبدوننی الخ مدح ہی جمیع موعودین بوعدۂ مذکورہ کے ساتھ ایمان وعمل صالح
زمانۂ مابعد نزول آیۂ مذکورہ کے اور ومن کفر الخ ذم ہی جو لوگ جمیع موعودین بوعدۂ مذکورہ کے ممدوح باری باعتبار
ایمان وعمل صالح زمانۂ گذشتہ وآیندہ ہونیکا اقرار نکرین اون لوگون کا اسکو مستثنی یا طور مستثنی بناکے کل یا بعض موعودین
بوعدۂ مذکورہ کا ذم قرار دینا کلام خدا مین صریح تحریف معنوی کرنا ہی آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ جو حقیقت وراشدیت ہر سہ
خلافت کے نور کو تابان کر رہی ہی اس قسم کی تحریف معنوی کلام باری سے وہ نور پنہان نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ تابان
ہوتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ تمام تر باطل سراسر عاطل ہوگیا اور آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ سے حقیقت وراشدیت ہر سہ خلافت
کا نور جیسا کالنور علی قلل الطور تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم فاضل مناقش نے مناقشہ چہل ودوم مین جو تین آیتون سے وعدۂ مذکورہ کا عہد پیغمبر مین بعد فتح
مکہ کے پورا ہونا بیان کیا ہی اس مناقشہ کی بنا بالکل اُسی پر ہی لیکن جواب مناقشہ مذکورہ کے مبحث پنجم کو جو دیکھیگا اسپر
عیان مثل روز روشن ہوجائیگا کہ اُن آیتون سے یہ بیان کرنا کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا ہوا ہی بالکل کھلی ہوئی
تحریف معنوی کلام باری ہی اُن آیتون مین وعدۂ مذکور کا ہرگز کوئی ذکر نہین ہی **اولاً** اسلیے کہ آیت وعدۂ مذکورہ کا نزول
بعد ہجرت ہی اور اُن آیتون کا نزول قبل ہجرت چنانچہ مبحث مذکور مین انکشاف ہوچکا **ثانیاً** اسلیے کہ آیت وعدۂ مذکورہ
مین وقت نزول کے مومنین صالحین سے خطاب ہی اور اُن آیتون مین کفار مکہ سے خطاب چنانچہ نیز مبحث مذکور مین وضح

ہو چکا **ثالثاً** اسلیے کہ آیت وعدۂ مذکورہ مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہی اور اُن آیتون مین خلافت سے سکوت نہین
مراد ہو چنانچہ نیز مبحث مذکور مین عیان ہو چکا بالجملہ چونکہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ کا پورا ہونا اُن آیتون سے ثابت ہونے
پر بالکل اِس مناقشہ کی بنا ہی اور فی الواقع اُن آیتون مین وعدۂ مذکورہ کا ہرگز کوئی ذکر نہین ہی بدینوجہ بھی مناقشہ بالکل بنا فاسد
علی الفاسد ہوکر ہبا ءً منثورا ہو گیا اور اِس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا کالشمس اذ تجلی تھا
ویسا ہی کالشمس اذ تجلی ہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی صورت مین آیۂ مذکورہ کا دلالت بر حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت سے مانع ہونے پر بھی اِس مناقشہ کی بنا ہی حالانکہ مناقشہ اول و دوم سے مبحث سوم مین خوب واضح ہو چکا ہے
کہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی صورت مین بھی آیۂ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت
ایسی قوی قطعیہ ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی چنانچہ مفصل بیان اسکا مبحث مذکور مین ہو چکا مختصر و مجمل بیان یہ ہی کہ جو مومنین
صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے اُن مومنین صالحین
کی جماعت کو خلافت و غلبہ و امن کا مجموعہ عطا کرنیکا وعدہ آیۂ مذکورہ مین ہی اور اُس جماعت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از
قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا بدیہیات جلیہ سے ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جس جماعت کو زمانہ فتح مکہ سے برابر
اعدا پر غلبہ ہا وہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقائے باوفا کی جماعت ہی جسمین اہل سنت کے علی داخل ہین اہل لعنت کے علی داخل
نہین ہین اور حیات نبی مین اُس جماعت کے حاکم و پیشوا نبی تھے اور بعد نبی کے یکے بعد دیگرے ہر سہ خلیفہ تھے کیونکہ
فضیلت ہر سہ خلیفہ کا اعتقاد اُس جماعت کو راسخ تھا چنانچہ ابھی مناقشہ بالا کے جواب پنجم مین معلوم ہو چکا لہذا
عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونے کی صورت مین بھی آیۂ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ
خلافت ایسی قطعیہ جلیہ ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر باطل و مضمحل ہو گیا
اور آیۂ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا جیسا تابان و درخشان تھا ویسا تابان
و درخشان ہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم موافق مذہب اہل لعنت کے سچے نبی کو خلیفہ نکرنا جس درجے کا کفر ہو بعد نبی کے افضل کو خلیفہ قبول
نکرنا بھی اُس درجے کا کفر ہی اور یہ بھی اہل لعنت کا قول ہی کہ اصحاب ثلثہ کو خلیفہ قبول کرنیوالون مین جن لوگون کو

نص امامت علی کا علم نتھا وہ لوگ اصحاب ثلثہ کو خلیفہ قبول کرنے سے نہ دائرہ کفر مین داخل ہو سکتے ہین نہ دائرہ فسق مین بنا براسکے یہ بدیہیۃ اونی ہوگا کہ جسکی تحقیق مین علی معصوم بھی نہ تھے منصوص بھی نہ تھے افضل بھی نہ تھے بلکہ خلفائے ثلثہ افضل تھے وہ ہر سہ خلیفہ کو خلیفہ قبول کرنے سے نہ دائرہ کفر مین داخل ہو سکتا ہی نہ دائرہ فسق مین اور ابھی مناقشہ اولا کے جواب پنجم مین معلوم ہو چکا ہی کہ حسب تصریح مجتہد در لوارق جن لوگون نے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو خلیفہ قبول کیا تھا اُن لوگون کی تحقیق مین خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم حتما وجزما افضل تھے علی کرم اللہ وجہہ اُن لوگون کے علم مین نہ معصوم تھے نہ منصوص تھے نہ افضل تھے لہذا بنا برمذہب اہل لعنت کے جن لوگون نے خلفائے ثلثہ کو یکے بعد دیگر خلیفہ قبول کیا تھا وہ لوگ خلیفہ قبول کرنے کے فعل سے نہ دائرہ کفر مین داخل ہو سکتے ہین نہ دائرہ فسق مین بلکہ وہ لوگ جسطور سے قبل خلیفہ قبول کرنے کے مومنین صالحین تھے اُسی طور سے بعد خلیفہ قبول کرنے کے بھی مومنین صالحین رہے اور ابھی جواب چہارم و پنجم مین واضح ہو چکا کہ حسب تصریح مفسرین امامیہ بھی آیۂ مذکورہ کا فقرہ بعید ہونے کا یشرکون بی اسپر شاہد عادل ہی پس واسطے بنائے مناقشہ کے فاضل مناقش نے جو افادہ فرمایا ہی کہ اُن مومنین صالحین نے یہ کفر کیا ہی کہ افضل کو خلیفہ قبول نہین کیا ہی وہ افادۂ کاسدہ فاضل مناقش کا ہبار منثورا ہو گیا بدینوجہ کہ مناقشہ بیخ و بن سے منہدم ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیۂ مذکورہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر جیسی قطعیت الدلالت تھی ویسی قطعیت الدلالت رہی اور ہمیشہ رہیگی۔

جواب نہم یہ مناقشہ خود برملا ندا دیرہا ہی کہ آیۂ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کی جماعت کہ خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین اور جسطور سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ مین جس رجل کو نشان دینے کا وعدہ ہی وہ رجل جناب امیر ہونا معلوم ہونے کے بعد آنجناب کا مومن کامل اور محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیۃ الدلالت ہونے مین کسی عاقل کے دل مین شک نہین پیدا ہو سکتا ہی حتی کہ زبان یا قلم سے جو لوگ مثل خوارج کے اس مین شک بیان کرتے ہین اُن لوگون کا زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین کسی طالب حق و راغب صدق کو شک نہین رہتا ہی اُسی طور سے جن مومنین صالحین کو آیۂ مذکورہ مین خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہونا معلوم ہونے کے بعد تا دم رحلت ہر سہ خلیفہ اور اُنکے رفقا کے موصوف بوصف ایمان

وعمل صالح اپنے اور ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین کفر و فسق مین اُن لوگون کے کامل ہونے مین کسی عاقل کے دل مین شک نہین پیدا ہو سکتا ہے حتیٰ کہ زبان یا قلم سے جو لوگ مثل رفضۂ لواعن کے اسمین شک بیان کرین اُن لوگون سے کے زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین کسی طالب حق و غیر زائد صدق کو شک نہین رہ سکتا ہے لہذا فاضل مناقش اور اُنکے ہم داستان کے زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین کوئی عاقل حق پسند شک نہین کر سکتا ہے بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بالکل کالعہن المنفوش ہو گیا اور حقیت و رشدیت اشد ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ جیسی حتماً وجزماً قطعیت الدلالت تھی ویسی حتماً وجزماً قطعیت الدلالت رہی اور ہمیشہ رہیگی،

مناقشۂ چہل و ہفتم چونکہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ پورا ہوا ہے چنانچہ تین آیتون مین خدا نے خود بیان کردیا ہے لہذا اگر خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہو گی تو لازم آئیگا کہ مثل احد الناس کے پیغمبر بھی محکوم خلفا ہون۔

جواب اول جناب مجتہد صاحب نے بوارق مین بمقام آیہ انما ولیکم اللہ بہت آب و تاب سے بیان فرمایا ہے کہ بنا برمذہب شیعہ جناب امیر بعد وفات نبی جیسے امام تھے قبل وفات نبی بھی ویسے امام تھے پس ارشاد ہو کہ مجتہد صاحب نے جو فرمایا ہے کہ بنا برمذہب شیعہ جناب امیر بعد وفات نبی جیسے امام تھے قبل وفات نبی بھی ویسا امام تھے اُس سے نبی کا ماموم علی ہونا کیون نہین لازم آتا ہے عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر خلافت خلفائے ثلثہ مراد از وعدۂ مذکورہ ہونے سے نبی کا محکوم خلفا ہونا کیون لازم آتا ہے ہرگز نہین لازم آتا ہے لیکن فاضل مناقش نے محض اسواسطے لازم آنا بیان کیا ہے کہ عوام اہل لعنت کو حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا آفتاب دکھائی نہ دے لیکن بحکم لکل فرعون موسیٰ خدا نے راقم اثم کے ہاتھ سے فاضل مناقش کے پردۂ کید و مکر کو عوام اہل لعنت کی نظرون سے بھی اُٹھا دیا اور حجت حقہ کو پایۂ اختتام پر پہونچا دیا حتیٰ کہ کسی نابینا کو بھی آیہ مذکورہ کے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونے مین شک نہین رہ سکتا ہے جیسا کہ بعد بلند ہونے آفتاب بے سحاب کے کسی نابینا کو بھی وجود نہار مین شک نہین رہ سکتا ہے بالجملہ اس مناقشہ کا محض بنا کید علی الکید ہونا عیان مثل روز روشن ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا جیسا مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان تھا ویسا تابان و درخشان رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوم حضرت شمویل نبی کی حیات مین انکے اصحاب سے حضرت طالوت خلیفہ تھے چنانچہ آیہ کریمہ

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا اُسی مین ارد ہو یا وصف مین کوئی نہین کہتا ہی کہ حضرت شموئیل محکوم طالوت
تھے لہذا عہد پیغمبر مین وعدۂ مذکور کا پورا ہونا بفرض محال اگر تسلیم کیا جاوے تو بھی خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے سے
نبی کا محکوم خلفا ہونا ہرگز نہین لازم آسکتا ہی بدینوجہ فاضل مناقش نے جو لازم آنا بیان کیا ہی اُسکا محض کید
مکر ہونا واشگاف ہو کر آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے کا آفتاب زیادہ تابان و درخشان
ہو گیا اور ہمیشہ زیادہ ہوتا رہیگا۔

جواب سوم آنفا مناقشہ بالا کے جواب مین مجملاً اور سابقاً مناقشہ جہل دوم کے جواب مین مفصلاً براہین
قاطعہ و مدلل بدلائل ساطعہ ہو چکا ہی کہ نہ تو اس آیت مین وعدۂ مذکورہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا بیان
کیا ہی نہ وعدۂ مذکورہ عہد پیغمبر مین پورا ہوا ہی بلکہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی لہذا نہ خلافت
خلفاے ثلثہ مراد ہونے مین شک ہو سکتا ہی نہ خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے سے نبی کا محکوم خلفا ہونا لازم
آسکتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بناے فاسد علی الفاسد ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت
ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب چہارم خلافت و غلبہ کا وعدہ تو مومنین صالحین کی جماعت سے ہی لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ بفرض محال
اگر یہ وعدہ پورا ہوا ہی تو یہ دیکھنا چاہیے کہ مطابق اس وعدے کے مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت مع
غلبہ کب تک رہی اور یہ ہو نہین سکتا ہی کہ حیات نبی تک رہی ہو اور بعد وفات نبی نہ رہی ہو کیونکہ آیت کا تسلی
مومنین کیواسطے ہونا خود سوق آیت سے ظاہر غیر محتاج منظر ہونے کے علاوہ اہل سنت کی تفسیر عمدۃ البیان مین
اسکی تصریح بھی موجود ہی اور بعد فتح مکہ سرور کائنات دو برس سے کم زندہ رہے اور جو لوگ برسون سے خائف
و مغلوب دشمن ہون اُن لوگون کو کم از دو سال کے واسطے خلافت مع غلبہ عطا کرنے کا وعدہ دینا مفید تسلی نہین
ہو سکتا ہی لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ ہونیکی تقدیر پر بھی بعد پیغمبر کے مطابق وعدۂ مذکورہ مومنین
صالحین کی جماعت کو خلافت مع غلبہ رہنا ضروری ہی لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی
تقدیر پر بھی خلفاے ثلثہ کے زمانے مین جو روز بروز خلافت و غلبہ کی ترقی ہوئی ہی نہ اُسکا مطابق وعدۂ مذکورہ
ہونے مین شک ہو سکتا ہی نہ خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے مین شک ہو سکتا ہی نہ پیغمبر کا مثل احد الناس کے

محکوم خلفا ہونا لازم آسکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا حقیقت
و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ رہیگا اگر کہا جاے
کہ بعض خلفاے مابعد کے زمانے مین بھی خلافت و غلبہ کی ترقی ہوئی ہی پس حسب طور سے خلفاے ثلثہ مراد ہین
وہ خلفاے مابعد بھی مراد ہونگے حالانکہ یہ خلاف مذہب اہل سنت بھی ہی تو جواب یہ کہ جن خلفا کا زمانہ مراد ہی
اُن خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی کما اتضح سابقا مرارا اور وہ خلفاے
مابعد زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین لہذا جس طور سے خلفاے ثلثہ مراد ہین وہ خلفاے مابعد مراد نہین ہو سکتے ہین
: ور جناب امیر اگرچہ زمرۂ مذکورہ مین داخل ہین لیکن آنجناب کی خلافت داخل مصداق آیۂ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی
کیونکہ وعدہ خلافت مع غلبہ کا ہی اور آنجناب کی خلافت مع غلبہ نہ تھی مگر آیہ مذکورہ سے آنجناب کا خلیفہ بحق
ہونا ضرور ثابت ہی کیونکہ بحکم آیۂ مذکورہ جو لوگ مومنین صالحین تھے اُن لوگون نے بھی آنجناب کو خلیفہ قبول کیا
تھا پس آیہ مذکورہ سے چارون خلافت کی حقیقت و راشدیت عیان مثل روز روشان ہی جو مذہب اہل سنت
خیر البریت ہی اور علی کا مغصوب الخلافت ہر سہ خلیفہ کا غاصب الخلافت ہونا جو مذہب اہل لعنت ہی صریح البطلان
و فضیح الخذلان ہی الحمد للہ علی وضوح الحق و فضوح الباطل ..

مناقشہ چہل و ہشتم — اہل سنت کہتے ہین کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین
بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت در زمین غلبہ بر اہل کین و تمکین دین
و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اور یہ وعدہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوا تو
اس قول اہل سنت سے خاتمہ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمہ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام لازم آتا ہی
حالانکہ یہ خلاف کل ہی اس مناقشہ کو فاضل ناصر معاصر مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد پنجم صفحہ ۲۴ مین
بعبارت طویلہ رقم کیا ہی —

جواب یہ کہ جب اہل سنت خیر البریت کہتے ہین کہ خلفاے ثلثہ کی امت سے دین کی ایسی ترقی ہوئی ہی
کہ کبھی کسی کی امت سے کسی دین کی ایسی ترقی نہین ہوئی تب حضرات اہل لعنت اپنی خجالت مٹانے کے واسطے
کہنے لگتے ہین کہ باتفاق فریقین رسول خدا نے فرمایا ہی ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر

یعنے اللہ اس دین کو تائید دیگا بذریعہ رجل فاجر کے پس باتفاق فریقین رسول خدا نے جو فرمایا ہی کہ اللہ اس دین کو تائید دیگا بذریعۂ رجل فاجر کے اُس سے خاتمۂ رجل فاجر مذکور کے ساتھ خاتمہ دین و اہل دین کیون نہین لازم آتا ہی اور اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ وعدۂ آیہ مذکورہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور باتفاق فریقین رسول خدا نے جو فرمایا ہی کہ خداوند کریم امام مہدی کے ذریعہ سے زمین کو عدل سے بھر دیگا اور کل ابناے آدم کو دین حق سے پرکر دیگا اُس سے خاتمۂ امام مہدی کے ساتھ خاتمۂ دین و عدل کیون نہین لازم آتا ہی اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ وعدۂ آیہ مذکورہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور حضرات اہل لعنت کی روایات کثیرہ مین جو وارد ہوا ہی کہ وعدۂ آیہ مذکورہ زمانۂ امام مہدی مین پورا ہوگا اُس سے خاتمۂ امام مہدی کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون نہین لازم آتا ہی اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ وعدۂ آیہ مذکورہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور حضرات اہل لعنت جو کہتے ہین کہ آیہ انما ولیکم اللہ سے ولایت علی مراد ہی اُس خاتمۂ علی کے ساتھ خاتمۂ ولایت کیون نہین لازم آتا ہی اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ آیت استخلاف سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہی اُس سے خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور خود فاضل مناقش نے جو بار بار اصرار فرمایا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ پیغمبر کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون نہین لازم آتا ہی اور اہل سنت خیر البریت نے جو کہا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اجی لازم تو ہرگز نہین آتا ہی یہ کہیے کہ فقدان حافظہ کی خرابی یا ابلہ فریبی ہی والا حق تعالی نے آدم کے حق مین جو فرمایا ہی انی جاعل فی الارض خلیفۃ اُس سے تو کوئی نہین کہتا ہی کہ خاتمۂ آدم سے خاتمۂ خلافت ہوگئی ہی نیز داود کے حق مین جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہی یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اُس سے بھی

کوئی نہین کہتا ہی کہ خاتمہ داود سے خاتمہ خلافت ہوگیا ہی اور طالوت کے حق مین جو قرآن مجید مین آیا ہی
ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا اُس سے بھی کوئی نہین کہتا ہی کہ خاتمہ طالوت سے خاتمہ سلطنت
ہوگیا ہی پھر آیت استخلاف مین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا کے حق مین اللہ نے جو لیستخلفنہم فی الارض
ولیمکنن لھم دینہم فرمایا ہی اُس سے کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ خاتمہ خلفاے ثلثہ سے خاتمہ سلطنت وغیرہا
لازم آتا ہی ہرگز نہین کہہ سکتا ہی اور غلبہ ہواے ابلہ فریبی سے جو کہے کوئی طالب حق و راغب صدق اُسکا
اعتبار نہین کرسکتا ہی بالجملہ خوب واضح ہوگیا کہ عہد خلفاے ثلثہ مین وعدہ مذکورہ پورا ہونے سے خاتمہ
خلفاے ثلثہ کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ خاتمہ سلطنت اسلام لازم آتا ہی نہ خاتمہ دین اسلام لازم آتا ہی نہ خاتمہ
اہل اسلام لازم آتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بالکل کذب صریح و بہتان فضیح ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت ہونا حق واضح و صدق لائح ہوگیا۔

مناقشہ جہل و نہم ۔ یہ وعدہ کسی شخص خاص سے نہین ہی بلکہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ
مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین اجمعین کی جماعت سے۔ وعدہ
ہی اور خدا نے مطابق اپنے وعدے کے اُس جماعت کو خلافت و غلبہ دیا ہی نہ اُس جماعت سے ایک یا چند شخص
خاص کو اور نہ آیہ مذکورہ مین یہ بیان ہی کہ اُس جماعت سے کون خلیفہ ہوگا تو خلیفہ بحق ہوگا بدینوجہ اس سے ایک
یا چند شخص خاص کا خلیفہ بحق ہونا ثابت نہین ہوسکتا ہی لہذا اُس جماعت سے تین شخص خاص یعنے ابوبکر و عمر
و عثمان کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر وعدہ مذکورہ سے استدلال کرنا سخت غلطی ہی یہ مناقشہ بھی فاضل
ناصر معاصر کے جلد پنجم رسالہ مذکورہ مین ہی۔

جواب اول حضرات اہل لعنت آیہ تطہیر سے علی کے خلیفہ بلافصل ہونے پر جو استدلال کرتے ہین اُسکی
فاسد بنا یہ قرار دیتے ہین کہ اس آیت سے صرف علی و فاطمہ و حسنین مراد ہین اس بناے فاسد کا بیان فصل یازدہم
مین ہوگا انشاء اللہ تعالی یہان غرض یہ ہی کہ آیہ تطہیر سے صرف علی و فاطمہ و حسنین مراد ہونا بالفرض محال مسلم ہی
لیکن حسب ثبوت سے اہل سنت خیر البریت کا جو قول ہی کہ اس آیت سے ازواج رسول مراد ہین اُسکا صریح نتیجہ یہ ہی
کہ اس آیت مین کسی شخص خاص کے لیے کچھ نہین ہی جو کچھ ہی جماعت ازواج رسول کے لیے ہی

اُسی طور سے اس قول اہل لعنت کا صریح نتیجہ یہ ہی کہ اس آیت مین کسی شخص خاص کے لیے کچھ نہین ہی جو کچھ
ہی جماعت اشخاص اربعہ مذکورہ کے لیے ہی اور نہ یہ بیان ہی کہ جماعت مذکورہ سے کون خلیفہ ہوگا بدینوجہ اس سے
کسی شخص خاص کا خلیفہ بحق ہونا ہرگز ثابت نہین ہوسکتا ہی لہذا اس آیہ سے علی کے خلیفہ بلافصل ہونے پر
استدلال کرنا سخت غلطی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا **عبارت ثانیہ** یہ ہی کہ بزعم اہل لعنت آیہ تطہیر سے جو جماعت
مراد ہی اس جماعت سے ایک علی کے خلیفہ بلافصل ہونے پر فاضل مناقش و دیگر علماے اہل لعنت نے آیہ تطہیر سے
استدلال کیا ہی لہذا آیت استخلاف سے جو جماعت مراد ہی اُس جماعت سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد
ہونے پر آیت استخلاف سے اہل حق نے جو استدلال کیا ہی اسکو سخت غلطی کہنا بجز فرط غلبہ نسیان یا فریب
وہی ابلہان کے ہرگز کچھ نہین ہوسکتا ہی اس قسم فرط غلبہ نسیان یا فریب وہی ابلہان کی باتون سے آیت
استخلاف کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی
عبارت ثلثہ یہ ہی کہ آیہ تطہیر مین خلافت کا کوئی ذکر نہین ہی اور آیت استخلاف مین خلافت و غلبہ عطا
کرنے کا وعدہ ہی باوصف این بزعم اہل لعنت آیہ تطہیر سے جو جماعت مراد ہی اُس جماعت سے ایک علی
کے خلیفہ بلافصل ہونے پر استدلال کرنا غلطی نہوا و آیت استخلاف سے جو جماعت مراد ہی اُس سے ہر سہ
خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہو یہ ایسی بات ہی کہ جسکو کچھ بھی عقل و
حیا سے بہرہ ہی اس سے سرزد نہین ہوسکتی ہی مگر اسکا کیا علاج کہ علماے اہل لعنت کی کل باتین ایسی
ہین اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ کسی عاقل ذی حیا کے نزدیک ایسی باتون سے آیت استخلاف کا مثبت
حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا خام نہین ہوتا ہی بلکہ زیادہ استحکام ہوتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی محض
باطل و عاطل ہوگیا اور آیہ استخلاف کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت
ہونا زیادہ محکم و مستحکم ہوگیا۔

جواب دوم بوارق مین مجتہد صاحب کا بیان ہی کہ آیہ تطہیر مین رجس سے معصیت طہارت سے عصمت
مراد ہی لہذا ہر اہل بیت معصوم ہوگا و جناب امیر نے امامت کا دعوی کیا ہی و دیگر اہل بیت نے آنجناب کی
نصرت کی اور معصوم صادق ہوتے ہین پس آنجناب دعوی امامت مین و دیگر اہل بیت آنجناب کی تصدیق مین

صادق ہون گے یہ صریح ثبوت امامت بلافصل آنجناب ہے یہ بیان مجتہد فاسد محض و کاسد بحت ہے چنانچہ فصل یازدہم میں بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالی یہان اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ آیہ تطہیر میں جس سے معصیت طہارت سے عصمت مراد ہونا اور جناب امیر کا دعوی امامت کرنا دیگر اہل بیت کا تصدیق کرنا یہ سب بفرض محال مسلم ہے مگر چونکہ خطائی لفہم معصیت نہین ہوتی ہے اور سہو و نسیان بھی معصیت نہین ہوتا ہے پس اہل بیت کا معصیت سے معصوم ہونا ثابت ہوگا خطائی لفہم اور سہو و نسیان سے معصوم ہونا ثابت نہوگا لہذا دعوی آنجناب و تصدیق دیگر اہل بیت خلافت آنجناب ثابت نہین ہوسکتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ دعوی و تصدیق خطائی لفہم اور سہو و نسیان سے ناشی ہو پس بیان مجتہد سے آیہ تطہیر مثبت خلافت علی ہوا لیکن فاضل ناصر کا یہ مناقشہ ہبا منثورا ہوگیا کیونکہ اس مناقشہ کا صریح مآل یہ ہے کہ آیت استخلاف سے جماعت مراد ہے لہذا جماعت سے کسی شخص خاص کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا صحیح ہونے کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی ہے اور بیان مجتہد کا صریح مآل یہ ہے کہ آیہ تطہیر سے جماعت مراد ہے اور جماعت سے ایک شخص خاص کی امامت پر استدلال کرنا صحیح ہونے کی وجہ ہوسکتی ہے لہذا اس بیان مجتہد سے یہ مناقشہ ہبا منثورا ہوگیا اور آیہ استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا سراج منیر سے بدر شہیر ہوگیا۔

جواب سوم فی زماننا زمین ایران پر ایک شیعہ بادشاہ ہے اور زمین روم و شام و عرب پر ایک سنی بادشاہ باوصف این فاضل مناقش اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد پنجم صفحہ ۷۶ مین فرماتے ہین کہ اسوقت بھی قومی سلطنت مسلمانون مین موجود ہے کہ بعض حصہ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہے بعض حصہ زمین پر سنی مسلمانون کی سلطنت انتہی بلفظہ پس معلوم ہوا کہ ایک شخص قوم کی جو بادشاہت ہوتی ہے وہی بادشاہت قوم کی ہوتی ہے کوئی دوسری بادشاہت قوم کی نہین ہوتی ہے اور قوم کے ایک یا یکے بعد دیگر چند شخصون کو بادشاہ کر دینا ہی قوم کو بادشاہت دینا ہے سوائے اسکے قوم کو بادشاہت دینے کا اور کوئی طور نہین ہے لہذا قوم کے ساتھ وعدہ بادشاہت کرنے سے قوم کے ایک یا یکے بعد دیگر چند اشخاص کو بادشاہ کر دینے کے سوا اور کچھ مراد نہین ہوسکتا ہے اگر کہا جائے کہ جسکو بادشاہ کرنا منظور ہو اُس سے کیون وعدہ نکیا جائے قوم سے کیون وعدہ کیا جائے تو جواب یہ کہ فی زماننا تو ایک حصہ زمین پر ایک شیعہ بادشاہ ہے ایک حصہ زمین پر ایک

سنی پادشاہ پھر خود فاضل مناقش نے یہ کیون کہا ہی کہ ایک حصۂ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی ایک حصۂ
زمین پر سنی مسلمانون کی سلطنت یہ کیون نہین کہا کہ ایک حصۂ زمین پر ایک شیعہ پادشاہ ہی ایک حصۂ زمین پر
ایک سنی پادشاہ ہین باوصف ایک حصۂ زمین پر ایک شیعہ ایک حصۂ زمین پر ایک سنی پادشاہ ہونے کے
جس وجہ سے خود فاضل مناقش نے کہا ہی کہ ایک حصۂ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی ایک حصۂ زمین پر
سنی مسلمانون کی سلطنت یہ نہین کہا کہ ایک حصۂ زمین پر ایک شیعہ پادشاہ ہی ایک حصۂ زمین پر ایک سنی
پادشاہ اُسی وجہ سے آیت استخلاف مین باوصف یکے بعد دیگر اشخاص ثلثہ کو خلیفہ کرنا منظور ہونے کے
وعدہ قوم سے کیا گیا ہی پس چونکہ قوم کے ایک یا یکے بعد دیگر چند اشخاص کو پادشاہ کر دینے کے سوا قوم کو پادشاہت
دینے کی کوئی صورت نہین ہی لہذا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیۂ استخلاف سے جو مومنین صالحین بوقت نزول
آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی جماعت کو جو خلافت و غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ آیندہ کو
مین ہی اس سے ایک یا یکے بعد دیگر چند اشخاص کو خلیفہ و غالب بر اعدا کر کے اُس جماعت کو خلافت و غلبہ
بر اہل عداوت دینے کے سوا اور کچھ مراد نہین ہو سکتا ہی جس سے یقیناً معلوم ہو گیا کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص
یکے بعد دیگر خلیفہ و غالب بر اعدا ہوئے ہین اُنھین اشخاص کو اللہ ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی
لہذا جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین کہ اُن اشخاص کو اللہ ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی بحکم و
من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون اُن لوگون کا کامل درجے کے کفار و فساق مین داخل
ہونا عیان مثل روز روشن ہی پس اللہ جل جلالہ نے ظاہر کر دیا ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص خلیفہ در زمین
و غالب بر اہل کین ہوتے گے وہ اشخاص وہی ہین جنکو خدا نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ و غالب
بر اعدا کیا ہی جو لوگ یہ اقرار نکرین گے کہ اُن اشخاص کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ و غالب
بر اعدا کیا ہی وہ لوگ کامل درجے کے کفار و فساق مین داخل ہون گے اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جو
اشخاص خلیفہ و غالب بر اعدا ہوئے ہین وہ اشخاص خلفائے ثلثہ یعنی رضی اللہ عنہم [illegible] سے یقیناً معلوم
ہو گیا کہ ہر سہ خلیفہ کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی اور جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے
ہین کہ ہر سہ خلیفہ کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی وہ لوگ کامل درجے کے کفار و فساق

مین داخل ہین اور جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین وہ لوگ حضرات اہل لعنت ہین لہذا حضرات اہل لعنت کا کامل درجے کے کفار و فساق مین داخل ہونا ایسا عیان کالشمس فی المعان ہو کہ جماعت سے وعدہ ٹوٹنے کے عذر سے پنہان نہین ہوسکتا ہی بلکہ اس قسم کے عذر سے مصداق یکتمون الحق وہم یعلمون ہونا و اشگاف ہوتا ہی بدین وجہ بھی یہ مناقشہ کالعھن المنفوش ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا بدر سے مہر ہو گیا۔

جواب چہارم یہ تو بالکل صحیح ہو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی جماعت سے وعدہ سلطنت ہی مگر یہ فرمائیے کہ وعدۂ جمہوری سلطنت ہی یا وعدہ شخصی سلطنت اگر وعدہ جمہوری سلطنت ہی تو چونکہ جمہوری سلطنت مین ہمیشہ جمہور کی رائے نافذ ہوتی ہی لہذا مطلب یہ ہوگا کہ جمہور زمرۂ مذکورہ جسکو خلیفہ قبول کرے اور وہ غالب بر اعدا ہو وہ وہی ہی جسکو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی جو لوگ یہ اقرار نکرین گے کہ اُسکو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ و غالب بر اعدا کیا ہی وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہونگے اور یہ معلوم ہو کہ جمہور زمرۂ مذکورہ نے ہر سہ خلیفہ کو یکے بعد دیگر خلیفہ قبول کیا ہی اور زمانہ خلافت مین ہر سہ خلیفہ برابر غالب بر اعدا ہوئے ہین لہذا جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین کہ ہر سہ خلیفہ کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین اور اگر وعدہ شخصی سلطنت ہی تو مطلب یہ ہوگا کہ جماعت مذکورہ سے ایک یا یکے بعد دیگر چند اشخاص کو اللہ جل جلالہ خلیفہ کریگا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ دیگا جس سے جماعت مذکورہ کو بھی خلافت و غلبہ ہو جائین گے اور جماعت کے ساتھ وعدہ پورا ہو جائے گا اور بعد پورا ہونے وعدے کے جو لوگ یہ اقرار نکرین گے کہ اُس شخص یا اُن اشخاص کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی وہ لوگ مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ہون گے جس سے جزم کامل ہو گیا کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص مین خلیفہ اور زمانہ خلافت مین برابر غالب اہل کینہ ہوئے ہین اُن اشخاص کو مطابق اپنے وعدے کے خدا ہی نے خلیفہ کیا ہی اور جو لوگ یہ اقرار نکرین کہ اُن اشخاص کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی وہ لوگ بحکم ومن کفر الخ کفر و فسق مین کامل ہین

اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص خلیفہ اور بزمانہ خلافت برابر اعدا پر غالب ہوئے ہین وہ اشخاص خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین لہذا جزم کلی ہوگیا کہ ہر سہ خلیفہ کو مطابق اپنے وعدے کے خدا ہی نے خلیفہ کیا ہی اور حضرات اہل لعنت اسکا اقرار نہین کرتے ہین لہذا یہی حضرات ومن کفر الخ کے مصداق ہونگے پس خوب واضح ہوگیا کہ باوصف عدہ جماعت سے ہونے مراد جمہوری سلطنت ہو خواہ شخصی سلطنت ہر دو صورت ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا تابان اور حضرات اہل لعنت کا مصداق ومن کفر الخ ہونا درخشان ہی پس جسکو چشم بینا ہو وہ دیکھے اور جسکا دل روشن ہو وہ معلوم کرے کہ ہر دو صورت مذکورہ خدا نے کیسا صاف صاف بیان کردیا ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جو خلیفہ در زمین و غالب بر اہل کین ہوگا وہ وہی ہی جسکو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی باوصف این بزبان سے یہ حرف نکالنا کہ وعدہ جماعت سے ہی اور یہ بیان بھی نہین ہی کہ جماعت سے کون خلیفہ ہوگا تو خلیفہ بحق ہوگا لہذا کسی شخص خاص کے خلیفہ بحق ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہی ایسا کوتاہ نظر کیا ترانہ ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی پس یہ مناقشہ کوتاہ نظری کا ترانہ ہوکر گوزشتر ہوگیا اور آیۂ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قوی تر و محکم تر ہوگیا اور حضرات اہل لعنت کا مصداق ومن کفر الخ ہونا پیدا کبدر الدجی ہوگیا۔

جواب ششم حضرات اہل لعنت کی تو دہ تو دہ روایتون مین بیان کیا گیا ہی کہ اللہ پورا کریگا اُس وعدے کو امام مہدی کے دونون ہاتھون پر چنانچہ مناقشہ نسبت و ہفتم کی روایت عیاشی از بوارق مین یہ لفظ موجود ہی یفعل ذلک بھم علی یدی رجل منا وھو مھدی ھذہ الامۃ جس سے عیان مثل روز روشان ہی کہ اگرچہ وعدہ قوم سے ہی لیکن کل امور موعودہ کو خداوند کریم ایک ہی شخص کے دونون ہاتھون پر پورا کریگا اُسی سے قوم کے ساتھ وعدہ پورا ہوجائے گا اس خیال اہل لعنت کے ابطال مین یہان کچھ کہنے کی ضرورت نہین **اولاً** اسلیے کہ سابقا مناقشہ مذکورہ کے استیصال مین اسکا پورا قلع و قمع ہوچکا ہی اعادہ بیفائدہ ہی **ثانیا** اسلیے کہ اس مناقشہ مین فاضل مناقش نے خود اعتراف کرلیا ہی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین اجمعین کی جماعت سے وعدہ ہی پس راقم آثم نے مناقشہ مذکورہ کے استیصال مین جو عرض کیا ہی

اُس سے بھی اور فاضل مناقش کے اس اعتراف سے بھی اس خیال اہل لعنت کے محال ہونے مین کوئی شک
نہین رہ سکتا ہی اور مناقشہ بست و ہفتم کے جواب مین واضح ہوچکا ہی کہ مناقشہ مذکورہ مین مجتہد صاحب نے
جو ارشاد فرمایا ہی کہ آیہ مذکورہ سے ائمہ اور شیعیان زمانہ رجعت مراد ہین وہ بھی محض خیال محال ہی اور فاضل مناقش
کے اعتراف مذکور سے بھی اس خیال کا محال ہونا لاریب ہی لہذا یہان اس سے تعرض کرنے کی ضرورت نہین ہی
یہان مقصود یہ ہی کہ حضرات اہل لعنت کے ان دونون محال خیالون سے بھی عیان مثل روز روشن ہی کہ آیہ مذکورہ مین وعدہ
اگرچہ جماعت سے ہی لیکن بعض اشخاص جماعت کو زمین مین خلیفہ اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر کے جماعت
کے ساتھ وعدہ پورا کردینا مراد ہی لہذا جب خداوند کریم بعض اشخاص جماعت کو خلیفہ در زمین و غالب بر اہل کین
کر کے جماعت کے ساتھ وعدہ پورا کردیگا بعد اسکے اُس بعض اشخاص کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ
سے استدلال کرنا ایسا صحیح و قوی ہوگا کہ اُس سے صحیح و قوی استدلال متصور نہین ہی اس قسم صحیح و قوی استدلال
کو جو سخت غلطی کہدے وہ زمرۂ سوفسطائیہ سے ہی قابل خطاب نہین ہی پس یہ مناقشہ سفسطیات سوفسطائیہ سے
ہوگیا اور اہل حق نے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ سے جو استدلال کیا ہی وہ ایسا صحیح
و قوی ہوگیا کہ آخر مجبور ہو کے حضرات اہل لعنت سپر سوفسطائیہ سے جان بچانے لگے جس سے اہل بصیرت کے
نزدیک استدلال اہل حق برابر زیادہ محکم ہورہا ہی۔

جواب ششم چونکہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ
موجود تھے خاص انھین مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون عطا کرنے کا
وعدہ ہی لہذا از زمرۂ مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون حاصل ہوئے ہین بحکم
آیہ مذکورہ اُن لوگون کے مومنین صالحین ہونے سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ
مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون حاصل ہوئے ہین وہ لوگ خلفاے ثلثہ اور انکے
وہ رفقا ہین جو کہ زمرۂ مذکورہ سے تھے لہذا بحکم آیہ مذکورہ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقاے مذکورین کے
مومنین صالحین ہونے سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور متفق ہوکر غصب خلافت کرنے والے
لوگ مومنین صالحین نہین ہوسکتے ہین لہذا جب یہ واضح ہوگیا کہ بحکم آیہ مذکورہ خلفاے ثلثہ اور اُن کے

رفقائے مذکورین کے مومنین صالحین ہونے سے کوئی عاقل ذیحیا انکار نہین کرسکتا ہی تب لاریب ہوگیا کہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقائے مذکورین جو کہ صدہا اشخاص تھے متفق ہوکر ہرگز ہرگز غصب خلافت نہین کیا ہی بدینوجہ حضرات اہل لعنت کا یہ قول کہ علی مغصوب الخلافت اور خلفائے ثلثہ و رفقا اُنکے غاصب الخلافت ہین من قبیل گوزشتر ہوگیا اور خود اقوال اہل لعنت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ جب ثابت ہوجائیگا کہ خلفائے ثلثہ و رفقا اُنکے غاصب الخلافت اور علی مغصوب الخلافت نہین ہین تب حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت مین شک نہ ہیگا اور اب یہ ثابت ہوگیا کہ اہل لعنت کا قول کہ خلفائے ثلثہ و رفقا اُنکے غاصب الخلافت اور علی مغصوب الخلافت ہین من قبیل گوزشتر ہی لہذا حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت مین کوئی شک نہین رہا پس وعدۂ آیہ مذکورہ باوصف جماعت سے ہونے کے آیہ مذکورہ سے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کا ثبوت ایسا ہوگیا کہ لاریب فیہ ہوگیا اور فاضل مناقش کا یہ ظاہر کرنا کہ جماعت سے جو وعدہ ہی اُس سے جماعت کے ایک یا چند شخص خاص کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی محض کوتاہ نظری یا ابلہ فریبی کا ترانہ ہوکر یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا کالصبح اذا تنفس سے کالشمس اذا تجلّے ہوگیا۔

جواب ہفتم فاضل مناقش نے صفحہ ۳۳ مین لکھا ہی کہ مراد خلیفہ کرنے سے قومی حیثیت سے ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد اور صفحہ ۷۱ مین لکھا ہی کہ دین کے لیے خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی انتہی ایضا بلفظہ بحذف الزوائد اور صفحہ ۵ مین لکھا ہی خدا خلیفہ فی الارض کریگا انتہی بلفظہ بحذف الزوائد اور صفحہ ۲ مین لکھا ہی کہ آیت مین یہ مضمون ہی کہ البتہ خلیفہ کریگا اللہ اُنکو بیچ زمین کے جیسے خلیفہ کیا اُن لوگون کو کہ پہلے اُنسے تھے انتہی بلفظہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین جو تفاسیر معتبرۂ اہل لعنت سے ہی لکھا ہی کہ لیستخلفنہم ہرآینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشانرا فی الارض در زمین کفار از عرب و عجم انتہی بلفظہ نیز تفسیر مذکور مین لکھا ہی ولیمکنن وہرآینہ ممکن و ثابت سازد و با قوت گرداند لھم برای مومنان صالح دینہم دین ایشانرا الذی ارتضی لھم آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برای ایشان یعنی دین اسلام مراد آنست کہ دین اسلام را برہمہ ادیان غالب گرداند انتہی بلفظہ اور تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی تمکینہا ان یظہرہ علی الدین کلہ الخ ان عبارتون کو اس مناقشہ کے ساتھ ملانے سے عیان مثل روز روشن ہو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین لغت نزول آیہ مذکورہ

موجود تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی پس اگر کہا جائے کہ یہ وعدہ بعد جناب امیر کے پورا ہوا ہی تو غیر ممکن ہی کیونکہ بعد جناب امیر کے زمرۂ مذکورہ سے کوئی خلیفہ نہین ہوا ہی اور اگر کہا جائے کہ یہ وعدہ جناب امیر کے زمانۂ خلافت مین پورا ہوا ہی تو بھی غیر ممکن ہی کیونکہ آنجناب کے زمانۂ خلافت مین دین اسلام کی قوت و شوکت مین زیادتی نہین ہوئی بلکہ روز بروز کمی ہوتی رہی اور اگر کہا جائے کہ عہد پیغمبر مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی تو بھی غیر ممکن ہی کیونکہ مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے اور مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی اور عہد پیغمبر مین نہ کسی کلمہ گوی اسلام پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی نہ دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی اب اگر کہا جائے کہ یہ وعدہ بعد نبی قبل خلافت علی کے بھی پورا نہین ہوا ہی تو وعدۂ خدا خلاف ہوگا لہذا کوئی عاقل با ایمان اسمین شک نہین کر سکتا ہی کہ یہ وعدہ بعد نبی قبل خلافت علی پورا ہوا ہی جسمین زمرۂ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ کے اور کوئی خلیفہ نہین ہوا ہی پس دو حال سے خالی نہین ہی یا تو مذکورہ جماعت مومنین صالحین خلفاے ثلثہ مین منحصر ہی یا تو بعض اشخاص جماعت کو خلیفہ کر کے جماعت کے ساتھ وعدہ پورا کر دینا مراد ہی بہر دو صورت یہ عیان مثل روز روشان ہی کہ خداوند کریم نے مطابق اپنے وعدۂ آیۂ مذکورہ کے ہر سہ خلیفہ کو یکے بعد دیگر خلیفہ کیا ہی بدینوجہ بھی فاضل مناقش کا یہ ظاہر کرنا کہ جماعت سے جو وعدہ ہی اُس سے بعض اشخاص جماعت کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہوتے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہی محض کوتاہ نظری یا کوتاہ نظرون کی راہ زنی ہی اسیسے بھی یہ مناقشہ محض کوتاہ نظری یا کوتاہ نظرون کی راہ زنی کا ترانہ ہوکر کالعہن المنفوش ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا اثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہو یا بدرالدجی سے شمس الضحی ہو گیا۔

جواب ہشتم۔ فاضل مناقش نے صفحہ ۲۱۲ مین لکھا ہی کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے ایمان قبول کر کے عمل صالح کر چکے تھے انتہی بلفظہ اور صفحہ ۲۳۰ مین لکھا ہی کہ بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے دولت اسلام سے مشرف ہوکر عمل صالح کرتے تھے

انتہی بلفظہ اور پہلا حصہ ضمیمہ جلد اول صفحہ ۷۸ مین ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کا ترجمہ کیا ہی اور البتہ قوت دیگا واسطے اُنکے دین اُنکے کو وہ دین کہ پسند کیا ہی خدا نے واسطے اُنکے انتہی بلفظہ پھر حصہ مذکورہ صفحہ ۲۷۹ مین لفظ مذکور کا ترجمہ کیا ہی کہ اور البتہ متمکن کر دیگا واسطے اُنکے دین اُنکے کو ایسا دین کہ پسند کیا ہی خدا نے واسطے اُنکے انتہی بلفظہ تفاسیر امامیہ کی عبارات مذکورہ بالا اور اِن عبارات خاتل مناقش کا مجموعہ بر ملا ندا دیر ہا ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اسکے قبل سے شرف کمال ایمان رکھتے تھے اور عمل صالح کرتے تھے جنکا زمرۂ موجودہ کلمہ گویان اسلام وقت نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بدیہیات جلیہ سے ہی خاص اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی لہذا زمرۂ مذکورہ کی حیات مین اس وعدہ کا پورا ہونا یعنے دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا ضروری ہی اور زمرۂ مذکورہ کی حیات مین کل ادیان باطلہ نابود نہین ہوئے پس معلوم ہوا کہ کل ادیان باطلہ پر دین اسلام کو غالب کر دینے سے کل ادیان باطلہ کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بلکہ دین اسلام کو قوت و شوکت مین ایسا زیادہ کر دینا مراد ہی کہ کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نرہے اور زمانہ نبی مین دین اسلام کو ایسی قوت نہین ہوئی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی لہذا کوئی عاقل با ایمان اسمین شک نہین کر سکتا ہی کہ بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب اسلامیہ سے جو مذہب دیگر کل مذاہب اسلامیہ وغیر اسلامیہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی وہ مذہب دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا ہی اور بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب اسلامیہ سے جو مذہب دیگر مذاہب اسلامیہ وغیر اسلامیہ سے مغلوب و منکوب ہوا ہی وہ مذہب دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا نہین ہی بلکہ وہ مذاہب باطلہ و مسالک عاطلہ سے ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب اسلامیہ سے جو مذہب دیگر کل مذاہب اسلامیہ وغیر اسلامیہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی وہ مذہب اہل سنت خیر البریت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب اسلامیہ سے جو مذہب دیگر کل مذاہب اسلامیہ وغیر اسلامیہ سے مغلوب و منکوب ہا ہی بلکہ بالکل بے نام و نشان ہا ہی

وہ مذہب اہل لعنت ہے نہ مذہب اہل سنت خیر البریت جس سے یقینا معلوم ہوگیا کہ مذہب اہل سنت
خیر البریت دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا ہے اور مذہب اہل لعنت دین اسلام مصداق
ورضیت لکم الاسلام دینا نہین ہے جب یقینا معلوم ہوگیا کہ مذہب اہل سنت خیر البریت دین اسلام
مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا ہے اور مذہب اہل لعنت دین اسلام مصداق ورضیت لکم
الاسلام دینا نہین ہے تب حقیت مذہب اہل سنت مثل آفتاب بے سحاب کے عیان اور بطلیت مذہب اہل لعنت
مثل اہتاب بیحجاب کے نمایان ہوکر حقیت راشدیت ہر سہ خلافت کالشمس فی الضحی اور بطلیت خلافت
بلافصل علی کالبدر فی الدجی ہوگئی بدیںوجہ بھی یہ مناقشہ ہبار منثوراً ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت ہونا کالنور علی قلل الطور ہوگیا۔ مخفی نرہے کہ زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذہب اہل لعنت کا
بالکل مغلوب ومنکوب ہونا مناقشہ سی وپنجم کے جواب مین شواہد عشرۃ تلک عشرۃ کاملہ کے ساتھ معرض
بیان مین آچکا ہے یہان دیگر چند شواہد کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے از انجملہ یہ کہ اہل لعنت کے اصول اربعہ
مین سے تہذیب الاحکام مین ہے عن علی علیہ السلام حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ فان ھذہ الروایۃ وردت موردالتقیۃ انتھے
فرمایا علی علیہ السلام نے کہ حرام کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت خر اہلی اور نکاح متعہ دونون کو
پس بیشک یہ روایت وارد ہوئی ہے مورد تقیہ مین ف اگر بعد وفات سرور بریت مذہب اہل لعنت بالکل
مغلوب ومنکوب بلکہ ظاہر مین بالکل ناپید ونابود نہوتا تو اسکے علی تقیہ کیون کرتے اور تقیہ کرکے متعہ کو کیون
حرام کہتے پس کوئی شبہہ نہین رہا کہ بعد وفات سرور کائنات مذہب اہل لعنت اگر تھا تو صندوق تقیہ
مین تھا ظاہر مین بالکل نابود ونا پید تھا از انجملہ یہ کہ نہج البلاغت اہل لعنت مین نامۂ علویہ بنام معاویہ موجود
ہے بجواب اسکے مجتہد صاحب نے بوارق مین جو لکھا ہے وہ بلفظہ آیندہ منقول ہوگا جسمین صریح تصریح ہے
کہ شیعون کے علی اپنی خلافت مین بھی مثل سنگ بے زبان کے خلاف خلفا کوئی حرف اپنی زبان سے
نکال نہین سکتے تھے حتی کہ اگر خلاف خلفا کوئی حرف اپنی زبان سے نکالتے تو انکے رفقا خود انکو
مخذول ومقتول کر ڈالتے اس تصریح مجتہد فصیح سے عیان غیر محتاج بیان ہے کہ بعد رحلت سرور بریت

علی اہل لعنت کی خلافت مین بھی مذہب اہل لعنت ایسا مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین ایسا ناپید و نابود تھا کہ انکے علی بھی کسی حرف مذہب کے اظہار پر قادر نہ تھے **ازانجملہ** یہ کہ اہل لعنت کی کافی کلینی و بحار وغیرہما مین روایات کثیرہ موجود ہین جن مین بیان کیا گیا ہی کہ بعد وفات سرور کائنات سوائے تین شخصون کے سب مرتد ہو گئے تھے حتی کہ حسب تصریح ملا کاشانی در شرح نہج البلاغت علی ایسے بے یار و انصار تھے گویا کہ دونون ہاتھ اُن کے کٹے ہوئے تھے جس سے انکے مذہب کا بالکل مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین بالکل ناپید و نابود ہونا آشکار غیر محتاج اظہار ہی بالجملہ جو لوگ بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو چکے تھے اُن لوگون کی حیات مین مذہب اہل لعنت کا بالکل مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین بالکل ناپید و نابود ہونا ایسا ہی کہ کسی کے اخفا سے مخفی نہین ہو سکتا ہی۔

جواب نہم۔ مناقشہ نہم کے جواب مین تفاسیر معتبرۂ اہل لعنت سے واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو منقول ہو چکا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ بعد ہجرت کے مہاجرین جب انصار کے گھرون مین رہتے تھے او رخوف کفار اشرار سے ہر وقت ہتیار بدست رہتے تھے اُسی حالت مین کسی وقت آپس مین کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم لوگون سے یہ خوف دور ہو جائے پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا الخ فریقین کی جن تفسیر مین واقعہ نزول آیہ مذکورہ بیان کیا گیا ہی یہی بیان کیا گیا ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین ہی اور یہ واقعہ بیخ کن بلکہ گردن زن ہی مذہب اہل لعنت کی باوصف این آجتک کسی اہل لعنت کو اس واقعہ کی صحت اور واقعیت سے انکار کرنے کی جرأت نہین ہوئی اور حضرات اہل لعنت اپنے خیالی علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کے خیال خام سے آیہ انما ولیکم اللہ کا جو واقعہ نزول بیان کرتے ہین اُسکی صحت اور واقعیت سے غیر اہل لعنت برابر انکار کرتے چلے آتے ہین اور غیر اہل لعنت کی طریق سے اُسکی صحت اور واقعیت ثابت کرنے کے واسطے حضرات اہل لعنت بہتیرا ہاتھ پانون مارتے چلے آتے ہین مگر تا ایندم ہاتھ مین کچھ نہین آیا نہ کبھی کچھ آویگا چنانچہ فصل یازدہم مین واضح ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جائے غور و انصاف ہی کہ حضرات اہل لعنت اپنے خیالی علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کے واسطے آیہ انما ولیکم اللہ کے لیے واقعہ نزول کا نام کیون لیا کرتے ہین جسکی صحت اور واقعیت ثابت نہین کر سکتے ہین اور حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کے آفتاب پر ظاہر

دالنے کے واسطے آیت استخلاف کے ایسے واقعہ نزول سے جسکی صحت اور واقعیت مین لا دلم نہین کر سکتے ہین کیون اسطرح چشم و گوش بند کر لیتے ہین کہ گویا کسی کتاب مین اُسکا نام و نشان نہین ہو اور کیون نہین سمجھتے ہین کہ بحکم ہر فرعونے را موسی آخر کوئی حامی حق و ماحی باطل حق نما واقعہ نزول آیت استخلاف سے پردیکو ایسا اُٹھا دیگا کہ ہر چشم بینا کے واسطے ید بیضا ہو جائیگا کہ آیت استخلاف مین حق تعالی نے جس جماعت مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کے وعدہ اور بشارت دیکر یہ شہادت دی ہو کہ اُس جماعت مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد اُس خلافت کے حقہ راشدہ ہونے اور اُن مومنین صالحین کے از قبل نزول آیہ مذکورہ مومنین صالحین ہونے اور بعد نزول آیہ مذکورہ ہمیشہ مومنین صالحین رہنے کے جو لوگ اقرار نکرین گے وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہونگے وہ جماعت مومنین صالحین جماعت مہاجرین ہین جسکا صریح نتیجہ یہ ہو کہ جماعت مہاجرین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد اُس خلافت کے حقہ راشدہ ہونے اور اُن مہاجرین کا از قبل ہجرت مومنین صالحین ہونے اور بعد ہجرت ہمیشہ مومنین صالحین رہنے کے جو لوگ اقرار نکرین گے وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہونگے اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہو لہذا جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہو وہ اسمین چون و چرا نہین کر سکتا ہو کہ جماعت مہاجرین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہو کر مدت مدیدہ تک قائم رہنے کے وعدۂ خدا پورا ہو گیا ہو لیکن عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا چنانچہ جواب مناقشہ چہل و دوم کے مبحث ہفتم مین بوجوہ عشرۂ قاطعہ تلک عشرۃ کاملہ عیان کالشمس فی المعان ہو چکا ہو اور یہ معلوم ہو کہ بعد پیغمبر صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ مراد ہونا ایسا ہی آشکار کالشمس فی نصف النہار کہ جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہو وہ ہرگز نہین کر سکتا ہو انکار جس سے کالشمس اذا اطلعت و النہار اذا جلت ہو گیا کہ جماعت مہاجرین کو زمانہ خلفاے ثلثہ مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد جماعت مہاجرین یعنی خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقاے مہاجرین کا نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومنین صالحین ہونے اور بعد اسکے ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور ایمان کامل و عمل صالح کے ساتھ دنیا سے جانے اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ اللہ و مصداق آیہ مذکورہ ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونا آیۂ کریمہ کی

دلالت قطعیہ سے قطعاً ثابت ہوگیا لہذا یہ کہنا کہ جماعت سے جو وعدہ ہے اُس سے خاص تین شخصوں کے امام حق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہے محض کوتاہ نظری یا کوتاہ نظروں کی رُاہ زنی ہے۔

جواب دہم۔ مناقب مہاجرین کی آیتوں مین حضرات اہل لعنت یہ بیہودہ سرائی کرتے ہین کہ آیتین مومنین مہاجرین کے ساتھ خاص ہین منافقین مہاجرین اِن آیتون مین داخل نہین ہین اور اہل لعنت کے نزدیک ثلثہ منافق تھے لہذا مناقب مہاجرین کی آیتون مین داخل نہین ہوسکتے ہین حالانکہ مہاجرین مین کوئی منافق نہ تھا جب ہی تو ہجرت کے پہلے منافقون کی مذمت مین کوئی آیت نازل نہین ہوئی ساتھ اس کے ہجرت کے پہلے مسلمانون کی ایسی حالت تھی کہ مسلمانون سے کسی کافر کو طمع یا خوف کا غالب ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور نہ خدا یا رسول یا اور کسی نے یہ کہا تھا کہ جو منافقانہ اسلام لائے گا وہ دنیا مین منتفع ہوگا پھر مہاجرین مین منافق کیونکر ہوسکتا ہے ہرگز نہین ہوسکتا ہے اور بالفرض محال اگر مہاجرین مین کوئی منافق تھا تو ہر سہ خلیفہ اور اُنکے رفقاے مہاجرین کا مومنین صالحین مہاجرین ہونا تو ایسا آشکارا ہے کہ مجال انکار ہے کہ آخر مجبور ہوکر فاضل مناقش نے بھی اس مناقشہ مین اور مناقشہ چہل و سوم مین اسکا اقرار کرلیا چنانچہ عنوان ہر دو مناقشہ سے ظاہر غیر محتاج منظر ہے پس قطعی طور سے بھی اور فاضل مناقش کے اقرار سے بھی ہر سہ خلیفہ کا مناقب مہاجرین کی آیتون مین داخل ہونا مستحکم مثل پایۂ عرش مکرم ہوگیا لہذا زمرۂ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت اور زمرۂ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور زمرۂ اولئک ہم المؤمنون حقا اور زمرۂ اولئک ہم الصادقون اور زمرۂ اولئک ہم المفلحون مین ہر سہ خلیفہ کے داخل ہونے سے ہرگز انکار نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہ سب مناقب مہاجرین کے آیتون مین ہے اور شہادت الہیہ سے جن خلفا کے یہ مناقب ہون اُن خلفا کے ایمۂ حق و خلفاے راشدین ہونے سے جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہے وہ ہرگز چون وچرا نہین کرسکتا ہے لہذا جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہے نہ وہ ہر سہ خلیفہ کے امام حق و خلیفہ راشد ہونے سے انکار کرسکتا ہے نہ انکار کرنے والون کا حکم ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کفر اور فسق مین کامل ہونا جماعت سے وعدہ ہونے کی بنا پر چھپ سکتا ہے بالجملہ مدعا یہ تھا کہ جسطور سے بعض زمرہ رجال سے ہونے جناب امیر کے صدور حدیث لاعطین الرایۃ کے دوسرے دن آنجناب کو سرِ دجال کے

نشان جنگ اور قتل خالق کرار و مکان سے فتح جنگ دونون حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے
آنجناب کے حصہ میں حدیث مذکور کے پیشتر سے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت
ہو کہ ہرگز کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہین ہو سکتا ہو اسی طور سے بوجہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ استخلاف
سے اور زمرۂ مہاجرین سے ہونے ہر سہ خلیفہ کے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین اہل غلبہ
بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے ہر سہ خلیفہ کے حصول غلبہ کے پیشتر سے امام برحق
و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور زان بعد ہمیشہ مومن صالح رہنے اور
دنیا سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر او رفسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی
قطعی الدلالت ہو کہ ہرگز کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہین ہو سکتا ہو پس جو پردہ تھا وہ مثل آفتاب بے سحاب
کے آشکارا و رمثل ماہتاب بے حجاب کے نمودار ہو کر حضرات اہل لعنت کا کفر او رفسق مین کامل اور زمرۂ
یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونا عیان کالشمس فی المعان ہو گیا۔

مناقشۂ چہل و ہم ۔ اہل سنت کا یہ استدلال اگر صحیح ہوگا تو زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل
ہونے کے بعد ثلثہ خلفاے بحق ہون گے اُس سے پہلے خلفاے بحق نہون گے حالانکہ اہل سنت اسکے
قائل نہین ہین لہذا اہل سنت کا یہ استدلال صحیح نہین ہو سکتا ہو۔

جواب یہ کہ حدیث رایت یعنی قول سرور بریت لاعطین الرایۃ آلخ سے مقدمۂ علی مرتضی مین بمقابلۂ
خوارج و نواصب جو استدلال کیا گیا ہو اُسمین بھی خوارج و نواصب اسطور سے کہہ سکتے ہین کہ طرفداران علی کا اگر
یہ استدلال صحیح ہوگا تو جنگ خیبر مین تیسرے روز نشان و فتح دونون حاصل ہونے کے بعد علی محبوب و محب خدا
و رسول ہون گے اُس سے پہلے علی محبوب و محب خدا و رسول نہون گے حالانکہ طرفداران علی اسکے قائل
نہین ہین لہذا طرفداران علی کا یہ استدلال صحیح نہین ہو سکتا ہو پس جو جواب حدیث رایت سے مقدمۂ علی
مرتضی مین استدلال کرنے والون کی طرف سے ہوگا وہی جواب آیت استخلاف سے مقدمۂ حضرات خلفاے
ثلثہ مین استدلال کرنے والون کی طرف سے ہوگا پس استدلال مذکور بحدیث مسطور مین کیون نہین کہا جاتا
ہو کہ اگر یہ استدلال صحیح ہوگا تو خیبر مین فتح حاصل ہونے کے بعد علی مرتضی محبوب و محب خدا و رسول ہون گے

اُس سے پہلے علی مرتضی محبوب و محب خدا و رسول نہو نگے استدلال مرقوم بآیہ مرقومہ مین کیون کہا جاتا ہی کہ اگر یہ
استدلال صحیح ہوگا تو زمانہ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد ثلثہ خلفاے بحق ہون گے اُس سے پہلے
ثلثہ خلفاے بحق نہون گے بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد و باطل جو را حیا نبود اہل بصیرت کے نزدیک
اس قسم کی دروغگوئی اور شرم و حیا کی خونریزی سے مذہب اہل سنت کے دلائل ضعیف نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ قوی ہوتے
ہین لیکن ایمان اور فضائل علی مرتضی کے کل دلائل اہل لعنت درہم و برہم ہوکر مذہب اہل لعنت خاکستر بطالت ہوتا ہی
اور مذہب اہل سنت برابر زیادہ محکم و مستحکم مثل پایہ عرش عظیم ہوتا ہی کیونکہ اہل سنت کے نزدیک صدور حدیث مذکور کے
دوسرے روز جناب امیر کو نشان و فتح ملنے کے بعد حدیث مذکور قطعی الدلالت ہی صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے
جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور سول ہونے پر بوجہ ہونے آنجناب کے زمرۂ رجال سے اسیطرح بعد نزول آیہ مذکورہ کے
ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد آیہ مذکورہ قطعی
الدلالت ہی حصول غلبہ مذکورہ کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے
پیشتر سے مومن صالح ہونے پر بوجہ ہونے ہر سہ خلیفہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے پس
جسطرح جناب امیر صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے محبوب و محب خدا و رسول تھے لیکن خیبر مین آنجناب کو فتح
ملنے کے پہلے حدیث مذکور مین اُسپر دلالت نہ تھی خیبر مین آنجناب کو فتح ملنے کے بعد حدیث مذکور مین اُسپر
ایسی دلالت قطعیہ پیدا ہوگئی کہ کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اُسیطرح زمانۂ خلافت مین دشمنون
پر غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ امام بحق و خلیفہ راشد اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح
تھے لیکن حصول غلبہ مذکورہ سے پہلے آیہ مذکورہ مین اُسپر دلالت نہ تھی بعد حصول غلبہ مذکورہ کے آیہ مذکورہ مین
اُسپر ایسی دلالت قطعیہ پیدا ہوگئی کہ کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی لہذا مناقشات سابقہ کے طور
سے یہ مناقشہ بھی ابلہی یا ابلہ فریبی کا ترانہ ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت
ہونا جیسا آشکار کالشمس فی نصف النہار و استوار مثل پایہ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشہ پنجاہ و یکم ۔ اگر آیت استخلاف مثبت خلافت ثلثہ ہی تو سقیفہ مین دربارۂ تعیین خلیفہ مہاجرین
و انصار مین نزاع کیون ہوئی یا اُسوقت آیت استخلاف کیون نہین پیش کی گئی کیا اُسوقت تک آیت استخلاف

نازل نہین ہوئی تھی۔

جواب یہ کہ قرآن مین جو کچھ ہی اور اُسپر قرآن کا اطلاق ہوتا ہی وہ روز سقیفہ سے پہلے سرور خلیقہ پر نازل ہوا تھا اور سرور خلیقہ نے امت کو پہونچایا علیٰ ہذا آیت استخلاف بھی جسپر قرآن کا اطلاق ہوتا ہی روز سقیفہ سے پہلے اول سال ہجرت مین سرور خلیقہ پر نازل ہوئی اور سرور خلیقہ نے امت کو پہونچائی لیکن روز سقیفہ تک بلکہ اُسکے بعد بھی کچھ دنون تک آیت استخلاف سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا معلوم نہ تھا اسی سے روز سقیفہ تک بلکہ اسکے بعد بھی کچھ دنون تک مقدمۂ خلافت مین آیت استخلاف نہین پیش کی گئی مگر یہ معلوم ہونے کے بعد کہ آیت استخلاف سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہی مقدمۂ خلافت مین اب آیت استخلاف سے استدلال کیا جاتا ہی کیونکہ بعد یہ معلوم ہونے کے کہ آیت استخلاف سے خلفاے ثلثہ کی خلافت مراد ہی زمانہ خلافت مین علیہ حاصل ہونے کے بیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیت استخلاف کے بیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین ان لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونا بحکم آیہ مذکورہ ایسا ہی آشکار کالشمس فی نصف النہار کہ ہرگز کسی منکر کا انکار نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اگر کہا جاوے کہ جب روز سقیفہ کے بعد بھی کچھ دنون تک آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا معلوم نہ تھا پھر آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا کب معلوم ہوا اور کیونکر معلوم ہوا تو گذارش یہ ہی کہ حسب گفتار اہل لعنت بھی جسدن خیبر فتح ہوا ہی اُسکے پہلے روز بوقت شام سرور انبیاے کرام نے حدیث رایت یعنے لاعطین الرایۃ الخ فرمایا تھا مگر فتح خیبر کے روز بعد نماز فجر کے بھی کچھ دیر تک حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا معلوم نہ تھا حالانکہ حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونے کی بنا پر بھی بزعم خود حضرات اہل لعنت خلافت بلافصل علی مرتضی ثابت کرتے ہین پس جب فتح خیبر سے ایک دن پہلے حدیث مذکور کے صادر ہونے اور کل مجاہدین خیبر کو معلوم ہونے کے باوجود فتح خیبر کے روز بعد نماز فجر کے بھی کچھ دیر تک حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا معلوم نہ تھا پھر حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا کب معلوم ہوا اور کیونکر معلوم ہوا پس حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد لیکر خلافت بلافصل علی مرتضی ثابت کرنے والون کی طرف سے جو جواب ہوگا آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد لیکر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرنے والونکی طرف سے بھی وہی جواب ہوگا جسکا حاصل کلام یہ ہی کہ بیشک فتح خیبر کے روز بعد نماز فجر کے بھی کچھ دیر تک

حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا معلوم نہ تھا لیکن اسکے بعد اُسی روز رسول خدا سے نشان جنگ فضل خدا کے فتح جنگ دونون کا اجتماع زمرۂ رجال سے جناب امیر مین ہونے پھر اُسی زمرۂ رجال سے اور کسی مین یہ اجتماع نہونے سے جناب امیر کا حدیث مذکور سے مراد ہونا ایسا ہوگیا آشکار کہ ہرگز نہین ہوسکتا ہی کسی منکر کا انکار قابل اعتبار اسیطور سے روز سقیفہ کے بعد بھی کچھ دنون تک آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا معلوم نہ تھا لیکن اسکے بعد زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا دونون کا اجتماع زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ مین ہونے پھر زمرۂ مذکورہ سے اور کسی مین یہ اجتماع نہونے سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا ہوگیا عیان کہ ہرگز نہین ہوسکتا ہی کسی منکر کے انکار سے پنہان اور جسطرح حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا معلوم ہونے کے بعد صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث مذکور کی قطعیت الدلالت ہونے سے جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز انکار نہین کرسکتا ہی اسیطرح آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا معلوم ہونے کے بعد زمانۂ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیہ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے سے جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز انکار نہین کرسکتا ہی پس یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش پروردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ پنجاہ و دوم ۔ اس وعدے مین تو اندرونی دینون پر دین اسلام کو غلبہ دینا مراد ہی جن مومنین صالحین سے وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کو اندرونی دشمنون پر غلبہ دینا مراد نہ اُن مومنین صالحین سے اندرونی دشمنون کے خوف کو دور کردینا مراد بلکہ بیرونی دینون پر دین اسلام کو اور بیرونی دشمنون پر اُن مومنین صالحین کو غلبہ دینا اور بیرونی دشمنون کے خوف کو اُن مومنین صالحین سے دور کردینا مراد ہی اور اسسے بیشک انکار نہین ہوسکتا ہی کہ جناب امیر کی خلافت مین نہ اندرونی دینون پر دین اسلام کو غلبہ ہوا نہ اندرونی دشمنون پر

اُن مومنین صالحین کو غلبہ ہوا نہ اندرونی دشمنون کا خوف اُن مومنین صالحین سے دور ہوا لیکن بیرونی دشمنون کا دین اسلام کو اور بیرونی دشمنون پر اُن مومنین صالحین کو ضرور غلبہ تھا اور بیرونی دشمنون کا خوف اُن مومنین صالحین سے ضرور دور تھا پس خلافت آنجناب مراد ہی نہ خلافت ثلثہ یہ مناقشہ صاحب بوارق اور صاحب سادر رشتی کا افادہ ہی اسکا۔

جواب اول - حضرات اہل سنت کی تفسیر معتمد خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی ولیمکنن وہر آئینہ ثابت سازد وباقی گرداند لھم برای مومنان صالح دینھم دین ایشان را الذی ارتضی لھم آن دینی کہ پسندیدہ وبرگزیدہ است برای ایشان یعنی دین اسلام مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی بلفظہ اور حضرات اہل سنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ اور تمکین دین اسلام یہ ہی کہ غالب کرے اسکو سب دینون پر ان دونون عبارتون سے روز روشن کی طرح عیان اور شمع انجمن کی طرح نمایان ہی کہ زمانہ خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ مین وزبروز ایسا غلبۂ اسلام ہوگا کہ دین اسلام ایسا غالب کل غالب ہو جائیگا کہ قوت وشوکت مین کوئی دین اندرونی ہو خواہ بیرونی دین اسلام کا ہم پلہ نرہیگا اور بجواب مناقشہ دوم شل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہو چکا ہی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بلکہ زمرۂ مہاجرین سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین سے یہ وعدہ ہی اور یہ معلوم ہی کہ خلفاے مہاجرین وکلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ خلافت مین روزبروز ایسا غلبۂ اسلام ہوا ہی کہ دین اسلام سب دینون پر ایسا غالب ہو گیا تھا کہ شوکت وقوت مین کوئی دین دین اسلام کا ہم پلہ باقی نہین رہا تھا اور جناب امیر کے زمانہ خلافت مین روزبروز ایسا غلبۂ اسلام نہین ہوا بلکہ روزبروز ایسا ضعف اسلام ہوا ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین جو غلبۂ اسلام ہوا تھا وہ بھی آنجناب کی خلافت مین زائل ہو گیا تھا لہذا جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ نہ خلافت جناب امیر آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کا قائل ہو سکتا ہی نہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کا منکر ہو سکتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ جن خلفا کی خلافت مراد ہی اُن خلفا کا خلفاے مہاجرین وکلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری اور اُن خلفا کی خلافت مین غلبۂ دین اسلام واہل اسلام کا روزافزون ہونا لابدی ہی اور یہ

معلوم ہی کہ خلفاے مہاجرین کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین غلبہ دین اسلام و اہل اسلام روز افزون ہوا ہی اور جناب امیر کی خلافت مین غلبہ دین اسلام و اہل اسلام روز افزون نہین ہوا بلکہ آنجناب کی خلافت مین ضعف دین اسلام و اہل اسلام روز افزون ہوا ہی لہذا جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ نہ خلافت علویہ کو مصداق آیہ مذکورہ کہ سکتا ہی نہ خلافت صدیقیہ فاروقیہ ذی النوریہ کے مصداق آیہ مذکورہ ہونے سے انکار کر سکتا ہی۔

جواب دوم۔ مفسرین معتمدین اہل لغت سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے کلمہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کی تفسیر مین لکھا ہی۔ و ہر آینہ بدل دہد ایشانرا از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی بلفظہ اور معتمد ترین مفسرین اہل لغت سے صاحب تفسیر مجمع البیان نے کلمہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہی ای لینصرنہم الخ بیشک ضرور نصرت دیگا اللہ ان مومنین صالحین کو اور فاضل بحرانی اثنا عشری نے شرح نہج البلاغت مین موعود آیہ مذکورہ کی نسبت لکھا ہی وھو النصرۃ والغلبۃ والاستخلاف اور وہ موعود نصرت اور غلبہ دینا اور خلافت عطا کرنا ہی **ف** بطور تسلیم محال کے اگر تسلیم کیا جاے کہ خاص بیرونی دشمنون پر نصرت اور غلبہ دینا مراد ہی تو مذکورہ تینون عبارتون کا مجموعہ صریح ہوگا اسمین کہ زمانہ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین موعودین بخلافت کو روز بروز بیرونی دشمنون پر ایسی نصرت اور غلبہ حاصل ہوگا کہ بیرونی دشمنون کا خوف بالکل دور ہوجائے گا اور یہ معلوم ہی کہ جناب امیر کے زمانہ خلافت مین روز بروز بیرونی دشمنون پر نصرت اور غلبہ حاصل ہونا کیسا کبھی کسی بیرونی دشمنون پر خروج کرنے کی نوبت بھی نہین آئی بلکہ کسی بیرونی دشمن پر خروج کرنے کی قوت بھی نہ تھی بلکہ بیرونی دشمنون کے شر سے جو بچے ہوئے تھے وہ بھی خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین جو فتوحات اور غلبات حاصل ہوئے تھے اُسکی بدولت بچے ہوئے تھے لہذا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا ہی خیال محال کہ بالکل نہین ہی مجال قیل و قال اور خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا ہی آشکار کالشمس فی نصف النہار کہ جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ ہرگز نہین کر سکتا ہی انکار۔

جواب سوم۔ علماے اہل لغت سے جناب امیر زیادہ تفسیر دان تھے اور آنجناب نے آیہ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت پر عموماً فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت پر خصوصاً محمول کیا ہی اور دفعتاً فوقتاً

اسکی شہادت دی ہو چنانچہ جواب مناقشہ کلم کے وجہ دہم مین واضح ہوچکا لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت جناب امیر مراد ہونا خلافت خلفاے ثلثہ مراد نہونا مدعی سست گواہ چست کا حساب ہو کر یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا۔

جواب چہارم - اہل سنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین وعدہ آیہ مذکورہ کی نسبت لکھا ہو کہ ودر اندک زمانے حق تعالی آن وعدہ بمومنان وفا نمودہ جزائر عرب ودیار کسری وبلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی بلفظہ اس عبارت سراسر بشارت سے روز روشن کی طرح عیان اور شمع انجمن کی طرح نمایان ہو کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملک عرب و ملک فارس و ملک روم پر مسلمانون کا قبضہ ہوا ہو وہی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہو اور یہ معلوم ہو کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملک عرب و ملک فارس و ملک روم پر مسلمانون کا قبضہ ہوا ہو وہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت ہو نہ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت حضرت علی مراد ہونا ایسا ہو خیال محال کہ ہرگز نہین ہوسکتا ہو قیل و قال اور خلافت حضرات خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا ہو آشکار کہ ہرگز نہین ہوسکتا ہو انکار۔

جواب پنجم - صاحب تفسیر کاشانی جو کہ مفسرین معتمدین اہل سنت سے ہین لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کی تفسیر مین لکھتے ہین و ہر آیینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنان را کہ بودند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد انتہی بقدر الحاجت یہ مضمون رسالہ روشنی جلد پنجم صفحہ ۳۴۳ - مین جس عبارت کے ساتھ لکھا گیا ہو وہ عبارت یہ ہو - بیشک جیسے قوم جبارین سے ملک نکال کر اللہ نے بنی اسرائیل کو دیا ویسے کافرون سے ملک نکال کر ان مسلمانون کو دیگا جنھون نے پیغمبر پر ایمان لاکر نیک عمل کیا انتہی بلفظہ بقدر الحاجت اور صفحہ ۳۴۳ مین لکھا ہو کہ بیشک اس آیت مین خطاب ان لوگون سے ہو جو اس آیت کے نازل ہونیکے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کر چکے تھے اور صفحہ ۳۴۴ مین لکھا ہو کہ ہماو اس سے انکار نہین ہو کہ وعدہ ان لوگون سے ہو جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کر چکے تھے انتہی بلفظہ تفسیر کاشانی اور رسالہ روشنی کی ان چارون عبارتون کا مجموعہ نتیجہ یہ

اسمین کہ آیہ مذکورہ سے مراد یہ ہی کہ جسطرح اللہ برترنے کفار جبابرہ سے ملک نکال کے بنی اسرائیل کو دیا تھا اُسی طرح کافرون سے ملک نکال کے اُن مسلمانون کو دیگا جو منافق نہین ہین بلکہ نزول آیت استخلاف سے پہلے کے اسلام لانے والون کامل ایمان رکھنے والون نیک عمل کرنے والون سے ہین جنکے زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے مین چون بھی نہین کیا جاسکتا ہی اور نہ اسمین چون کیا جاسکتا ہی کہ خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین اللہ برتر نے بڑے بڑے ملکون کو کافرون سے نکال کے مسلمانون کو دیا ہی حضرت علی کی خلافت مین کسی کافر سے کوئی ملک نکال کے کسی مسلمان کو نہین دیا لہذا آیہ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مراد ہونے اور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد نہونے مین جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ ہرگز چون وچرا نہین کرسکتا ہی۔

جواب ششم - یہ مناقشہ صریح ہی اسمین کہ جناب امیر کی خلافت مین مؤمنین صالحین سے اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا اور خود صاحب عوارق نے مناقشۂ نہم ومناقشۂ شانزدہم مین جو ارقام فرمایا ہی وہ صریح ہی اسمین کہ جس خلافت مین مؤمنین صالحین سے اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا وہ خلافت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہی پس یہان تو مجتہد صاحب کا یہ اقرار کہ جناب امیر کی خلافت مین اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا وہان یہ اقرار کہ جس خلافت مین مومنین صالحین سے اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا وہ خلافت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہے بعد ان دونون اقرارون کے یہ اصرار کرنا کہ آیہ مذکورہ سے جناب امیر کی خلافت مراد ہی سواے دروغ گو را حافظہ نباشد کی خرابی یا ناواقفون کو دھوکا دیکر گمراہ کرنے کی کارروائی کے اور کچھ نہین ہوسکتا ہی پس یہ مناقشہ فقدان حافظہ کی خرابی یا ابلہ فریبی کے قبیل سے ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم - صاحب عوارق مجتہد فائق نے مناقشہ بست وہفتم مین جو ارشاد فرمایا ہی وہ صریح ہی اسمین کہ اہل لعنت کا برابر یہ قول چلا آتا ہی کہ آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور بجواب مناقشۂ بست وچہارم واضح ہوچکا ہی کہ اہل سنت کا برابر یہ قول چلا آتا ہی کہ آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہی لہذا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلافت حضرت علی مراد ہی اہل سنت اور اہل لعنت دونون سے خارج ہوکر خارجیون مین داخل ہونا ہی پس

پس یہ مناقشہ ترانۂ خارجیانہ ہو کر گوز شتر ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا محکم مثل پایۂ عرش اعظم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہشتم ۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بیرونی دشمن کون لوگ ہیں؟ مجتہد صاحب نے مناقشہ سی و دوم میں جو تشقیق فرمائی ہے کہ خوف کفار مراد ہے یا خوف غیر کفار اُس سے عیان غیر محتاج بیان ہے کہ بیرونی دشمن کفار ہیں اور مذہب اہل لعنت میں جو قاعدہ مقرر ہے کہ مخالف علی فاسق محارب علی کافر اُس سے بنا بر مذہب اہل لعنت حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کا کافر ہونا بالکل کھلا ہوا ہے حالانکہ حضرت علی کی خلافت میں اہل لعنت سے اہل شام کا خوف دور نتھا لہذا یہ کہنا کہ جناب امیر کی خلافت میں بیرونی دشمنوں (کافروں) کا خوف دور تھا بالکل غلط ہو گیا پس یہ مناقشہ بناسے غلط بر غلط ہو کر حبط بے ربط ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا مستحکم مثل پایۂ عرش اکرم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب نہم ۔ خود صاحب رسالہ روشنی کا ارشاد ہے کہ اس آیت میں درجۂ مؤمنین صالحین کی تصریح نہیں ہے اسی سے ہر درجے کے مؤمنین صالحین کو شامل ہے چنانچہ مناقشہ چہل و پنجم میں مع جواب اسکا ذکر آچکا پس درجۂ مؤمنین صالحین کی تصریح نہونے سے ہر درجے کے مؤمنین صالحین کیوں داخل ہوسکے اور کسی نوع دشمن کی تصریح نہونے سے بیرونی اندرونی ہر نوع دشمن کیوں نہیں داخل ہوئے بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد و باطل جو را حیا نبود پس یہ مناقشہ دروغگوئی و باطل جوئی کا ترانۂ باطلہ و فسانۂ عاطلہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا بنیان مرصوص تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب دہم ۔ حضرات اہل لعنت کے مفسرین معتمدین سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کی تفسیر میں لکھا ہے۔ و ہر آینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی بلفظہ یہ عبارت بالکل صریح ہے اسمیں کہ بیرونی ہوں خواہ اندرونی سب دشمنوں کے خوف کو دور کر دینا مراد ہے بیرونی دشمنوں کی تخصیص ہرگز نہیں ہے۔ اس تخصیص کا کوئی قرینہ ہے من جانب نفس خود یہ تخصیص کرنا کلام خدا میں اصلاح دینا یا عمداً کلام خدا میں تحریف معنوی کرنا ہے حالانکہ یہ دونوں فعل ملحدوں کے ہیں پس یہ مناقشہ ہفوۂ ملاحدہ ہو کے بھی صد اے خر بلکہ گوز شتر ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا

جیسا استوار مثل پایۂ عرش پروردگار تھا ویسا رہا اور پھر ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب یازدہم ۔ معتبر ترین مفسرین اہل لغت سے صاحب تفسیر مجمع البیان نے یعبدنی نی لا یشرکون بی شیئا کی تفسیر مین لکھا ہے ہذا استیناف فی کلام الثناء علیہم ومعناہ لا یخافون غیری یہ استیناف ہے کلام مین اوپر مدح وثنا اُن مومنین صالحین کے اور اُسکے معنے یہ ہین کہ وہ مومنین صالحین عوذ بخلافت وثروت میرے غیر سے نہین ڈرین گے **ف** مطلب یہ ہے کہ خلافت موعودہ وثروت معہودہ حاصل ہونے کے بعد مومنین صالحین معہودین بخلافت وثروت سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرینگے پس تفسیر مذکور کی اس عبارت نے بالکل صاف کر دیا ہے کہ بحکم یعبدونی لا یشرکون بی شیئا زمانہ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین کو کسی غیر خدا کا خوف ذرہ بھر بھی نہ رہیگا پھر اندرونی دشمنون کا خوف کیونکر رہیگا کیا اندرونی دشمن غیر خدا نہین ہے پس چونکہ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین سے غیر خدا کے خوف کو دور کر دینے کا وعدہ ہے اور صاحبان مناقشہ کا اعتراف ہے کہ جناب امیر کی خلافت مین غیر خدا کے افراد سے اندرونی دشمنون کا خوف مومنین صالحین پر غالب تھا لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت آنجناب مراد ہونا ایسا ہی خیال محال کہ بالکل نہین ہے مجال قیل وقال پس مناقشہ لا محال مقال خیال محال ہو کر صریح البطلان وقبیح الخذلان ہو گیا اور خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا آشکار نا محال انکار مثل آفتاب نصف النہار تھا ویسا رہا اور تا قیام قیامت ویسا ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوازدہم ۔ مناقشہ سی و ہشتم کی عبارت صاحب بوارق کی بالکل صریح ہے اسمین کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت وشوکت کا وعدہ ہے مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا خدا کے واسطے جسکو خوف خالق یا شرم خلائق ہو وہ دیکھے کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت وشوکت کا وعدہ ہے جب اُسکے مطابق حضرت علی کی خلافت مین واقع نہوا پھر آیہ مذکورہ سے خلافت علی مراد ہونا کیا معنی رکھتا ہے پس چونکہ آیہ مذکورہ مین جو قوت وشوکت کا وعدہ ہے مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا ہے لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت حضرت علی مراد ہونا ایسا بدیہی محال ہے کہ اُس سے بڑھکے کوئی بدیہی محال نہین ہو سکتا ہے نیز چونکہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے

آن مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اور خلفاے
زمرۂ مذکورہ سے خلافت حضرت علی مین برابر دشمنون پر غلبہ نہین ہوا ہی بلکہ برابر دشمنون کا غلبہ ہوا ہی لہذا آیۂ کو
سے خلافت حضرت علی مراد ہونا ایسا بدیہی الاستحالہ ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بدیہی الاستحالہ نہین ہوسکتا ہی
اور خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف حضرات خلفاے ثلثہ کی خلافت مین برابر دشمنون پر ایسا غلبہ ہوا ہی کہ قوت
و شوکت مین کوئی دشمن برابر نہین باقی تھا لہذا آیہ مذکورہ سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا بدیہی
حق الیقین ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بدیہی حق الیقین نہین ہوسکتا ہی اور تکمیل یہ کہ زمرۂ رجال سے ہونا
اور صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے روز رسول خدا سے نشان جنگ پانا اور اُسکے بعد
اُسی دن فضل خدا سے جنگ مین فتح پانا ان تینون امرون کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی اور کسی مین
نہین ہوا لہذا صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز جو عطاے نشان سے سرور انس و جان نے آنجناب
کو سرفراز فرمایا تھا اُس عطاے نشان کا حدیث مذکور سے مراد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی اسیطرح
زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیۂ مذکورہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت
مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا
لہذا آیۂ مذکورہ سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی اور جسطرح صدور حدیث
مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کا محبوب و محب خدا اور رسول ہونا اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا اور رسول رہنا اور دنیا
سے محبوب و محب خدا اور رسول جانا بحکم حدیث مذکور روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی آنجناب مین مذکورہ نشان
و فتح دونون کا اجتماع ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے بوجہ ہونے آنجناب کے زمرۂ رجال سے اُسیطرح
زمانۂ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ
کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کے جو لوگ اقرار
نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونا بحکم آیۂ مذکورہ روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی
زمین مین خلیفہ ہونا و زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون امرون کا اجتماع ہر سہ خلیفہ مین
ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے بوجہ ہونے ہر سہ خلیفہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے

بسبب نہونے اس اجتماع کے اور کسی مین زمرۂ مذکورہ سے۔

مناقشۂ پنجاہ وسوم۔ حدیث صحیح بخاری صریح ہی اسمین کہ روز سقیفہ سے چھ ماہ کے بعد حضرت علی مرتضی نے ابوبکر کی بیعت خلافت کی تھی پس ابوبکر اگر خلیفہ بحق ہونگے تو علی مرتضی کا چھ ماہ تک خلیفہ بحق سے باغی رہنا لازم آئے گا حالانکہ بنا بر مذہب اہل سنت بھی کسی وقت خلیفہ بحق سے جناب امیر باغی نہین رہ سکتے تھے اس سے آنجناب کی شان ارفع تھی۔

جواب اول جناب مولوی حامد حسین صاحب استقصا مین فرماتے ہین۔ ہر حدیث صحیح جائز العمل نیست چہ جائیکہ واجب العمل باشد انتہی بلفظہ یعنے ہر حدیث صحیح کے مطابق نہ عمل کیا جا سکتا ہی نہ اعتقاد کیا جا سکتا ہی پس مطابق اس ارشاد صدق بنیاد جناب مولوی حامد حسین صاحب کے گذارش ہی کہ جس حدیث بخاری مین چھ ماہ تک حضرت صفدر حیدر کا حضرت صدیق اکبر کی بیعت نکرنا وارد ہی اُس حدیث بخاری کے مطابق نہ عمل کیا جا سکتا ہی نہ اعتقاد کیا جا سکتا ہی جب ہی تو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے ازالۃ الخفا مین اور حضرت شاہ محقق دہلوی نے تکمیل الایمان مین تصریح کی ہی کہ حضرت امیر کا چھ ماہ تک حضرت صدیق کی بیعت نکرنا جو ایک حدیث بخاری مین ہی وہ صحیح نہین ہی یعنے جائز الاعتقاد نہین ہی اور تیسرے روز بیعت کرنا جو مصنف ابن شیبہ وغیرہ کی حدیث مین ہی بیشک وہ صحیح ہی یعنے واجب الاعتقاد ہی اور جناب مولوی حامد حسین صاحب نے جو لکھا ہی کہ ہر حدیث صحیح کے مطابق نہ عمل کیا جا سکتا ہی نہ اعتقاد کیا جا سکتا ہی جسطرح اُس سے حضرات اہل لغت یعنی حدیث کی کتابون کا جو مرتبہ مانتے مین اُسمین فرق نہین آتا ہی اسیطرح علماے اہل سنت کے اس بیان سے کہ چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق کی بیعت نکرنے کی حدیث بخاری کے مطابق اعتقاد نہین کیا جا سکتا ہی بخاری کا جو مرتبہ مسلمۂ اہل سنت ہی اُسمین فرق نہین آسکتا ہی۔

جواب دوم۔ کافی کلینی کی حدیث مین جو بیان کیا گیا ہی کہ شہداے کربلا کی لاشین گھوڑون کی ٹاپون سے نہین روندی گئین اُس سے صاحب نصیحۃ الشیعہ نے جو الزام قائم کیا ہی بجواب اُسکے صاحب رسالہ روشنی فرماتے ہین کہ مصنف کو لازم تھا کہ پہلے یہ دکھاتے کہ علماے مذہب شیعہ نے اس حدیث کو قطعی الصدور مانا ہی انتہی بلفظہ اس عبارت رسالہ روشنی کا صریح نتیجہ یہ ہی کہ شہداے کربلا کی لاشین گھوڑون کی ٹاپون سے

روشنے نہ جانے کی حدیث کافی کلینی مین موجود ہی لیکن قطعی الصدور نہین ہی لہذا اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی آسی طور سے گذارش ہی کہ چھ ماہ تک جناب امیر کا صدیق اکبر سے بیعت نکرنیکی حدیث بیشک صحیح بخاری مین ہی لیکن بالیقین قطعی الثبوت نہین ہی لہذا اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اور جسطرح کافی کلینی کی حدیث مذکور کے اعتبار نہوسکنے سے مذہب اہل لعنت مین کافی کلینی کا جو مرتبہ مسلم ہی اُسمین فرق نہین آتا ہی اُسی طرح بخاری شریف کی حدیث مذکور کے اعتبار نہوسکنے سے مذہب اہل سنت مین بخاری شریف کا جو مرتبہ مسلم ہی اُسمین فرق نہین آسکتا ہی۔

جواب سوم ۔ صاحب سالۂ روشنی نے کافی کلینی کی حدیث مذکور کا ایک جواب یہ بھی دیا ہی کہ یہ حدیث بیسیون حدیث کے خلاف ہی پھر اسکا اعتبار کیونکر ہوسکتا ہی بعد اسکے واضح ہو کہ جسطرح آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا بجواب مناقشہ یکم روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہوچکا ہی اسی طرح دیگر آیات کثیرہ کی دلالت قطعیہ سے بھی ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی چنانچہ اسکے بعد اسی فصل مین منسلک بسلک تحریر ہوگا اور احادیث صحیحہ کثیرہ بھی اسی کے مطابق ہین چنانچہ اسکے بعد فصل دہم مین واضح ہوگا بعد اسکے معلوم ہو کہ بخاری کی حدیث مذکور اگر ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے کی منافی نہین ہی تو یہ مناقشہ محض بیہودہ گفتار و لغو کردار ہی اور اگر منافی ہی تو آیات عدیدہ و احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابلے مین اسکا اعتبار کیونکر ہوسکتا ہی اور جسطرح کافی کلینی کی حدیث مذکور کے اعتبار نہوسکنے سے حسب مذہب اہل لعنت مرتبۂ کافی کلینی مین کوئی فرق نہین آتا ہی اسیطرح بخاری شریف کی حدیث مذکور کے اعتبار نہوسکنے سے حسب مذہب اہل سنت خیر البریت مرتبۂ بخاری شریف مین کوئی فرق نہین آتا ہی۔

جواب چہارم ۔ مذہب اہل لعنت کی کافی کلینی و نہج البلاغت و دیگر کتابون مین مذمت ابن عباس کی جو حدیثین ہین اُن حدیثون کی نسبت جناب مولوی سید محمد صاحب تشئید المبانی مین فرماتے ہین ۔ فضائل ابن عباس کہ در کتب معتمدۂ فریقین وارد شدہ اگر احاطۂ آنہا نمودہ شود دفترہا سیاہ گردد پس بنظر چنین روایات متفق علیہا علمای ما رضوان اللہ علیہم اجمعین روایات ضعیفہ را کہ در مذمت ابن عباس وارد شدہ از درجۂ اعتبار ساقط دانستہ اند انتہی بلفظہ اس عبارت کا صریح مفاد یہ ہی کہ معائب ابن عباس کی روایتین اہل لعنت کی کتابون مین بکثرت موجود ہین تاہم عدد اور قوت مین کم ہین بہ نسبت روایات مناقب ابن عباس کے چنانچہ مناقب ابن عباس کی

روایات اہل سنت کی کتابون مین بھی ہین اسی سے معائب ابن عباس کی حدیثون کو علماے اہل لعنت نے ساقط از درجۂ اعتبار بنانا ہی اسی طور سے گذارش ہی کہ ہرسہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیات ایسیا روا احادیث بیشمار ایسی قطعیت الدلالت ہین کہ ہرگز کسی قسم کی توجیہ و تاویل ممکن نہین ہی لہذا اگر حضرت علی نے چھ ماہ تک حضرت ابوبکر کی بیعت نہین کی تھی تو حضرت ابوبکر کے خلیفہ بحق ہونے مین مخل نہوگا بلکہ حضرت علی کے مرتبے مین مخل ہوگا پس بخاری شریف کی حدیث مذکور مذمت حضرت ابوبکر کی حدیث نہین ہی بلکہ مذمت حضرت علی کی حدیث ہی لیکن جس طور سے اور جس وجہ سے حسب تصریح جناب مولوی سید محمد صاحب کافی کلینی وغیرہ کی احادیث مذمت ابن عباس ضعیف اور درجۂ اعتبار سے ساقط ہین اُسی طور سے اور اُسی وجہ سے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث مذمت حضرت علی ضعیف اور درجۂ اعتبار سے ساقط ہی اور جسطرح کافی کلینی و نہج البلاغت کی احادیث مذمت ابن عباس کا ضعیف اور ساقط از درجۂ اعتبار ہونا کافی کلینی و نہج البلاغت کے مرتبہ مسلمۂ اہل لعنت مین مخل نہین ہوتا ہی اُسی طرح بخاری شریف کی مذکورہ حدیث مذمت حضرت علی کا ضعیف اور ساقط از درجۂ اعتبار ہونا بخاری شریف کے مرتبہ مسلمۂ اہل سنت مین مخل نہین ہوتا ہی۔

جواب پنجم - اہل سنت کے یہان جو مرتبۂ وثاقت و جلالت بخاری شریف کا ہی اہل لعنت کے یہان وہ مرتبۂ وثاقت و جلالت کافی شریف کا ہی بلکہ اُس سے زیادہ ہی اسواسطے کہ بخاری شریف مین صرف التزام صحت ہی التزام عمل نہین ہی کافی شریف مین التزام صحت بھی ہی التزام عمل بھی ہی چنانچہ خطبۂ کافی شریف مین اسکی تصریح موجود ہی باوجود اسکے اہل لعنت کے امام کوتین جناب مولوی حامد حسین صاحب استقصا مین فرماتے ہین صحت تمام احادیث کافی غیر مسلم ست بلکہ نزد اصولیین دیگر اقسام احادیث نیز دران موجود ست انتہی بلفظہ اس عبارت کا صریح مفادیہ ہی کہ سب حدیثین کافی شریف کی صحیح نہین ہین غیر صحیح حدیثین بھی کافی شریف مین ہین بعد اسکے معلوم ہو کہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت ابوبکر سے بیعت کرنے کی حدیث بخاری شریف مین حضرت عائشہ سے مروی ہی اور تیسرے روز حضرت حیدر صفدر کا حضرت صدیق اکبر سے بیعت کرنے کی صحیح السند حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ۔ مروی ہی حضرت ابن مسعود سے اور پردہ نشین ہونے کے ساتھ اُس زمانے مین حضرت عائشہ پابند عدت بھی تھین لہذا موقع بیعت پر حضرت عائشہ کا موجود ہونا غیر معقول و ناقابل قبول ہی

اور حضرت ابن مسعود کا موقع بیعت پر موجود ہونا معقول و اجب القبول ہی نیز حدیث حضرت ابن مسعود اثبات
صریح ہی حضرت عائشہ کی حدیث مستلزم نفی اور فن اصول حدیث مین نفی پر اثبات مقدم ہوتا ہی پس حضرت
ابن مسعود کی حدیث مذکور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ اصول روایت کے روسے بھی صحیح ہی اصول درایت کے روسے
بھی صحیح اسی سے علماے اہل سنت خیر البریت نے اُسکو درجۂ اعتبار پر ثابت جانا ہی اور حضرت عائشہ کی حدیث
مذکور بخاری شریف اصول روایت کے روسے اگر صحیح ہی تو اصول درایت کے روسے کسی طرح نہین ہو سکتی ہی
اسی سے علماے اہل سنت خیر البریت نے اُسکو درجۂ اعتبار سے ساقط جانا ہی اور جسطرح اہل لعنت کے
امام کونین جناب مولوی حامد حسین صاحب کی تصریح کے موافق بوجہ غیر صحیح ہونے بعض احادیث کافی شریف
کے کافی شریف کا مرتبہ مسلمۂ اہل لعنت منقوص یا منقوص نہین ہوتا ہی اسی طرح بوجہ درجۂ اعتبار سے ساقط ہونے
حدیث مذکور بخاری شریف کے بخاری شریف کا مرتبہ مسلمۂ اہل سنت خیر البریت منقوص یا منقوص نہین ہوتا ہی
کیونکہ سہو و غفلت لوازم بشریہ سے ہی۔

جواب ششم۔ بزرگواران اصحاب ائمہ سے حضرات اہل لعنت کے زرارہ و ہشام وغیرہم کے معائب و مثالب
کی حدیثین جو کافی کلینی وغیرہ سے تحفہ اثنا عشریہ مین نقل کی گئین ہین اُسکے جوابات صوارم مین جو مجتہد مولوی
دلدار علی صاحب نے دیے ہین منجملہ اُن جوابون کے ایک جواب کا حاصل یہ ہی کہ کافی کلینی وغیرہ مین یہ حدیثین
موجود ہونے کے باوجود ان بزرگون کی جلالت شان و رفعت مکان کا جو اعتقاد ہمارے علما رکھتے ہین
اُسمین کچھ تغیر نہوا پس معلوم ہوا کہ کافی کلینی وغیرہ کی یہ حدیثین دائرۂ اعتبار سے خارج ہین اسیطرح گذارش
ہی کہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت ابو بکر کی بیعت کرنے کی حدیث بخاری شریف مین موجود ہونے کے باوجود
تیسرے روز حضرت علی کا حضرت ابو بکر کی بیعت کرنے کا جو اعتقاد ہمارے علما رکھتے ہین اُسمین کچھ تغیر نہوا
پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث یا اور جو اسکے مثل بخاری شریف مین ہو یا اور کسی کتاب مین ہر حال بالکل دائرۂ اعتبار
سے خارج ہی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ہمارے علما کا اعتقاد جازم ہی کہ حضرت علی کسی وقت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ
و ذی النورینیہ سے کسی خلافت کے مخالف نہین رہے پس معلوم ہوا کہ حضرت علی کا تینون خلافتون سے
کسی خلافت کے مخالف رہنے کی کوئی بات چاہے بخاری شریف مین ہو یا اور کسی کتاب بشریہ مین ہرگز قابل اعتبار

نہین ہی اس سے اہل سنت کی کوئی کتاب اپنے مرتبے سے ساقط نہین ہوتی ہی جیسے حسب ارشاد دلدار نقاد
احادیث معائب ہشامین کے ناقابل اعتبار ہونے سے اہل لعنت کی کوئی کتاب اپنے مرتبے سے ساقط نہین ہوتی ہی۔
جواب مفتم ۔ کافی کلینی کے احادیث مثالب ہشامین کے جواب مین جناب مولوی سید محمد صاحب مجتہد
مین فرماتے ہین۔ چون روایات مثالب ہشامین و امثالہما مخالف اجماع فرقہ حقہ و مخالف روایات متواترہ است
لامحالہ ماول یا مطروح باشد انتہی جناب اجتہاد مآب نے اس عبارت مین مناقب ہشامین کی روایتون کو متواتر
ظاہر کیا ہی حالانکہ یہ بالکل سفید جھوٹ ہی کیونکہ جناب اجتہاد مآب کے والد ماجد نے اساس الاصول مین بہت
طمطراق سے فرمایا ہی کہ حدیث متواتر نادر کالمعدوم ہی ہان یہ ممکن ہی کہ کاتب کی غلطی سے متکاثرہ کا متواترہ ہوگیا
ہو بہرحال مطلب عبارت کا یہ ہی کہ مثالب ہشامین کی احادیث کافی کلینی وغیرہ مخالف اجماع اہل لعنت ہونے کی
وجہ سے بھی اور مخالف احادیث کثیرہ اہل لعنت ہونے کی وجہ سے بھی ظاہر معنے چھوڑ کے خلاف ظاہر کوئی ایسے
معنے ان حدیثون کے لیے جائین گے کہ معائب ہشامین نہ پیدا ہون اگر ایسے معنے ممکن نہون تو یہ حدیثین چھوڑ
دیجائینگی بعد اسکے معلوم ہو کہ اہل سنت خیر البریت کے یہان خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مناقب مین احادیث
صحیحہ کثیرہ حضرت علی سے بھی مروی ہین جن مین سے کچھ ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین مین منقول ہی اور جن سے
ظاہر ہی کہ حضرت علی کسی وقت خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کے مخالف نہین رہے اسی کے مطابق علمائے
اہل سنت کا اعتقاد بھی ہی جسکا نام اجماع ہی بنا بر اسکے چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت
نکرنے کی حدیث خلاف اجماع اہل سنت خیر البریت بھی ہی خلاف احادیث صحیحہ کثیرہ بھی ہی لہذا ظاہر معنے چھوڑ کر
خلاف ظاہر کوئی معنے اسکے ایسے لیے جائین گے کہ حضرت علی کا کسی وقت خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کی
مخالفت کرنا ظاہر نہو اگر ایسے معنی ممکن نہون تو وہ حدیث چھوڑ دیجائے گی نہین تو حضرت علی اپنے مرتبے
سے گرجائین گے کیونکہ بدون انضمام کسی امر غیر قطعی کے متعدد آیات قرآنیہ کی ایسی دلالت قطعیہ سے
حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہی کہ ہرگز کسی قسم کی توجیہ و تاویل ممکن نہین ہی منجملہ اُن آیتون کے
آیہ مذکورہ یعنی آیہ استخلاف ہی جو کہ بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ کاملہ ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ
اقرار نہین کرتے ہین کفر و فسق مین اُن لوگون کے کامل ہونے پر ایسی قطعی الدلالت کہ ہرگز کوئی احتمال پیدا

نہین ہوسکتا ہی جو چاہے مناقشہ یکم کے جواب مین دیکھ لے اور وجوہ عشرہ مذکورہ سے وجوہ اربعہ اولی مین کوئی امر غیر قطعی داخل نہین ہی اور وجوہ ستہ باقیہ مین کوئی ایسا امر داخل نہین ہی کہ جسمین کچھ بھی خلاف یا اختلاف ہو۔

جواب ہشتم ۔ جناب شیخ طوسی صاحب تہذیب کے باب الرجوع فی الوصیۃ مین فرماتے ہین قال محمد بن الحسن ما یتضمن ہذا الخبر من قولہ ان اوصی بہ کلہ فھو جائز وھم من الراوی اور کتاب الوقف مین فرماتے ہین ما تضمن ہذا الخبر من قولہ یعنی صاحب الدارین ذکران رجلا جعل لہ رجل سکنی دار لہ فانہ غلط من الراوی دیکھو پہلی عبارت مین تو حدیث کو راوی کا وہم بتایا دوسری عبارت مین راوی کی غلطی بتادی یہی علماے اہل سنت کا بھی قول ہی کہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت ابو بکر سے بیعت کرنے کی حدیث راوی کی غلطی ہی چنانچہ اعتقاد علماے اہل سنت سے بھی ظاہر ہی اور تیسرے روز بیعت کرنیکی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ سے بھی ظاہر ہی جو روایۃً بھی صحیح ہی درایۃً بھی صحیح اور روایات صحیحہ سے جو ثابت ہی کہ حضرت علی نے خود حضرت ابو بکر سے فرمایا ہی کہ مرض موت مین اور دیگر بعض اوقات مین رسول خدا نے تمکو نماز کیواسطے خلیفہ کیا ہی لہذا تمھارے ہوتے اور کوئی خلیفہ نہین ہوسکتا ہی اُس سے بھی ظاہر ہی۔

جواب نہم ۔ علامہ نور اللہ شستری نے مجالس المومنین مین سید جرجانی و محقق دوانی وغیرہما کو جو شیعہ لکھا ہی اُسکی نسبت جناب مجتہد سید محمد صاحب ضربت حیدریہ مین فرماتے ہین کہ اما آنچہ از کلام سید نور اللہ نور اللہ مرقدہ مستفاد می شود کہ جناب ایشان بہ تشیع آنہا قائل بودہ اند پس اولا آنکہ تقلید شان غیر لازم و در باب امثال این گونہ امور غیر مطاع و ناقابل اتباع فان الحق احق بالاتباع انتہی اس عبارت کا صریح مفادیہ کہ علامہ نور اللہ شستری نے جو اُن لوگون کو شیعہ لکھدیا ہی اُسمین اُنسے غلطی ہوگئی ہی اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اسیطرح سمجھ لینا چاہیے کہ اگر حضرت علی کا کسی وقت خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کے مخالف رہنا کسی نے لکھدیا ہی یا روایت کردیا ہی تو اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی۔ **اولاً** اسلیے کہ حسب تصریح بحرانی اہل لغت و کاشانی اہل لغت شارحین نہج البلاغت خود جناب امیر نے آیت استخلاف کو خلافت سہ گانہ پر عموماً خلافت فاروقیہ پر خصوصاً منطبق فرمایا ہی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا **ثانیاً** اسلیے کہ صحیح روایت سے ثابت ہی کہ حضرت ابو بکر سے خود حضرت علی نے فرمایا ہی کہ تمھارے ہوتے کوئی دوسرا خلیفہ نہین ہوسکتا ہی اسواسطے

کہ رسول خدا نے نماز مین جب اپنا خلیفہ کیا ہی تمکو کیا ہی تمھارے ہوتے اور کسی کو نہین کیا **ثالثاً** اسلیے کہ یہی ثابت ہی کہ حضرت علی نے فرمایا ہی کہ اس امت مین ابوبکر و عمر سے افضل کوئی نہین ہو سکتا ہی **رابعاً** اسلیے کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مناقب مین احادیث صحیحہ کثیرہ حضرت علی سے بھی مروی ہین چنانچہ بعض اُن حدیثون کا ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین مین بھی منقول ہین جن سے ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت علی کبھی خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کے مخالف نہین ہے **خامساً** اسلیے کہ بجواب مناقشہ شانزدہم ابن میثم بحرانی اہل لغت کی جو عبارت اور حدیث نہج البلاغت نقل کی گئی ہی وہ بالکل صریح ہی اسمین کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین مسلمانون کے امور بالکل ٹھیک تھے اور جناب امیر کا قول تھا کہ جبتک مسلمانون کے امور ٹھیک رہین گے مین ہرگز خلافت کی مخالفت نکرون گا **سادساً** اسلیے کہ بجواب مناقشہ شانزدہم محقق جیلانی اہل لغت کی جو عبارت نقل کی گئی ہی وہ برملا دیرہی ہی کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی پرہیزگاری اور نیک کاری اور پختہ کاری ایسی تھی کہ حق پسند لوگون کو اُنکی خلافت سے مخالفت کرنے کا خیال بھی نہین پیدا ہو سکتا تھا ایسے امور فریقین کی کتابون مین بیشمار ہین جن سے روز روشن کی طرح روشن ہی کہ حضرت علی کا کسی وقت خلافت شیخین رضی اللہ عنہما سے مخالف رہنا کسی طرح قابل اعتبار نہین ہو سکتا ہی۔

جواب دہم۔ جناب مولوی دلدار علی صاحب اساس الاصول مین فرماتے ہین فقی الکتاب الکافی بسند موثق عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلعم ان علی کل حق حقیقۃ وعلی کل صواب نوراً فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ وھکذا فی الامالی وایضاً فی الکافی و المحاسن عن ایوب بن الحرث قال سمعت ابا عبد اللہ یقول کل شئ مردود الی الکتاب والسنۃ وکل حدیث لا یوافق الکتاب فھو زخرف انتھی پس کتاب کافی کلینی مین قوی سند کے ساتھ امام جعفر صادق سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا ہی کہ دہر چیز اور ہر بات کتاب اسکی حق اور سچ ہی ہر حق چیز پر جلوہ حقیقت اور ہر سچی بات پر جلوہ نور ہوتا ہی پس جو چیز کتاب اللہ کے موافق ہو اسکو لو اور جو کتاب اللہ کے مخالف ہو اُسکو نہ لو اور ایسا ہی کتاب امالی مین ہی اور نیز کافی اور محاسن مین ایوب حرث سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ہر چیز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے

ملا کے دیکھی جانے پس جو حدیث نہ موافق ہو کتاب اللہ کے وہ ملمع کاری ہے اساس الاصول مطبوعہ مطبع محمدیہ
صفحہ ۱ ۔ اور صفحہ ۳۳ ۔ کے حاشیے پر فرماتے ہین لا شک فی ان حدیث العرض علی الکتاب مما اجمعت
علیہ علماء الامامیۃ بل علماء اہل الاسلام فانہ من المتواترات التی لا شک فی صدورھا عنہم انتہی
اسمین بالکل شک نہین ہے کہ حدیثون کو کتاب اللہ سے ملانے کا حکم ایسا ہے کہ تمام علماے امامیہ بلکہ تمام علماے
اہل اسلام کا اُسپر اجماع ہے کیونکہ یہ حکم اُن متواترات سے ہے جنکے معصومین سے صادر ہونے مین بالکل شک نہین ہے
ف ان دونون عبارتون سے روز روشن کی طرح روشن ہے کہ ائمہ اہل بیت کا متواتر حکم اور تمام علماے فریقین کا
اجماع یہی ہے کہ جو روایت اور جو قول کتاب اللہ کے مخالف ہے وہ مردود ہے پس معلوم ہوا کہ غیر قرآن سے قرآن کو جو رد کرسکے
وہ کافر ہے ملحد ہے کتاب اللہ سے منحرف ہے رسول و اہل بیت رسول کے حکم متواتر سے بھی منحرف ہے اور زمرۂ کلمہ گویان اسلام
از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے انھین مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا
وعدہ ہے آیہ مذکورہ مین دیکھو جواب مناقشہ دوم لہذا اسطرح زمرۂ رجال سے ہونا اور بروز فتح خیبر پروردگار عالم سے نشان
جنگ پانا اور اُسکے بعد اُسی روز فضل پروردگار عالم سے فتح جنگ پانا ان تینون امور کا اجتماع صرف جناب امیر
مین ہونے اور کسی مین نہونے کی وجہ سے آنجناب کا فتح خیبر کے پیشتر سے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے اور پھر ہمیشہ
محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث رایت یعنے لاعطین الرایۃ الخ ایسی قطعی الدلالت ہے کہ خوارج و نواصب
کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار اسیطرح زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول
آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع صرف
خلفاے ثلثہ مین ہونے اور کسی مین نہونے کی وجہ سے زمانۂ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر
خلیفہ کے امام برحق اور خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح
رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ
ایسی قطعی الدلالت ہے کہ روافض و نواصب کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہے قابل اعتبار اس پر بطور اس مناقشہ کے
یہ کہنا کہ فلان کتاب کی فلان روایت یا فلان قول صریح ہے اسمین کہ حضرت علی نے چھ ماہ تک ابوبکر کی بیعت نہین
کی تھی اگر ابوبکر خلیفہ برحق ہوتے چھ ماہ تک حضرت علی کیون بیعت نکرتے کھلے میدان غیر قرآن سے قرآن پاک کو

رد کرنا ہی حالانکہ عقل مؤید بالشرع اور رسول و اہل بیت رسول کا حکم متواتر صریح ہی کہ غیر قرآن سے قرآن پاک کو جو رد کرے وہ کافر ہی ملحد ہی کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے منحرف ہی چنانچہ ابھی معلوم ہو چکا پس یہ مناقشہ جسنے کیا ہی وہ کافر ہی ملحد ہی کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے منحرف ہی علماے اہل لعنت کی یہی عادت ہی کہ اہل سنت خیر البریت جو آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرتے ہین اُس دلالت قطعیہ سے آیت کا خالی ہونا جب کسی طرح ثابت نہین کرسکتے ہین تب غیر قرآن سے قرآن پاک کو رد کیا کرتے ہین چنانچہ اس مناقشہ مین کیا ہی اور قرآن پاک کے مخالف قول و روایت کو لیتے ہین چنانچہ اس مناقشہ مین لیا ہی حالانکہ یہ صریح اعتراف اس امر کا ہی کہ قرآن پاک سے بیشک حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہی لیکن اہل لعنت کے نزدیک قرآن کا اعتبار نہین ہی اہل لعنت کے نزدیک تو قرآن پاک کے مخالف اقوال و روایات کا اعتبار ہی پس مقصود اہل سنت حاصل ہوگیا یعنی یہ کالشمس اذا انجلی ہوگیا کہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا ایسا آشکار ناممجال انکار ہی کہ علماے اہل لعنت سے سواے اعتراف کے کچھ نہین بناے نبتا ہی اب جس اہل لعنت کا جی چاہے موافق اہل سنت خیر البریت کے کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے تمسک ہو کر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے قائل و معتقد ہوجاے اور جس اہل لعنت کا جی چاہے کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے منحرف رہے اور حرف باطلیت ہر سہ خلافت زبان سے رٹے جاے گو دل مین کسی طرح اعتقاد پیدا نہو لیکن جب خداوند کریم پوچھیگا کہ تم لوگ زبان سے جن اولاد رسول کو معصوم کہتے تھے اُن اولاد رسول کے حکم متواتر کو تم لوگون نے کیون نہ مانا کتاب اللہ کا اعتبار کیون نہ کیا غیر کتاب اللہ کا اعتبار کیون کیا اُسوقت کوئی جواب نہوسکے گا پس بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی کفر و الحاد کا ترانہ ہو کر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہے گا۔

جواب یازدہم۔ آیہ مذکورہ بوجوہ کثیرہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم مفصلا سلک تحریر مین آچکے اور ابھی جواب بالا مین ایک وجہ مجملا مذکور ہوچکی اب ایک دوسری وجہ

بھلا مذکور ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جو بے شبہہ زمرہ صحابہ سے تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دیکر اُنکے خوف دشمن کو دور کر دینے کا وعدہ دیکے آیہ مذکورہ مین یہ شہادت دیگئی ہے کہ اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد حصول غلبہ مذکورہ کے پیشتر سے اُن مومنین صالحین کے ائمہ برحق اور خلفاے راشدین ہو نے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کا اقرار جو لوگ نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اب یہ دیکھنا چاہیے کہ خلفاے صحابہ سے کسکی خلافت مصداق آیہ مذکورہ ہوسکتی ہے پس واضح ہو کہ بعد حضرت امیر معاویہ کے زمرہ صحابہ سے کوئی خلیفہ نہین ہوا اور امارت حضرت امیر معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہے **اولاً** اسلیے کہ اگر امارت حضرت معاویہ مصداق آیہ مذکورہ ہوگی تو حق دائرہ جمیع امت سے خارج ہوجائے گا کیونکہ امت مین کوئی اسبات کا قائل نہین ہے بلکہ سب منکر ہین اور حق دائرہ جمیع امت سے خارج نہین ہوسکتا ہے پس امارت حضرت معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہے **ثانیاً** اسلیے کہ وعدہ اُن صحابہ سے ہے جو کہ نزول آیہ مذکورہ سے پہلے مشرف بالاسلام ہوچکے تھے اور حضرت امیر معاویہ اُن صحابہ سے نہین ہین چنانچہ مناقشہ سوم کے جواب مین واضح ہوچکا پس امارت حضرت امیر معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہے **ثالثاً** اسلیے کہ واقعہ نزول صریح ہے اسمین کہ وعدہ صحابہ مہاجرین سے ہے چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین واضح ہوچکا اور حضرت امیر معاویہ صحابہ مہاجرین سے نہ تھے پس امارت حضرت امیر معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہے اور زمانہ خلافت موعودہ مین روز بروز دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہے اور خوف دشمن کو دور کر دینے کا بھی وعدہ ہے اور حسن مجتبی و علی مرتضی کی خلافت مین نہ روز بروز دشمنون پر غلبہ ہوا ہے نہ خوف دشمن دور ہوا ہے بلکہ روز بروز دشمنون کا غلبہ اور خوف دشمن کا استیلا ہوا ہے پس نہ خلافت حسنیہ مصداق آیہ مذکورہ ہوسکتی ہے نہ خلافت علویہ پس خلفاے صحابہ کے چھ خلافتون سے خلافت ششم و پنجم و چہارم خارج ہوگئیں اور وعدہ خدا خلاف ہوسکتا ہے نہ حقیقت صیغہ جمع بغیر تین کے درست ہوسکتی ہے لہذا جب خلفاے صحابہ کی چھ خلافتون سے اخیر تینون خلافتین نکل گئین تب اول تینون خلافتون کا یعنے خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النورینیہ

مصداق آیہ مذکورہ ہونے کا ایسا یقین ہوگیا کہ اُس سے بڑھکے کوئی یقین نہیں ہوسکتا ہے اور نظیر تقریر یہ ہے کہ فتح خیبر کے پہلے دن بہنگام شام سرور انام نے فرمایا ہے لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور ہم نشان دین گے کل کے روز خدا و رسول کے محبوب و محب مرد کرار غیر فرار کو اللہ فتح دیگا اُسکے دونون ہاتھون پر ف اس حدیث کو حدیث رایت بھی کہتے ہین حدیث لوا بھی کہتے ہین اور رایت و لوا نشان کو کہتے ہین چونکہ اس حدیث مین کل کے روز کی تخصیص ہے جو فتح خیبر کے روز ہے لہذا روز فتح خیبر کے قبل اور بعد جو نشان جنگ اور فتح جنگ اکثر مجاہدون کو حاصل ہوئے ہین وہ سب خارج ہوگئے اُن مین سے کوئی نشان و فتح اس حدیث کے مصداق نہیں ہوسکتے ہین اور فرمودہ رسول خلاف نہین ہوسکتا ہے نہ اس حدیث مین حقیقت صیغہ غداً بدون روز فتح خیبر کے درست ہوسکتی ہے لہذا جب روز فتح خیبر کے قبل اور بعد جو نشان جنگ اور فتح جنگ اکثر مجاہدون کو حاصل ہوئے ہین وہ سب خارج ہوگئے اور اُن مین سے کسی نشان جنگ اور فتح جنگ کا مصداق حدیث مذکور ہونا محال ہوگیا تب فتح خیبر کے روز علی مرتضی کو جو نشان جنگ اور فتح جنگ دونون حاصل ہوئے ہین اُسکے مصداق حدیث مذکور ہونے کا ایسا یقین ہوگیا کہ اُس سے بڑھکے کوئی یقین نہین ہوسکتا ہے پس جسطور سے حدیث مذکور مین جو کل کے روز کی تخصیص ہے اُس سے فتح خیبر کے روز علی مرتضی کو جو نشان جنگ اور فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا تھا اُسکا مصداق حدیث مذکور ہونا ایسا یقینی ہے کہ اُس سے بڑھ کے کوئی بات یقین نہین ہوسکتی ہے بنابر اسکے حدیث مذکور علی مرتضی کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ ہرگز کسی قسم کی تاویل اُسمین نہین ہوسکتی اُسیطرح آیہ مذکور مین جو ہجرت کرنے والے اور نزول آیہ مذکورہ سے پہلے مشرف باسلام ہونے والے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود رہنے والے صحابہ کی تخصیص اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کی تخصیص ہے اُس سے خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا ایسا یقینی ہے کہ اُس سے بڑھکے کوئی بات یقین نہین ہوسکتی ہے بنابر اسکے ہرسہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ ہرگز کسی قسم کی تاویل اُسمین نہین ہوسکتی ہے پس چونکہ حضرت خاتم نبوت اور اہل بیت سرور بریت کا حکم متواتر ہے کہ جو حدیث مخالف قرآن ہو اُسکو کسی راوی کا وہم یا اتہام سمجھو اور ہرسہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد

ہونا آیت قرآنیہ کی ایسی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی کہ اسمین ہرگز کسی قسم کی تاویل ممکن نہین ہی لہذا چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنے کی حدیث بخاری کا اگر اعتبار کیا جائے گا تو صدیق اکبر کے خلیفہ بحق ہونے مین کوئی غل وغش نہوگا بلکہ خلیفہ بحق سے منحرف رہنے کی معصیت سے حضرت علی کا تر دامن ہونا ثابت ہوگا اور اہل سنت کے لیے کوئی مشکل نہوگی کیونکہ اہل سنت حضرت علی کو معصوم نہین جانتے ہین اور اگر سقیفہ کے تیسرے روز حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنے کی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کا اعتبار کیا جائے گا جیسا اہل سنت نے کیا ہی اور بخاری کی حدیث مذکور کا اعتبار نہ کیا جائے گا جیسا اہل سنت نے نہین کیا ہی تو جسطرح ہرسہ خلیفہ کا امام بحق وخلیفہ راشد ہونا بے غل وغش ہی اسی طرح خلیفہ بحق سے منحرف رہنے کی معصیت سے حضرت علی کا پاک دامن ہونا بھی بے غل وغش ہوگا اور مناقب خلفا مین حضرت علی سے جو حدیثین مروی ہین اُن حدیثون کی مخالفت بھی نہوگی بلکہ موافقت ہوگی اور اجماع کی مخالفت بھی نہوگی بلکہ موافقت ہوگی اسی سے اہل سنت نے روز سقیفہ کے تیسرے روز حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنے کی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کا اعتبار کیا ہی اور چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنے کی حدیث بخاری کا اعتبار نہین کیا ہی اس سے بخاری شریف کا اعتبار کم نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ جناب مولوی دلدار علی وجناب مولوی سید محمد صاحبان نے تشئید المبانی وضربت حیدریہ وصوارم وحسام مین کلینی شریف کی احادیث معائب شاہین وابن عباس کو ساقط از درجۂ اعتبار کہدیا ہی اُس سے حضرات اہل لعنت کے نزدیک کلینی شریف کا اعتبار کم نہین ہوتا ہی پس بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت ہونا قوی تر مثل پایۂ عرش خالق اکبر ہوگیا۔

جواب دوازدہم۔ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین ابر و دشمنون پر غلبہ دیکے خوف دشمن کو اُن سے دور کر دینے کا وعدہ اور یہ شہادت آیہ مذکورہ مین ہی کہ وہ مومنین صالحین ابھی وحدت خدا کا کلمہ پڑھتے ہین اور خدا کی عبادت کرتے ہین لیکن غیر خدا سے ڈرتے ہین زمانہ خلافت موعودہ مین بعد حصول غلبہ معہودہ کے وحدت خدا کا کلمہ پڑھین گے اور خدا کی عبادت کرین گے کسی غیر خدا سے نہ ڈرین گے

اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے اُن مومنین صالحین کا حصول غلبہ مذکورہ کے پیشتر سے
ائمہ بحق اور خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور
دنیا سے مومنین صالحین جانے کا اقرار جو لوگ نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اب دیکھنا چاہیے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوا
ہی یہ نہین کہا جا سکتا ہی کہ بعد حضرت علی کے پورا ہوا ہی یا ابھی تک پورا نہین ہوا ہی آیندہ کسی زمانے مین پورا ہوگا
کیونکہ بعد حضرت علی کے جن کلمہ گویان اسلام کو سلطنت ہوئی ہی اور قیامت تک ہوگی وہ سب زمرۂ کلمہ گویان اسلام از
قبل نزول آیہ مذکورہ سے خارج ہین لہذا انھین سے کسیکے زمانہ سلطنت مین اس وعدیکا پورا ہونا ممکن نہین ہوسکتا
ہی اور یہ بھی نہین کہا جا سکتا ہی کہ حضرت علی کے زمانہ خلافت مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی کیونکہ زمانہ خلافت موعودہ مین
اہل اسلام کو دشمنون پر اور دین اسلام کو ادیان باطلہ پر روز بروز غلبہ دینے کا وعدہ ہی اور حضرت علی کی خلافت
مین نہ اہل اسلام کو روز بروز دشمنون پر غلبہ ہوا ہی نہ دین اسلام کو ادیان باطلہ پر بلکہ روز بروز دشمنون اور باطل
دینون کا غلبہ ہوا ہی اور مناقشہ سی و ہفتم کی عبارت صاحب بوارق مجتہد فوائد صریح ہی اسمین کہ آیہ مذکورہ مین
جو قوت و شوکت کا وعدہ ہی مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا پس واقعی طور سے بھی اور
مقتدر مجتہد اہل لعنت کے اقرار سے بھی آشکارا ناممجال انکار ہی کہ یہ ہرگز نہین کہا جا سکتا ہی کہ یہ وعدہ حضرت علی کی
خلافت مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جا سکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا ہوا ہی **اولاً** اسلیے کہ تفاسیر
فریقین مین بعد نبی کے خلیفہ کرنے کا وعدہ ہونیکی تصریح ہی چنانچہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر صافی کی عبارت یہ
ہی لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم بیشک ضرور بعد نبی کے اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کریگا
ثانیاً اسلیے کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے
اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی اور حیات سرور کائنات مین نہ سرور کائنات پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی نہ کسی
کلمہ گوے اسلام پر **ثالثاً** اسلیے کہ لغت مین ہی الخلیفۃ السلطان الاعظم پس معلوم ہوا کہ خلافت سلطنت عظیمہ
کو کہتے ہین اور حیات سرور کائنات مین سلطنت اسلام عظیمہ تھی **رابعاً** اسلیے کہ زمانہ خلافت موعودہ مین دین اسلام
کو کل ادیان باطلہ سے اور اہل اسلام کو کل دشمنون سے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی اور حیات سرور کائنات
مین سلطنت قیصر و کسریٰ کی وجہ سے دین اسلام کی قوت و شوکت سے دین نصاریٰ اور دین مجوس کی قوت و شوکت

خامساً بدرجہا زیادہ تھی مجوس کی قوت و شوکت نصاریٰ کی قوت و شوکت سے اور اہل اسلام کی قوت و شوکت سے بدرجہا زیادہ تھی
اسلیے کہ بجواب مناقشہ یکم تفاسیر اہل السنت کی عبارتون سے واضح ہو چکا ہی کہ عرب اور عجم کی زمین ابن حنیفہ کی مراد ہی
اور حیات سرورِ کائنات مین زمین عجم کے کسی حصہ پر اہل اسلام کا قبضہ نہین ہوا تھا ان وجوہ مذکورہ سے خوب واضح
ہو گیا کہ یہ ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرورِ کائنات مین پورا ہوا ہی جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ بھی نہین
کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرورِ کائنات مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حضرت علی
کی خلافت مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حضرت علی کے بعد قریب یا بعد بعید مین پورا
ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ ابھی تک پورا نہین ہوا ہی آئندہ کسی وقت پورا ہو گا تب یہ بیان
غیر محتاج بیان ہو گیا کہ زمانہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے قبل مین بھی اور بعد مین بھی کوئی زمانہ ایسا نہین ہی
کہ اُس مین اس وعدہ کا پورا ہونا ممکن یا متصور ہو اور وعدہ حق مین تخلف نہین ہو سکتا ہی اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمانہ
خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے پہلے یا پیچھے کوئی زمانہ ایسا نہین ہی کہ اُسمین اس وعدہ کا پورا ہونا ممکن یا متصور
تب اس وعدہ کا خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین پورا ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو گیا اور بدون
ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راستی مذہب [illegible] خلافت کا ثابت ہونا آفتاب
بے سحاب سے بھی تابان و درخشان ہو گیا لہذا [illegible] حضرت علی کا [illegible]
مین جو بیان کیا گیا ہی وہ اگر مطابق واقعے کے ہو گا تو حقیت [illegible] آفتاب ہونا
کی تابانی و درخشانی مین ہرگز کمی نہو گی بلکہ [illegible] حضرت علی
اپنے مرتبے سے گر جائین گے کیونکہ بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیہ قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے جو امر ثابت
ہو ایسا کہ دنیا مین اسکو کبھی کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہی لیکن حضرت صدیق سے [illegible] حضرت علی
کا بیعت نکرنا مطابق واقعے کے نہین ہی بلکہ [illegible] روایت [illegible] جو حدیث مصنف ابن ابی شیبہ مین ہی
وہ مطابق واقع اور مطابق اجماع کے ہی اور ایک حدیث بخاری کے غیر واقع ہونے سے مرتبہ بخاری شریف
مین کمی نہین ہو سکتی ہی جیسا کہ حسب تصریح مجتہد [illegible] شیعہ و تشیید المبانی مصائب ابن بابویہ و
ہشامین کی احادیث کلینی کے ساقط از درجہ اعتبار ہونے سے مرتبہ کلینی شریف مین کمی نہین ہو سکتی ہی

پس بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیۂ مذکورہ کا حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونے کی وجہ سے نہ حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت کے آفتاب جہانتاب کی تابانی و درخشانی میں کمی ہو سکتی ہے اور نہ بوجہ اجماع اور صحیح حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کے صدیق اکبر سے حضرت علی کا تیسرے روز بیعت کرنے کے استحکام میں کمی ہو سکتی ہے نہ چھ ماہ تک بیعت نہ کرنا مطابق واقع کے ہو سکتا ہے نہ واقع کے مطابق ہونے کی تقدیر پر حضرت علی کا بیعت نہ کرنا اور باغی امام بحق و خلیفہ راشد ہونا مخفی رہ سکتا ہے بدین وجہ بھی یہ مناقشہ بدستور مناقشات سابقہ کے ہباءً منثورا ہوگیا اور آیۂ مذکورہ کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا کالشمس اذا تجلی تھا ویسا کالشمس اذا تجلی رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب سیزدہم محقق شوستری اثناعشری احقاق الباطل میں فرماتے ہیں۔

ان امیر المؤمنین لما رأی اعتقاد الجمهور حسن سیرة الشیخین وانهما کانا علی الحق لم یتمکن من الاقدام علی ما یدل علی فساد امامتهما لما فی ذلك من الشهادة بالجهل والفساد منهما وانهما لم یکونا مستحقین لمقامهما وکیف یتمکن من نقض احکامهما وتغییر سننهما واظهار خلافهما علی الجماعة الذین ظنوا انهم کانوا مصیبین فی جمیع ما فعلاه وترکاه وان امامته مبنیة علی امامتهما فان فسدت فسدت یدل علی هذا ما سیأتی من انه نهاهم عن صلوة التراویح الذی ابدعها عمر فامتنعوا ورفعوا اصواتهم قائلین واعمراه واعمراه حتی ترکهم فی خوضهم یلعبون والحاصل ان امر الخلافة ما وصل الیه الا بالاسم دون المعنی وکان معارضا

بیشک چونکہ امیر المومنین نے دیکھا کہ جمہور کا یہ اعتقاد ہے کہ شیخین (ابو بکر و عمر) نیک خصلت تھے اور بے شبہ حق پر تھے لہذا ایسی بات پیش کرنے پر قادر ہوئے جس سے بطلان خلافت شیخین ظاہر ہو کیونکہ اس صورت میں جناب امیر کو یہ ثابت کرنا پڑتا کہ شیخین جاہل مفسد تھے اور یہ ثابت کرنا پڑتا کہ شیخین خلافت کے مستحق نہ تھے اور جناب امیر شیخین کے احکام توڑنے اور طریقے بدل دینے اور خلاف ظاہر کرنے پر ایسے لوگوں میں کیونکر قادر ہوتے جو کہ شیخین کے ہر فعل کو صائب اور حق بجانب جانتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ خلافت شیخین کا صحیح ہونا خلافت علی کے صحیح ہونے پر موقوف نہیں ہے لیکن خلافت علی کا صحیح ہونا خلافت شیخین کے صحیح ہونے پر موقوف ہے اسکی تائید اس سے ہوتی ہے جو عنقریب مذکور ہوگا آخر وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر نے نماز تراویح سے منع کیا جسکو عمر نے ایجاد کیا تھا لوگوں نے نہ مانا اور چلا چلا کے پکارا کہ ہائے عمر ہائے عمر اور جناب امیر نے ان لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا حاصل یہ کہ جناب امیر کی خلافت نام کی تھی کام کی نہ تھی زمانۂ خلافت میں بھی آنجناب سے خلاف کیا جاتا تھا

منان عامبغضًا فی ایام ولایتہ وکیف یأمن فی ولایتہ نزاع کی جاتی تھی بغض رکھا جاتا تھا پس آنجناب اپنی خلافت مین
الخلاف علی المتقدمین علیہ فکل من بایعہ فجمہورھم خلفا کے خلاف کرکے کیونکر بخوف رہ سکتے تھے حالانکہ جن لوگون نے
شیعۃ اعدائہ ومن یری انھم سنوا علی اعدل الامور آنجناب سے بیعت کی تھی وہ لوگ سب دشمنان آنجناب کے گروہ سے تھے
وافضلھا ان غایۃ امر من بعدھم اور سمجھتے تھے کہ دشمنان آنجناب کل امور مین کمال عدل وفضل پر تھے اور
ان یتبع اثارھم ان کے بعد والون کی انتہائی معراج یہ ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلین۔
اور حضرات اہل لعنت کی نہج البلاغت مین نامہ حضرت علویہ بنام حضرت معاویہ موجود ہے اُس سے حضرت استاذ البریہ نے تحفہ
اثنا عشریہ مین جو استدلال فرمایا ہے بجواب اسکے بوارق مین مجتہد سید محمد صاحب فرماتے ہین،
کلام آنحضرت مبنی ست بر آنکہ معاویہ واہل شام بلکہ اکثر اتباع آنجناب نیز یقین داشتند بآنکہ خلافت باجماع اہل حل وعقد ثابت
می شود وجمیع ایشان از ہمین جہت اقرار بیعت وحقیت خلافت ثلثہ داشتند وحضرت امیر را نیز در وقت خلافت ظاہری
بہمین دلیل خلیفہ می دانستند نہ آنکہ منصوص ومعصوم می شمردند لہذا حضرت امیر نیز بنابر افحام آنہا ذکر انعقاد اجماع بر خلافت
خود کردہ چہ بدیہی ست کہ اگر ذکر نص وغیرہ می فرمود البتہ آنہا مسلم نمی داشتند وآنحضرت نیز ضرورت بر اظہار بطلان خلافت
ثلثہ وحقیت خود بالنص من اللہ ورسولہ نداشت خصوصًا در مکاتبات معاویہ چہ آنحضرت با آنکہ ابرء فریش بود از قتل
عثمان لکن معاویہ بمجرد شقاوت خود آنحضرت را بآن متہم می ساخت وآن را دلیل خود ساختہ بود بر محاربہ آنحضرت و
ترغیب مردمان بر قتال آن سرور پس اگر آنحضرت در نامہ تصریح ببطلان خلافت مشائخ ثلثہ می کرد لامحالہ آتش
عداوت در کانون سینہ پر کینہ آنہا مشتعل می شد بلکہ اکثر اصحاب آنحضرت ملحق بمعاویہ شدہ آنجناب را مخذول
ومقتول می نمودند (ابن ابی الحدید گفتہ کہ ہر کہ تامل کند در احوال آنحضرت ہنگام خلافت خود علم انہ کالمحجور علیہ
لایتمکن من بلوغ ما فی نفسہ) واین امر ازین جہت بود کہ عارفین حقیقت حال کم بودند وسواد اعظم اعتقاد امریکہ در باب
امامت آنحضرت واجب بود نداشتند وخلفاے سابقین را از انجناب افضل می دانستند وگمان می کردند
کہ خلافت از جہت فضیلت ست واختلاف آنہا تقلید اسلاف خود می نمودند می گفتند کہ اگر پدران ما اہل خلفا
ثلثہ بہتر نمی بودند چرا در خلافت آنہا را مقدم می ساختند وآنحضرت را رعیت وتابع خلفا می دانستند واکثر آنہا
کہ ہمراہ حضرت امیر مقاتلہ می کردند بسبب حمیت عربیت بود نہ از دینداری وحسن اعتقاد بآنجناب وآنحضرت

ناچار بود در باب مدارا نمودن بآنہا و قدرت بر اظہار مکنون ضمیر منیر خود نداشت۔

ترجمہ کلام حضرت علی کا اس پر مبنی ہے کہ معاویہ اور اہل شام بلکہ اکثر پیروان آنجناب بھی یہ یقین رکھتے تھے کہ اہل سنت
و کشود کے اجماع سے خلافت ثابت ہوتی ہے یہ سب اسی وجہ سے بیعت اور اقرار حقیت ہر سہ خلافت رکھتے تھے
اور حضرت امیر کو بھی خلافت ظاہری کے وقت مین اسی دلیل سے خلیفہ برحق جانتے تھے آنجناب کو منصوص و
معصوم نہین گمان کرتے تھے اسوجہ سے حضرت امیر نے بھی ان لوگون کو چپ کرنے کے واسطے اپنی خلافت
پر اجماع منعقد ہونے کا ذکر کیا اسواسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ اگر نص وغیرہ کا ذکر فرماتے تو ہرگز وہ لوگ مسلم رکھتے اور حضرت
امیر بھی باطلیت خلافت ثلثہ ظاہر کرنے اور نص خدا و رسول سے اپنی حقیت ظاہر کرنے پر قدرت نہ رکھتے تھے
خصوصا نام معاویہ کے خطون مین اسواسطے کہ حضرت امیر باآنکہ خون عثمان سے پاک ترین قریش تھے لیکن معاویہ
محض اپنی شقاوت سے حضرت امیر کو خون عثمان کے ساتھ متہم کرتا تھا اور اسی کو سپر بنایا تھا حضرت امیر سے
قتال کرنے اور لوگون کو اُن حضرت سے قتال کرنے پر ترغیب دینے کا پس اگر وہ حضرت نامہ نام معاویہ مین بطلان
خلافت مشائخ ثلثہ کی تصریح کرتے تو ضرور آتش عداوت اہل شام کے درمیان سینہ پر کینہ مین شعلہ زن ہوتی بلکہ
اکثر اصحاب حضرت امیر بھی معاویہ کے ساتھ مل جاتے اور اُن حضرت کو مخذول و مقتول کر ڈالتے و ابن ابی الحدید نے
کہا ہے کہ حضرت امیر کے احوال وقت خلافت مین جو غور کریگا وہ معلوم کر لیگا کہ بیشک تھے وہ حضرت جیسے پتھر
ڈالدیا گیا مثل اسکے کہ طاقت نہین رکھتے تھے دلی بات ظاہر کرنے کی، اور یہ بات اسوجہ سے تھی کہ حقیقت حال
کے پہچاننے والے کم تھے اور بیشتر لوگ امامت حضرت امیر کے بارے مین جیسا واجب تھا اعتقاد نہین رکھتے
تھے اور پہلے خلفا کو حضرت امیر سے افضل جانتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ خلافت بجہت افضلیت ہو اور انکے
بعد والے اپنے اگلون کی تقلید کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر اگلون کے نزدیک خلفائے ثلثہ افضل نہوتے تو اگلے
لوگ انکو خلافت مین مقدم نکرتے اور حضرت امیر کو انکے تابع و رعیت سمجھتے اور اکثر لوگ جو ہمراہ حضرت امیر قتال
کرتے تھے بسبب حمیت عربیت کے تھے دینداری اور آنجناب کے ساتھ نیک اعتقادی سے نتھے حضرت
امیر ان لوگون کے ہم خیال و ہم زبان بننے پر مجبور تھے اور اپنے روشن دل کی باتین ظاہر کرنے پر قدرت نہین رکھتے تھے۔
اس عبارت مین جو مختصر جملہ ابن علقمہ اہل لعنت کے مرید ابن ابی الحدید کا ہے وہ توسین کے اندر ہے باقی تمام کلام مجتہد مقام

کا ہے پس حضرات اہل سنت کے محقق شارح مسلم الثبوت لکھتے ہین کہ ان دونون عبارتون کے بعض فوائد کی تفصیل بعد مین
ہوگی پہلے اسکا جاننا مناسب ہے کہ زمرۂ کفار گویا اسلام از قبیل [illegible] آیۂ مذکورہ سے [illegible] مومنین صالحین بوقت نزول
آیۂ مذکورہ موجود تھے اور بے شبہہ زمرۂ صحابہ سے تھے ان مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام پسندیدۂ خالق انام
کی قوت و شوکت مین کل باطل دینون سے زیادہ کرنے کا وعدہ آیۂ مذکورہ مین صریح ہوا اور اس سے انکار نہین ہوسکتا
ہے کہ حیات سرور کائنات مین دین ہنود و تاتاری و دین فرنگستانی و دین فارستانی قوت و شوکت مین اسقدر زیادہ تھے
کہ ان دینون کی قوت و شوکت کے مقابلے مین دین اسلام کی قوت و شوکت قابل شمار نہ تھی پس معلوم ہوا کہ یہ وعدہ
حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا پس چونکہ یہ وعدہ جن مومنین صالحین کے واسطے ہے وہ زمرۂ صحابہ سے ہین اور وعدہ خلا
خلافت نہین ہوسکتا ہے لہذا یہ معلوم ہونے سے کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا ہر روز روشن سے بھی زیادہ روشن
ہوگیا کہ بعد وفات سرور کائنات زمانۂ صحابہ مین دین اسلام پسندیدۂ خالق انام قوت و شوکت مین کل باطل دینون سے زیادہ
ہوکر یہ وعدہ خدا پورا ہوگیا ہے اور حضرات اہل سنت کے محقق شارح مسلم الثبوت لکھتے ہین کہ دونون عبارت مذکورہ سے
عیاں اور غیر محتاج بیان ہے کہ زمانۂ صحابہ مین حق کہ خلافت [illegible] مذہب اہل سنت کا ایسا غلبہ تھا کہ اسکے خلاف کوئی
بات کسی [illegible] نہ نکل سکتی تھی اور مذہب اہل سنت ایسا مغلوب و منکوب اور ہمیشہ وقت تقیہ مین مستور تھا کہ
اسکی کوئی بات کسی کی زبان سے نہین نکل سکتی تھی [illegible] مذہب اہل سنت کا دین اسلام پسندیدۂ خالق انام ہونا
اور مذہب اہل سنت کا دین اسلام ہے [illegible] آفتاب نیمروز کی طرح تابان و
درخشان ہے کہ حقیقت مذہب اہل سنت و باطل [illegible] اہل سنت [illegible] زوال نہین رہی بنا برآن اسکے آیۂ مذکورہ
[illegible] حقیت و راشدیت [illegible] خلافت [illegible] لہذا [illegible] شریف کی ایک حدیث غیر متواتر مین خلاف اجماع
و مخالف [illegible] حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ جو بیان ہو گیا [illegible] حضرت علی نے حضرت صدیق سے
بیعت نہین کی تھی وہ اگر واقعی ہو گی تو حقیت و راشدیت [illegible] خلافت مین کمزوری نہو گی بلکہ اسکی [illegible]
خلیفہ اکبر یا ہوا حضرت علی کے ایمان و اسلام مین کمزوری ہو گی لیکن حضرت علی کا حضرت صدیق اکبر سے تیسرے روز
بیعت کرنا مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے اجماع سے بھی ثابت ہے لہذا حضرت علی کے
ایمان و اسلام مین بھی کمزوری نہین ہوسکتی ہے ہان بخاری شریف کی ایک حدیث البتہ متروک ہوجائے گی جیسا کہ

حسب تصریح مجتہد لکھنوی در ضربت حیدریہ و تشئید المبانی کلینی شریف کی احادیث معائب ہشامین و ابن عباس
بالکل متروک ہیں بیوجہ کبھی یہ مناقشہ مثل دیگر مناقشات کے خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت
ہرسہ خلافت ہونا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

اب مذکورہ دونوں عبارتوں سے کچھ فوائد بیان کیے جاتے ہیں۔

پہلا فائدہ ہر دو عبارت مذکورہ سے بلا تردید یہی ہے کہ ترتیب خلافت ہرسہ خلیفہ کا جناب امیر سے افضل ہونے کا
اعتقاد اصحاب رسول کو ایسا پختہ بیٹھا تھا کہ زمانہ صحابہ میں اس کے خلاف کبھی ظاہر نہیں ہوا جس سے روشن مثل
روز روشن ہے کہ بترتیب خلافت ہر چہار خلیفہ کے افضل ہونے کا اعتقاد اصحاب رسول میں نہایت کامل تھا اور
چونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ اصحاب رسول میں کون سب سے افضل تھا اسکا علم اصحاب رسول کے برابر غیر اصحاب رسول
کو نہیں ہو سکتا ہے لہذا اقرار [illegible] اہل لعنت پر ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب رسول کے اعتقاد کامل میں ترتیب وار
ہر خلیفہ جناب امیر سے افضل ہے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت میں مجال قیل و قال نہ باقی رہی کیونکہ جو خلیفہ اپنے
زمانہ خلافت میں سب سے افضل [illegible] کسی اہل سنت کو انکار ہے نہ کسی اہل لعنت
کو [illegible] سب سے افضل ہوتا ہے اس کے غیر کا خلیفہ ہونا حق نہ ہو
[illegible] حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت پر آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ ہے
[illegible] مسطورہ کا نتیجہ قطعیہ بھی ہے درحقیقت چونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ صحابہ
کرام [illegible] کے برابر غیر صحابہ کو نہیں ہو سکتا ہے لہذا اعتقاد صحابہ میں بالترتیب ہرسہ
خلفاء کا جناب امیر سے افضل ہونے کا اقرار کر کے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کا اقرار نکرنا دیدہ و دانستہ حق سے
عداوت باطل کی حمایت کرنا ہے اور یہ قدرت خدا کا نمونہ ہے کہ علمائے اعلام اہل لعنت سے ایسا کلام ارقام کرا دیا کہ تمامی
اہل لعنت [illegible] سید المرسلین بنانے کے واسطے ہمیشہ خاک چھانا کرتے ہیں انکا بہتر نیابت سید المرسلین
ہونا ایسا کھل گیا جیسا کہ حضرت علی کو تقیہ باز کہنے سے کہنے والے کا اہل لعنت ہونا کھل جاتا ہے۔

دوسرا فائدہ ہر دو عبارت مذکورہ سے یہ بھی بلا تردید یہی ہے کہ اصحاب رسول ہرسہ خلیفہ کے ہر قول و ہر
فعل کو [illegible] رسول کے موافق و مطابق اور ذرا شک نہ ہونے کا نتیجہ سمجھتے تھے اور کوئی [illegible]

اور کوئی حضرت علی اگر اپنی خلافت مین بھی تین خلیفون سے کسی کے کسی قول یا فعل یا عمل پر کوئی اعتراض کرتے
تو خود حضرت علی کے رفقا حضرت علی کو مخذول و مقتول کر ڈالتے اور خود حضرت علی کے رفقا کہتے تھے کہ اگر ابوبکر و عمر کے
قدم بقدم چل سکے تو علی بن ابی طالب کے لیے انتہائی معراج ہی اور حضرت علی کی خلافت مین بھی اگر کسیکی کوئی بات
حضرت ابوبکر یا حضرت عمر کے خلاف معلوم ہوتی تو اصحاب رسول مین ایسا غل مچتا تھا جیسا کہ حضرت سرور بریت کے
خلاف کسی بات کے معلوم ہونے سے مچتا تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ خلافت حضرت علی کے زمانے مین
مذہب اہل سنت کی سب باتین تھین مذہب اہل لعنت کی کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے اس زمانے مین مذہب اہل سنت
و مذہب اہل لعنت الگ الگ نہ تھے اب مذہب اہل سنت کے خلاف جو باتین مذہب اہل لعنت کی ہین وہ باتین
سب بعد زمانہ صحابہ کے حضرات اہل لعنت نے پیدا کر لین ہین اسی سے بعد زمانہ صحابہ کے مذہب اہل لعنت و مذہب
اہل سنت الگ الگ ہوگئے ہین اور جو باتین ابتدائے زمانہ نبوت سے انتہائے زمانہ خلافت شاہ ولایت
تک تھین نہ ان باتون کی حقیت مین کسی کلمہ گوے اسلام کو شک ہوسکتا ہی اور بعد زمانہ صحابہ کے ان
باتون کے خلاف حضرات اہل لعنت نے جو باتین پیدا کین ہین نہ ان باتون کی باطلیت مین کسی کلمہ گوے اسلام
کو شک ہوسکتا ہی بنا بر اسکے حقیت مذہب اہل سنت و باطلیت مذہب اہل لعنت کا قطعی فیصلہ ہوکر حقیت
و راشدیت ہر سہ خلافت و باطلیت خلافت بلافصل شاہ ولایت کا ایسا قطعی فیصلہ ہوگیا جیسا بر تقدیر قطعی الصدور
ہونے حدیث رایت کے باطلیت خوارج کا قطعی فیصلہ ہوتا ہی۔

تیسرا فائدہ یہ کہ ہر دو عبارت مذکورہ یہ ظاہر کر رہی ہین کہ ترتیب خلافت ہر سہ خلیفہ کا جناب امیر سے افضل
ہونا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے نقش قدم پر چل سکے تو حضرت علی کے لیے انتہائی معراج ہونا اور ہر سہ خلیفہ کے
ہر قول و فعل و عمل کا صحیح و صائب اور حکم خدا و رسول کے موافق و مطابق اور نیک نیتی پر مبنی ہونا اصحاب
رسول کا صرف زبانی قول نہ تھا بلکہ دلی اعتقاد کامل بھی تھا اور یہ ممکن نہین ہی کہ حضرات اہل لعنت جو معائب خلفا
بیان کرتے ہین ان معائب خلفا کا علم اصحاب رسول کو ہو پھر خلفا کے ساتھ اصحاب رسول کو ایسا دلی اعتقاد کامل
ہو پس معلوم ہوا کہ اصحاب رسول کو ان معائب خلفا کا علم نہ تھا جو کہ حضرات اہل لعنت بیان کرتے ہین اور یہ ممکن
نہین ہی کہ خلفا مین وہ معائب ہون اور اصحاب رسول کو ان کا علم نہو اور زمانہ صحابہ کے بعد والون کو ان کا علم ہو

پس معلوم ہوا کہ حضرات اہل لعنت جو بیان کرتے ہین ان معائب خلفا کا وجود زمانۂ صحابہ مین نہ تھا بعد والے حاسدان خلفاے راشدین و دشمنان دین سید المرسلین کا وہ سب ایجادی خلفاے راشدین ان سب معائب سے مبرا و منزہ ہین اور ان کی شان ان معائب سے اعلی و ارفع ہین اور خود حضرات اہل لعنت کا بھی قول ہے کہ ان معائب سے پاک ثابت ہونے کے بعد حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت مین شک نہین رہ سکتا ہے لہذا علماے اعلام اہل لعنت کے کلام صدق نظام سے خلفاے راشدین کا ان معائب سے مبرا و منزہ اور ان کی شان کا ان معائب سے اعلی و ارفع ثابت ہونے سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا آفتاب بے سحاب و بے حجاب ہو گیا۔

چوتھا فائدہ عبارت مجتہد صاحب کے ابتدائی الفاظ تو صریح ہین اسمین کہ رفقاے جناب امیر بوجہ اجماع اہل حل وعقد کے حقیت ہر سہ خلیفہ کا بھی اعتقاد رکھتے تھے حقیت آنجناب کا بھی اعتقاد رکھتے تھے آنجناب کو معصوم جانتے تھے منصوص جانتے تھے اور انتہائی الفاظ مین مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اکثر رفقاے آنجناب دینداری و نیک کاری سے آنجناب کی حمایت نہین کرتے تھے بلکہ حمیت عربیت و عصبیت قومیت سے کرتے تھے مگر مجتہد صاحب کو یہ خیال نہ ہوا کہ حمیت عربیت و عصبیت قومیت پہلے تو نہ تھی بعد شہادت ذی النورین کے کہان سے پیدا ہو گئی نیز ابتدائی الفاظ مین تو فرمایا گیا ہے کہ رفقاے جناب امیر بوجہ اجماع اہل حل وعقد کے حقیت ہر سہ خلیفہ کا بھی اعتقاد رکھتے تھے حقیت آنجناب کا بھی اعتقاد رکھتے تھے پھر کیونکر معلوم ہوا کہ رفقاے جناب امیر اس اعتقاد سے آنجناب کی حمایت نہین کرتے تھے ہمیشہ کے بے حمیتون مین حمیت کا پیدا ہونا اور اس حمیت سے حمایت کا کرنا کیونکر معلوم ہوا۔

پانچوان فائدہ بعض حضرات اہل لعنت کا بیان ہے کہ مقدمۂ خلافت مین بعض لوگ دھوکا کھا گئے تھے بعض لوگ عمداً حق سے منحرف ہو گئے تھے بعد قتل عثمان کے جو لوگ دھوکا کھا گئے تھے وہ لوگ آگاہ ہو گئے جو لوگ عمداً حق سے منحرف ہو گئے تھے وہ لوگ تائب ہو گئے پس دونون قسم کے لوگ جناب امیر کی طاعت و بیعت مین داخل ہو گئے لیکن اس بیان کے محض ابلہ فریب جھوٹ ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ہر دو عبارت مذکورہ سے اسمین کوئی شک نہین رہ سکتا ہے کہ صحابۂ کرام جسطرح قبل شہادت حضرت عثمان کے ترتیب خلافت ہر سہ خلیفہ کو مستحق خلافت اور جناب امیر سے افضل جانتے تھے اسیطرح بعد شہادت حضرت عثمان کے بھی برابر جانتے رہے اسمین کبھی کوئی تغیر نہین ہوا بات یہ ہے کہ حضرات اہل لعنت مسئلۂ خلافت و فضلیت مین کبھی

ایک رنگ پر نہین رہ سکتے ہین ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہین لیکن نتیجہ برابر الٹا نکلتا رہتا ہی ترتیب خلافت
ہر سہ خلیفہ کا مستحق خلافت اور جناب امیر سے افضل ہونا آیات قرآنیہ و اعتقادات صحاب سرور بریہ سے برابر آشکار تر و استوار
تر ہوتا رہتا ہی ۔ چراغے راکہ ایزد برفروزد ✤ ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد ✤

جواب چہاردہم حضرات اہل لعنت کی حدیثون کی مستند کتاب استبصار کے باب من صلی بقوم علی غیر
وضوء کے آخری حدیث مین صاف بیان کیا گیا ہی کہ ایک مرتبہ علی علیہ السلام نے بھولے سے بغیر وضو کے ظہر
کی نماز پڑھادی پھر یاد آنے کے بعد فور امنادی کرادی کہ لوگ پھر نماز پڑھ لین دوسرون کو خبر کر دین، مصنف
استبصار نے اس حدیث کا ایک جواب یہ دیا ہی کہ یہ حدیث علی علیہ السلام کے معصوم ہونے کی منافی ہی لہذا
اس حدیث کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی،، آثم راقم عرض کرتا ہی کہ حضرت علی کے معصوم ہونے پر تو کوئی دلیل نہین ہی بلکہ
معصوم نہونے پر دلیل ہی ملاحظہ ہو جلد اول لہذا یہ کہنا کہ یہ حدیث علی علیہ السلام کے معصوم ہونے کی منافی ہی لہذا اسکا
اعتبار نہین ہو سکتا ہی محض بناے فاسد علی الفاسد ہی لیکن ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح و امام برحق و خلیفہ راشد ہونیکا
اقرار جو لوگ نکرین اُن لوگون کا کامل الفسق یعنے کافر ہونا آیت استخلاف سے یقیناً ثابت ہی ملاحظہ ہو جواب مناقشہ
نہم بنا بر اسکے جس حدیث مین یہ بیان کیا گیا ہی کہ حضرت علی نے چھ ماہ تک حضرت صدیق سے بیعت نہین کی تھی
اُس حدیث کا حضرت علی کے مومن صالح ہونے کی منافی ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہی لہذا اُس حدیث کا
اعتبار نہین ہو سکتا ہی اسی سے اہل سنت نے اس حدیث کا اعتبار نہین کیا ہی بلکہ سقیفہ کے تیسرے روز حضرت
علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنے کی حدیث کا اور قرآن کا اعتبار اہل سنت نے کیا ہی کیونکہ اہل سنت کتاب اللہ
و اہل بیت رسول اللہ دونون سے متمسک ہین اور حضرات اہل لعنت چونکہ کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون
سے منحرف ہین اسوجہ سے نہ اس حدیث کا اعتبار کیا نہ قرآن کا اعتبار کیا بلکہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت
صدیق سے بیعت کرنیکی حدیث کا اعتبار کیا جو کہ حضرت علی کے مومن صالح ہونے کی منافی ہی تاکہ حضرت علی کا
زمرۂ مومنین صالحین سے خارج ہونا ثابت ہو کر ناصبیت و خارجیت کی تائید ہو جائے سچ کہا گیا ہی رافضیت پہلا زینہ
ہی خارجیت کا بس یہ مناقشہ خارجیت کا ترانہ ہو کر آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت
ہونا استوار تر و آشکار تر ہو گیا ۔

جواب پانزدہم حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنا حضرات اہل لعنت کی کتاب اللہ کافی کلینی مین بھی صاف صاف مذکور ہی جسکے جواب مین حضرات اہل لعنت فرمایا کرتے ہین کہ ہر طرح سے مجبور ہو کر چھ ماہ کے بعد حضرت علی نے خلیفۂ اول کی بیعت کی تھی حالانکہ کافی کلینی کی حدیث مین چھ ماہ کے بعد کا ذکر نہین ہی علاوہ اسکے ہر طرح سے مجبور ہونے کے بعد امام حسین مدینے سے چلے گئے یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہین رہے کیونکہ خلافت یزید کا حق نہ تھا اسی طرح خلافت اگر صدیق اکبر کا حق نہوتا اور حضرت علی ہر طرح سے مجبور ہوتے تو مدینے سے چلے جاتے صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین نہ رہجاتے احکم الحاکمین فرماتا ہی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا یعنی اسکی زمین وسیع ہی جہان حق پر عمل کر سکو یا حق ظاہر نہ کر سکو وہان سے ہجرت کرو، بوجہ اس حکم احکم الحاکمین کے اگر خلافت صدیق اکبر کا حق نہوتا اور حضرت علی ہر طرح سے مجبور ہوتے تو جسطرح امام حسین مدینے سے ہجرت کر گئے یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہین رہے اسیطرح حضرت علی بھی مدینے سے ہجرت کر جاتے صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین نہ رہجاتے درحقیقت امام حسین کا مدینے سے ہجرت کرنا یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہ رہنا اور حضرت علی کا مدینے سے ہجرت نکرنا صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین رہنا جلی ترین بدیہی دلیل اس بات کی ہی کہ امام حسین کے نزدیک خلافت یزید کا حق نہ تھا حضرت علی کے نزدیک خلافت صدیق اکبر کا حق تھا اسوجہ سے امام حسین نے مدینے سے ہجرت کی یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہین رہے اور حضرت علی نے مدینے سے ہجرت نہین کی صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین رہے اور حضرات اہل لعنت کی نہج البلاغت مین صاف مذکور ہی کہ جناب امیر نے فرمایا ہی کہ اسلام مین ابوبکر و عمر کا عظیم مرتبہ ہی اور ابوبکر و عمر امت محمدیہ مین سب سے افضل ہین مجکو ابوبکر یا عمر سے جو افضل کہیگا اسپر مین حد افترا جاری کرون گا ملاحظہ ہو جلد سوم اور اصحاب رسول و اولاد اصحاب رسول کا راسخ اعتقاد بھی یہی تھا ملاحظہ ہو جواب بالا پس حضرت علی نے تو اپنے قول و فعل سے ظاہر کر دیا ہی کہ خلافت حضرت صدیق اکبر کا حق تھا لہذا حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ خلافت حضرت علی کا حق تھا مدعی سست گواہ چست کا حساب ہی اسی بگڑی کو بنانے کے واسطے حضرات اہل لعنت نے حضرت علی و دیگر ائمہ کو تقیہ باز مشہور کر دیا ہی لیکن بحکم الحق یعلو ولا یعلی بگڑی بات بنائے نہین بنتی ہی امام حسین نے مدینے

ہجرت کرکے بھی اور پڑے پڑے دن تک میدان کربلا سے چھپ کر بھاگ جانے کی کوشش کرکے ناکام رہنے پر بھی تقیہ نکر کے حضرات اہل تشیع کے تمام کارخانہ تقیہ کو درہم و برہم کردیا ہے پس مطلع بالکل صاف ہوگیا کہ حضرت علی نے کسی مجبوری سے حضرت ابوبکر کی بیعت نہین کی تھی بلکہ بغیر کسی مجبوری کے بطیب خاطر و بابتغاے فضل و رضاے رب قادر حضرت علی نے حضرت صدیق کی بیعت کی تھی جیسے اسکی تائید ہوتی ہے کہ دو روز کے بعد بیعت کرنیکی روایت صحیح ہے چھ ماہ کے بعد بیعت کرنیکی روایت صحیح نہین ہے اور دونون روایتون مین یہ تطبیق بھی ہوسکتی ہے کہ دو روز کے بعد جو بیعت کی ہے وہ بیعت خلافت ہے اور چھ ماہ کے بعد جو بیعت کی ہے وہ بیعت ارادت ہے علاوہ اسکے جب بغیر کسی مجبوری کے بطیب خاطر و بابتغاے فضل و رضاے رب قادر بیعت کرنا ثابت ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کسی وقت مین حضرت علی کا حضرت صدیق سے منحرف رہنا حضرت علی کے مومن صالح ہونے کی منافی ہے لہذا چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنا نہ اہل تشیع کے لیے مفید ہوسکتا ہے نہ اہل سنت کے لیے مضر ہوسکتا ہے لہذا یہ مناقشہ محض بیفائدہ ہوگیا اور آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایہ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب شانزدہم مناقشہ شانزدہم کے جواب سوم جملہ ہفتم مین بیان کیا گیا ہے پھر یہان بھی بیان کیا جاتا ہے کہ قاضی عبدالجبار معتزلی نے اپنی کتاب مغنی مین لکھا ہے کہ امام حسین خلافت یزید کو ناجائز سمجھتے تھے اسی سے مخالفت کرکے شہید ہوگئے پس جناب امیر بھی اگر تینون خلافتون سے کسی خلافت کو ناجائز سمجھتے توضرور مخالفت کرکے شہید ہوجاتے یا خلافت پر قابض ہوجاتے حضرات اہل تشیع کے علم الہدیٰ نے اپنی کتاب شافی مین اسکا یہ جواب دیا ہے کہ یزید کے زمانے مین سب لوگ یزید کو غیر لائق خلافت و غیر مستحق امامت جانتے تھے اور کسیکے نزدیک یزید مین خلافت و امامت کی کوئی شرط نہ تھی بخلاف اصحاب ثلثہ کے کہ انکے زمانے مین سب لوگون کے نزدیک انکے جمال سیرت ظاہر با ہر تھے اور خلافت و امامت انکے مناقب سے ایک ادنیٰ منقبت تھی چنانچہ علم الہدیٰ کے بیان مذکور کے آخری الفاظ یہ ہین وکیف یکون الخوف من مظہر الفسق والخلاعة ولا شبهة فی ان امامته ملک و غلبة و انه لا شرط من شرائط الامامة فیه کالخوف ممن مقدم معظم جمیل الظاهر یری اکثر الامة ان الامامة دونه و انها ادنی منازله اُس شخص کا خوف جو علانیہ سرکشی اور بدکاری کرتا ہے اور اسکی امامت کے محض سلطنت اور غلبہ ہونے مین شک نہین ہے اور اسمین شرائط امامت سے کوئی شرط نہین ہے کیونکر مانند خوف

اس شخ ظاہر ہی اکثر امت کے اعتقاد مین امامت انکے مرتبے سے کم ہی اور
انکے مرا ... الفاظ صاف وصریح ہین اسمین کہ خلفائے ثلثہ سے نہ کسی
خلیفہ پر یزید ... ہو سکتا ہی اسواسطے کہ یزید کے زمانے مین کوئی بھی یزید کو
خلافت کے لائق و مستحق ... خلافت و امامت کی کوئی شرط نہ تھی اور خلفائے ثلثہ
کے زمانے مین اکثر امت ... تھے اور مستجمع شرائط خلافت جانتے تھے اور خلافت
و امامت کو انکے مراتب سے ایک ... ہے جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جن لوگون نے یزید کی بیعت کی تھی
محض دنیاوی مضرت کے خوف سے یا دنیاوی منفعت کی طمع سے کی تھی یعنی محض دنیا کے واسطے کی تھی عقبیٰ کیواسطے
حسن عقیدت سے نہین کی تھی اور جن لوگون نے یکے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ کی بیعت کی تھی محض اخروی مضرت کے خوف
سے اور منفعت عقبیٰ کے غرض سے کی تھی یعنی محض عقبیٰ کے واسطے حسن عقیدت سے کی تھی دنیاوی مضرت کے خوف
سے یا دنیاوی منفعت کے طمع سے نہین کی تھی لہذا حضرت علیؓ سے یا اُنکے مثل اور کسی سے اگر بیعت مین تاخیر ہوئی
ہی تو وہ تاخیر نکیر سے نہین ہو سکتی ہی اور تاخیر بلا نکیر سے کوئی فائدہ نہین حاصل ہو سکتا ہی لہذا یہ مناقشہ محض بے ا نہ
بیفائدہ ہو گیا اور آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم مثل پایۂ عرش معظم تھا
ویسا رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب ہفدہم حضرات اہل لعنت کے محقق جیلانی نے اپنی کتاب فتح السبیل مین جو لوگون کا بطیب خاطر خلفائے ثلثہ
سے بیعت کرنیکا سبب بیان کیا ہی اسکے الفاظ مناقشہ شانزدہم کے جواب سوم جملہ چہم مین نقل کیے گئے پھر یہان بھی
نقل کیے جاتے ہین وہ یہ ہین، سبب دیگر در تقویت حسن ظن مردم بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال
باز داشتند و شیوۂ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آنرا ترک کردند و قناعت بقلیل و اکل غشن و لباس
کرباس ملک خود ساختند در حالتیکہ اموال بسیار ایشان حاصل و دینار و کردہ بود آنرا در میان قوم قسمت می کردند خود
را بآن اصلا آلودہ نمی کردند پس دلہای مردم بایشان مائل شد و ایشان را دوست داشتند و ظنون مردم بایشان نیک
شد ہر کسیرا کہ در بارۂ ایشان شبہۂ در خاطر بود دیا توقفی داشت با خود گفت کہ اگر ایشان بہوای نفس مخالفت نص پیغمبر
کردہ بودند بایست کہ اہل دنیا باشند و ترک اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت ہر دو برای ایشان نباشد و اینہا

اہل عقل رای صحیح انچگونہ
باقی نماند و اعتقاد بولایت
و نہایت صراحت بتا رہی
مرتبہ پہ تھے اور دولت دنیا ول
اسکو قوم میں تقسیم کرتے تھا
پر بسر کرتے تھے لہذا اگر مست
کرنا ضروری نتیجہ ہوگا حا

خلیفہ کا خسران دنیا و خسران عقبی دونون کو اپنے لیئے پسند کرنا ہر گز عقل قبول نہین کر سکتی ہے لہذا ہر سہ خلیفہ کے لائق و مستحق
خلافت ہونے مین کوئی شک نہین ہو سکتا ہے یہ مدلل عقیدہ صحابہ کرام کا تھا جسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ صحابہ
کرام کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ترتیب خلافت ہر سہ خلیفہ جناب امیر سے افضل ہین اور چوتھے مرتبے مین بھی حضرت علی کا مستحق
خلافت ہونا قرآن کی کسی آیت یا رسول کی کسی حدیث سے ثابت نہین ہے صرف خلفاے ثلثہ کی بیعت کرنے والون کی
بیعت سے چوتھے مرتبے مین حضرت علی مستحق خلافت سمجھے جاتے ہین دیکھو بوارق مجتہد کی عبارت منقولہ جواب سیزدہم اور یہ بھی
صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ بغیر حق ہونے ہر سہ خلافت کے حضرت علی کی خلافت حق نہین ہو سکتا ہے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر
کے قدم بقدم چل سکین تو حضرت علی کے لیے انتہائی معراج ہے دیکھو احقاق الباطل علامہ شستری کی عبارت منقولہ جواب سیزدہم
الغرض صحابہ کرام کے مدلل متفقہ عقیدہ مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام ہر سہ خلافت کو محض لوجہ اللہ خلوص دل سے
پسند کرتے تھے محض اسوجہ سے صحابہ کرام نے دلی خوشی اور قلبی رغبت سے خالصاً للہ ہر سہ خلیفہ کی بیعت کی تھی اور ہمیشہ دل و
جان نثار رہے نہ خوف غیر الہی یا طمع دنیاوی یا ہواے نفسانی یا غلط فہمی سے جس سے روشن مثل روز روشن ہے کہ بیعت
صدیقیہ مین اگر کسی صحابی سے تاخیر ہوئی ہے تو کسی ضروری کام کی مصروفیت کی وجہ سے ہوئی ہوگی یا خلافت راشدہ
کی علامت مذکورہ آیت استخلاف کے ظاہر ہونے کے انتظار مین ہوئی ہوگی جب وہ علامت چند ماہ کے بعد خلافت صدیقیہ
مین برابر یقین ہو گئی تب فوراً بیعت کر لی لہذا مثل ان لینے محال کے اگر مان بھی لیا جائے کہ حضرت علی نے حضرت
صدیق کی بیعت مین چھ ماہ تک تاخیر کی تھی تو وہ تاخیر کوئی چیز نہین ہے ہیچ محض ہے پس یہ مناقشہ ہیچ محض ہے اس سے

بڑ حدیث کا بھی اعتبار نہین ہو سکتا ہی اور ہر سہ خلیفہ
کے یعنی کا قرینہ آیت استخلاف سے بے شبہہ ثابت
ہی لہذ کا کچھ اعتبار نہین ہو سکتا ہی نہ اس سے
حقیت اُس سے اگر یہ نتیجہ نکلیگا تو حضرت علی کے مرتبے مین
سخت نقصان عمان اسکا اعتبار نہین کر سکتا ہی نیز اگر ایک حدیث مین
چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنا مذکور ہی جو نفی ہی تو ایک حدیث مین تیسرے روز بیعت کرنا مذکور
ہی جو اثبات ہی اور فریقین کے اصول حدیث و اصول فقہ مین مقرر ہی کہ اثبات کے مقابلے مین نفی کا اعتبار نہین ہو سکتا
ہی پس یہ مناقشہ ہیچ محض و ناقابل اعتبار بحث ہو گیا اور آیت استخلاف کا بے شبہہ مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ
خلافت ہونا قوی تر مثل پایۂ عرش خالق اکبر ہو گیا۔

مناقشۂ پنجاہ و چہارم اہل سنت کا قول ہی کہ اجماع حقیت ہر سہ خلافت کے لیے کافی دلیل ہی لیکن قرآن سے
حقیت ہر سہ خلافت ثابت ہونے کے دعوے سے صاف ظاہر ہی کہ اجماع کافی دلیل نہین ہی اور اجماع اگر حجت ہوگا تو قتل
عثمان بغیر حق نہوگا کیونکہ اجماع سے ہوا تھا نیز ابو بکر نے جو مرتدون کو قتل کیا ہی وہ بغیر حق ہوگا کیونکہ ان مرتدون کو قتل
نکرنے پر اجماع ہوا تھا۔

جواب یہ مناقشہ جس بکر فکر سے نکلا ہی وہ قابل صد تحسین و ہزار آفرین ہی لیکن یہ بات قابل عرض کرنے کے ہی کہ حضرات
اہل لعنت کا قول ہی کہ حدیث غدیر بلا فصل خلافت جناب امیر کی کافی دلیل ہی اور یہ بھی دعوی ہی کہ قرآن سے بلا فصل خلافت
جناب امیر ثابت ہی پس قرآن سے بلا فصل خلافت جناب امیر ثابت ہونے کے دعوے اہل لعنت سے حدیث غدیر کا بلا فصل
خلافت جناب امیر کی کافی دلیل نہونا کیون ظاہر نہین ہوتا ہی قرآن سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہونے کے
دعوے اہل سنت سے اجماع کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی کافی دلیل نہونا کیون ظاہر ہوتا ہی سچ ہی دروغ گو را حافظہ
باشد نحیا اور چونکہ قرآن سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بے شبہہ ثابت ہی اسوجہ سے مثل مان لینے محال کے اگر مان بھی
لیا جائے کہ اجماع کافی دلیل خلافت نہین ہی تو بھی اہل لعنت کے لیے کچھ مفید نہین ہو سکتا ہی لہذا یہ مناقشہ محض تمسخرانہ
دیوانہ و فسانۂ مجنونانہ ہی اور قاتلین حضرت عثمان غیر قاتلین حضرت عثمان کے عشر عشیر بھی نہ تھے پھر قتل حضرت عثمان پر

اجماع ہونا چہ معنے دارد او
پر اجماع ہونا چہ معنے دارد کہ
مین سب سے زیادہ بہادر ہوا
حق ہوتا ہی پس موافق مذہ
خیر گیر خدا خواہد چہ اور اصل ا
اور ایک گروہ کی یہ رائے ہی

قتل کرنا چاہیے انجام شوریٰ مین اس پر سب کا اتفاق ہوگیا پس مرتدون کے قتل نکرنے پر [illegible] ہونا کذب صریح و بہتان
فتیح ہی اور اہل لعنت کے نزدیک بھی حضرت علی نے نہ قاتلین حضرت عثمان کے اتفاق کو اجماع یا حجت قرار دیا ہی
نہ مرتدون کے قتل نکرنے کے خیال منسوخ کو اجماع یا حجت قرار دیا ہی خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت پر جو مہاجرین
و انصار کا اتفاق ہوا تھا اسکو البتہ حضرت علی نے اجماع اور حجت قرار دیا ہی پس بخلاف حضرت علی کے جسکے گر فکر
سے یہ مناقشہ نکلا ہی وہ ضرور اہل سنت و اہل لعنت دونون سے خارج ہوگا خارجیون مین داخل ہوگا سچ ہی جو خلفاے
ثلثہ کا دشمن ہوگا بالآخر ضرور شیر خدا کا بھی دشمن ہوگا الغرض اس مجلد کا جو مقصد ہی وہ بطریق احسن حاصل ہوگیا یعنی
آیت استخلاف سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا بے شبہہ ثابت ہونا مثل آفتاب بے سحاب کے عیان اور مثل روز روشن کے نمایان ہوگیا

خاتمۃ الطبع

ہندوستان کی موجودہ حالت اہل سنت و اہل لعنت کے لحاظ سے سخت ضرورت اسکی ہی کہ اردو زبان [illegible] ہی کہ خلافت
خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرات اہل لعنت کی ہر بات کا ایک ایسا جواب ہو کہ پھر کسی [illegible] خلیفہ
و حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت مین کوئی شبہہ کسی اہل لعنت کی کسی بات سے باقی بھی نہ [illegible]
کہ محض اسی کے فضل بے بدل سے یہ کتاب ازالۃ الخلافت تالیف ہوئی قلم [illegible]
صاحب آثار برہانۃ الواجب جسکے چار حصے ہین اور قوت و متانت استدلال بلا مبالغہ [illegible] ناظرین [illegible] خلفاء ثلثہ رضی اللہ
عنہم کے متعلق حضرات اہل لعنت کی ہر بات کا یہ دندان شکن جواب دیکھیگا کہ آیات قرآنیہ [illegible] ثلثہ ہر سہ
خلیفہ و حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بے شبہہ ثابت ہی اور کوئی مسلمان آیات قرآنیہ واضحہ [illegible] سے کسی عقل
یا نقل کا اعتبار نہین کر سکتا ہی پس حمد ناحمد و درب معبود کی ہی کہ اس مبارک ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳[illegible] ہجری مین [illegible]
تیار ہو گیا شائقین تہ دل سے دعا کرین کہ باقی تینون حصے بھی بہت جلد چھپ [illegible] سید المرسلین
و بحرمت چار یار کبار خاتم النبیین و بطفیل ازواج مطہرات صاحب [illegible]